عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا
فتاویٰ محمودیہ
جلد ۲۸
از
فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہ
مفتی اعظم ہند دار العلوم دیوبند
ترتیب جدید
محمد فاروق غفرلہ
خادم جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ الہند
مکتبہ محمودیہ
جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) الہند 245206
Design by: M.Rahman Qaasmi 9758814654

ترتیب جدید

محمد فاروق غفرلہٗ

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ، یوپی ۲۴۵۲۰۶

انتباہ

کوئی صاحب فتاویٰ محمودیہ کو کلاً یا جزاً بلا اجازتِ مرتب شائع نہ فرمائیں۔

تفصیلات

نام کتاب	:	فتاویٰ محمودیہ......۲۸
صاحب فتاویٰ	:	فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہ (مفتی اعظم ہند و دار العلوم دیوبند)
مرتب	:	محمد فاروق غفرلہٗ
کمپوزنگ	:	مجیب الرحمٰن قاسمی جامعہ محمودیہ علی پور 7895786325
سن اشاعت	:	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
صفحات	:	۴۱۷
قیمت	:	

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) پن کوڈ: ۲۴۵۲۰۶

اجمالی فہرست

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
	کتاب الحظر والاباحۃ	
	باب ہشتم ☆ زیورات اور زینت کے مسائل	
۱	**فصل اول** : زیورات کا استعمال..................................	۲۷
۲	**فصل دوم** : انگوٹھی کا بیان..................................	۳۶
۳	**فصل سوم** : گھڑی کا بیان..................................	۴۵
۴	**فصل چہارم** : اشیاء زینت..................................	۵۳
۵	**فصل پنجم** : خوشبو کا حکم..................................	۵۸
۶	**فصل ششم** : متفرقات زیورات..................................	۶۲
	باب نہم ☆ پردہ کے احکام	
۷	**فصل اول** : پردہ کا ثبوت اور اس کا وجوب..................................	۷۳
۸	**فصل دوم** : جن سے پردہ ضروری ہے..................................	۹۴
۹	**فصل سوم** : اعضائے مستورہ کو دیکھنا اور کھولنا..................................	۱۱۰
۱۰	**فصل چہارم** : اجنبی عورت سے تنہائی، میل جول اور مس کرنا......	۱۲۷
۱۱	**باب دہم** ☆ اسلامی آداب واخلاق..................................	۱۴۸
۱۲	**باب یازدہم** ☆ ختنہ کا بیان..................................	۱۶۶

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

not found.

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

تفصیلی فہرست

مضامین فتاویٰ محمودیہ جلد...... ۲۸

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
	کتاب الحظر والاباحۃ	
	جائز اور ناجائز امور	
	باب ہشتم	
	زیورات اور زینت کے مسائل	
	فصل اول:- زیورات کا استعمال	
۱	بیوہ عورت کا زیور پہننا	۲۷
۲	سکہ پر سونے چاندی کا ملمع کر کے زیور بنانا	۲۸
۳	چوڑیاں پہننا	۲۹
۴	آواز دار چوڑی پہننا	۲۹
۵	نائلون، پلاسٹک وغیرہ کی چوڑیاں عورتوں کو استعمال کرنا	۳۱

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

☆......☆......☆......☆......☆

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ

☆...... باب دهم ......☆

اسلامی آداب واخلاق

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ

☆...... باب سیزدھم ......☆

عملیات

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ہشتم : زیورات اور زینت کے مسائل

فصل اول:- زیورات کا استعمال

بیوہ عورت کا زیور پہننا

سوال:- بیوہ عورت کا کانچ کی چوڑی اور چاندی سونے کی چوڑی پہننا کیسا ہے؟ ہمارے یہاں یہ رسم ہے کہ بیوہ عورت کانچ کی چوڑی نہیں پہن سکتی ہے، نیز عورتوں کو چاندی سونے کے زیور کے علاوہ دیگر چیزوں کے زیور پہننا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بیوہ کو بعد عدت زیور کا کانچ کی چوڑی وغیرہ پہننا سب درست ہے[1]، جس زیور میں کفار وفساق کی مشابہت نہ ہو عورتوں کے لئے وہ سب درست ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] اذا طلقت المرأۃ او ماتت عنها زوجها فاذا انقضت عدتها فلا جناح عليها ان تتزين وتتصنع وتتعرض للتزويج (تفسير ابن كثير ص ۴۲۸/۱، سورۂ بقرہ آیت: ۲۳۴، مطبوعہ مکتبہ تجاریہ مکہ مکرمہ، تفسیر مظہری ص ۳۳۰/۱، سورۂ بقرہ آیت: ۲۳۴، مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سکہ پر سونے چاندی کا ملمع کر کے زیور بنانا

سوال:۔سکہ کا زیور بنوا کر اس پر سونے چاندی کا پانی چڑھواتے ہیں، تو اس کا استعمال مرد عورت پر درست ہے یا نہیں؟ مرد انگوٹھی اور بٹن اس کا استعمال کر سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس پر سونے چاندی کا ملمع کر کے اس کا زیور بنوانا اور استعمال کرنا عورتوں کے لئے درست ہے، مرد کو صرف ایک انگوٹھی کی مقدار وزن میں اجازت ہے، وہ بھی چاندی کا بٹن تابع ثوب اس میں توسع ہے، مرد کے لئے بھی اجازت ہے، ”**ولا یتحلی الرجل بذهب وفضة مطلقا الابخاتم لایتختم بغیرها کحجر وذهب وحدید وصفر ورصاص وزجاج وفی الحاوی القدسی الاالخاتم قدردرهم ولابأس بازرار الدیباج والذهب لابأس بان یتخذ خاتم حدید قد لوی علیه فضة والبس بفضة حتی لا یریٰ اهـ (درمختار[1] وشامی)**

محض معمولی پانی اگر سونے چاندی کا ہو تو وہ کافی نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱/۹۳ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱/۹۳ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [2] یباح للنساء من حلی الذهب والفضة والجواهر کل ماجرت عادتهن بلبسه کالسوار والخلخال والقراط والخاتم ومایلبسه علیٰ وجوههن وفی اعناقهن وایدیهن وارجلهن وآذانهن الخ اعلاء السنن ج۱۷/ص ۲۹۴/ کتاب الحظر والاباحة اعتبار عادة اهل النواحی فی باب التشبه (مطبوعه امدادیه مکه مکرمه)

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1] درمختار مع الشامی زکریا ج۹/ص ۵۱۱-۵۱۹/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، بحر کوئٹه ص ۱۹۱/۸، ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

چوڑیاں پہننا

سوال:۔ چوڑیاں پہننا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جائز ہے[۱] (صرف عورتوں کے لئے مردوں کو منع ہے) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

آواز دار چوڑی پہننا

سوال:۔ رسالہ مولوی میں تحریر تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کو چوڑی پہننا چاہئے ،اورمہندی لگانا چاہئے ،اس کی آواز سے برکت ہوتی ہے ،کہاں تک درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عورتوں کے لئے مہندی لگانے کا حکم احادیث میں موجود ہے،کذافی مشکوٰۃ باب

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............ کتاب الکراهية، فصل فی اللبس، زيلعی ص ۶/۱۶، كتاب الكراهية، فصل فی اللبس، امداديه ملتان، هندية كوئٹه ص ۵/۳۳۲، كتاب الكراهية، الباب التاسع فی اللبس، اعلاء السنن ص ۱۷/۳۲۳، كتاب الحظر والاباحة، قبيل باب خاتم الحديد، مطبوعه امداديه مكه مكرمه،

(حاشیہ صفحہ هذا) [۱] يباح للنساء من حلی الذهب والفضة والجواهر كل ماجرت عادتهن بلبسه كالسوار والخلخال والقرط والخاتم ومايلبس علی وجوههن وفی اعناقهن وايديهن الخ اعلاء السنن ،ج۱۷/ ص ۲۹۴/ (مطبوعه امداديه مكه مكرمه) كتاب الحظر والاباحة، اعتبار عادة اهل النواحی فی باب التشبه.

الترجل ،ص۳۸۳ ؍[۱] مگر آواز دار چوڑی کے متعلق روایت مسئولہ میں نے نہیں دیکھی، آواز دار جلاجل اور جرس کی ممانعت حدیث شریف میں صراحۃً آئی ہے!''عن ابن الزبیران مولاةً لهم ذهبت بابنة الزبير الىٰ عمرابن الخطابؓ وفی رجلها اجراس فقطعها عمر وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مع كل جرس شيطان رواه ابوداؤد وعن بنانة مولاة عبدالرحمن ابن حيان الانصاری كانت عند عائشةؓ اذا دخلت عليها بجارية وعليها جلاجل يصوتن فقالت لاتدخلنها علىَّ الا ان تقطع جلاجلها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلّم يقول لاتدخل الملائكة بيتاً فيه جرس رواه ابوداؤد مشكوٰة شريف ،باب النعال، ص ۳۷۹؍''[۲] سوال والی حدیث سے پہلے یہ دونوں حدیثیں ہیں، مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں دیکھ لیجئے روایت مسئولہ کے الفاظ اور حوالہ اگر رسالہ مولوی میں ہو نقل کیجئے، تاکہ اسکی تحقیق کی جاسکے رسالہ'' مولوی'' اہل علم کا رسالہ نہیں کہ اس کی نقل کردہ ہر روایت اور ہر مسئلہ قابل اعتماد ہو۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] عن عائشة قال اومت امرأة من وراء ستر بيدها كتاب الىٰ رسول اللهﷺ فقبض النبیﷺ يده فقال مادرى ايدرجل ام يد امرأة قالت بل يد امرأة قال لوكنت امرأة لغيرت اظفارك يعنى بالحناء. مشكوٰة شريف، ص۳۸۳؍ باب الترجل الفصل الثانی، مطبوعه درالكتاب ديوبند،

ترجمہ :-حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے ہاتھ نکال کر یہ اشارہ کیا کہ اسکے ہاتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ایک خط ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، اور فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ ہاتھ مرد کا ہے، یا عورت کا؟ اس عورت نے کہا کہ یہ ہاتھ عورت کا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کے رنگ کو بدل دیتی یعنی ان پر مہندی لگاتی۔

[۲] مشكوٰة شريف ص ۳۷۹، مطبوعه ياسرنديم ديوبند، باب الخاتم الفصل الثانی، (ترجمہ اگلے صفحہ پر)

نائلون، پلاسٹک وغیرہ کی چوڑیاں عورتوں کا استعمال کرنا

سوال: ۔(۱) نائیلون، پلاسٹک اور کانچ کی چوڑیوں کا استعمال عورتوں کے لئے کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) درست ہے[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دار العلوم دیوبند ۵/۴/۹۲ھ

شادی میں دلہن کو پوت کا ہار پہنانا

سوال: ۔عورتوں کو شادی کے بعد کچھ پہنانا ضروری ہے عوام میں مشہور ہے کہ کالی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ترجمہ: -حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی ان کی لڑکی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئی، لڑکی کے پاؤں میں گھونگرو تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان گھنگروں کو کاٹ ڈالا، اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر بجنے والی چیز کے ساتھ شیطان ہوتا ہے، حضرت عبدالرحمٰن بن حیان انصاریؒ لونڈی بنانہ روایت کرتی ہیں کہ وہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر تھی، کہ ان کے پاس ایک چھوٹی سی لڑکی لائی گئی، جو گھونگرو پہنے ہوئی تھی، اور وہ بج رہے تھے، حضرت عائشہؓ نے اس عورت سے جو لڑکی کو لائی تھی، فرمایا اس لڑکی کو میرے گھر میں اس وقت تک نہ لانا جب تک ان گھونگروؤں کو کاٹ کر پھینک نہ دے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ جس گھر میں باجہ یا بجنے والی چیز ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] یباح للنساء من حلی الذھب والفضة والجواھر کل ماجرت عادتھن یلبسه کالسوار والخلخال والقرط والخاتم ومایلبسه علیٰ وجھھن وفی اعناقھن وایدیھن الخ اعلاء السنن ج۱۷/ ص۲۹۴/ کتاب الحظر والاباحة، اعتبار عادة اھل النواحی فی باب التشبة، (مطبوعه امدادیه مکه مکرمه)

پوت جنت سے آئی ہے، جو بی بی فاطمہ کے گلے میں تھی کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عورتوں کو گلے میں لچھہ پہننا بھی درست ہے یعنی گلے میں پوت کا ہار پہننا جائز ہے[1]، یہ بات کہ جنت سے یہ ہار آیا ہے، بے اصل ہے اور غلط ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پھولوں کا ہار اور گجرے کا استعمال

سوال:۔ پھولوں کا ہار بنا کر اور پھولوں کا گجرا وغیرہ بنا کر ہاتھوں اور گلے میں پہننا شوقیا یا گول بنا کر ڈالیں، اور عورتوں کو پھولوں کا ہار بنا کر چوٹی وغیرہ میں ڈالنا کیسا ہے، معلوم یہ کرنا ہے کہ پھولوں کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مردوں کے لئے نہ ہار کی اجازت ہے نہ گجرے کی[2]، البتہ خوشبو کے لئے ہاتھ میں لینے

---

[1] یجوز للنساء لبس انواع الحلی کلها من الذهب والفضة والخاتم والحلقة والسوار والخلخال والطوق والعقد والتعاویذ والقلائد وغیرها (اعلاء السنن ج۱۷/ ص۲۹۳/ کتاب الحظر والاباحة، الباب الاول، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه)

[2] البحث الثانی ان النهی عن خاتم الحدید وغیره مخصوص بالخاتم او شامل لسائر الحلی منها فلم ار نصا فیه فی کلام الفقهاء الا ان الحدیث وکلام الفقهاء یرشد ان الی عدم الاختصاص لان النبی ﷺ قال مالی اری علیک حلیة اهل النار؟ وقال مالی اری منک ریح الاصنام فدل ذلک علی انه غیر مخصوص بالخاتم بل یشمل کل حلیة من الحدید او الشبه النحاس والصفر الخ، (اعلاء السنن ص ۳۳۰/۱۷، کتاب الحظر والاباحة، باب خاتم الحدید وغیره، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه) مردوں کے لئے ممانعت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ ہار گجرے وغیرہ ہندوانہ رسم ہے جس کا ترک کرنا لازم ہے، من تشبه بقوم فهو منهم، (مشکوة شریف ص ۳۷۵، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعه دارالکتاب دیوبند)

اور پاس رکھنے کی اجازت ہے، عورتیں زینت کے لئے سونے اور چاندی کے ہار اور دیگر زیورات استعمال کرسکتی ہیں، پھول کے ہار بھی استعمال کرسکتی ہیں [۱]

تنبیہ :۔عورتیں مہکتی ہوئی خوشبو کے ساتھ گھر سے نکل کر نامحرموں کے قریب سے نہ گزریں [۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۶/۱۰/۱۴۰۰ھ

زیور پہننے کے لئے ناک میں سوراخ کرنا

سوال:۔عورتیں جو زیور پہننے کے لئے ناک اور کان میں سوراخ کرتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جائز ہے۔ **"لابأس بثقب اذن البنت وهل تجوز الخزاء فی الانف لم اره** اھ **درمختار قلت ان کان مما یتزین به النساء کماهو فی بعض البلاد فهو فیها**

---

[۱] یجوز للنساء لیس انواع الحلی کلها من الذهب والفضة والخاتم والحلقة والسوار والخلخال والطرق والعقدوالتعاویذ والقلائد وغیرها، (اعلاء السنن ج۱۷/ص۲۹۳/ کتاب الحظر والاباحة، باب حرمة الذهب علی الرجال وحله للنساء)

[۲] قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان المرأة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فهی کذا وکذا یعنی زانیة، مشکوٰة شریف ص۹۶/ باب الجماعة، مطبوعه یاسرندیم دیوبند)

ترجمہ :۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورت جب خوشبو لگا کر مجلس سے گذرتی ہے تو وہ ایسی ہے ویسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

کثقب القرط . شامی، ج۵/ص ۲۳۱/ [1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۵/۹۰ھ

لڑکیوں کے کان چھیدنا

سوال: ۔لڑکیوں کو کان چھیدوانا مسنون ہے یا مکروہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

لابأس بكي البهائم للعلامة وثقب اذن الطفل من البنات لانهم كانوا يفعلونه فى زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم من غير انكار اھ شامى، ج۵/ص ۲۷۶/ . [2]

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ لڑکیوں کے کان میں بالی وغیرہ کے لئے سوراخ کرنا درست ہے، نفع المفتی [3] والسائل ،ص ۱۳۷/ میں ناک کے سوراخ کو بھی کان پر قیاس کرتے ہوئے جائز لکھا ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۴/۲/۵۷ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ ہذا

صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۸/صفر

---

[1] درمختار مع الشامی زکریا ج۹/ص ۶۰۲/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، نفع المفتی والسائل ص۱۳۵، کتاب الحظر والاباحة، مایتعلق بالنوم والقیام والقعود والکلام والختان ومایتعلق باللحیة والضیافة والعیادة وغیرها من افعال العباد، مطبوعہ مطبع یوسفی لکھنؤ،

[2] شامی زکریا ج۹/ص۵۵۸/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع. هندیة کوئٹه ص۳۵۷/۵، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان الخ،

[3] نفع المفتی والسائل ص۱۲۷/ مایتعلق بالنوم والقیام الخ، مطبوعه رحیمیه دیوبند.

لڑکیوں کے ناک کان چھیدنا

سوال:-لڑکیوں کے کان اور ناک چھیدنا کیسا ہے و نیز ناک اور کان میں جو سوراخ لگائے جاتے ہیں اس میں کتنے سوراخ لگانا احسن ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ناک کان چھید کر لڑکیوں کو زیور پہنانا شرعاً درست ہے[1]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند،۵/۸۹/۱۳ھ

[1] لابأس بثقب أذن الطفل من البنات وهل يجوز الخزام فى الأنف لم أره قلت ان كان مايتزين النساء به كمافى بعض البلاد فهو فيها كثقب القرط الخ درمختار مع الشامى ص ۲۰۲ ج ۹ (مطبوعه زكريا ديوبند) كتاب الحظر والا باحة، فصل فى البيع، نفع المفتى والسائل ص ۱۲۶، مايتعلق بالنوم والقيام الخ، يجوز ثقب اذن البنات وختان النساء الخ، مطبوعه رحيميه ديوبند، عالمگيرى كوئٹه ص۵/۳۵۷، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر فى الختان والخصاء الخ،

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 02-Angothi ka bayan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم:- انگوٹھی کا بیان

سونے چاندی کی انگوٹھی

سوال:۔سونے چاندی کی انگشتری اور بوتام بنانا شریعت میں جائز ہے؟ یا ممنوع ہے؟ اگر جائز ہے تو کتنا سونا چاندی جائز ہے، مرد وعورت کے لئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

سونے چاندی کی انگشتری بنانا شرعاً درست ہے، البتہ مرد کو صرف چاندی کی انگشتری کی اجازت ہے، وہ بھی ایک مثقال سے کم[1] عورت کیلئے کوئی قید نہیں ہے، اس کیلئے سونے کی

---

[1] ولا یتختم ای الرجل الا بالفضة ولایزیده علی مثقال الخ الدرالمختار علی الشامی زکریا ج۹/ ص۵۱۷-۵۲۰/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، بحر کوئٹه ص ۸/۱۹۱، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، تبیین الحقائق ص ۶/۱۶، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان،

بھی اجازت ہے[1] اور وزن میں بھی جس قدر چاہے استعمال کر سکتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ

دار العلوم دیوبند ۱۹/۴/۹۰ھ

چاندی وغیرہ کی انگوٹھی

سوال:۔ مرد کو سونا، چاندی، پیتل، لوہے ۶-۷/ آنے بھر تک استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مرد کو صرف چاندی کی انگوٹھی ساڑھے تین ماشہ کی مقدار درست ہے، اس کے علاوہ کسی دھات کی انگوٹھی مرد کیلئے درست نہیں، کذافی الدر المختار[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دار العلوم دیوبند

---

[1] یجوز للنساء لبس انواع الحلیٰ کلها من الذهب والفضة کالخاتم والحلقة الخ اعلاء السنن ج۱۷/ص۳۱۷/ کتاب الحظر والاباحة. باب ماجاء فی الرخصة فی التختم بخاتم الذهب والفضة للنساء، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه، مجمع الانهر ص۱۹۶/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت،

[2] ولایتحلی الرجل بذهب ولایتختم الا بفضة لحصول الاستغناء بها فیحرم بغیرها کحجر وذهب وحدید وصفرو زجاج وغیرها ولایزیده علیٰ مثقال الخ، الدرالمختار علی الشامی زکریا ج۹/ص۵۱۷-۵۲۰/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، بحر کوئٹه ص۱۹۱/۸، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، تبیین الحقائق ص۱۶/۲، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان،

چاندی کی انگوٹھی

سوال: ۔انگشتری کی چاندی جس کا وزن ۶ ر ماشہ ہے کیا اس کو آدمی پہن سکتا ہے، یا نہیں؟ اور اگر پہن سکتا ہے تو کس وزن کی پہن سکتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

بادشاہ وقاضی اور متولی وغیرہ کو مہر لگانے کے لئے انگشتری چاندی کی جائز ہے، جس کا وزن ۴ ر ماشہ سے کم ہو اوروں کے لئے مناسب نہیں "**وترک التختم لغیر السلطان والقاضی وذی حاجة الیه مکتول افضل وفی البستان عن بعض التابعین لایتختم الا ثلاثة امیر او کاتب او احمق**"[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی اللہ عنہ

سونے کی انگوٹھی مرد کے لئے

سوال: ۔سونے کی انگوٹھی مرد کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ ریڈیو، گانا بجانا، ناٹک، قوالی، جھوٹی خبریں خود سننا اور اپنے اہل وعیال کو سنانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

سونے کی انگوٹھی مرد کو پہننا حرام ہے[2]، ریڈیو پر امورِ مسئولہ کو سننا جائز نہیں[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۰؍۴؍۱۳۹۱ھ

---

[1] درمختار مع الشامی زکریا ج۹ ص ۵۲۰ ؍ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس بحر کوئٹہ ص ۸/۱۹۱، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، تبیین الحقائق ص ۶/۱۶، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان،

(باقی حواشی اگلے صفحہ پر)

انگوٹھی میں سونے کا نگ

سوال: ۔مرد انگوٹھی میں سونا بطور نگینہ کے استعمال کرسکتا ہے یا نہیں؟

اگر جواب نفی میں ہے،تو **ھدایہ کتاب الکراھیة** کی عبارت ”**والحلقة هی المعتبرة لان قوام الخاتم بها ولا معتبر بالفص حتی یجوز ان یکون من حجر الخ**“ کا کیا مطلب ہوگا؟

الجواب حامداومصلیاً

چاندی کی انگوٹھی مرد کے لئے جائز قرار دی گئی ہے،اوراس کا وزن متعین کردیا گیا کہ اس سے زائد نہ ہو،اس مسئلہ کے ذیل میں صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ حلقہ اور نگینہ کا مجموعی وزن اتنا ہونا مراد نہیں، بلکہ وزن کی یہ تحدید حلقہ کے لئے ہے،لہٰذا اگر صرف حلقہ کا اتنا وزن ہواور نگینہ مثلاً پتھر کا ہو کہ مجموعہ کا وزن زیادہ ہوجائے ،تب بھی درست ہے، اگر نگینہ پتھر کا ہوتواس کی اجازت دی گئی ہے، اگر حلقہ پتھر کا ہوتواس کومنع کیا گیا ہے، اگر پتھر کے نگینہ میں سونے کی کیل ہو،تواس کی بھی ممانعت نہیں، اگر کسی اور چیز کا نگینہ ہو جو کہ مرد کے لئے ممنوع ہو،تواس کی بھی ممانعت نہیں۔

(حواشی صفحہ گذشتہ) [۲] ولایتختم الابالفضة لحصول الاستغناء بها فیحرم بغیرها (قوله بغیرها) نهی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم عن خاتم الذهب فعلم ان التختم بالذهب والحدید والصفر حرام .الدر مع الرد ج۹/ص ۵۱۷/ زکریا کتاب الحظر والاباحة. فصل فی اللبس، بحر کوئٹه ص ۱۹۱/۸، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس،

[۳] استماع صوت الملاهی کضرب القصب ونحوه حرام، الدر مع الشامی زکریا ص ۵۰۴، کتاب الحظر والاباحة، قبیل فصل فی اللبس، بزازیة علی الهندیة کوئٹه ص ۶/۳۵۶، کتاب الکراهیة، الثالث فیما یتعلق بالمناهی، فتح القدیر ص ۱۴، ۱۰/۱۶، کتاب الکراهیة، قبیل فصل فی اللبس، مطبوعه دارالفکر بیروت،

"ثم الحلقة فی الخاتم هی المعتبرة لان قوام الخاتم بها ولا معتبر بالفص حتی انه یجوز ان یکون حجراً اوغیره کذافی السراج الوهاج ولابأس بسد ثقب الفص بمسمار الذهب کذافی الاختیار شرح المختار عالمگیری، ج۴/ص۱۰۱[1] ولایتختم الا بالفضة وهذا نص علی ان التختم بالحجر والصفر حرام هدایة والمسئلة مذکورة تکملة فتح القدیر، ج۸/ص۹۶[2] بحر الرائق، ج۸/ص۱۹۱[3] و تبیین الحقائق ج۶/ص۱۶[4]"، چونکہ نگینہ حلقہ کا تابع ہوتا ہے، اس لئے اگر وہ سونے کا ہوتو گنجائش معلوم ہوتی ہے، جیسے ازرارِثوب کی اجازت ہے[5]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کئی نگ والی انگوٹھی

سوال:۔ انگوٹھی جس میں کئی نگ ہوں یا ایک ہی نگ کی دوتین انگوٹھی انگلیوں میں پہننا کیسا ہے؟ اور ایسی انگوٹھیاں پہنے ہوئے نماز ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

ایسی نگوٹھیاں جس میں کئی نگ ہوں حرام ہے[6]، ایک سے زائد انگوٹھی بھی کوئی مرد نہ

---

[1] عالمگیری ج۵/ص۳۳۵/ کتاب الکراهیة، الباب العاشر فی استعمال الذهب والفضة.

[2] فتح القدیر ج۹/ص۴۵۷/ کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس (مطبوعه رشیدیه کویٹه)

[3] البحرالرائق ج۸/ص۱۹۱/ مطبوعه الماجدیه کویٹه، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس.

[4] تبیین الحقائق ج۶/ص۱۶/ مطبوعه امدادیه ملتان، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس.

[5] لابأس بازرار الدیباج والذهب (الدرمع الشامی زکریا ص۹/۵۱۰، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، اعلاء السنن ص۱۷/۳۲۳، کتاب الحظر والاباحة، قبیل باب خاتم الحدید وغیره، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه، هندیه کوئٹه ص۵/۳۳۲، کتاب الکراهیة، الباب التاسع فی اللبس، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

پہنے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۷/۷/۹۶ھ

انگوٹھی اور گھڑی کی چین

سوال:۔ ”**فی الجامع الصغیر ولا یتختم الا بالفضة وھذا نص علی ان التختم بالحجر والحدید والصفر حرام ورأی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم علیٰ رجل خاتم صفر فقال مالی اجدمنک رائحة الاصنام ورأی علیٰ اٰخر خاتم حدید فقال مالی اری علیک حلیة اھل النار ھدایة اخیرین ،ص ۴۴۲/کتاب الکراھیة مجتبائی)**

مذکورہ بالا احادیث میں نہی اور ممانعت صرف تختم تک محدود ہے یا چاندی سونے کے علاوہ دوسری دھاتوں سے بنی ہوئی تمام چیزوں کو شامل ہے، خواہ وہ چیزیں خاتم کی شکل میں ہوں، یا اور کسی زیور کی شکل میں، اگر یہ نہی صرف تختم تک محدود نہیں، تو پھر آج کل اسی سے گھڑیوں کے لئے عموماً چین استعمال کی جاتی ہے، جو سفید ہے یا سنہری، بہر صورت وہ مختلف قسم کی دھاتوں سے تیار ہوتی ہے، لہٰذا سوال یہ ہے کہ اس قسم کی چین مذکورہ بالا احادیث نہی کے تحت داخل ہو کر ممنوع ہے یا نہیں؟

(۲) آج کل عورتوں اور بالخصوص بچیوں کے لئے اکثر پیتل، رولڈ گولڈ یا مختلف قسم

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۲ اما لوله فصان أواكثر حرم الخ شامي زكريا ج۹/ص ۵۲۱/ كتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس. هندية كوئٹه ص۵/۳۳۵، كتاب الكراهية، الباب العاشر فی استعمال الذهب، مجمع الانهر ص ۴/۱۹۶، كتاب الكراهية، فصل فی اللبس، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت،

کی دھاتوں سے بنے ہوئے زیورات مثلاً چوڑیاں، ہار، ایرنگ وغیرہ مستعمل ہوتے ہیں، اسی طرح آج کل عینک کے اندر پلاسٹک کے علاوہ اسٹیل وغیرہ کی جو سفید یا سنہری فریم استعمال کی جاتی ہیں، کیا یہ سب چیزیں بھی مذکورہ بالا حدیث نہی کے تحت داخل ہو کر ممنوع اور ناجائز ہیں؟ اگر ناجائز ہیں تو آج کل عموم بلویٰ کے پیش نظر اس میں گنجائش کا پہلو ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) ولایتحلی الرجل بالذهب والفضة الابالخاتم والمنطقة وحلية السيف من الفضة (متن كنز) قوله من الفضة قيد للمذكور جميعه عيني (شلبي على هامش الزيلعي ج۶/ص۱۵[1]) ولا يتحلى الرجل بذهب وفضة مطلقاً الا بخاتم ومنطقة وحلية سيف منها اى الفضة اذالم يردبه التزين (درمختار) قوله ولايتحلى اى لا يتزين قوله اذالم يردبه التزين الظاهر ان الضميرفى به راجع الى الخاتم فقط لان تحلية السيف والمنطقة لاجل الزينة لابشئ اٰخر بخلاف الخاتم ويدل عليه مافى الكفاية حيث قال قوله الا بالخاتم هذا اذالم يرد به التزين (ردالمحتار، ج۵/ص۳۱۴/) التختم بالذهب والحديد والصفر حرام والتختم بالذهب والحديد والصفر والنحاس والرصاص مكروه للرجال والنساء (شامي ج۵/ص۳۱۵[2]) ولايتختم رجل ولاامرأة بحجرولا صفر ولاحديد ولاغيرالا الفضة وقيل مباح التختم بالحجر الخ (سكب الانهر، ج۲/ص۵۳۶[3])

---

[1] حاشية الشلبي على زيلعي ۶/ص۱۵/كتاب الكراهية باب اللبس، مطبوعه امداديه ملتان،

[2] درمختار مع الشامي زكريا ج۹/ص۵۱۷/ كتاب الحظر والاباحة، فصل في اللبس،

[3] سكب الانهر على مجمع الانهر ج۴/ص۱۹۷/ (مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت) كتاب الكراهية، فصل في اللبس،

عبارات منقولہ سے معلوم ہوا کہ تختم دوسری دھاتوں کی مرد وعورت سب کے لئے منع ہے، عورت کے لئے ذہب وفضہ دونوں کی اجازت ہے، مرد کے لئے تحلی یعنی تزین خواہ بشکلِ خاتم ہو یا کسی اور شکل میں ہو، صرف فضہ مخصوص مقدار تک درست ہے، حلیۃ السیف والمنطقہ کی بھی قیود کے ساتھ اجازت ہے، جوشن کی بھی حرب میں اجازت ہے، دستی گھڑی کی چین ذہب وفضہ کے علاوہ جس دھات کی بھی ہو وہ خاتم کے حکم میں نہیں، یہ متعین نہیں کہ یہ حلیہ ہی ہے، اقرب یہ ہے کہ اس کا حال جیبی گھڑی کی طرح ہے، کہ وہ حلیہ نہیں، مشبہ بالحلیہ ہونے کی وجہ سے بھی حرمت کا فتویٰ محتاج دلیل ہے، احتیاط کی جائے تو وہ اقرب الی الورع ہے۔

(۲) ان میں کوئی چیز ممنوع نہیں، فتاویٰ رشیدیہ[۱] میں عورتوں کو ہر قسم کے زیورات کی اجازت دی ہے، عینک بھی حلیہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۸۸/۲/۲۹ھ

انگوٹھی یا گھڑی کس ہاتھ میں پہنے

سوال:۔ انگوٹھی (انگشتری) اور واچ (گھڑی) سیدھے ہاتھ میں پہننا سنت ہے یا بائیں ہاتھ میں بھی پہن سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گھڑی ہاتھ میں پہننے کو سنت کہنا غلط ہے، پھر داہنے بائیں کا سوال سنت کی حیثیت

[۱] فتاویٰ رشیدیہ مبوب ج۲/ص ۱۰۹/ جواز ومرمت کے مسائل (مطبوعہ دیوبند)

سے بے محل ہے، انگوٹھی (وزن محدود میں) جس ہاتھ میں چاہے پہن سکتا ہے، کوئی قید نہیں[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۲/۳/۲۵ھ

---

[1] وفی غایة البیان قدسوی الفقیه ابواللیث فی شرح الجامع الصغیر بین الیمین والیسار وهوالحق الخ شامی زکریا ج۹/ص ۵۱۹/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، حاشیة الشلبی علی الزیلعی ص:۱۶، ج:۶، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان، مجمع الانهر ص:۱۹۷، ج:۴، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فصل سوم

گھڑی کا بیان

گھڑی باندھنا کیسا ہے؟

سوال:۔اسلام میں چاندی کے علاوہ اور چیزیں حرام ہیں،تو گھڑی ہم لوگ استعمال کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ اس میں ہر چیز لوہے کی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گھڑی اگر زیور کے طور پر ہاتھ میں نہ باندھی جائے، بلکہ وقت دیکھنے کے لئے ہو جیسا کہ وہ اسی مقصد کے لئے بنائی گئی ہے، تو ممنوع نہیں، جس طرح لوہے کا خود اور تلوار اور زرہ پہننا اور لگانا ممنوع نہیں، کیونکہ وہ زیور نہیں بلکہ ضرورت ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] لکن ذکر الشئی لاینافی جریان الحکم علیٰ غیرھٰذاالشی عند وجود العلة وھی الحاجة والضرورة الخ مجمع الانھر ج۴/ص۱۹۸/ کتاب الکراھیة فصل فی اللباس، (مطبوعه دار الکتب العلمية بيروت)

گھڑی کا استعمال مرد وعورت کے لئے

سوال:- کلائی کی گھڑی کے استعمال میں مرد اور عورت یکساں ہیں یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟ بحوالۂ کتب معتبرہ تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس جگہ اس کا مرد وعورت میں عام رواج ہو کوئی تخصیص کسی کی نہ ہو تو وہاں ہر دو کا حکم ایک ہے اور جس جگہ مردوں کے ساتھ مخصوص ہو عورتیں عام طور پر استعمال نہ کرتی ہو وہاں عورتوں کو ناجائز ہے کیونکہ عورتوں کو مردوں کے ساتھ تشبہ کی حدیث شریف میں ممانعت آئی ہے۔ کذا فی المشکوۃ ص ۳۸۰[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح عبد اللطیف

گھڑی کس ہاتھ میں؟

سوال:۔ کچھ لوگ بائیں ہاتھ کے بجائے داہنے ہاتھ میں گھڑی پہنتے ہیں، اور کچھ لوگ دائیں ہاتھ میں، کس ہاتھ میں گھڑی پہننا بہتر ہے؟

---

[1]...... **قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللّٰہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال.**

ترجمہ:- نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نیان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔

مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۰، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

الجواب حامداً ومصلیاً

کیا کسی مخصوص ہاتھ میں گھڑی باندھنا غیروں کا شعار ہے؟ اگر ایسا ہے تو اس سے بچنا چاہئے،[۱] ورنہ دونوں میں سے جس میں دل چاہے استعمال کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

گھڑی اور سونے کی چین وغیرہ

سوال:۔ گھڑی پہننا جائز ہے، یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو گھڑی کا کیس ڈائل وچین سونے کی بنوانا یا سونے کا پانی چڑھوانا، یا پین کا نب سونے کا بنوانا اور قمیص وکرتے وغیرہ کا بٹن سونے چاندی کا بنوانا کیسا ہے؟ رولڈ گولڈ کا حکم کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وقت معلوم کرنے کے لئے تاکہ ہر کام کا نظام صحیح رہے، اور اپنے وقت سے نہ ہٹے اور وقت ضائع نہ ہو تو گھڑی رکھنا درست ہے، اور ہاتھ میں باندھنا بھی درست ہے، مگر کیس ڈائل چین سونے کا نہ ہو،[۲] سونے کا پانی اس میں ہو تو مضائقہ نہیں[۳]، چاندی سونے کا بٹن کپڑے

---

[۱] من تشبه بقوم ای من شبه نفسه بالكفار مثلافی اللباس وغيره اوالفساق اوالفجار فهو منهم ای فی الاثم قال الطيبی هذا عام فی الخلق والخلق والشعار الخ، مرقات ج۴/ص ۱۴۳۱/ (مطبوعه اصح المطابع بمبئی) كتاب اللباس الفصل الثانی،

[۲] ولايتحلی الرجل بذهب وفضة مطلقاالخ درمختار علی الشامی زكريا، ج۹/ص۵۱۶/ كتاب الحظر والاباحة ،فصل فی اللبس، بحر كوئٹه ص ۱۹۰/۸، كتاب الكراهية، فصل فيا للبس، مجمع الانهر ص ۱۹۶/۴، كتاب الكراهية، فصل فی اللبس، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 03-Ghari ka bayan

میں اس طرح ہو جیسے گھنڈی کہ جدا نہ ہو سکے، تو وہ تابع ثوب قرار دے کر درست ہے[۱]، رولڈ گولڈ کی حقیقت مجھے معلوم نہیں، اگر وہ سونا چاندی نہیں اور اس پر سونے یا چاندی کا پانی ہے تو اس کا حکم آچکا، قلم کے نب پر اگر سونے کا پانی ہو تو وہ بھی درست ہے[۲] خالص سونے کا نہ ہو[۳] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۵/۱/۹۱ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ // //

گھڑی کا کیس چاندی کا ہو اس کا حکم

سوال:۔ گھڑی کا کیس چاند کا ہو تو اس کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۳؎ اما التمویه الذی لا یخلص فلا بأس به بالاجماع لانه مستهلک فلا عبرة ببقائه لونا، شامی کراچی ص ۶/۲۴۴، کتاب الحظر والاباحة، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۳۵، کتاب الکراهية، الباب العاشر فی استعمال الذهب والفضة، تبیین الحقائق ص ۶/۱۱، کتاب الکراهية، فصل فی الاکل والشرب، مطبوعه امدادیه ملتان، بحر کوئٹه ص ۸/۱۸۶، کتاب الکراهية، فصل فی الاکل والشرب،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

۱؎ لابأس بعروة القميص وزره من الحرير لانه تبع وفی التاتارخانية عن السير الكبير لابأس بأزرار الديباج والذهب الخ درمختار علی الشامی زکریا، ج۹/ص ۵۱۵/ کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس، مجمع الانهر ص ۴/۱۹۴، کتاب الکراهية، فصل فی اللبس، مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت، اعلاء السنن ص ۱۷/۳۲۳، کتاب الحظر والاباحة، قبیل باب خاتم الحدید وغیره، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه،

۲؎ ملاحظه هو حاشیه : ۲/

۳؎ ملاحظه هو حاشیه : ۱/

الجواب حامداً ومصلیاً

ناجائز ہے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۱/۲/۹۳ھ

گھڑی کی چین

سوال:۔ زید نے گھڑی میں فیتے کی چین باندھ کر نماز پڑھی اس کی نماز ہوگئی یا نہیں چین وہی ہے، جو آج کل عام گھڑیوں میں استعمال ہوتی ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

فیتہ گھڑی کی حفاظت کے لئے باندھا جاتا ہے، یہ کوئی حلیہ زیور نہیں، اسی طرح چین گھڑی کی حفاظت کے لئے استعمال کی جاتی ہے، یہ بھی زیور نہیں، مروجہ چین جو کہ نہ چاندی کی ہے، نہ سونے کی، گھڑی کی حفاظت کے لئے باندھے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے، جیسا کہ فیتہ باندھے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۵/۱۴۰۰ھ

---

[۱] الحاصل أن الذهب لايحل للرجال مطلقاً لااستعمالاً ولااتخاذاً ولا تضبيباً ولاتمويها وكذا الفضة الافى التضبيب والخاتم وتحلية الة الحرب الخ اعلاء السنن ،ج۱۷/۳۲۵/ كتاب الحظر والاباحة قبيل باب خاتم الحديد وغيره (مطبوعه مكه مكرمه) مجمع الانهر ص۱۹۴، ج:۴، كتاب الكراهية، فصل فى اللبس، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، بحر كوئٹه ص۱۹۰، كتاب الكراهية،

[۲] بقى الكلام فى بندالساعة الذى تربط ويعلقه الرجل بزرثوبه والظاهرانه كبند السبحة الذى تربط الخ، شامى زكريا ج۹/ص۵۱۰/ كتاب الحظر والاباحة، فصل فى اللبس،

گھڑی کی زنجیر کا استعمال کرنا

سوال:۔ گھڑی کی زنجیریں بعض لوہے کی ہوتی ہیں، اور بعض پیتل وغیرہ کی اور جس کو ہم اسٹیل کہتے ہیں، وہ بھی ایک قسم کا لوہا ہوتا ہے، تو ایسی زنجیر کا استعمال جائز ہے یا نہیں، اور اس طریقہ سے سونے کا پانی چڑھائی ہوئی، گھڑی یا چین کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو لوہا یا رانگ اور پیتل وغیرہا کی انگوٹھی پر حدیث سے نکیر آئی ہے، اس کا کیا جواب ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

”ولایتحلی الرجل بذهب وفضة مطلقاً الا بخاتم ومنطقة وحیلة سیف منها ولایتختم بغیرها وذهب وحدید وصفر ورصاص وزجاج وغیرها (درمختار)وقال الشامی لابأس بان یتخذ خاتم حدید قدلوی علیه فضة والبس بفضة حتی لایری (شامی نعمانیة تاتارخانیة، ج۵/ص ۲۳۰/[1]وفی الجوهرة واما الاٰنیة من غیر الفضة والذهب فلابأس بالاکل والشرب فیها والا نتفاع بها کالحدید والصفر والنحاس والرصاص والخشب والطین(شامی[2] ج۵/

[1] درمختار مع الشامی کراچی ج۶/ص ۳۶۰/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، بحر کوئٹه ص ۸/۱۹۰، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، تبیین الحقائق ص۶/۱۵، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان،

[2] شامی کراچی ج۶/ص۳۴۳/ کتاب الحظر والاباحة، بحر کوئٹه ص۸/۱۸۶، کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل والشرب، تبیین الحقائق ص۶/۱۰، کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل والشرب، مطبوعه امدادیه ملتان،

ص ۲۱۸/ ۲) والخلاف فی المفضض اما المطلی فلابأس به بالاجماع (درمختار) والخلاف فی المفضض ارادبه مافیه قطعة فضة والاظهر عبارة العینی وغیره وهی هذا الاختلاف فیما یخلص واما التمویه الذی لایخلص فلا بأس به بالاجماع لانه مستهلک فلا عبق ببقائه لونا (شامی[1] ج۵/ ص ۲۱۹)

عبارات منقولہ سے معلوم ہوا کہ حلیہ اور غیر حلیہ میں فرق ہے اوّل صرف فضہ کے محدود وزن میں مرد کے لئے درست ہے، اگر لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کے پتر چڑھائے جائیں، جس سے لوہا مستور ہوجائے، تو وہ بھی چاندی کے حکم میں ہوکر درست ہے، چاندی کا محض پانی اگر اس میں ہوتو وہ درست نہیں، وہ پانی مستہلک ہے، اور لوہے کے تابع ہے، غیر حلیہ میں اوانی جدیدہ کی اجازت ہے، اگر ان پر چاندی کا پانی ہوتو ان کی بھی اجازت ہے، گھڑی کی زنجیر اگر بمقصد حلیہ استعمال کی جائے، تو اس پر حلیہ کا حکم ہوگا، ورنہ غیر حلیہ کا ہر دو کی تفصیل مع دلیل وعبارت نقل کردی گئی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ ۸۴/۳/۱۵ھ

گھڑی میں کسی دھات کا پٹہ

سوال:۔ کلائی گھڑی میں اسٹیل یا رولڈ گولڈ یا کسی اور دھات کا پٹہ لگانا کیسا ہے؟ اور ایسا پٹہ باندھے ہوئے نماز پڑھنے یا پڑھانے کا کیا حکم ہے؟

---

[1] درمختار مع الشامی کراچی ج۶/ص ۳۴۴/ کتاب الحظر والاباحة، بحر کوئٹه ص ۸/۱۸۶، کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل والشرب، تبیین الحقائق ص ۶/۱۱، کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل والشرب، مطبوعه امدادیه ملتان،

الجواب حامداً ومصلیاً

درست ہے، اس سے نماز بھی درست ہے، یہ زیور نہیں[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1] بقی الکلام فی بندالساعة الذی تربط ویعلقه الرجل بزرثوبه والظاهر انه کنبدالسبحة الذی تربط الخ، شامی زکریا ج۹/ص۱۰۵/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس فتاویٰ احیاء العلوم ص۲۵۸/ (مطبوعه مبارکپور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل چہارم

اشیاءزینت

بالوں، ہونٹوں پر سرخی

سوال: ۔کیا عورتیں بنے ہوئے لمبے بالوں، ہونٹوں پر سرخی اور آنکھوں کے پلکوں پر رنگ کر کے نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر وہ سرخی ایسی ہے جس نے بالوں اور ہونٹوں کو ڈھانک لیا اور طہارت میں پانی وہاں نہیں پہونچتا تو طہارت ناممکن رہے گی اور نماز نہیں ہوگی[1] اگر کسی دوسرے بنے ہوئے بالوں میں لگائیں تو اس سے طہارت ناممکن نہیں رہے گی لیکن دوسرے بال اپنے بالوں میں اس طرح لگانا تا کہ اصلی بال معلوم ہوں درست نہیں۔[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمودغفرلہٗ

[1] وان صلباً منع وهو الاصح (در مختار) لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج، شامی زکریا ص ۲۸۹ ج ۱ کتاب الطهارة تحت التنبیه، مجمع الأنهر ص ۳۶ ج ۱ کتاب الطهارة، بحث الغسل، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، حاشیة الشلبی ص ۱۳ ج ۱ کتاب الطهارة، مطبوعه امدادیه ملتان، البحر الرائق ص ۴۷ ج ۱، کتاب الطهارة تحت فرض الغسل، مطبوعه الماجدیه کوئٹه. (حاشیہ ۲ اگلے صفحہ پر)

لبوں پر سرخی لگانا

سوال: ۔عورتوں میں رواج ہے کہ ہونٹوں پر سرخی لگاتی ہیں کیا یہ مناسب ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اصلی خوبصورتی کوفنا کر کے مصنوعی خوبصورتی کواس کی جگہ پیدا کرنا جوکہ عقل ودانش اورذوق سلیم کےبھی خلاف ہے،[۱] اگراس میں کوئی ناپاک چیز ہوجیسے عامۃً اسپرٹ ہوتی ہے، تو ہونٹوں اور چہرے کی ناپاکی کا بھی حکم ہوگا۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ)

۲؎ ومن يكون شعرها قصيرا او حقيرا فتطوله او تغزره بشعر غيرها فكل ذالک داخل فی النهی وهو من تغيير خلق الله تعالیٰ الخ، فتح الباری ص۵۷۵، ج۱۱، کتاب اللباس، باب المتنمصات، مطبوعه نزارمصطفی الباز المكة المكرمة،

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

۱؎ شوہر کی اجازت سے گھر میں رہتے ہوئے زینت اختیار کرنا درست ہے،يجوز باذن الزوج إلا ان وقع به تدليس فيحرم، ويجوز الحف والتحمير والنقش والتطريف اذا كان باذن الزوج لأنه من الزينة، فتح الباری ص۵۷۵ ج۱۱ کتاب اللباس، باب المتنمصحات، مطبوعه دار الفكر بيروت، قال الخطابی انما نهی عن ذلک لما فيه من الغش والخداع ولو رخص فی ذلک لاتخذوالناس وسيلة الی انواع الفساد ولعله يدخل فی معناه صنعة الكيمياء فان من تعاطاها انما يروم ان يلحق الصنعة بالخلقة وكذلک كل مصنوع يشبه بمطبوع وهو باب عظيم من الفساد وقد رخص اكثر العلماء فی القرامل وذلک كما لا يخفٰی انها مستعارة فلايظن بها تغير الصورة، حاشية بخاری شريف رقم الحاشية ۱۰، ص۸۷۹ج۲ کتاب اللباس باب الموصولة، مطبوعه اشرفی ديوبند.

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پرملاحظہ فرمائیں)

عورتوں کے لئے لپ اسٹک لگانا کیسا ہے؟

سوال:۔عورتوں کو لپ اسٹک لگانا جائز ہے یا نہیں؟ ہمارے یہاں بے پردگی کا رواج ہے، اس صورت میں کیا ایک شادی شدہ عورت اپنے شوہر کے حکم کے ماتحت لپ اسٹک استعمال کر کے موٹر کار میں بیٹھ کر یا پیدل کسی کام سے یا یونہی تفریحاً جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو چیز کفار یا فساق کا شعار ہیں ان کو استعمال کرنا درست نہیں[1]، اسی طرح جو چیزیں

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ)

[2] اسپرٹ اگر ناپاک اشیاء سے نہ بنائی گئی ہو تو گنجائش ہے ورنہ نہیں، جیسا کہ آج کل ابتلائے عام اور اسپرٹ کی پوری حقیقت بدل جانے کی وجہ سے پاکی کا حکم لگا دیا گیا ہے، حكم الكحول المسكرة التى عمت بها البلوى اليوم فانها تستعمل فى كثير من الادوية والعطور والمركبات الاخرى فانها إن اتخذت من العنب أو التمر فلا سبيل الى حلتها أو طهارتها وان اتخذت من غيرهما فالامر فيها سهل على مذهب أبى حنيفة ولايحرم استعمالها للتداوى او لاغراض مباحة اخرى ...... وإن معظم الكحول التى تستعمل اليوم فى الادوية والعطور وغيرها لا تتخذ من العنب او التمر إنما تتخذ من الحبوب او القشور أو البترول وغيره وحينئذٍ هناك فسحة فى الأخذ بقول ابى حنيفة، تكملة فتح الملهم ص۵۰۶، ج۹، كتاب الاشربة، باب تحريم الخمر، مطبوعه مكتبه اشرفيه ديوبند، بهشتى زيور اخترى ص ۱۰۱،۱۰۲، حصهٔ نهم طبى جوهر ضميمهٔ ثانيه، "اسپرٹ کا حکم" مطبوعه تهانوى ديوبند، حاشية امداد الفتاوى ص ۱۳۰،۱۳۳ ج ۱ كتاب الطهارة "تفصيل در حكم اسپرٹ" مطبوعه زكريا ديوبند.

(صفحہ ہٰذا) [1] من تشبه بقوم فهومنهم ،مشكوة شريف، ص۳۷۵/ كتاب اللباس مسند احمد ص۹۲ ج۲ مسند عبد الله بن عمر، مطبوعه دار الفكر بيروت، ابوداؤد شريف ص ۵۵۹ ج۲ كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة، مطبوعه سعد بكڈپو ديوبند (بقیہ اگلے صفحہ پر)

مردوں کا شعار ہیں ان کو استعمال کرنا عورتوں کو درست نہیں[1] مسئولہ چیزوں میں اگر کوئی چیز نجس ہوتب بھی استعمال ممنوع ہوگا، اگر کوئی ایسی چیز ہو جسکی وجہ سے فرض وضو وغسل میں کوتاہی رہتی ہو، یعنی پانی پہنچنے سے مانع ہو تو فریضۂ طہارت ناتمام رہے گا،[2] جو چیزیں عرفاً شادی شدہ کا شعار ہیں اس کو غیر شادی شدہ استعمال کرے تو اس میں ایک تلبیس ہے، پردہ لازم ہے اور بغیر پردہ کے رہنا اور نامحرم کیساتھ ملنا موٹر پر جانا یہ سب امور خلافِ شرع ہیں۔[3]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) وقال الطیبی هذاعام فی الخلق والخلق والشعار الخ مرقات، ج۴/ص ۴۳۱/ (مطبوعه بمبئی)کتاب اللباس، الفصل الثانی، شرح الطیبی ص ۲۳۲ ج۸ کتاب اللباس، فصل ثانی، مطبوعه زکریا دیوبند.

(صفحہ ہٰذا) [1] لعن اللّٰه المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال، مشکوٰة شریف، ص ۳۸۰/باب الترجل، الفصل الاول، ابوداؤد شریف ص۵۶۲ ج۲، کتاب اللباس، باب فی لباس النساء، مطبوعه سعد بکڈپو دیوبند، بخاری شریف ص۸۷۴ج۲ کتاب اللباس، باب المتشبهین بالنساء، مطبوعه اشرفی دیوبند.

[2] وان کان علیٰ ظاهر بدنه جلدسمک أوخبز ممصوغ قدجف، فاغتسل ولم یصل الماء الیٰ ماتحته لایجوز الخ عالمگیری ،ج ۱/ص۱۳/ مطبوعه کوئٹه، کتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضه، المحیط البرهانی ص۲۲۷ج۱ کتاب الطهارات، الفصل الثالث فی الغسل، نوع منه فی بیان فرائضه وسننه، الدر المختار علی الشامی زکریا ص ۲۸۹ ج ۱ کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل.

[3] الخلوة بالاجنبیة حرام الخ درمختار علی الشامی زکریا ،ج۹/ص ۵۲۹/کتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظروالمس، سکب الانهر علی مجمع الأنهر ص۲۰۳ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، فتاوی البزازیة علی هامش الهندیة کوئٹه ص ۳۷۱ج۶ کتاب الکراهیة، التاسع فی المتفرقات.

کریم پاؤڈر کا استعمال لڑکوں کیلئے

سوال:۔ چند لڑکے کریم پاؤڈر لگاتے ہیں، کیا مردوں کو لگانا جائز ہے؟ ظاہر ہے جب دن کو لگاتے ہیں تو زینت ہی مقصود ہوتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو چیزیں عورتوں کا شعار ہوں مردوں کو اس کے استعمال کی اجازت نہیں ہے[1] اسی طرح جو چیز کفار یا فساق کا شعار ہو، اس کے بھی استعمال کی اجازت نہیں[2] اسی قاعدہ پر اپنے سوال کو جانچ کر جواب نکالیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۱/۳/۹۴ھ

---

[1] عن ابن عباسؓ قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعن المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال رواہ البخاری، مشکوٰۃ ص ۳۸۰ باب الرجل، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

[2] من تشبہ بقوم فھومنھم .الحدیث مشکوٰۃ شریف، ص۳۷۵/(مطبوعہ یاسرندیم دیوبند) کتاب اللباس الفصل الثانی، ابوداؤد شریف ص ۵۵۹ کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، سعد بکڈپو دیوبند.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل پنجم
خوشبو کا بیان

عطر کون سا جائز ہے؟

سوال:۔عطر اور دیگر خوشبو کا شوقین ہوں، میں نے ابھی عطر خریدا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ اس طرح کی خوشبو استعمال کرنا ناجائز ہے۔ استعمال سے پہلے اس کی حقیقت جاننا چاہتا ہوں، کیونکہ ان ہی کپڑوں سے میں نماز بھی پڑھتا ہوں، اگر یہ ناجائز ہے تو نماز نہیں ہوگی نہ ہی اللہ کا رحم وکرم ہوگا۔

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ بات ان لوگوں سے تحقیق کرنے کی ہے جو عطر بناتے ہیں کہ فلاں عطر میں کوئی ناجائز ناپاک چیز تو نہیں ڈالی جاتی جب تک تحقیق نہ ہو کسی عطر کو ناپاک ناجائز نہیں کہا جائے گا۔[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۱۸/۷/۱/۱۴۰۱ھ

[1] الیقین لایزول بالشک، الأشباہ والنظائر ص۲۷ الفن الأول، القاعدۃ الثالثۃ، مطبوعہ إشاعۃ الإسلام دھلی، قواعد الفقہ ص۱۴۳ رقم القاعدۃ (۴۲۱) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

سینٹ

سوال:۔ سینٹ کا استعمال کرنا کیسا ہے لوگ کہتے ہیں کہ اس میں اسپرٹ ہوتی ہے، اسی طرح اسٹوپ چولہا جو اسپرٹ سے گرم کیا جاتا ہے، اس کا پکا ہوا کھانا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں، یا مکروہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر اسپرٹ ناپاک ہے، تو وہ سینٹ جس میں یہ اسپرٹ ہو وہ بھی ناپاک ہے، اور اس کا استعمال ممنوع ہے،[۱] جس اسٹوپ میں اسپرٹ استعمال ہوتی ہے، اس کا پکا ہوا کھانا درست ہے وہ ناپاک نہیں جیسے اُپلوں، سرقین[۲] یا بس میں پکا ہوا پاک ہے، ناپاک سینٹ سے کپڑے

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) مطبوعه دار الكتاب ديوبند، شرح المجلة ص۲۰ ج۱ رقم المادة (۴) المقالة الثانية فى بيان القواعد الفقية، مطبوعه اتحاد بكڈپو ديوبند.

[۱] حكم الكحول المسكرة التى عمت بها البلوى اليوم فانها تستعمل فى كثير من الادوية والعطور والمركبات الاخرى فانها تستعمل كثير من الادوية والعطور والمركبات الاخرى فانها إن اتخذت من العنب أو التمر فلا سبيل إلى حلتها أو طهارتها إن اتخذت من غيرهما فالأمر فيها سهل، تكملة فتح الملهم كراچى ص۶۰۸ ج۳ كتاب الاشربة، بهشتى زيور مكمل ومدلل حصۂ نهم ص۱۰۲، ۱۰۱، "اسپرٹ کا حکم" مطبوعه مكتبه تهانوى ديوبند، حاشية امداد الفتاوى ص۱۳۰،۱۳۳ ج۱ كتاب الطهارة، تفصيل در حكم اسپرٹ، مطبوعه زكريا ديوبند، منتخبات نظام الفتاوى ص۳۹۶،۳۹۵ ج۱ كتاب الحظر والإباحة، مطبوعه اسلامک فقه اكيڈمى دهلى، ايضاح النوادر ص۱۲۵، "الكحول اور اسپرٹ کی تجارت" مطبوعه مكتبة الاصلاح مرادآباد.

[۲] فان قلت يشكل هذا بالسرقين فانه ينتفع بهافى الايقاد قلت الانتفاع بالنجس بالاستهلاك جائز الخ، نفع المفتى والسائل ص۱۲۵، مطبوعه رحيميه ديوبند، باب مايتعلق بالانتفاع بالاشياء النجسة، شامى كراچى ص۵/۵۸، باب البيع الفاسد، مطلب فى بطلان بيع الوقف، سكب الأنهر مع مجمع الانهر ص۲۱۲، ۴/۲۱۱، كتاب الكراهية، فصل فى البيع.

ناپاک ہوجاتے ہیں، کھانا اسپرٹ جلانے سے ناپاک نہیں ہوتا۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۵/ذی الحجہ ۶۹ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۷/ذی الحجہ ۶۹ھ

سینٹ کا استعمال

سوال:۔ جس طریقہ سے عطر کا استعمال کرنا سنت ہے، تو ایسے ہی بجائے عطر کے سینٹ کا استعمال کرنا درست ہے یانہیں؟ اور سینٹ کے استعمال کرنے سے سنت ادا ہوگی یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

سینٹ میں اگر کوئی نجس چیز نہیں تو یہ بھی عطر کے حکم میں ہے[1] مطلقاً خوشبو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغوب ومحبوب تھی[2] سینٹ اس زمانہ میں نہیں تھا، اس لئے اس کو سنت تو نہیں کہا جائیگا، سنت تو مخصوص طور پر اس خوشبو کو کہا جائے گا جس کو آپ ﷺ نے استعمال فرمایا ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۲/۲/۹۲ھ

---

[1] وان معظم الكحول التى تستعمل اليوم فى الادوية والعطور وغيرها لا تتخذ من العنب او التمر انما تتخذ من الحبوب او القشور اوالبترول وغيره كما ذكرنا فى باب بيع الخمر من كتاب البيوع وحينئذ هناك فسحة فى الاخذ بقول ابى حنيفة عند عموم البلوى تكملة فتح الملهم ص۶۰۸ ج۳ كتاب الاشربة، باب تحريم الخمر، مطبوعه دار العلوم كراچى، (باقی اگلے صفحہ پر)

سینٹ وانگریزی تیل

سوال:۔عطر مونڈ یا سینٹ ایسے ہی انگریزی تیل وغیرہ کا استعمال کرنا جائز ہے یا محض خلاف اولیٰ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب تک ان میں ناپا کی کا یقین یا ظن غالب نہ ہوان کا استعمال جائز ہے اور یقین یا ظن غالب ناپا کی کا ہوجائے تو جائز نہ ہوگا۔[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ ۲۵/۳/۵۳ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲] عن انس رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم حبب الی النساء والطیب الحدیث، نسائی شریف ج۲/ص۷۷/ کتاب عشرۃ النکاح، باب حب النساء، مطبوعه مکتبه فیصل دیوبند، السنن الکبریٰ للبیهقی ص۷۸ ج۷ کتاب النکاح، باب الرغبة، مطبوعه دار المعرفة بیروت، فیض القدیر ص۳۷۰ ج۳ باب الحاء، حدیث ۳۶۶۹ مطبوعه دار الفکر بیروت.

ترجمہ:۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو عورتیں اور خوشبو محبوب ہے۔

(حاشیہ صفحہ هذا) [۱] من شک فی انائه اوثوبه اوبدنه اصابته نجاسة اولا فهوطاهر مالم یستیقن وکذا مایتخذه اهل الشرک اوالجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمة والثیاب، شامی کراچی ص۱۵۱/۱/ شامی زکریا ج۱/ص۲۸۳/ کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، تاتارخانیه کراچی ص۱۴۶ ج۱ کتاب الطهارة، نوع آخر فی مسائل الشک، الاشباه والنظائر ص۱۰۳ القاعدة الثالثة، الیقین لایزول بالشک، مطبوعه مکتبه دار العلوم دیوبند.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل ششم

متفرقات زیورات

سونے چاندی کے دانت

سوال:۔صحابی کا خول ناک پر چڑھوانے کا واقعہ یہ ہے ،مظاہر حق جلد سوم کتاب اللباس ،ص ۴۹۹ر بحوالہ ترمذی حضرت عبدالرحمٰن بن طرفہ سے روایت ہے کہ دادا عرفجۃ ابن اسعد کی ناک کاٹی گئی ،دن کلاب کے پس بنائی اس نے چاندی کی ،پس بدبو ہوئی وہ ناک اس پر حکم کیا حضور نے کہ بناوے سونے کی ناک اس دلیل سے بعض علماء نے جائز قرار دیا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

یہ واقعہ متعدد کتب میں دیکھا ہوا ہے اور یاد بھی ہے ،مگر آپ نے خط میں اسکو جہاد لکھا تھا، حالانکہ یہ نبوت سے بھی کئی سال قبل کا واقعہ ہے، اسلئے مجھے تردد اور تامل تھا، جس وقت یہ واقعہ پیش آیا ،اس وقت حضرت عرفجۃ مسلمان بھی نہیں ہوئے تھے، اور آپ نے لکھا تھا کہ ایک صحابی کی جہاد میں ناک کٹ گئی تھی ،اس لئے تردد تھا اگر آپ ’’جہاد‘‘ اور ’’صحابی‘‘ تحریر نہ کرتے تو کچھ اشکال نہیں تھا، امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے نزدیک دانت کو چاندی کے تار سے باندھنا درست ہے ،سونے کے تار سے درست نہیں ،امام محمد کے نزدیک دونوں سے

درست ہے، امام محمدؒ کی دلیل یہ حدیث ہے، امام ابوحنیفہؒ وامام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ سونے کی ناک کی اجازت بجبوری بدبو کی وجہ سے دی گئی ہے، اور جب تک چاندی سے کام چل سکے سونے کے استعمال کی ضرورت نہیں۔ کذا فی الزیلعی[۱] شرح الکنز. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

چاندی سونے کے دانت

سوال:۔ جب دانت ٹوٹ جائے، اس کی جگہ دانت کے اوپر سونا یا چاندی کا دانت یا میخ یا پترہ لگوالینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

امام اعظمؒ کے نزدیک چاندی کی میخ، پترہ، دانت لگوانا جائز ہے، سونے کی میخ، پترہ دانت لگوانا جائز نہیں، امام محمدؒ کے نزدیک سونے کی میخ وغیرہ بھی درست ہے، سونے کی میخ وغیرہ سے اختلاف کی وجہ سے اجتناب احوط ہے " ولایشد سنہ المتحرک بذهب بل بفضة وجوزهما محمدؒ درمختار وفی التاترخانية وعلیٰ هذا الاختلاف اذا جدع

[۱] يحل شد السن المتحرك بالفضة ولايحل بالذهب وهذا عندابى حنيفة وابى يوسف وقال محمد رحمه الله يحل بالذهب ايضاً وهو رواية عنهما لماروى ان عرفجة بن سعد اصيب انفه يوم كلاب فاتخذ انفاً من فضة فأنتن فامره النبى صلى اللّٰه عليه وسلم أن يتخذ انفاً من ذهب ولان الفضة والذهب من جنس واحد ووجه المذكور هنا ان استعمالهما حرام الا للضرورة وقد زالت بالادنى وهو الفضة فلا حاجه الى الاعلى الخ، زيلعى ج۶ ص ۱۶/ (مطبوعه ملتان) كتاب الكراهية، فصل فى اللبس. الدرالمختار مع الشامى زكريا ص ۵۲۰، ۵۲۱/۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى اللبس، مجمع الانهر ص ۱۹۶/۴، كتاب الكراهية، فصل فى اللبس، مطبوعه دارالكتاب العلمية بيروت،

انفه واذا قطع اذنه او سقط سنه فارادان یتخذ سنا اٰخر فعند الامام یتخذ ذٰلک من الفضة فقط وعند الامام محمد یتخذ من الذهب ایضاً، شامی ج۵/۳۱۸/[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

چاندی کا خلال

سوال:۔ ہندہ کو عرصہ سے چاندی کے خلال کی عادت ہے، اور پان وغیرہ کھانے کی وجہ سے چھالی اندر کے دانتوں میں پھنس جاتی ہے، اور تنکے سے نکالنا مشکل ہوتا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ چاندی کے خلال کے لئے طبیب کہتا ہے کہ اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا، مگر بہشتی زیور کے اندر ممنوع لکھا ہے، اب دریافت طلب یہ ہے کہ چاندی کا خلال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

چاندی کا خلال استعمال نہ کریں[2] تانبے، پیتل وغیرہ کا استعمال کرلیا کریں، اس کے لئے وزن مقرر نہیں، جتنی ضرورت ہو استعمال کر سکتے ہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] درمختار مع الشامی زکریا ج۹/ص ۵۲۰-۵۲۱/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، زیلعی ص ۶/۱۶، کتاب الکراهية، فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان، مجمع الانهر ص ۴/۱۹۶، کتاب الکراهية، فصل فی اللبس، مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت،

[2] وکذا یکره الاکل بملعقة الفضة والذهب والاکتحال بمیلهما وما اشبه ذالک من الاستعمال کمکحلة ومرأة وقلم ودواة ونحوها (الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۹/۴۹۲، کتاب الحظر والاباحة، .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

چاندی سونے کے دانت اور چاندی سونے کے تار اور خول کا استعمال دانت کیلئے

سوال: ۔(۱) بعض مردوں اورعورتوں کے دانت کمزوری سے ہلنے لگتے ہیں، جس کی وجہ سے مردوعورتیں اپنے اپنے دانتوں میں چاندی وسونے کا خول چڑھواتے ہیں، یا چاندی یا سونے کے تار سے دانتوں کو بندھواتے ہیں، مضبوطی کے لئے، تو کیا مردوں اورعورتوں کے لئے سونا وچاندی کا خول چڑھوانا یا دانتوں پر ٹانکہ لگوانا جائز ہے یا نہیں؟ یا محض عورتوں کے لئے رواہے تو مردوں کے لئے کیا حکم ہے؟

(۲) مظاہرحق میں ہے کہ جہاد میں کسی صحابیؓ کی ناک ضائع ہوگئی تھی تو صحابیؓ نے ناک پر سونے کا خول بنوایا تھا انکو جہاد کیوجہ سے اجازت تھی یا عوام کو بھی اجازت ہے۔ فقط

الجواب حامداًومصلیاً

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سونے کی ممانعت ہے، چاندی کی اجازت ہے، امام محمدؒ کے نزدیک دونوں کی اجازت ہے، فتاویٰ عالمگیری، ص۳۳۶ر میں امام ابوحنیفہؒ سے بھی ایک روایت امام محمدؒ کے موافق نقل کی ہے، لہٰذا گنجائش ہے، اوراس میں مردوعورت کا ایک ہی حکم ہے۔[۱]

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)..................مجمع الانہر ص ۱۸۲/۴، کتاب الکراھیة، فصل فی الاکل، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت، بحر کوئٹہ ص ۱۸۵/۸، کتاب الکراھیة، فصل فی الاکل والشرب، اعلاء السنن ج۱۷ /ص ۳۲۵ / (مطبوعہ امدادایہ مکہ مکرمہ) کتاب الحظر والاباحة، قبیل باب خاتم الحدید.

[۱] اذاتحرکت الاسنان وخیف سقوطها فاراد صاحبها أن یشدها بشدها بالفضة ولایشدها بالذهب وهذا قول ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) مجھے تو مظاہر حق میں یہ واقعہ باوجود تلاش کے ملا نہیں خدا جانے آپ نے کہاں سے دیکھ کر لکھا ہے، کیوں کہ مصباح کے حوالہ سے علامہ شلبیؒ نے زیلعی شرح کنز ص۱۶/ ۵، کے حاشیہ پر یہ واقعہ حضور ﷺ کی بعثت سے پانچ سال قبل کا لکھا ہے[1]، اور آپ کہتے ہیں کہ ایسا ایک جہاد میں ہوا، بدائع زیلعی ردالمحتار[2] وغیرہ میں لکھا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ یہ ان صحابیؓ کی تخصیص ہو۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دانت پر خول

سوال:۔ زید اور عابد کے درمیان اس بات پر گفتگو ناگوار حد تک پہنچی ہوئی ہے، زید کا کہنا ہے کہ آدمی اپنے دانت پر خول چڑھائے چاہے سونا ہو یا چاندی، یا اسٹیل ہر صورت میں حرام ہے، اس کی نماز اور غسل جنابت کچھ بھی ادا نہیں ہوتا، اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)..........وقال محمد رحمه اللّٰه تعالیٰ يشدها بالذهب ايضاً الىٰ قوله وذكر الحاكم فى المنتقىٰ لوتحركت سن رجل وخاف سقوطها فشدها بالذهب اوبالفضة لم يكن به بأس عندابى حنيفة وابى يوسف الخ عالمگيرى ج۵/ ص۳۳۶/ كتاب الكراهية، الباب العاشر فى استعمال الذهب (مطبوعه كويٹه)

(حاشیہ صفحہ هذا) [1] قال فى المصباح والكلاب وزان غراب ماء لبنى تميم وكان به وقعة مشهورة بين العرب قبل المبعث بخمس سنين (حاشية الشلبى على الزيلعى ص:۱۶، ج:۶، كتاب الكراهية، فصل فى اللبس، مطبوعه امداديه ملتان،

[2] ويحتمل انه عليه الصلاة والسلام خص بذالك عرفجة بذالك (زيلعى ص:۱۶، ج:۶، فصل فى اللبس، مطبوعه امداديه ملتان، شامى كراچى ص:۳۶۲، ج:۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى اللبس، بدائع ص:۳۱۶، ج:۴، كتاب الاستحسان، لكم شد السن المتحرك بالذهب، مطبوعه زكريا،

نہیں ہے، اور عابد کا کہنا ہے کہ ٹوٹا ہوا دانت چاہے پلاسٹک پر خول چڑھا کر دانت کو جمائے کوئی حرج نہیں ہے، خول سونے کا ہو یا چاندی کا یا اسٹیل کا ہر صورت میں جائز ہے غسل اور وضو میں کوئی فرق نہ پڑے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر بغیر خول چڑھائے دانت کا قائم رہنا دشوار ہو تو چاندی کا خول چڑھا لینا درست ہے، غسل کے وقت اس کو اتارنے سے معذوری ہو تو بغیر اتارے بھی غسل درست ہو جائیگا، نماز بھی درست ہو جائے گی، سونے کے خول میں اختلاف ہے احتیاط یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۵/۷/۹٦ھ

رولڈ گولڈ کور میں دانت

سوال:۔ زید کا ایک دانت چوٹ لگنے سے ٹوٹ گیا ہے، زید دانت لگوانے کی غرض سے ڈاکٹر کے پاس گیا، ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ مستقل لگا رہنے والا دانت لگوائیں گے، جو نکالنا نہیں پڑے گا، تو رولڈ گولڈ کور میں وہ دانت لگے گا، جسے عام طور پر لوگ لگواتے ہیں، اب سوال یہ ہے کہ رولڈ گولڈ سونے کا کیا حکم ہے؟ رولڈ گولڈ کور میں اگر زید دانت لگوائے تو کیا حکم ہے؟

[1] اذاجدع انفه أو اذنه اوسقط سنه فاراد ان يتخذ سناآخر فعند الا مام يتخذ ذالک من الفضة فقط وعند محمد من الذهب ايضاً الخ، شامی زکريا ج ۹/ص ۵۲۱/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس. مجمع الانهر ص ۱۹٦/۴، کتاب الکراهية، فصل فی اللبس، مطبوعه امداديه ملتان،

چاندی کے کور لگوا سکتا ہے کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگرچہ سونے اور چاندی دونوں کا دانت لگوانے کی بھی گنجائش ہے، لیکن چاندی سے کام چل جائے تو سونے سے پرہیز مناسب ہے، "اذا جدع انفه، او اذنه او سقط سنه فاراد ان یتخذ سنا اٰخر فعند الامام یتخذ ذٰلک من الفضة فقط وعند محمد من الذهب ایضا اھ الدر المختار، ج۵/ص ۲۲۶"[۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۶/۲/۱۰ھ

سونے کے بٹن کرتے میں

سوال:۔ سونا استعمال کرنا مردوں کے لئے حرام ہے، لیکن سابق صدر مفتی حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ دارالعلوم میں لکھا ہے کہ سونے کا بٹن مردوں کے لئے استعمال کرنا جائز ہے، دلیل درمختار وغیرہ سے پیش کر کے یہ فرمایا کہ چونکہ یہ بٹن مستقل نہیں بلکہ لباس کے تابع ہیں، لہٰذا درست ہے، آیا واقع میں درست بھی ہے یا نہیں؟ کیونکہ بہت دنوں کے بعد اس پر نگاہ پہنچی ہے، اس لئے تعجب ہو رہا ہے، ورنہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ کے فتویٰ کو دیکھنے کے بعد لب کشائی کی گنجائش نہیں رہ جاتی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر سونے کے بٹن کرتے میں گندھے ہوئے ہیں تو یہ کرتے کے تابع ہو کر جائز ہے

---

[۱] شامی زکریا ج۹/ص ۵۲۱/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، مجمع الانهر ص ۱۹۶/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، زیلعی ص ۱۶/۶، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان،

"لابأس بازرارِ الدیباج اوالذھب" (الدرمختار علیٰ ھامش الشامیہ، ج۵/ ص۳۴۸/[1]) اوراگرالگ بنے ہوئے ہیں، اورکرتہ میں لگاتے ہیں جیسا کہ آج کل رواج ہے تونا جائز ہے اس لئے کہ اس صورت میں وہ کرتہ کے تابع نہیں ہونگے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند۲۹/۱/۸۸ھ

سونے چاندی کے بٹن

سوال:۔مردکوسونے چاندی وغیرہ کے بٹن جائز ہیں یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

مردکوسونے چاندی کے بٹن جائزنہیں[2]، وغیرہ کا مطلب کیا ہے، اسکے معلوم ہونے پر جواب ملے گا۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمودگنگوہی غفرلہٗ

---

[1] درمختار علی الشامی زکریا ج۹/ص۵۱۱/ کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس. ھندیۃ کوئٹہ ص۵/۳۳۲، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع فی اللبس، اعلاء السنن ص۳۲۳، ج:۱۷، کتاب الحظر والاباحۃ، قبیل باب خاتم الحدید، مطبوعہ امدادیہ مکہ مکرمہ.

[2] ولایتحلی الرجل بذھب وفضۃ مطلقاً الخ، درمختار علیٰ الشامی زکریا ج۹/ص۵۱۶/ کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، بحر کوئٹہ ص۱۹۱/کتاب الکراھیۃ، فصل فی اللبس، زیلعی ص۶/۱۶، کتاب الکراھیۃ، فصل فی اللبس، مطبوعہ امدادیہ ملتان،

نوٹ:-البتہ اگرسونے چاندی کے بٹن کپڑے کیساتھ جڑے ہوئے ہوں تووہ کپڑے کے تابع ہوکر جائز ہے۔

"لابأس بعروۃ القمیص وزرہ من الحریر لانہ تبع فی التاتارخانیہ عن السیر الکبیر لابأس بأزرار الدیباج والذھب ،الخ درمختار علی الشامی زکریا ،ج۹/ص ۵۱۱/ کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی اللبس"

پیتل کے بٹن

سوال:۔کیا مردوں کو پیتل وغیرہ کے بٹن جس پر پالش ہوتی ہے، پہننا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

درست ہے[1] جبکہ ان میں تشبہ نہ ہو[2]۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

رولڈ گولڈ کے سنہرے بٹن، گھڑی کی چین لوہے کی انگوٹھی اور مخلوط دھاتوں کے بٹن انگوٹھی کا حکم

سوال:۔آج کل جو رولڈ گولڈ کی سنہرے رنگ کی جو بٹن بازار میں فروخت ہوتی ہے، ان کا شرعی حکم کیا ہے؟ نیز گھڑی کے سنہرے چینوں کا کیا حکم ہے؟ ان دھاتوں کا شمار لوہے وغیرہ میں ہوگا یا نہیں؟ اگر ہے تو کتب فقہ میں مثلاً ہدایہ وغیرہ میں جو یہ مسئلہ صراحۃً لکھا ہے، کہ حدید وغیرہ دھاتوں کے بٹن وغیرہ استعمال کرنا مکروہ ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟

---

[1] کمایستفاد لابأس بأز رار الدیباج والذھب الخ درمختار علی الشامی زکریا ج۹/ ص ۵۱۱/ کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ہندیۃ کوئٹہ ص ۵/۳۳۲، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع فی اللبس، اعلاء السنن ص۱۷/۳۲۳، کتاب الحظر والاباحۃ، قبیل باب خاتم الحدید، مطبوعہ امدادیہ ملتان،

[2] من تشبہ بقوم فھو منھم (مشکوۃ شریف ص۳۷۵، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعہ دار الکتاب دیوبند،

الجواب حامداً ومصلیاً

بٹن جو کپڑے میں سلا ہوا ہو وہ تابع ثوب ہے، درمختار میں ازرارِ ذہب کو جائز لکھا ہے[۱]، لوہے کی انگوٹھی مکروہ ہے[۲] ورنہ رولڈ گولڈ کی حقیقت کے متعلق ان لوگوں سے تحقیق کی جائے، جو اس کا تجربہ رکھتے ہیں وہ بتاسکیں گے کہ یہ سونا ہے یا لوہا، یا مخلوط، مخلوط ہونے کی صورت میں جو دھات غالب ہوگی اس کا حکم جاری کیا جائیگا۔[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ ۱۰/۶/۹۶ھ

تانبے کے برتن پر چاندی کی قلعی

سوال:۔ تانبے وغیرہ کے برتن پر اگر چاندی یا سونے کی قلعی کرا کر استعمال کیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

تانبے کے برتن پر سونے چاندی کے پانی سے اگر اس طرح قلعی کردی جائے، کہ اس

---

[۱] لابأس بازرار الديباج والذهب الخ الدرالمختار على الشامى زكريا ،ج۹/ص ۵۱۰/ كتاب الحظر والاباحة .فصل فى اللبس .

[۲] فى الجوهرة والتختم بالحديد والصفر والنحاس والرصاص مكروه للرجال والنساء الخ شامى زكريا ،ج ۹/ص ۵۱۸/ كتاب الحظر والاباحة فصل فى اللبس، هندية كوئته ص۵/۳۳۵، كتاب الكراهية، الباب العاشر فى استعمال الذهب، مجمع الانهر ص۱۹۷، ج:۴، كتاب الكراهية، فصل فى اللبس، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

[۳] ماغالبه الفضة او الذهب فضة وذهب اذ الحكم فى الشرع للغالب (مجمع الانهر ص۳/۱۶۷، كتاب الصرف، مطبوعه بيروت، الدر مع الشامى كراچى ص۵/۲۶۶، كتاب الصرف، النهر الفائق ص۳/۵۳۷، كتاب الصرف، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 06-Mutafarriqat

سے مستقلاً الگ نہ ہوسکے تو اس کی گنجائش ہے۔ کذافی ردالمحتار ج۵/ ص ۳۰۱/[۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

برتن پر سونے چاندی کا ملمع کرنا

سوال: ۔جیسا کہ چاندی سونے کے برتن وغیرہ استعمال کرنا حرام ہیں، تو اگر کسی برتن پر چاندی یا سونے کا ملمع ہو تو اس کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر چاندی یا سونے کا صرف پانی چڑھایا گیا ہو، جس کو مستقلاً جدا نہ کیا جاسکتا ہو، تو گنجائش ہے[۲]، اجتناب پھر بھی ورع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۷/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۷/۸۸ھ

---

[۱] واما التمویہ الذی لایخلص فلابأس بہ بالاجماع لانہ مستھلک فلا عبرۃ ببقائہ لوناً الخ، شامی زکریا ج۹/ص۴۹۷/ کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی الاکل، ھندیۃ کوئٹہ ص۵/۳۳۵، کتاب الکراھیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، بحر کوئٹہ ص۸/۱۸۶، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاکل والشرب،

[۲] ولابأس بالانتفاع بالاوانی المموھۃ بالذھب والفضۃ بالاجماع الخ، عالمگیری ج۵/ ص۳۳۵/ کتاب الکراھیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذ ھب (مطبوعہ کویٹہ) شامی زکریا ص۹/۴۹۷، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی الاکل، بحر کوئٹہ ص۸/۱۸۶، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاکل والشرب،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب نہم: پردہ کے احکام

فصل اول:- پردہ کا ثبوت اور اس کا وجوب

پردہ کا حکم اور عورت کا مردوں کے مجمع میں تقریر کرنا

سوال:-(۱) پردہ اسلام میں ضروری ہے یا نہیں؟

(۲) اگر کوئی عورت پردہ نہ کرے تو اس کو گناہ ہے یا نہیں؟

(۳) کسی عورت کا بے پردہ مردوں کے سامنے تقریر کرنا کیسا ہے مجمع میں؟

(۴) اگر مقرر عورت برقع اوڑھکر مردوں کے مجمع میں تقریر کرے تو کیسا ہے؟

(۵) ایسی عورت کی تقریر سننا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) پردہ اسلام میں ضروری چیز ہے، قرآن کریم[۱] اور حدیث شریف سے ثابت ہے[۲]

---

[۱] قال تعالى: يا ايها النبى قل لأزواجك وبناتك ونساء المؤمنين يدنين عليهن من جلابيبهن الآية: يقول تعالىٰ أمراً رسوله صلى الله عليه وسلم تسليماً أن يامر النساء المؤمنات خاصة أزواجه وبناته لشرفهن – بأن يدنين عليهن من جلابيبهن ...... والجلباب هو الرداء الخ، قال الجوهرى: الجلباب الملحفة، تفسير ابن كثير ص۸۲۴ ج۳ سورة الأحزاب، آيت ۵۹، مطبوع المكتبة التجارية، مصطفىٰ احمد الباز.

[۲] عن ابن مسعودؓ عن النبى صلى الله عليه وسلم قال المرأ ة عورة فإذا خرجت استشرفها الشيطان رواه الترمذى وعن أم سلمة أنها كانت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم (بقیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) وہ گنہگار رہے [۱]

(۳) ناجائز ہے [۲]

(۴) عورت کا مردوں کے ساتھ مسجد میں جا کر نماز پڑھنا بھی علماء کرام نے ممنوع لکھا ہے [۳]، خواہ برقع اوڑھ کر جائے یا بلا برقع اوڑھے، کیوں کہ اس میں بہت مفاسد اور فتن

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) وميمونة إذ أقبل ابن أم مكتوم فدخل عليه فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "إحتجبا منه" فقلت يا رسول اللّٰه أليس هو أعمٰى لا يبصرنا ؟ فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : أفعميا وإن أنتما ألستما تبصرانه ؟ رواه احمد والترمذی، مشکوٰة شريف ص ۲۶۹ ج۲ باب النظر إلى المخطوبة وبيان العورات، الفصل الثانی، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

(صفحہ ہٰذا) [۱] اسلئے کہ پردہ فرض ہے، بے پردگی نصوص قرآن وحدیث کے خلاف ہے، (م رن) قال تعالىٰ : يا أيها النبی قل لأزواجک وبناتک ونساء المؤمنين يدنين عليهن من جلابيبهن الآية سورة الأحزاب، آيت ۵۹، عن عبداللّٰه عن النبی صلى اللّٰه عليه وسلم قال المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان ترمذی شريف ،ج ۱/ص ۱۴۰/ باب ماجاء فی كراهية الدخول على المغيبات، ابواب الرضاع، مطبوعه رشيديه دهلی، مطبوعه اشرفی ديوبند ص۲۲۲ ج۱، مشكوٰة شريف ص ۲۶۹ ج۲ باب النظر الى المخطوبة وبيان العورات، الفصل الثانی، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ؐ نے فرمایا عورت پردے کی چیز ہے، پس جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک تانک کرتا ہے۔

[۲] صوت المرأة عورة ولانجيزلهن رفع اصواتهن ولاتمطيطها ولاتليينها وتقطيعها لمافی ذٰلک من استمالة الرجال اليهن وتحريک الشهوات منهم (شامی نعمانيه ،ج ۱/ص ۲۷۲/ (باب شروط الصلوٰة، مطلب فی سترالعورة، شامی كراچی ص۴۰۶ ج۱ منحة الخالق على البحر الرائق ص ۲۷۰ ج۱ باب شروط الصلاة، مطبوعه كوئٹه پاكستان.

[۳] ويكره حضورهن الجماعة ولولجمعة وعيد ووعظ مطلقا على المذهب المفتی به لفساد الزمان (الدرالمختارعلى الشامی ج ۱/ص ۳۸۰/ باب الامامة مكتبه نعمانيه، البحر الرائق كوئٹه ص۲۵۸ ج۱ باب الإمامة، طحطاوی مع المراقی ص۲۴۶ فصل فی بيان الأحق بالإمامة، مطبوعه مصر.

ہیں، لہٰذا عورت کا مردوں کے مجمع میں جا کر تقریر کرنا بھی (بلا شدید ضرورت کے) منع ہے۔

(۵) مردوں کو ایسے مجمع میں شریک ہونا اور تقریر سننا شرعاً درست نہیں[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ، صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ ۲؍ربی الثانی ۵۸ھ

پردہ فرض ہے یا سنت

سوال:۔ (۱) غیر محرم سے مستورات کے لئے پردہ فرض ہے یا سنت اور قرآن شریف کی کس آیت شریفہ کی رو سے یا کس حدیث شریف کی رو سے تا کہ پوری تسلی کر کے عمل کیا جائے؟

(۲) زید کے باپ سے زید کی بیوی کو پردہ کرنا آیا ہے یا نہیں؟ اور اگر پردہ کرنا نہیں آیا، تو اس کے بارے میں قرآن شریف کی کوئی آیت شریفہ یا حدیث شریف ہے؟ اسے بھی درج فرما کر آگاہی بخشیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) فرض ہے **لقوله تعالیٰ قل للمؤمنين يغضوامن ابصارهم الاية،**[2] **بدائع ج۵/ص**[3] **۱۲۱/ لايجوز النظر الیٰ المرأة (الاجنبية) لمافيه من خوف الفتنة**

---

[1] ملاحظہ ہو گذشتہ صفحہ کا حاشیہ [2]۔

[2] سورۃ النور، آیت ۳۰/**ترجمہ**:۔ آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

[3] **بدائع الصنائع ص ۱۲۱ ج۵ كتاب الاستحسان، وأما النوع السادس : وهو الأجنبيات الخ، مطبوعه ایچ ایم سعید کراچی، الفقه الحنفي وأدلته ص۳۸۷ ج۲ كتاب الحظر والإباحة، النظر إلى المرأة، فقه المعاملات، القسم الأول مطبوعه دار الفيحاء بيروت.**

ولھٰذا قال علیه السلام المرأة عورة مستورة زیلعی ، ج۶/ص۱۷/[۱]
فاسئلوھن من وراء حجاب الایة[۲]

(۲) نہیں یحل للرجل النظر من ذوات محارمه الیٰ رأسھا الیٰ ان قال لقوله تبارک وتعالیٰ ولایبدین زینتھن الالبعولتھن او اٰبائھن اواٰباء بعولتھن الایة، بدائع[۳]، ج۵/ص۱۲۰/وبسط طرق الاستدلال فی القاء السکینة ،بلکہ اس کے خلاف نص ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۷/۱۱/۵۴ھ
الجواب صحیح عبداللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور یکم ذی الحجہ ۵۴ھ
الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۷/۱۱/۵۴ھ

نامحرم کی آواز کا جواب

سوال:۔(۱) زید کی بیوی نے اگر کسی نامحرم کے آواز دینے پر جبکہ گھر میں کوئی بچہ یا بڑا اس کو جواب دینے کے لئے موجود نہ ہو اس کو جواب دیدیا تو کیا زید اگر کبھی نماز پڑھائے اس کے پیچھے نماز ہوگی صرف اسکی بیوی کے جواب دینے پر زید مستقل امام نہیں ہے؟

---

[۱] زیلعی ،ج۶/ص۱۷/، کتاب الکراھیة، فصل فی النظر والمس، مطبوعه امدادیه ملتان، مجمع الأنھر مع سکب الأنھر ص۲۰۲ ج۴ کتاب الکراھیة، فصل فی النظر ونحوہٖ الخ، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[۲] سورہ احزاب، آیت ۵۳/ **ترجمہ**:۔تو پردہ کے باہر سے مانگا کرو۔

[۳] بدائع الصنائع کراچی،ج۵/ص۱۲۱/ کتاب الإستحسان وأما النوع الثالث : وھو ذات الرحم المحرم الخ، مطبوعه ایچ ایم سعید کراچی، البحر الرائق کوئٹه ص۱۹۳ ج۸ کتاب الکراھیة، فصل فی النظر واللمس، مجمع الأنھر مع سکب الأنھر ص۲۰۱ ج۴ کتاب الکراھیة، فصل فی النظر ونحوہ، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 07-Parda ka Suboot & Wujoob

(۲) جبکہ کوئی دوسرا شخص موجود نہ ہوتو نامحرم کو جواب دے سکتے ہیں کہ نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) اتنی بات کی وجہ سے زید کی امامت میں خرابی نہیں آئے گی۔

(۲) ضرورت کے درجہ میں اگر ایسا جواب دیا جائے جس سے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتو اس کی اجازت ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

پردہ کس عمر میں

سوال:۔عورت کو کتنی عمر تک پردہ کرنا چاہئے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جب لڑکی سیانی ہوجائے کہ اس کے اندر ایسا مادہ پیدا ہوجائے کہ خود اس کو مرد کی خواہش ہونے لگے، یا مرد کو اس کی خواہش ہونے لگے، تو وہ پردہ کے قابل ہوگی[۲] پھر ساری

---

[۱] ويجوز الكلام المباح مع امرأة اجنبية (قوله : فقالت مرحباً وأهلاً) قال النووى : فيه جواز سماع كلام الأجنبية ومراجعتها الكلام للحاجة الخ، شرح النووى على هامش المسلم ص۱۷۷ ج۲ كتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك الخ، مطبوعه اشرفی دیوبند.

[۲] لا عورة للصغير جداً وكذا لصغيرة ...... وإذا لم يبلغ الصغير والصغيرة حد الشهوة إلى قوله: واختلفوا فى تقدير حد الشهوة : فقيل سبع وقيل تسع، وسياتى فى باب الإمامة تصحيح عدم اعتباره بالسن، بل المعتبر أن تصلح للجماع بأن تكون عبلة ضخمة وهذا هو المناسب إعتباره، در مختار مع الشامى ص۴۰۷،۴۰۸ج۱ باب شروط الصلاة، مطلب فى النظر إلى وجه الأمرد، مطبوعه ایچ ایم سعید کراچی.

عمر پردہ کریگی، کسی وقت بھی اس کو آزادی نہیں کہ بے پردہ ہو کر مردوں میں گھومتی پھرے [1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۵/۹۲ھ

چہرہ کا پردہ

سوال:۔خالدہ ادیب خانم نے جو ایک مشہور ترکی خاتون ہیں، ترکی میں مشرق ومغرب کی کشمکش کے عنوان پر اپنے ساتویں خطبہ میں یہ بات صاف طور پر ظاہر کی ہے کہ: ''کلام الٰہی کے اعتبار سے عورتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے سر، سینے اور زینت کو چھپاویں، چہروں کے چھپانے کا کہیں ذکر نہیں ہے، اور نہ عورتوں سے کہا گیا کہ وہ گھر میں بیٹھی رہیں، اور خدمتِ عامہ انجام نہ دیں''، علاوہ ازیں اسی خطبہ میں آگے چل کر یہ الفاظ موجود ہیں، کہ ''اگر اس پردہ کو مسلمان قائم رکھنا چاہتے ہیں انہیں اختیار ہے مگر وہ یہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ اس کی بناء مذہب کے احکام پر ہے''، لہٰذا برائے مہربانی یہ فرمائیے کہ وہ کونسی احادیث یا اسلامی روایات ہیں جن کی رو سے عورتوں کو بغیر عذر چہرہ چھپانا ضروری ہوجاتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سر، سینہ، زینت اور تمام بدن کے چھپانے کا حکم تسلیم کرنے کے بعد چہروں کے چھپانے کے حکم میں تأمل کرنا بہت ہی حیرت انگیز ہے، غور کا مقام ہے، '' **قل للمومنین**

---

[1] وأن یستعففن بترک الوضع والتستر خیر لهن من الوضع لبعده من التهمة فلکل ساقطة إلی قوله : وأبلغ ما فی ذلک أن عدم وضع الثیاب فی القواعد من الإستعفاف إیذاناً بأن وضع الثیاب لا مدخل له فی العفة، هذا فی القواعد فکیف بالکواعب ؟ (روح)، أحکام القرآن للشیخ ظفر احمد التهانوی ص ۴۳۹ ج۳ تفصیل الخطاب فی مسئلة الحجاب، تفصیل ما انتظمت الآیة السادسة من الأحکام، مطبوعه ادارة القرآن کراچی.

یغضوا من ابصارھم[۱]"، کا حکم کس لئے ہے؟ اگر اس سے چہروں کا پردہ مقصود نہیں تو کیا ہے " یاایھا النبی قل لازواجک و بناتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن"[۲] (الایة) کا کیا مطلب ہے؟ اس کی تفسیر حضرت ابن عباسؓ سے اس طرح مروی ہے،"قال علی بن ابی طلحة عن ابن عباسؓ امر اللّٰہ نساء المؤمنین اذاخرجن من بیوتھن فی حاجةان یغطین وجوھھن من فوق رؤسھن بالجلابیب ویبدین عیناً واحدةاھ[۳] ابن کثیر، ج۳/ص۵۱۸/اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو اصالۃً گھروں میں رہنے کا حکم ہے، اگر کسی حاجت کے لئے مجبوراً نکلیں تو چہرہ اور سر چھپا کر نکلیں، راستہ دیکھنے کے لئے ایک آنکھ کی مقدار کھولنے کی گنجائش ہے، اورعبیدہ سلمانی نے اس آیت کی تفسیر بتلاتے وقت اپنا چہرہ اور سر چھپا کر دکھلایا اور صرف بائیں آنکھ کو کھولے رکھا، کذا فی تفسیر[۴] ابن کثیر، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد نبوی میں نماز پڑھنا کس قدر موجب فضیلت ہے، لیکن ارشاد ہے "صلوة المرأة فی بیتھا أفضل من صلوٰتھا فی حجرتھا وصلوٰتھا فی مخدعھا أفضل من صلوٰتھا فی بیتھا[۵] رواہ ابوداؤد۔

---

[۱] سورۃ النور آیت ۳۰/

[۲] سورۂ احزاب آیت ۵۹/ **ترجمہ**:۔اے پیغمبر (ﷺ) اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور دوسرے مسلمانوں کی بیبیوں سے بھی کہہ دیجئے کہ نیچی کرلیا کریں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں (بیان القرآن)

[۳] تفسیر ابن کثیر، ج۳/ص۸۲۴-۸۲۵/ سورۂ احزاب تحت آیت ۵۹/ مطبوعہ مصطفی الباز مکہ مکرمہ.

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ نے مؤمنین عورتوں کو حکم فرمایا ہے جب کسی ضرورت سے اپنے گھر سے نکلا کریں اپنے چہروں کو اپنے سروں کے اوپر سے چادر سے ڈھانپ لیا کریں، اور ایک آنکھ کھول لیا کریں۔

[۴] سألت عبیدة السلمانی عن قول اللّٰہ عزوجل (یدنین علیھن من جلابیبھن) فغطی وجھہ ورأسہ وابرز عینہ الیسری،تفسیر ابن کثیر ،ج۳/ص۸۲۵/سورۃ الاحزاب ، تحت آیت ۵۹/ مطبوعہ مصطفی الباز مکہ مکرمہ.

[۵] مشکوٰۃ شریف ،ص۹۶/باب الجماعة وفضلھا،الفصل الثانی، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ایک روایت میں ہے، ''ولاتمنعوا اماء اللّٰہ مساجد اللّٰہ ولکن لیخرجن وھن تفلات'' وفی روایۃ : ''وبیوتھن خیر لھن[۱]''

ایک دفعہ کچھ عورتیں جمع ہوکر حاضر ہوئیں اورعرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد جہاد کرکے فضیلت میں ہم سے بڑھ گئے ،آپ کوئی عمل ایسا بتائیے جس سے جہاد جیسی فضیلت حاصل ہو ،ارشاد ہوا ''من قعدت منکن فی بیتھا فانھا تدرک عمل المجاھدین فی سبیل اللّٰہ تعالیٰ[۲]'' یعنی جوتم میں سے اپنے گھر میں بیٹھی رہے،اس کو جہاد جیسا اجر ملے گا، جہاد جیسی عبادت اورخدمت ملک وملت کے مقابلہ میں بھی عورتوں کو گھر میں بیٹھے رہنے کا حکم ہوا، ترمذی کی روایت میں ہے[۳] ''عن النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ان المرأۃ عورۃ فاذا اخرجت استشرفھا الشیطان اھ''،خالدہ ادیب خانم نے افسانہ نگاری اورعبارت آرائی یادیگر طرق مروجہ سے ملک وقوم کی خدمت کرکے ممکن ہے کہ ادبی دنیا میں کوئی خاص شہرت پیدا کی ہو،اورارباب قلم سے خراجِ تحسین وصول کیا ہو،

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، ابوداؤد شریف، ج ۱ /ص ۸۴/ کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ذٰلک، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

ترجمہ:. عورت کا گھر میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور(گھر کے اندر) کوٹھری میں نماز پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۱۲۔

(**صفحہ ہٰذا**) [۱] ابوداؤد شریف،ص ۸۴/(باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد)کتاب الصلاۃ، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

ترجمہ:۔اللہ کی بندیوں کواللہ کی مسجدوں سے نہ روکولیکن وہ بلازینت نکلا کریں،اورایک روایت میں ہے اوران کے گھران کے لئے بہتر ہیں۔

[۲] تفسیر ابن کثیر،ج ۳/ص ۷۶۸/مطبوعہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمہ سورۃ الاحزاب تحت آیت ۳۳/۔

[۳] ترمذی شریف ،ج ۱/ص ۲۲۲/ باب قبیل ابواب الطلاق ،مطبوعہ ادارۃ الرشید دیوبند

ترجمہ:. عورت پردہ کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان نظر اُٹھا کراس کو دیکھتا ہے۔۱۲

لیکن مذہبی اصول وفروع پر عبور کے لئے صرف اتنا کافی نہیں، بلکہ اس کا ساحل بہت بعید ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۳/۸/۶۴ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۵/ شعبان ۶۴ھ

عورتوں کا لباس اور ستر

سوال:۔(۱) عورتوں کو ساڑی باندھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۲) عورت کو سفید لٹھے کی شلوار پہننا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۳) عورت کو اونچی ایڑی کا چپل جیسا کہ آج کل رائج ہے، پہننا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) عورتوں کو کھڑی ایڑی کا لیڈی بوٹ جیسا کہ یورپین استعمال کرتی ہیں جائز ہے یا نہیں؟

(۵) عورتوں کو سر میں کنگھی یا کلف وغیرہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ اکثر عورتیں اس وجہ سے لگاتی ہیں کہ بال اور مانگ خراب نہ ہو، زیادہ دیر تک ٹھیک رہے۔

(۶) جس گھر میں کسی غیر محرم کا گذر نہ ہوتو ایسے گھر میں عورتوں کو گلے کھلی نصف آستین کی قمیص یا جمپر پہننا جائز ہے یا نہیں؟

(۷) مصری قطع کا برقع جس کا ناف سے اوپر کا حصہ علیحدہ اور بدن پر فٹ ہوتا ہے، عورتوں کو اوڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱ر تا ۴ر) جو لباس کفار یا فساق یا مردوں کے ساتھ مخصوص ہے، عورتوں کو اس کا استعمال ناجائز ہے، جو مشترک ہے، اس کا استعمال جائز ہے، تاہم صلحاء کا لباس جو عورتوں کے

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 07-Parda ka Suboot & Wujoob

ساتھ مخصوص ہو اس کا استعمال مستحسن ہے،[۱] اس سے ان تمام نمبروں کا جواب ہو گیا۔

(۵) اگر یہ محض زینت وآرام کے لئے ہو تو جائز ہے، بشرطیکہ یہ فساق یا کفار کا شعار نہ ہو۔

(۶) لباس کی حیثیت سے جواب آ چکا ہے، پردہ کی حیثیت سے جواب یہ ہے کہ محرم سے ان اعضاء کا پردہ نہیں، بشرطیکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

(۷) لباس کی حیثیت سے جواب معلوم ہو گیا، فٹ ہونے کی حیثیت سے جس سے بدن کی کیفیت ظاہر ہو، جواب یہ ہے کہ ایسی حالت میں نامحرم کے سامنے جانا منع ہے۔

"قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لعن اللّٰہ المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال،رواه البخاری، مشکوٰة شریف[۲]، ص ۳۸۰/"

قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم ،رواه احمد وابوداؤد، مشکوٰة شریف[۳]، ص۳۷۵/اما نظره الی ذوات محارمه فنقول یباح له ان ینظر منها الی موضع زینتها الظاهرة والباطنة وهی الراس والشعر والعنق والصدر والاذن والعضد والساعد والکف والساق والرجل

[۱] (قوله:) من تشبه بقوم : أی من تشبه نفسه بالکفار مثلاً فی اللباس وغیره أو بالفساق أو الفجار أو بأهل التصوف والصلحاء الأبرار (فهو منهم) أی فی الإثم والخیر، قال الطیبی: هٰذا عام فی الخلق والخلق والشعار، مرقاة شرح مشکوٰة ص ۴۳۱ ج ۴ کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی.

[۲] مشکوٰة شریف،ص ۳۸۰/باب الترجل،الفصل الاول،

ترجمہ : حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔

[۳] مشکوٰة شریف ،ص۳۷۵/ کتاب اللباس ، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم ،جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

والوجه ،اھ عالمگیری ،ج۴/ص۳۰۵[1]/" فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳/۷/۵۸ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳/۷/۵۸ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/رجب/۵۸ھ

نامحرموں کو دیکھنا

سوال:۔زید ہمیشہ اجنبی حسین عورتوں کو تا کتا رہا اور احباب سے حالات بیان کرتا رہا کیا اس کو بھی گناہ کبیرہ کہا جاوے گا، اور اصرار علی الکبیرہ ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اجنبی عورت کو شہوت سے دیکھنا بلا ضرورت شرعیہ حرام ہے[2] کیونکہ آنکھ کا زنا ہے[3] اپنے فعل سے توبہ کرنا ضروری ہے اگر توبہ نہ کرے تو یہ اصرار ہے[4] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] عالمگیری ،ج۵/ص۳۲۸/کتاب الكراهية،الباب الثامن فی النظر والمس .مکتبه کوئٹه پاکستان، مجمع الأنهر ص۲۰۱ج۴ كتاب الكراهية، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، المحيط البرهانی ص۲۷ج۸ كتاب الكراهية والإستحسان، الفصل التاسع فيما يحل للرجل النظر إليه الخ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

[2] فإن كان لا يأمن على نفسه الشهوة لم ينظر إلى وجهها إلا لحاجة ضرورية، الفقه الحنفی وأدلته ص۳۸۷ج۲ كتاب الحظر والإباحة، النظر إلى المرأة، فقه المعاملات، القسم الأول، مطبوعه دار الفيحاء بيروت، زيلعی شرح كنز ص۱۷ج۶ كتاب الكراهية، فصل فی النظر والمس، مطبوعه امداديه ملتان، مجمع الأنهر ص۲۰۲ج۴ كتاب الكراهية، فصل فی النظر ونحوه الخ، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت. (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محرم سے پردہ کی حد

سوال:۔ پردہ دار عورت بہنوئی، بھائی، پھوپھا، چچا، دیور سے پردہ کس حد تک کرے یعنی شریعت میں اس کا کیا درجہ؟ اور ہاتھ صرف گٹوں تک اور چہرہ کھول کر سامنے آجائے تو کچھ حرج تو نہیں ہے، یعنی ان لوگوں سے کس درجہ تک پردہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بھائی اور چچا سے پردہ نہیں[1]، بہنوئی، پھوپھا، چچازاد بھائی وغیرہ سے پردہ ہے بالکل ان کے سامنے نہ آئے، اگر ایک ہی مکان میں رہتے ہوں اور مکان کی تنگی ہو تو مجبوراً اتنا پردہ بھی کافی ہے کہ چہرہ ہاتھ نہ کھولے، بلکہ گھونگٹ کرے، اور تنہائی میں ایک جگہ ان کے ساتھ نہ ہو، اور بے تکلفی ہنسی مذاق نہ کرے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند ۱۳/۱/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہ دار العلوم دیوبند ۱۳/۱/۹۰ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [3] لقوله عليه الصلوٰة والسلام العينان تزنيان وزناهما النظر الخ (زيلعى، ج٦/ص ١٩/ كتاب الكراهية، فصل فى النظر والمس مكتبه امداديه ملتان)

[4] وكل معصية اصر عليها العبد فهى كبيرة، وكل ما استغفر عنها فهى صغيرة، شرح عقائد النسفى مع النبراس ص٢٢٥ بحث الكبيرة والصغيرة، مطبوعه امداديه ملتان.

(صفحه هذا) [1] ولابأس للرجل ان ينظر من امه وابنته البالغة واخته وكل ذى رحم محرم منه. عالمگيرى ج٥/ص٣٢٨/ كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل للرجل النظر اليه الخ، البحرالرائق كوئٹه ص١٩٣ ج٨ كتاب الكراهية، فصل فى النظر واللمس، در مختار على الشامى كراچى ص٣٦٧ ج٦ كتاب الحظر والإباحة فصل فى النظر والمس.

[2] عن عقبة بن عامرؓ قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، إياكم والدخول على النساء أى غير المحرمات على طريق التخلية أو على وجه التكشف (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بیوی کو بے پردگی پر مجبور کرنا

سوال:۔ زید نے اپنی لڑکی صفیہ کا عقد عمر کے بیٹے ظفر کے ساتھ اس شرط پر کیا کہ اس کی لڑکی پردہ میں رہے گی، اور ارکان شرع کی پابند رہے گی، ظفر نے دوسال کے بعد اپنی بیوی کو بے پردہ رکھنا شروع کیا، نیز جب وہ قرآن شریف کی تلاوت کرتی ہے، تو اسے جواب دیا جاتا ہے، کہ کیا رام کہانی شروع کر رکھی ہے، زید کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو وہ اپنی بچی کو گھر لے آیا، ظفر کا اصرار ہے کہ وہ اپنی بیوی کو لیجائے گا زید کا کہنا ہے کہ تم نے شرط پوری نہیں کی، اس لئے اب میں رخصت نہ کرونگا، ایسی صورت میں شرعی نقطۂ نگاہ سے کیا کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

زید کو چاہئے کہ وہ ظفر سے پختہ عہد کرلے اور چند معزز آدمیوں کے سامنے تحریر کرالے کہ ظفر اب آئندہ اپنی بیوی کو پردہ کے ساتھ رکھے گا، بے پردگی پر مجبور نہ کرے گا، نیز احکام شرع کی پابندی کرے گا، اور اگر اس پر اطمینان نہ ہوتو زوجہ کو چاہئے کہ حاکم مسلم بااختیار کی عدالت میں مقدمہ پیش کرے، کہ ظفر میرا شوہر ہے مجھے بے پردہ رکھتا ہے، اور احکام شرعی کی بجا آوری میں مخل ہوتا ہے، اس پر حاکم ظفر کو بلاکر تحقیق کرے اور اس کو حکم دے کہ تم اپنی زوجہ کو پردہ میں رکھو اور احکام شرع کی پابندی میں رکاوٹ نہ ڈالو ورنہ آزاد کردو، اس پر ظفر احکام شرع کی پابندی کا وعدہ کرے یا آزاد کردے اگر وہ وعدہ کرے تو بہتر ہے،[۱]

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) فقال رجل یا رسول اللّٰہ أرأیت الحمو ؟ قال الحمو الموت أی دخولہ کالموت مھلک، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف ص ۴۰۹، ۴۱۰ ج۳ باب النظر الی المخطوبۃ، الفصل الأول، مطبوعہ بمبئی، الخلوۃ بالأجنبیۃ حرام، شامی کراچی ص۳۶۸ ج۶ کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس.

[۱] الحیلۃ الناجزۃ ص ۶۱ ع۶۲ حکم زوجۂ متعنت، مطبوعہ دار الإشاعت دیوبند.

اگر آزاد کردے تو بعد عدت نکاح ثانی درست ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

لڑکیوں کا فیکٹری میں کام کرنا

سوال:۔ یہاں انگلینڈ کا یہ اصول ہے کہ لڑکا یا لڑکی کی عمر جب تک سولہ سال کی نہ ہو اس وقت اسکول جانا فرض ہے، جب سولہ سال کی عمر ہو جاتی ہے، تو اسکول کی طرف سے فیکٹری میں کام دیتے ہیں، تو ہم لوگوں کا پوچھنا یہ ہے کہ لڑکی کو اسکول کی جانب سے کام ملتا ہے، اس فیکٹری میں خالص عورتوں ہی کا کام ہوتا ہے، اوراس میں عورتیں ہی کام کرتی ہیں، مرد کا نام بھی نہیں، یہ فیکٹری سپلائی کی ہے، میں نے دو عالم سے پوچھا، انہوں نے یہ جواب دیا کہ جس فیکٹری میں عورتیں ہی کام کرتی ہیں اس میں کام پر لڑکی کو بھیجنے میں کوئی حرج نہیں، جس ڈیپارٹمنٹ میں عورتیں کام کرتی ہیں، وہاں کی سپروائزر عورت ہی ہوتی ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

بوقت حاجت شرعی حدود کی رعایت رکھتے ہوئے اجازت ہے[1]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۵/۹۰ھ
الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۵/۹۰ھ

---

[1] والحاصل ان مدار حل خروجها بسبب قيام شغل المعيشة فيتقد ربقدره فمتى انقضت حاجتها لايحل لها بعدذٰلک صرف الزمان خارج بيتها الخ الدرالمختار على الشامى زكريا، ج۵/ص۲۲۵/ باب العدة،فصل فى الحداد،مطلب الحق انّ على المفتى ان ينظر الخ، البحرالرائق كوئٹه ص۱۵۳ ج۴ باب العدة، فصل فى الإحداد، الفقه الحنفى وأدلته ص۲۴۸، (فقه المعاملات، القسم الأول) كتاب النكاح، حكم الإحداد، خروج المعتدة من البيت، مطبوعه دار الفيحاء بيروت.

بازار میں چندہ کے لئے جانا جہاں بے پردہ عورتیں ہوں

سوال:۔ امام مسجد کا ایک ادارہ کا چندہ وصول کرنا ایسی صورت میں جبکہ شہروں میں عام طور سے عورتیں عریاں نظر آتی ہیں، نیز شہری ماحول میں امام صاحب کو بسا اوقات رہنا پڑتا ہے، کیونکہ پورے مہینہ دوکانوں میں لگے ہوئے بکسوں کے ذریعہ چندہ حاصل کرتے ہیں، اس طرح امام صاحب کا بسا اوقات بازار ہی میں گزر ہوتا ہے، شہر کے بازار محلوں گلیوں میں پھرتے رہنا زہد وتقویٰ کا مجروح ہونا یقینی ہے، کیا امام صاحب کا فعل مناسب یا روا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حدود شرعیہ کی رعایت کرتے ہوئے شہروں اور بازاروں میں ضرورت سے جانا جائز ہے،[1] محض تفریح یا برہنہ عورتوں کو دیکھنے کے لئے جانا جائز نہیں [2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] وعن عقبة بن عامرؓ قال : لقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم : فقلت : ماالنجاة ؟ فقال أملک علیک لسانک، ولیسعک بیتک الخ بأن تسكن فيه ولا تخرج منه إلا للضرورة مرقاة مع المشكوٰة ص۶۲۲ ج۴ باب حفظ اللسان والغيبة والشتم، الفصل الثانی، مطبوعه أصح المطابع بمبئی.

[2] ولباسها إن كان ملتزقاً ببدنها أو رقيقا فالنظر من ورائها كالنظر إلى بدنها، والنظر إلى العورة لا يجوز إلا للضرورة، وقد عمت به البلوى فى بلادنا من لبس الثياب الملتزقة ببدنها والرقيقة، وهى لا تجوز عند المحارم ايضاً غير الزوج فكيف بالأجانب ؟ والناس عنه غافلون، احكام القرآن للشيخ ظفر احمد العثمانى ص۴۸۳ ج۳ تفصيل الخطاب فى تفسير آيات الحجاب، تتمة فى بعض الحوادثات التى عمت به البلوى، مطبوعه إدارة القرآن كراچى.

کنگھی کر کے پھول پہن کر باہر جانا

سوال:۔ ہمارے علاقہ میں اکثر عورتیں تقریباً ہر روز یا اکثر کنگھی کرنے کے بعد میں پھول لگا لیتی ہیں، یقیناً اس میں خوشبو بھی ہوتی ہے، جو نامحرم کو بھی متوجہ کرسکتی ہے، لہٰذا اس کا استعمال جائز ہے یا کہ ناجائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر وہ مکان سے باہر نامحرموں میں اس طرح جائیں تو اس کی اجازت نہیں ہے[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عورتوں کو گھومنے کے لئے باہر نکلنا

سوال:۔ آج کل بعض حضرات کا خیال ہے کہ چہاردیواری میں عورتوں کو محصور رکھنا ظلم ہے، عورتوں کو اپنے شوہروں کے ساتھ برقع اوڑھ کر گھومنا چاہئے، کیونکہ عہد نبوی میں عورتیں جنگ میں شریک ہوتی تھیں، اور ہر کام میں امداد دیتی تھیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جن شرائط اوراحوال کی رعایت سے عہد نبوی میں عورتیں جہاد میں شریک ہوئی ہیں آج ان کا عشر عشیر بھی موجود نہیں، بلکہ ان کا پایا جانا عادۃً محال ہے، تاہم جس درجہ میں فقہاء نے

---

[1] عن ابی موسیٰ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کل عین زانیة ان المرأة اذااستعطرت فمرت بالمجلس فھی کذا او کذا یعنی زانیة (مشکوٰة، ص ۹٦/ باب الجماعة وفضلها، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم.

ترجمہ:۔ بلاشبہ عورت جب عطر لگا کر (مردوں کی) مجلس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ہے ویسی ہے، یعنی زانیہ ہے، (مراد یہ ہے کہ زنا کی دعوت دیتی ہے)

اجازت دی ہے، اس درجہ میں جہاد کے لئے آج بھی عورتوں کا نکلنا جائز ہے، یعنی اضطرار کی حالت میں نفیر عام کے وقت عورتوں کو جہاد کے لئے نکلنا درست ہے، بشرطیکہ ان کو قتال کی قدرت بھی ہو، اور لشکر بڑا ہو مرہم پٹی وغیرہ کے لئے بوڑھی عورتوں کو نکلنا جائز ہے جوانوں کو جانا جائز نہیں" قال محمدؒ لا یعجبنا ان تقاتل النساء المسلمات مع الرجال الا ان یضطر المسلمون ذلک فإن اضطر المسلمون الیٰ ذلک بان جاء النفیر وکان فی خروجهن حاجة وضرورة فلابأس بخروجهن للقتال–الیٰ ان قال: ولاتخرج الشواب لمداواة الجرحیٰ وسقی الماء والطبخ والخبز لاجل الغزاة واما العجائز اللاتی دخلن فی السن فلابأس بان یخرجن فی الصوائف ونحوها من الجنود العظام ویداوین المرضیٰ والجرحیٰ ویسقین الماء ویخبزن ویطبخن ولکن لایقاتلن عالمگیری، ج ۲/ ص ۳۰۸/[1]" جب کہ جہاد کے لئے نکلنے کا یہ حکم ہے تو پھر شوہروں کے ساتھ گھومنا تو کوئی عبادت بھی نہیں اس کو جہاد پر قیاس کرنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے، خصوصاً جب کہ روایات ذیل سے پردہ کی سخت تاکید معلوم ہوتی ہے، "المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشیطان ترمذی[2]، صلوٰة المرأة فی بیتها افضل من صلو تها فی حجرتها وصلوتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها ابوداؤد[3] عن عائشةؓ قالت لوادرک رسول اللّٰه ﷺ مااحدث النساء

[1] الهندیة، ص ۱۸۹–۱۹۰ ج ۲ اول کتاب السیر الباب الأول مطبع کوئٹه پاکستان، المحیط البرهانی ص ۱۱۰، ۱۱۱ کتاب السیر، الفصل الخامس فی بیان من یجوز له الخروج إلی الجهاد الخ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

[2] ترمذی شریف، ص ۲۲۲ ج ۱ باب ماجاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات، مطبوعه ابواب الرضاع، مطبوعه اشرفی دیوبند، **ترجمہ**:۔عورت پردہ کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان نظر اُٹھا کر اس کو دیکھتا ہے؟

[3] عورت کا گھر میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور (گھر کے اندر) کوٹھری میں نماز پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔(ابوداؤد شریف، ج ۱/ ص ۸۴/ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

لمنعهن من المسجد كمامنعت نساء بنى اسرائيل الخ (بخاری[۱]) اس روایت میں حضرت عائشہؓ نے اس زمانہ کا حال بیان فرمایاہے جس کے متعلق ارشاد ہے ''خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ[۲]''، آج فتنہ وفساد کے غلبہ کی وجہ سے مساجد میں نماز کیلئے عورتوں کا آنا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگا، جیسا کہ نہایہ[۳]، عنایہ[۴]، مبسوط[۵]، جامع الرموز[۶]، محیط[۷] وغیرہ میں مصرح موجود ہے، جب کہ دینی امور میں عورتوں کے نکلنے کا یہ حکم ہے تو پھر شوہروں کے ساتھ گھومنا تو کوئی دینی ضرورت نہیں، بلکہ نصاریٰ کا شعار

(*گذشتہ صفحہ کا حاشیہ*) باب ماجاء فى خروج النساء الى المسجد) باب التشديد فى ذلک، كتاب الصلوٰة، مطبوعه اشرفى ديوبند.

(*صفحہ ہذا*) [۱] بخاری شريف ، ج ۱ / ص ۱۲۰ / ، كتاب الأذان، آخر باب خروج النساء إلى المساجد، بالليل والغلس، مطبوعه اشرفى ديوبند، ابوداؤد شريف ص ۸۴ ج ۱ كتاب الصلوٰة، باب ما جاء فى خروج النساء الى المسجد، باب التشديد فى ذلک مطبوعه اشرفى ديوبند.

ترجمہ:۔ *حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت کو معلوم کرتے جو عورتوں نے بنالی ہے تو بیشک انہیں مسجد جانے سے روکدیتے، جس طرح بنی اسرائل کے عورتوں کو روک دیا گیا۔*

[۲] ترمذى شريف، ج ۴ / ص ۴۳۳ / كتاب الفتن ،باب ماجاء فى القرن الثالث ،مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، مطبوعه اشرفى ديوبند ص ۴۶ ج ۲.

ترجمہ حدیث:۔ *سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر وہ لوگ ہیں جو اس کے بعد ہیں پھر وہ لوگ ہیں جو اس کے بعد ہیں۔*

[۳] كفاية على هامش فتح القدير ، ج ۱ / ص ۳۱۸ /باب الامامة،مطبوعه رشيديه كوئٹه.

[۴] والفتوىٰ اليوم على كراهة حضور هن فى الصلوٰة كلها لظهور الفساد(عناية على الفتح ، ج ۱ / ص ۳۶۶ / باب الامامة، مطبوعه دار الفكر بيروت.

[۵] مبسوط ، ج ۲ / ص ۴۱ / باب صلاة العيدين ،مطبوعه دارالفكر بيروت.

[۶] جامع الرموز ، ج ۱ / ص ۷۸ / كتاب الصلاة،فصل فى القرأة ،مطبوعه نول كشور لكهنؤ.

[۷] المحيط البرهانى ، ج ۲ / ص ۴۸۶ / كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون، نوع آخرفى بيان من يجب عليه الخروج ،فى العيدين ،مطبوعه المجلس العلمى ڈابهيل.

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 07-Parda ka Suboot & Wujoob

اور طریقہ ہے، وہ کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۳/۵۳ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۳/۵۳ھ

الجواب صحیح عبداللطیف غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۳/۵۳ھ

جو عورت پہلے سے بے پردہ ہو اس کو بھی پردہ لازم ہے

سوال:۔شادی سے پہلے عورت نے کبھی پردہ نہیں کیا، شادی کے بعد اس کا خاوند کہتا ہے کہ پردہ کرو، مگر یہ کہہ کر ٹال دیتی ہے، کہ اب تک پردہ نہیں کیا، تو اب کیا پردہ کرنا ہے، جبکہ ہر شخص اس کو جانتا ہے، دوسرے اس علاقہ میں برقع کا رواج بھی نہیں ہے، تو اس عورت کو خاوند کے کہنے کے مطابق پردہ کرنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اسکو پردہ کرنا چاہئے[1]، اگر کسی نے مدت دراز تک نماز نہیں پڑھی اور وہ یہ کہے کہ اب بڑی عمر میں کیا نماز پڑھیں گے تو اس کا یہ جواب غلط ہے، اسی طرح اس عورت کا جواب غلط ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] یا أیها النبی قل لأزواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیهن من جلابیبهن الآیة سورة الاحزاب، آیت ۵۹، قال علی بن طلحة : عن ابن عباسؓ أمر الله نساء المؤمنین إذ اخرجن من بیوتهن فی حاجة أن یغطین وجوههن من فوق رؤسهن بالجلابیب، ویبدین عیناً واحدةً، تفسیر ابن کثیر ص۸۲۴ج۳ سورة الأحزاب، تحت آیت ۵۹، مطبوعه المکتبة التجاریة مصطفی احمد الباز، مکة المکرمة.

کیا نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے پردہ ہے

سوال:۔ کچھ لوگوں نے ایسا مشہور کر رکھا ہے کہ نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے جس سے نکاح ہوا ہے، اس سے پردہ ضروری ہے تو اس کی کیا اصلیت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عورت کا جس مرد سے نکاح ہوگیا وہ اس کا شوہر ہوگیا، اگرچہ ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو، اس سے پردہ نہیں [1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸؍۱۲؍۹۲ھ

مشترکہ مکان میں شرعی پردہ

سوال:۔ جس مکان میں پورا خاندان ساتھ رہتا ہو وہاں پردہ قائم رکھنے کی صورت (جبکہ جیٹھ اور دیور یکے بعد دیگرے آتے جاتے ہوں) تحریر فرماتے ہوئے پردہ شرعی کو واضح فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

باقی بدن تو چھپا رہتا ہی ہے، چہرہ بھی سامنے نہ کریں، اور نامحرم کے ساتھ خلوت کا موقع کبھی آنے نہ دیں، ہنسی مذاق سے پوری احتیاط رکھیں، یہ اس وقت جبکہ مکان میں تنگی کی وجہ سے اتنی گنجائش نہ ہو کہ نامحرم کی آمد کے وقت مکان کے اندرونی حصہ میں چلی جائیں،

---

[1] وينظر الرجل من زوجته إلى جميع بدنها ويحل له مسها والإستمتاع بها فى الفرج ومادونه الخ، الفقه الحنفى وأدلته ص ۳۸۹ (فقه المعاملات، القسم الأول) كتاب الحظر والإباحة، النظر إلى المرأة، مطبوعه دار الفيحاء بيروت، عالمگيرى كوئٹه ص۳۲۷ ج۵ كتاب الكراهية، الباب الثامن، بحر الرائق كوئٹه ص۱۹۳ ج۸ كتاب الكراهية، فصل فى النظر واللمس.

یا پردہ درمیان میں لٹکا دیں، اگر گنجائش ہوتو چہرہ چھپا کر بھی سامنے آنے سے اجتناب کریں، یہ تو عورتوں کے حق میں ہے۔

مردوں کے حق میں یہ ہے کہ جب مکان میں جائیں اطلاع کرکے جائیں، اورنگاہ نیچی رکھیں، اور ہنسی مذاق نیز خلوت سے پوری احتیاط کریں "عن عقبة بن عامر ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصاریارسول اللّٰه افریت الحمو قال الحمو الموت اھ بخاری شریف، [۱] زاد ابن وهب فی روایة عن مسلم سمعت اللیث یقول الحمواخوالزوج وماشبه من اقارب الزوج ابن العم ونحوه ووقع عند الترمذی بعد تخریج الحدیث قال الترمذی یقال اخوالزوج کره له ان یخلوبها قال ومعنی الحدیث علی نحومارو ی لایخلون رجل بامرأة قال ثالثها الشیطان اھ وهذا الحدیث الذی اشار الیه اخرجه احمد من حدیث عامر بن ربیعة وقال النووی اتفق اهل العلم باللغة علی ان الاحماء اقارب زوج امرأة کابیه وعمه واخیه وابن اخیه وابن عمه ونحوهم اھ فتح الباری [۲] ج ۹/ص ۲۸۹/ الخلوة بالاجنبیة حرام [۳] اھ درمختار تمنع من کشف الوجه بین رجال لخوف الفتنة اھ تنویر، ج ۱/ص ۲۲۴/ [۴]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

---

[۱] بخاری شریف، ج ۲/ص ۷۸۷/ باب لایخلون رجل بامرأة الا ذو محرم والدخول علی المغیبة.

ترجمہ:۔عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو، ایک مرد انصاری نے کہا آپ دیور کے لئے بتائے؟ آپ نے فرمایا دیور تو موت ہے۔

[۲] فتح الباری، ج ۹/ص ۲۸۹/ مکتبه یوسفی دیوبند، باب لایخلون رجل بامرأة الا ذومحرم والدخول علی المغیبة.

[۳] الدرالمختار علی ردالمحتار، ج ۶/ص ۳۶۱/ کراچی، فصل فی النظر والمس.

[۴] تنویر علی الشامی، ج ۱/ص ۲۷۴/نعمانیه، باب شروط الصلوٰة، مطلب فی سترالعورة.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم

جن سے پردہ ضروری ہے

نامحرم ملازم سے پردہ

سوال:۔زید اپنی بیوی کا فرمانبردار ہے، اور اپنی بیوی کے واسطے ایک نامحرم شخص کو ملازم رکھا ہے، جو ہر وقت اس کی خدمت میں یعنی کھانا پکانا اور جھاڑ ولگانا، اور گھر کے کام میں مشغول رہتا ہے، اور وہ دونوں میاں بیوی بیوقوف بتلاتے ہیں، اور بچہ کہتے ہیں، حالانکہ اس کی مونچھیں نکلنی شروع ہوگئی ہیں، اور اس کی عمر بلوغت کو پہنچ چکی ہے، کیا اپنے آرام کی خاطر اس کا گھر میں بے روک ٹوک جانا درست ہے؟ اور دلہن صاحبہ کی خدمت ایسے آدمی سے لینا درست ہے، اس کو دو تین سال میں دلہن صاحبہ نے کام بھی گھر کا بہت محنت سے سکھایا ہے، مگر بدقسمتی سے اب وہ جوان ہوگیا ہے، اب بیگم صاحبہ اس کو علیحدہ کرنا نہیں چاہتی ہیں، کیونکہ آرام میں فرق پڑتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے[۱] اور جب وہ ملازم ہے گھر کا کام بھی کرتا ہے، تو بسا

---

[۱] أن النساء أيضاً مأمورات بغض البصر عن الرجال الأجانب كما أن الرجال مأمورون بغض البصر عن النساء الأجنبيات إلى قوله : نعم إن كان بينهما محرمية نسب(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اوقات اس سے خلوت اورتنہائی کی بھی نوبت آتی ہوگی، عورت کو نامحرم کے ساتھ خلوت اورتنہائی کرنا حرام ہے[1] لہٰذا اس ملازم کوعلیحدہ کرکے کسی عورت یا نابالغ یا کسی محرم کوملازم رکھا جائے، ورنہ اس سے باقاعدہ پردہ کرنا چاہئے، اس کے سامنے چہرہ کھول کر بے پردہ آنا اور اس کو مکان میں بے پردہ بلانا جائز نہیں[2] اپنے آرام کی خاطر شریعت کے خلاف کرنا ور خدااوررسول کے حکم کو نہ ماننا سخت گناہ ہے[3] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ

صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور ۹/۶/۵۹ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) أو رضاع الخ، أحكام القرآن للتهانوى ص ۴۳۶ ج۳ تفصيل الخطاب فى تفسير آيات الحجاب، تفصيل ما انتظمت الآية السادسة من الأحكام، مطبوعه إدارة القرآن كراچى.

(صفحہ ہٰذا) [1] الخلوة بالاجنبية حرام. الدرالمختارعلى ردالمحتار، ج۶/ص۳۶۸/ كتاب الحظروالاباحة، فصل فى النظر.(مطبع كراچى)، الأشباه والنظائر ص ۱۵۹، كتاب الحظر والإباحة، الفن الثانى، مطبوعه مكتبه إشاعت الإسلام دهلى.

[2] كما يحرم نظر الرجل إلى المرأة يحرم نظرها اليه، ولو بلا شهوة ولا خوف فتنة، نعم! إن كان بينهما محرمية نسب أو رضاع أو مصاهرة الخ، أحكام القرآن للتهانوى ص ۴۳۶ ج۳ تفصيل الخطاب فى تفسير آيات الحجاب، تفصيل ما انتظمت الآية السادسة من الأحكام، مطبوعه إدارة القرآن كراچى، روائع البيان تفسير آيات الأحكام ص۱۴۵ ج۲ المحاضرة السادسة، آيات الحجاب والنظر، مطبوعه دار السلام، والإسلام قد حرم على المرأة أن تكشف شيئاً من عورتها أمام الأجانب خشية الفتنة إلى قوله : فهل يسمح لها أن تكشف عن الوجه الذى هو اصل الجمال ومنبع الفتنة وممكن الحظر، روائع البيان تفسير آيات الأحكام ص ۱۶۲ ج۲، المصدر السابق.

[3] ومن يعص اللّٰه ورسوله ويتعدّ حدوده يدخله ناراً خالداً فيها وله عذاب مهين، سورة النساء آيت ۱۴.

نامحرم معمر عورت سے پردہ

سوال:۔ معمر عورت بے پردہ رہتی ہو اس کے یہاں جانا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ کسی قسم کے فتنہ کا اندیشہ بھی نہ ہو؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی نامحرم عورت سے تنہائی میں بے پردہ ملنا جائز نہیں[1] خواہ وہ معمر ہی کیوں نہ ہو اسکے چہرے کی طرف بھی نہ دیکھا جائے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دیور سے پردہ

سوال:۔ (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت کے لئے دیور موت ہے، اس کا علم مجھے نہیں کہ کس موقعہ پر ارشاد فرمایا ہے، اور منشاء ارشاد کیا ہے عورت کو بیوہ ہوجانے کے بعد دیور سے پردہ کرنا ضروری ہے، یا شوہر کی زندگی میں بھی دیور سے پردہ ضروری ہے؟

(۲) ایک ہی مکان میں والدین کے ساتھ کئی بھائی رہتے ہیں، اور بعض مکان بالکل چھوٹے ہوتے ہیں، بھاوج کے سوا بعض وقت مکان میں کوئی اور عورت نہیں ہوتی، صرف شوہر اور اسکے بھائی مکان میں رہتے ہیں، اور شوہر کی غیر موجودگی میں اپنے دیوروں کو کھانا

---

[1] الخلوة بالاجنبية حرام. الدرالمختار على الشامی ،ج٦/ص٣٦٨/كتاب الحظروالاباحة، فصل فی النظر واللمس، مکتبه كراچی، الأشباه والنظائر ص١٥٩ كتاب الحظر والإباحة، الفن الثانی، مطبوعه مكتبۂ اشاعت الإسلام دهلی، سكب الأنهر على هامش المجمع ص٢٠٣ ج٤ كتاب الكراهية، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

وغیرہ دینا پڑتا ہے، اور گھر میں شوہر کی غیر موجودگی میں صرف دیور ہی ہوتے ہیں، ان تمام صورتوں میں پردہ ضروری ہوتا ہے، اگر پردہ ضروری قرار دیا جائے، تو تمام دیور اپنا مکان چھوڑ کر کہاں جا کر رہیں؟ بعض اوقات شوہر باہر ہوتا ہے، دیور ہی گھر کی نگرانی کرتے ہیں اگر پردہ ہے تو گھر کی نگرانی شوہر کی عدم موجودگی میں مشکل ہوجائے گی، بعض اوقات بھاوج بیوہ ہوجاتی ہے، اور کوئی پرسان حال نہیں ہوتا، مجبوراً دیوروں کے زیر پرورش ہوجاتی ہے، اور بچوں کی پرورش اور نگرانی دیوروں کے ذریعہ ہوا کرتی ہے، کیا ان تمام صورتوں میں دیور کے سامنے عورت نکل سکتی ہے، اور گھر کے اورافراد کی طرح ان سے بھی گفتگو ان کے ساتھ رہنا سہنا ہوسکتا ہے، شرعاً اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

(۳) اگر پردہ لازم ہو تو پھر بھائیوں بھائیوں میں تعلق ویسے نہیں رہ سکتا جیسے کہ بے پردگی میں اور مل جل کر رہنے اور ایک دوسرے کے پاس آنے جانے میں ہوا کرتا ہے، بھائیوں کا تعلق بھی غیروں جیسا ہوجائیگا، جیسے کہ اور دوستوں سے تعلق ہوا کرتا ہے تمام بھائی اور بھائی کی بیویاں سب مل جل کر بھی ایک جگہ بیٹھ نہیں سکتے، حالانکہ ایک ہی خاندان کے افراد ہیں، پردہ کی صورت میں ایک دوسرے سے کٹا ہوا ہو یا اس میں جو صورت ہو مطلع فرماویں نیز اس کا خیال رکھیں کہ آپس میں پردہ کی صورت میں تعاون ومعیت کے مواقع ختم ہوجائیں گے ایک ہی خاندان کے افراد بجائے قریب ہونے کے دور ہوجائیں گے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) پردہ کی تاکید پر کسی نے سوال کیا تھا کہ کیا دیور سے بھی پردہ کیا جائے، اس پر ارشاد فرمایا تھا، کہ دیور تو موت ہے[۱]، فتنہ کا اندیشہ زیادہ ہے، اس سے پردہ شوہر کی زندگی میں

---

[۱] ان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قا ل اياكم والدخول على النساء فقال رجل من الانصار افرأيت الحمو قال الحمو الموت ،ترمذى شريف، ج ۱/ص ۱۳۹/ (مطبوعه رشيديه دهلى) ابواب الرضاع، باب ماجاء فى كراهية الدخول على المغيبات، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 08-Jin Se Parda Zaruri

بھی کیا جائے اور بعد میں بھی۔

(۲) بے تکلفی سے ہنسی مذاق نہ کیا جائے چہرہ سامنے نہ کھولا جائے، تنہائی ایک کمرہ میں نہ ہو وقت ضرورت بات کرنے میں مضائقہ نہیں[۱] کھانا کسی بچے کے ہاتھ بھیج دیا کریں اس طریقہ سے پرورش ہوسکتی ہے، ایک مکان میں رہنا بھی ہوسکتا ہے[۲] اور انشاء اللہ تعالیٰ فتنہ بھی نہیں ہوگا، ورنہ جب بے تکلفی کے تعلقات ہوتے ہیں تو عموماً فتنہ ہوجاتا ہے۔

(۳) جواب نمبر ۲ میں جو صورت تحریر کی گئی ہے، ایسی صورت پر عمل کرنے سے نہ بیگانگی ہوگی، خاندان میں یکجہتی رہے گی، اور حکم شریعت پر عمل بھی رہے گا، اور مستورات آپس میں مل جل کر رہیں گی، ایک دوسرے کے (خاوندوں) سے پردہ رہے گا، اور سب کے خاوند آپس میں ملے جلے رہیں گے، اور ایک دوسرے کی بیوی سے علیحدہ رہے گا، اسی میں عزت ہے، اسی میں حفاظت ہے، ورنہ کہیں اکبر مرحوم کا قول صادق نہ آجائے،

؎ آج کل پردہ دری کا یہ نتیجہ نکلا......☆......جس کو سمجھتے تھے کہ بیٹا ہے بھتیجا نکلا

اللہ پاک نفس وشیطان کے شر سے حفاظت فرمائے آمین۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۳/۸۹ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۳/۸۹ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) مشکوٰۃ شریف ص۲۶۸ ج۲ باب النظر المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

ترجمہ:. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو، تو ایک انصاری صحابیؓ نے فرمایا کہ آپؐ دیور کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا دیور موت ہے۔

(صفحہ هذا) [۱] الخلوة بالاجنبية حرام وفى الشامى ويجوز الكلام المباح مع امرأة اجنبية الخ ،درمختار مع الشامى زكريا ،ج۹/ص ۵۲۹-۵۳۰/ كتاب الحظر والاباحة ،فصل فى النظر واللمس.

[۲] الخامس وجوب الحجاب على النساء، فلا يظهرن للرجال، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اندیشۂ فتنہ کی صورت میں محارم سے بھی پردہ

سوال:۔محرم یعنی حقیقی باپ، بھائی، چچا، تایا، ماموں وغیرہ کے کیریکٹر وکردار کے مشکوک ہونے کی صورت میں مثلاً نشہ شراب کرنا یا کوئی اور عمل فاسد وفسق وفجور میں مبتلا ہونے اورلڑکی کو باہر پھرنے ،نمائش جیسی قبیح جگہ پر لیجانے ،غیر مسلم یا غیرمحرم کے سامنے آنے پر مجبور کرنے کی صورت میں شوہر کوان وجوہ کے مدنظر ان حضراتِ محرم کے سامنے اور ان سے ملنے کی اجازت دینے پر پابندی عائد کرنے کی شرعی اجازت ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

فتنہ کا اندیشہ ہواور بگڑنے کا خطرہ ہوتو ان سے بھی پردہ کرایا جائے[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

سالی سے مذاق

سوال:۔زید وعمر مثلاً آپس میں ہمزلف ہیں اورزید مذکورہ اپنی سالی کے ساتھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) وتقضى الحوائج كسوال المتاع وأمثاله من وراء الحجاب، أحكام القرآن للتهانوى ص ۴۰۱ ج۳ تفصيل الخطاب فى تفسير آيات الحجاب، يجب الحجاب على النساء، مطبوعه إدارة القرآن كراچى.

(صفحه هذا) [1] ويخلوبها يعنى محارمه اذاأمن على نفسه فان علم انه يشتهيهااوتشتهيه ان سافر بها اوخلابها اوكان أكبر رايه ذالك اوشك فلايباح له ذٰلک (الهندية ،ج۵/ص ۳۲۸/كتاب الكراهية،الباب الثامن فيما يحل للرجل النظراليه،مطبع كوئٹه)، بحر الرائق كوئٹه ص۱۹۴ ج۸ كتاب الكراهية، فصل فى النظر واللمس، زيلعى شرح كنز ص۱۹ ج۶ كتاب الكراهية، فصل فى النظر والمس، مطبوعه امداديه ملتان.

ناشائستہ مذاق کرتا ہے، اور دواعیٔ جماع کا ظاہراً ارتکاب کرتا ہے، اسی بناپر عمر نے زید کے ساتھ اپنے تعلقات کو ختم کر دیا، لہٰذا زید کا یہ فعل شرعاً جائز ہے اور عمر کا اس طرح زید سے تعلق ختم کر دینا بھی جائز ہے، یا نہیں؟ اور نیز یہ دونوں حضرات امام ہیں، لہٰذا ان دونوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں، یا ظالم اور مظلوم میں کچھ رعایت ہے؟ اور یہ بھی تحریر کریں کہ کن کن لوگوں سے شرعی پردہ درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

یہ طریقہ خلافِ شرع اور ناجائز ہے، سالی کو پردہ کرنا لازم ہے[1] تنہائی اس کے ساتھ حرام ہے[2] اگر زید فہمائش کے بعد بھی اپنی حرکت سے باز نہیں آیا اور اس کے فتنہ سے حفاظت کیلئے عمر نے اس سے قطع تعلق کر دیا اور اپنی بیوی کی اس طرح سے حفاظت کر لی تو بہت اچھا کیا، اس کو ایسا ہی کرنا چاہئے[3] ایسا کرنے سے عمر کی امامت میں کوئی خلل نہیں، زید البتہ خطاوار ہے، اس کو توبہ واحتیاط لازم ہے، ورنہ وہ منصب امامت سے علیحدہ کرنے کے قابل ہوگا[4] جن لوگوں سے کسی وقت بھی نکاح جائز ہے ان سے پردہ کرنا لازم ہے۔[5]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۱۰/۸۵ھ

---

[1] ذهب كثير من العلماء إلى أنه لا يجوز للمرأة الى الرجال الأجانب، بشهوة ولا بغير شهوة اصلاً، احكام القرآن للشيخ ظفر احمد العثمانى، ص ۴۲۲ ج۳ تفصيل الخطاب فى تفسير آيات الحجاب، الآية السادسة، مطبوعه إدارة القرآن كراچى.

[2] الخلوة بالأجنبية حرام، در مختار على الشامى زكريا ص۵۲۹ ج۹ كتاب الحظر والإباحة، فصل فى النظر واللمس، الأشباه والنظائر ص۱۵۹ كتاب الحظر والإباحة، الفن الثانى، مطبوعه اشاعة الاسلام دهلى.

[3] فأما الهجران لأجل المعاصى والبدعة فواجب استصحابه إلى أن يتوب من ذلك، ولا يختلف فى هٰذا، المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم ص۵۳۴ ج۶ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

جیٹھ اور دیور کے پردہ میں فرق

سوال: ۔عورتوں کے لئے پردہ کے لحاظ سے جیٹھ اور دیور میں کچھ فرق تو نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کچھ فرق نہیں [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بھاوج کے ساتھ رہنا اور بھتیجوں سے خدمت لینا

سوال: ۔زید کا انتقال ہوجاتا ہے، بوقت انتقال ان کی بیوی اور چچا زاد بھائی بکر زندہ ہیں، زید اور بکر دونوں لا ولد ہیں، بکر نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی، بکر اپنی دیکھ بھال کرنے کے اہل بیس سال سے نہیں تھے، چنانچہ زید نے ان کو لاکر اپنے پاس رکھا اور زید اور ان کی بیوی نے ان کی ساری خدمت کی اور سب خرچ اٹھایا، بکر کے پاس ۲۵-۳۰/ بیگہ زمین

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) باب النهى عن التحاسد والتدابر الخ، حكم الهجران لأجل المعاصى والبدع، مطبوعه دار ابن كثير دمشق بيروت.

[۴] وكره أمامة العبد ...... والفاسق لعدم إهتمامه بالدين فتجب إهانته شرعاً فلا يعظم بتقديمه للإمامة، مراقى على الطحطاوى ص۲۴۵ باب الإمامة، فصل فى الأحق بالإمامة، مطبوعه مصر، شامى مع الدر المختار زكريا ص۲۹۸،۲۹۹ ج۲ باب الإمامة، قبيل مطلب البدعة خمسة أقسام.

[۵] اس لئے کہ وہ غیر محرم ہیں اور غیر محرم سے پردہ فرض ہے۔راجع: عنوان: ''نامحرم عورتوں کی جگہ پر جانا''۔

(صفحہ ہٰذا) [۱] الحموالموت ،قال ابن حجر تحته سمعت الليث يقول الحمو أخو الزوج وماشبهه من اقارب الزوج من العم ونحوه (فتح البارى ،ج۹/ص ۲۸۹/ باب لايخلون رجل بامرأة الاذو محرم والدخول على المغيبة ،مكتبه يوسفى ديوبند)

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 08-Jin Se Parda Zaruri

تھی، جس پر زید نے کاشت کی اور اس کی آمدنی اور نیز اس سے زیادہ اپنے پاس سے بکر پر خرچ کیا، بکر نے بہت خوشی اور مطمئن زندگی چچازاد بھائی اور بھابھی کے پاس گذاری، اچانک زید کا انتقال ہوگیا، بکر جو نہ اکیلے رہ سکتے ہیں، عمر اور عقل کی کمی کی وجہ سے انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ بھاوج کی زیرنگرانی رہیں گے، اور کسی قیمت پر کہیں اور جانے کے لئے تیار نہیں ہیں، چنانچہ وہ اسی طرح رہ رہے ہیں، زید کی جائیداد میں سے ۳/۴ رحصہ بکر کے نام منتقل کر دیا گیا، اسی طرح روپیہ میں سے بھی ان کا حصہ ان کے نام جمع کر دیا گیا ہے، یہ سب زید کی بیوی نے بخوشی اپنے بھائی کے مشورہ پر کیا، اور بھائی جو بہت ایماندار اور متمول ہے، ان دونوں کی جائداد کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔

(۱) کیا بکر کی چوتھی پانچویں پشت کے بھتیجہ کا شرعی حق ہے، کہ وہ بکر کو اپنی زیرنگرانی رکھیں، اور ان کی جائیداد کی نگرانی اپنے ہاتھ میں لیں؟

(۲) پسر نمبر ۴ ار بہت ہی معمولی حیثیت رکھتے ہیں، اور پچھلے بیس سال میں زید یا بکر کے تعلقات خوشگوار رہے، زید کی بیوہ انکے رشتہ دار یا بکر کے اور زیادہ دور کے رشتہ دار جن کا رشتہ آٹھویں یا نویں پشت سے ملتا ہے، اور جو ایماندار اور متمول ہیں شرعاً ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بکر اپنی اور اپنی جائیداد کی نگرانی خود نہیں کر سکتے ہیں، جس کی نگرانی ان کے اور ان کی جائیداد کے حق میں مفید ہو اس کو نگراں تجویز کیا جائے، اگر وہ موجودہ بھاوج کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں، اور ان کو ہر طرح کا اطمینان ہے، تو رہ سکتے ہیں، لیکن چونکہ بھاوج شرعاً محرم نہیں، اس لئے انکے ساتھ تنہائی میں نہ رہیں بے پردہ نہ رہیں،[1] یا پھر بھاوج سے شرعی طریقے

[1] الخلوة بالاجنبية حرام (الدرالمختار علی ردالمحتار، ج۶/ص ۳۶۸/کتاب الحظروالاباحة، فصل فی النظر والمس، مطبع کراچی)، **(بقیه اگلے صفحه پر)**

سے نکاح کرلیں، چوتھی پانچویں پشت کا کوئی بھتیجہ خدمت کرنا چاہے تو اسکی سعادت ہے، اس کو خدمت سے منع نہ کیا جائے، خاص کر جبکہ اس کو جائیداد وغیرہ کا کوئی خیال بھی نہ ہو، بلکہ اخلاص سے خدمت کرے۔

(۲) جائیداد کی نگرانی کے لئے تو رشتہ داری پر خیرخواہی مقدم ہے، خدمت کا ہر ایک کو حق ہے، کوئی خطرہ نہ ہو تو خدمت کا موقع دیا جائے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۵/۲/۲۷ھ

چچی اور ممانی سے پردہ

سوال:۔ چچی اور ممانی سے پردہ کرنا ضروری ہے یا دیگر محارم کی طرح ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ دونوں سوتیلی ہوں یا سگی شرعاً اجنبی ہیں ان سے پردہ ایسا ہی ضروری ہے، جیسا کہ غیروں سے [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/ربیع الاول ۶۴ھ

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) الأشباه والنظائر ص ۱۵۹ كتاب الحظر والإباحة الفن الثانى، مطبوعه اشاعت الإسلام دهلى، بزازية على هامش الهندية ص ۳۷۱ ج۶ كتاب الكراهية، التاسع فى المتفرقات، مطبوعه مصر.

(**صفحہ ہٰذا**) [۱] عن عقبة بن عامرؓ قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إياكم والدخل على النساء أى غير المحرمات على طريق التخليلة، أو على وجه التكشف، مرقاة شرح مشكوٰة ص ۴۰۹ ج۳ باب النظر إلى المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعه بمبئى.

بہنوئی کی اولاد سے پردہ

سوال:۔ایک عورت ہے (شادی شدہ) اس کی بہن کے خاوند کا انتقال ہوگیا، اب اس کو اپنے سوتیلے بھانجوں یعنی اپنی بہن کے خاوند کے بچوں سے جو کہ دوسری بیوی سے ہیں پردہ نہ کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پردہ کرنا چاہئے، کیونکہ وہ اجنبی محض ہیں[1]،اس سے نکاح درست ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۰/۷/۵۶ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف ۱۱/رجب ۵۶ھ الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ

بہو کا ساس کے بدن کو دبانا اور مالش کرنا

سوال:۔ایک عورت جو کہ گھر کے زیادہ کام کرنے کی وجہ سے کمزوری کی بناء پر اس کے پورے بدن میں درد ہوتا رہتا ہے،اوراس عورت کی بہواور بالغ اور نابالغ لڑکے بھی موجود ہیں،اس حال میں کیا اس عورت کے بالغ لڑکے اپنی والدہ کی پیٹھ اور کمر پر اسی طرح اس کی ران اور ساق پر روغن وغیرہ کی مالش کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بہو کا اس خدمت کو انجام دینا اہون ہے، ''ینظر الرجل من الرجل سویٰ مابین سرته الیٰ ماتحت رکبتیه ومن محرمه الی الرأس والوجه والصدر

[1] گذشتہ صفحہ کا حاشیہ۱ملاحظہ فرمائیں۔

والساق والعضد ان أمن شهوته لاالی الظهر والبطن والفخذوماحل نظره حل لمسه اھ (درمختار[۱]) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱/۹۳ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱/۹۳ھ

جوان بیٹی، باپ، بہن بھائی کا ایک بستر پر سونا

سوال:۔ جوان بیٹی کا باپ کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر یا بستر پر ایک ساتھ لیٹنا، سونا ازروئے شرع کیا حکم ہے؟ اسی طرح جوان بھائی بہن کا اور اسی طرح جوان بیٹے اور باپ کا ہمراہ لیٹنا اور سونا ازروئے شرع کیسا ہے؟ خلاف شرع ہونے کی صورت میں عتاب الٰہی کی کیا صورت واقسام ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ہرگز اجازت نہیں، یہ سب الگ الگ سویا کریں، حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جب بچے سیانے ہوجائیں ان کے بستر الگ الگ کردو[۲]

---

[۱] الدرالمختار علی الشامی کراچی، ج۶/ص۳۶۷/ فصل فی النظر والمس، البحر الرائق کوئٹه ص ۹۲-۱۹۴ ج۸ کتاب الکراهية، فصل فی النظر واللمس، عالمگیری ص۳۲۸ ج۵ کتاب الکراهية، الباب الثامن فیما یحل للرجل النظر إلیه الخ، مطبوعه دار الکتاب دیوبند.

[۲] عن عمربن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مروا او لادکم بالصلوٰة،وهم ابناء سبع سنین واضربوهم علیها وهم ابناء عشروفرقوا بینهم فی المضاجع(ابوداؤدشریف، ج۱/ص ۷۱/ باب متی یومر الغلام بالصلوٰة)، مطبوعه اشرفی دیوبند، مشکوٰة شریف ص۵۸ ج۱ کتاب الصلوة، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

ترجمہ:۔ حدیث: حضرت عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو، جبکہ وہ سات سال کے ہوں، اور ان کو اس پر مارو، جبکہ وہ دس سال کے ہوں، اور ان کے بستر الگ کردو۔

حدیث پاک کے خلاف کرنے کا نتیجہ یہاں بھی برا ہے، اورآخرت میں بھی برا ہے کوئی عارضی وجہ ہومثلاً کوئی اتنا بیمار ہے کہ بغیر ماں، بہن، بیٹی کے وہ چین سے لیٹ نہیں سکتا اورخدمت کے لئے ان کی ضرورت ہے، تو مجبوری کا حکم دوسرا ہے۔[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خالہ زاد، ماموں زاد بھائی وغیرہ سے پردہ

سوال:۔ ہمارے یہاں اجتماع میں قرآن پاک کا ترجمہ سنایا جاتا ہے، ایک روز پردہ کا ذکر بھی سنایا گیا، پردہ کا ذکر سنتے ہی عورتیں پریشان ہوگئیں، کیونکہ قرآن کریم کا حکم اٹل ہے ،اب یہ تمام عورتیں دریافت کرتی ہیں، کہ ہم تمام منہ ڈھانک لیں یا صرف نگاہیں نیچی کرلیں؟ ہم لوگ سید ہیں سب سے پردہ کرتی ہیں، لیکن ماموں کے بیٹے چچا اور خالہ کے بیٹے سے پردہ نہیں کرتی ہیں، اورسسرال میں دیور، جیٹھ، نندوئی سے پردہ نہیں رکھتی اور کہتی ہیں کہ یہ سب تو گھر کے ہیں، ان سے کیا پردہ صرف نگاہ کا پردہ کافی ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

دیور، جیٹھ، نندوئی، بہنوئی، خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، سب سے پردہ لازم ہے، اگر مکان تنگ ہوتو اتنا پردہ کافی ہے کہ چہرہ نہ کھولا جائے، گھونگھٹ کرلیا جائے، بے تکلفی ہنسی مذاق نہ کیا جائے، ایک جگہ تنہائی نہ ہونے پائے۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹؍۴؍۸۹ھ

---

[۱] المشقة تجلب التيسير والأصل فيها قوله تعالىٰ: يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر الآية الخ، الاشباه والنظائر ص۳۷ الفن الأول، القاعدة الرابعة، مطبوعه مكتبۂ اشاعت الإسلام دهلی، قواعد الفقة ص۱۲۲ رقم القاعدة (۳۲۲) الرسالة الثالثة فی القواعد الفقهية، مطبوعه دار الكتاب ديوبند. (حاشیہ ۲ اگلے صفحہ پر)

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 08-Jin Se Parda Zaruri

سوتیلی والدہ کے ساتھ سفر

سوال:۔ میری سوتیلی والدہ ہے، اور حقیقی والدہ نہیں ہے کیا میرے سفر میں ساتھ سوتیلی ماں جاسکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سوتیلی والدہ محرم ہے اس کے ساتھ سفر کی اجازت ہے، وہ جاسکتی ہے، بشرطیکہ کسی مفسدہ کا اندیشہ نہ ہو[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۱/۹۲ھ

پھوپھی زاد خالہ زاد وغیرہ سے پردہ

سوال:۔ پھوپھی، ماموں کے دامادوں نیز شوہر کے بہنوئی کے سامنے عورت آسکتی

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۲] عن عقبة بن عامرؓ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : إیاکم والدخول علی النساء أی غیر المحرمات علی طریق التخلیة أو علی وجه التکشف فقال رجل : یا رسول اللّٰہ أرأیت الحمو ؟ قال الحمو الموت أی دخوله کالموت مهلک ...... والمراد بالحمو هنا أقارب الزوج غیر آبائه لان الخوف من الأقارب أکثر والفتنة منهم أوقع لتمکنهم من الوصول الیها الخ مرقاة شرح مشکوٰة شریف ص۴۰۹، ۴۱۰ج۳ باب النظر إلی المخطوبة: الفصل الاول، مطبوعه بمبئی، الخلوة بالأجنبیة حرام، در مختار علی الشامی کراچی ص۳۶۸ج۶ کتاب الحظر والإباحة، فصل فی النظر والمس.

(صفحہ ہذا)[۱] استفید من المقام من عدم جواز السفر للمرأة الابزوج اومحرم خاص بالحرة غیر مجوسی ولا فاسق (یعم الزوج والمحرم) لعدم حفظهما (شامی مع الدر المختار، کراچی، ج۲/ص ۴۶۴/ کتاب الحج ،مطلب فی قولهم یقدم حق العبد علی حق الشرع)، النهر الفائق ص۵۹ج۲ کتاب الحج، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، زیلعی شرح کنز ص۵ج۲ کتاب الحج، مطبوعه امدادیه ملتان.

ہے یا نہیں؟ اس طرح بیوی کی خالہ زاد بہن اور ماموں زاد، پھوپھی زاد بہن ہے کیا ان سب سے پردہ کرنا ضروری ہے، اسی طرح دودھ شریکی خالہ کے شوہر کے سامنے بھی عورت آ سکتی ہے یا نہیں یہ بات بھی لحاظ خاطر رہے کہ مذکورہ اعزہ میں سے بعض ایسے ہیں جو تعطیلات میں اپنے سسرال میں آ کر رہتے، اور ایک ہی گھر میں وہ عورتیں بھی رہتی ہیں، جن کے متعلق مسئلہ پوچھا جا رہا ہے، مثلاً پھوپھی کے داماد اور بعض ایسے ہیں جن کے گھر میں جا کر کبھی کبھی مستقل طور پر ہفتہ عشرہ ماہ پندرہ یوم رہنا ہوتا ہے، مثلاً نندوئی کے گھر جا کر رہنا ہو تو اب نندوئی سے پردہ کا سوال پیدا ہوتا ہے، جس طرح سامنے آنے کیلئے سوال کیا جا رہا ہے، اس کی نوعیت وہ ہی ہوگئی جو نمازی کی ہوتی ہے، کہ سارا بدن ڈھکا رہے، سوائے چہرہ ہاتھ اور پاؤں کے پنجوں کے دودھ شریک خالہ کے لڑکے اور ان کے دامادوں کے سامنے بھی کیا جا سکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان سب سے پردہ لازم ہے، یہ سب نامحرم ہیں، جس سے کسی وقت بھی نکاح جائز ہے اس سے پردہ کیا جائے، مکان تنگ ہونے کی وجہ سے اگر دشواری ہو تو بھی چہرہ نہ کھولے بے تکلف ہنسی مذاق نہ کریں، ایک جگہ تنہائی نہ ہونے پائے جو لوگ اجنبی ہوں ان میں فتنہ کم ہوتا ہے، ان کی ہمت بھی نہیں ہوتی، جو نامحرم عزیز قریب ہوں، ان میں فتنہ زیادہ ہوتا ہے، ان سے بچنے کیلئے بڑے اہتمام کی ضرورت ہے[1] اسی لئے حدیث شریف میں دیور کو موت

---

[1] عن عقبة بن عامرؓ قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : إياكم والدخول على النساء أى غير المحرمات على طريق التخلية أو على وجه التكشف، فقال رجل : يا رسول اللّٰه أرأيت الحمو ؟ قال : الحمو الموت ...... والمراد بالحمو هنا أقارب الزوج غير آبائه لأن الخوف من الأقارب أكثر والفتنة منهم أوقع لتمكنهم من الوصول إليهما، والخلوة بها من غير نكير عليهم بخلاف غيرهم وعادة الناس المساهلة فيه، مرقاة شرح مشكوٰة شريف ص ۴۰۹، ۴۱۰ ج ۳ باب النظر إلى المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعه بمبئى.

فرمایا گیا ہے "**الحمو الموت**"(مشکوٰۃ شریف، ج ۲/ص ۲۶۸/۱)

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررا اللہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۴/۸۹ھ

مطلقہ سے پردہ

سوال:۔ایک شخص نے ایک عورت کوطلاق دیدی ہے، وہ عورت پھر بھی اس کے گھر آتی ہے، حالانکہ اس عورت کا نکاح دوسری جگہ ہو چکا ہے، تو اب وہ شخص کیا کرے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

طلاق کے بعد جب عدت گذر گئی تو وہ عورت بالکل غیر ہوگئی، اس سے میل جول جائز نہیں رہا، لہٰذا پردہ لازم ہے[1]، اور جب اس نے دوسرے آدمی سے نکاح بھی کرلیا ہے، تو اس کو موجودہ شوہر کے حوالہ کر کے اپنے پاس آنے سے بالکل روک دے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۵/۵/۹۲ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۷/۵/۹۲ھ

---

[1] لایجوز النظر الی المرأة (ای الاجنبیة) لمافیه من خوف الفتنة (زیلعی ،ج۶/ص ۱۷/ فصل فی النظروالمس، مکتبه امدادیه ملتان) (ومن عرسه وأمته) فینظر الرجل منهما ...... فخرج المجوسیة والمکاتبة والمشرکة ومنکوحة الغیر ...... فحکمها کالأجنبیة، در مختار مع الشامی ص۳۶۶ج۶ کتاب الحظر والإباحة، فصل فی النظر والمس، مطبوعه کراچی.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل سوم

اعضائے مستورہ کو دیکھنا اور کھولنا

ستر کھول کر کشتی کرنا

سوال:۔ پہلوان کشتی کرتے ہیں، مگر صرف لنگوٹ باندھ کر عام مجمع میں لڑتے ہیں، حالانکہ از روئے شریعت گھٹنوں تک ستر فرض ہے!

الجواب حامداً ومصلیاً!

پہلوانوں کا یہ فعل ناجائز ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ

---

[1] کشف العورة حرام (طحطاویؒ علی المراقی ص ۳۹/ مطبوعه مصری، فصل فیما یجوز به الاستنجاء ومایکره به الخ، العورة من الرجل ما تحت السرة إلی الرکبة إلی قوله : روی الدار قطنی فی حدیث طویل عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال : فإن ما تحت السرة إلی الرکبة من العورة (الحدیث) حلبی کبیری ص ۲۰۹ الشرط الثالث، شرائط الصلوٰة، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، مجمع الأنهر ص ۱۲۲ ج ۱ کتاب الصلوٰة، شروط الصلوٰة، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

گھٹنہ ستر ہے یا نہیں

سوال:۔ اگر ایک آدمی گھٹنہ کھولے تو وہ کیسا ہے؟ اور اس کا فعل حرام ہے یا مکروہ تحریمی یا مکروہ تنزیہی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گھٹنہ حنفیہ کے نزدیک ان اعضاء میں سے ہے جن کا چھپانا واجب اور کھولنا جس سے ستر باقی نہ رہے مکروہ تحریمی ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۵؍۷؍۹۰ھ

کاشت یا مچھلی کا شکار کرتے وقت اگر ستر کھل جائے تو کیا کرے

سوال:۔ ستر عورت کے لئے جو حکم شریعت میں بتلایا گیا ہے، اور جس موقع پر کپڑا یا ستر ترک کرنے کا حکم بتایا گیا ہے، اس کے علاوہ اوقات مثلاً زمین میں بوتے وقت میں جب کہ پانی گھٹنہ کے اوپر ہو تو کپڑا اٹھانا پڑتا ہے، یا مثلاً راستہ میں کمر تک ہوتا ہے، یا مثلاً مچھلی پکڑتے وقت کہ اس صورت میں کپڑا ستر سے اوپر اٹھانا پڑتا ہے، بغیر اس کے کام نہیں ہو پاتا از روئے شریعت کیا کام کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب پانی کمر تک ہو تو بغیر لنگی اس میں داخل ہونے میں مضائقہ نہیں، راستہ چلتے ہوئے

---

[۱] فالركبة من العورة لرواية الدار قطنى ماتحت السرة الى الركبة من العورة لكنه محتمل والاحتياط فى دخول الركبة ولحديث علىؓ قال : قال رسول الله ﷺ الركبة من العورة الخ شامى زكريا، ج۲/ص ۷۶/ باب شروط الصلوٰة، مطلب فى سترالعورة، حلبى كبيرى ص ۲۰۹ شرائط الصلوٰة، الشرط الثالث، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق كوئٹه ص ۲۶۹ ج ۱ كتاب الصلوٰة، شروط الصلاة.

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 09-Aazai Mastoora

اور شکار کرتے ہوئے، اور کھیتی کرتے ہوئے اس کا اہتمام کیا جائے کہ جس حصہ بدن کا چھپانا ضروری ہے وہ نہ کھلے بے خیالی میں گھٹنہ یا ران کھل جائے تو اس کو پھر ڈھانک لینا چاہئے، یہی احتیاط ہے قصداً دوسروں کے سامنے نہ کھولیں[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۱/۶/۱۸ھ

الجواب صحیح العبد نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۹۱/۶/۱۸ھ

اپنا ستر کھولنا

سوال:۔اپنا ستر بوقت حاجت یا دوسری ضرورتوں کے علاوہ دیکھتے رہنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مورث نسیان ہے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بیوی کے ستر کو دیکھنا

سوال:۔اپنی بیوی کے ستر کو دیکھنا کیسا ہے؟ ساتھ ہی اندورنی وبیرونی ستر کی تفصیل فرماویں؟

---

[1] وينظر الرجل من الرجل سوى مابين سرته الیٰ ماتحت ركبته قال الشامی حتی ان كاشف الركبة ينكر عليه برفق الخ الدرالمختار مع الشامی زكريا ،ج۹/ص ۲۵۶/ كتاب الحظر والاباحة،فصل فی النظر والمس، مجمع الأنهر مع سكب الأنهر ص۲۰۰ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[2] ان النظر الی العورة يورث النسيان (زيلعی ،ج۶/ص۱۸/ فصل فی النظر والمس، مكتبه امداديه ملتان، مجمع الأنهر مع سكب الأنهر ص ۲۰۱ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

الجواب حامداً ومصلیاً!

اجازت ہے،[1] لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے، "وما رأی منی وما رأیت منه الحدیث[2]"، فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ڈاکٹر کے سامنے اپنا بدن کھولنا

سوال: ۔ اللہ تعالیٰ نے جو پردہ کا اور نامحرم سے چھپنے کا حکم پارہ ۱۸/رکوع ۱۰/آیت ۴/ میں فرمایا ہے، اس میں کوئی استثناء بھی مرض وغیرہ کی حالت میں نامحرم معالج کے روبرو بے حجاب ہونے کا اور اپنے تمام جسم کو تصرف میں دینے کا دیا ہے یا نہیں؟ اگر کوئی زوجہ ایسا فعل کرے تو اپنے خاوند کے ناموس میں خلل ڈالا کہ نہیں، اور ایسی صورت میں شوہر کو اس سے باز پرس کا حق ہے یا کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس حصۂ جسم کو چھپانا فرض ہے، اگر اس میں کوئی تکلیف زخم وغیرہ ہو کہ بغیر معالج کے سامنے کھولے علاج نہ ہوسکتا ہو تو صرف اتنا حصہ شدت ضرورت کے وقت کھولنا شرعاً درست ہے، اس سے زیادہ نامحرم کے سامنے کھولنا جائز نہیں، "وینظر الطبیب الیٰ

---

[1] وینظر الرجل إلی جمیع بدن زوجته حتی فرجها والأولیٰ ترکه، سکب الأنهر مع مجمع الأنهر ص ۲۰۱ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوه، زیلعی شرح کنز ص۱۸ ج۶ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس، مطبوعه امدادیه ملتان.

[2] جمع الوسائل، ج۲/ص ۵۳۳/ باب ماجاء فی حیاء رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم، مکتبه اعزازیه دیوبند، مرقات، ج۳/ص ۴۱۴/باب النظر الی المخطوبة الخ، الفصل الثالث، مطبوعه اصح المطالع بمبئی، **ترجمه:** - نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ستر دیکھا نہ میں نے آپ کا ستر دیکھا۔

موضع مرضها اھ کنز،وفی نظر الطبیب الی موضع المرض ضرورة فیرخص لهم احیاء لحقوق الناس ودفعاً لحاجتهم فصار کنظر الختان والخافضة وكذا ينظر الیٰ موضع الاحتقان للمرض لانه مداواة. وینبغی للطبیب ان یعلم امرأة ان امکن لان نظر الجنس اخف وان لم یمکن ستر کل عضومنها سوی موضع المرض ثم ینظر ویغض بصرهٗ عن غیر ذٰلک الموضع ما استطاع لأن ماثبت للضرورة یتقدر بقدر الضرورة والاصل ان لایجوز النظر الیٰ امرأة لما فیه من خوف الفتنة ولهٰذا قال علیه السلام : المرأة مستورة اھ زیلعی[۱] بتغیر''

اس میں بہتر یہ ہے کہ معالج کسی عورت کو علاج سکھلا دے اور وہ عورت علاج کردے تا کہ مرد کے سامنے کھولنے کی نوبت ہی نہ آوے، اگر یہ دشوار ہو تب مرد کے سامنے کھولنے کی اجازت ہے اور تمام بدن معالج کے تصرف میں دینا یا معالج کا موضع مرض کے علاوہ کسی دوسرے حصہ کو دیکھنا ہرگز درست نہیں، اگر بغیر شرعی ضرورت کے عورت اپنا جسم غیر محرم کے سامنے کھولے یا اس سے تعلقات قائم کرے یا اس سے ہمکلام ہو یا شوہر کے ساتھ گستاخی اور بے ادبی سے پیش آئے، تو شریعت نے اجازت دی ہے کہ ایسی حالت میں شوہر اس کو سزا دے'' یعزر المولیٰ عبده والزوج زوجته علیٰ ترکها الزینة الشرعیة مع قدرتها علیها، وترکها غسل الجنابة، وعلی الخروج من المنزل لو بغیر حق، وترک الاجابة الی الفراش لوطاهرة من نحو حیض. ویلحق بذٰلک لوضربت ولدها الصغیر عند بکاء، اوضربت جاریته غیرة ولاتتعظ بوعظه اوشتمته، ولوبنحوحمار، اوإدعت علیه أو مزقت ثیابه، اوکلمة لیسمعها

---

[۱] زیلعی، ص۱۷، ۱۸ ج۶ فصل فی النظر والمس، کتاب الحظر والاباحة، مکتبه امدادیه ملتان پاکستان، مجمع الأنهر ص۱۹۹، ۲۰۰ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، بحر الرائق کوئٹه ص۱۹۲ ج۸، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر واللمس.

اجنبی او کشفت وجهها لغیر محرم او کلمته اواعطت مالم تجرالعادة به بلااذنه والضابطة کل معصیة لاحدفیها فللزوج والمولیٰ التعزیر اھ[۱] درمختار۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

برہنہ ہوکر غسل کرنا

سوال:۔ حنفی مسلک کے لوگ ہمارے یہاں ننگے ہوکر غسل کرتے ہیں، اور شیعہ لوگ آکر کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں کہیں نہیں لکھا کہ غسل ننگے ہوکر کرو، اور غسل کرنے کے بعد ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنے سے وضو نہیں ہوتا، اور نہ نماز ہوتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

تنہائی کی جگہ میں ننگے ہوکر نہانا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور یہ حدیث شریف بخاری[۲] ومسلم شریف[۳] میں ہے، غسل کے بعد مستقل وضو کی ضرورت نہیں، ''کان

---

[۱] الدرالمختار علی الشامی زکریا ص۱۲۸، ۱۲۹ ج۶، کتاب الحدود، باب التعزیر، البحرالرائق کوئٹہ ص۴۹ ج۵، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، النهر الفائق ص۱۷۲، ۱۷۳، ج۳، فصل فی التعزیر، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[۲] عن ام هانی بنت ابی طالب تقول ذهبت الیٰ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عام الفتح فوجدته یغتسل وفاطمة تستره فقال من هذه فقلت انا ام هانی.

''عن میمونة قالت سترت النبی ﷺ وهو یغتسل من الجنابة فغسل یدیه ثم صب بیمینه علی شماله فغسل فرجه ومااصابه ثم مسح بیده علی الحائط اوالارض ثم توضاء وضؤه للصلوٰة غیر رجلیه ثم افاض علی جسده الماء ثم تنحی فغسل قدمیه (بخاری شریف، ج۱/ص ۴۲/، کتاب الغسل، باب التستر فی الغسل عند الناس، مطبوعه اشرفی دیوبند.

[۳] مسلم شریف، ج۱/ص ۱۵۳/، کتاب الحیض، باب تستر المغتسل بثوب ونحوه، مطبوعه رشیدیه دهلی. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایتوضأ بعد الغسل رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ ومشکوٰۃ شریف"[۱] فقط واللہ اعلم بالصواب

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷/۶/۹۰ھ

غسل خانہ میں ننگے ہوکر غسل کرنا

سوال:۔(الف) غسل خانہ میں بالکل ننگے ہوکر غسل کرنا کیسا ہے؟

(ب) اوراگر وہ مصر ہوتو پھر اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(الف) درست ہے[۲] (ب) کس بات پر مصر ہے؟ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۴/۹۲ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۴/۹۲ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) "وفی تقریر مولانا محمد حسن المکی التستر عند الغسل فی الخلوۃ وترکہ سواء بل الاول ترکہ لان النبی ﷺ ماتستر فی الخلوۃ اصلا الخ، لامع الدراری ص ۱۲۲ ج ۱ کتاب الغسل، باب من إغتسل عرنا وحدہ، مطبوعہ مکتبۃ الرشید سھارنپور.

ترجمہ:۔ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا،اور حضرت فاطمہؓ پردہ کئے ہوئے تھیں، آپ نے ارشاد فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا ام ہانی ہوں! ''حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پردہ کئے ہوئے تھی،اور آنحضرت غسل جنابت فرمارہے تھے، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے،اور پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا،اور شرمگاہ کو اور جہاں ناپاکی لگی تھی اس کو دھویا پھر اپنے ہاتھ کو دیوار یا زمین پر رگڑا پھر نماز جیسا وضو کیا، پیروں کے دھونے کے علاوہ پھر تمام بدن پر پانی بہایا، پھر ایک طرف ہٹ کر پیروں کو دھویا۔

(صفحہ ہٰذا) [۱] مشکوٰۃ شریف ،ص۴۸/ باب الغسل ،الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

ترجمہ:۔حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

[۲] یجوز أن یتجرد للغسل وحدہ. طحطاوی علی المراقی ،ص۸۴/مصری ،فصل فی آداب الاغتسال، حلبی کبیری ص ۵۱ سنن الغسل، مطبوعہ سھیل اکیڈمی لاھور.

غسل خانہ میں برہنہ ہوکر غسل کرنا

سوال:۔ غسل خانہ میں مرد یا عورت برہنہ ہوکر غسل کرسکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب کہ وہاں پردہ ہے، کوئی دیکھتا نہیں ہے، تو برہنہ غسل سب کیلئے درست ہے۔[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ننگے ورزش کرنا

سوال:۔ زید پہلوانی کرتا ہے لیکن ستر کھلی رہتی ہے، صرف قبل ودُبر پر لنگوٹ رہتی ہے کسرت کے وقت تنہائی میں بھی ہوتا ہے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تنہائی میں اس طرح ورزش منع نہیں، لوگوں کے سامنے اس طرح ستر کھول کر درست نہیں۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

سید احمد علی سعید دارالعلوم دیوبند ۲۱/۴/۸۶ھ

---

[۱] یجوز أن یتجرد للغسل وحده. طحطاوی علی المراقی، ص ۸۴/مصری، فصل فی آداب الاغتسال، حلبی کبیری ص ۵۱ سنن الغسل، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور، شرح نووی علی ھامش المسلم ص ۱۵۴ ج ۱ کتاب الحیض، باب جواز الإغتسال عریاناً فی الخلوۃ.

[۲] وسترعورته ووجوبه عام ای فی الصلوٰۃ وخارجها ولوفی الخلوۃ ای اذاکان خارج الصلوٰۃ یجب الستر بحضرۃ الناس اجماعاً وفی الخلوۃ علی الصحیح **(بقیہ اگلے صفحہ پر)**

طبیب کا عضوِ تناسل دیکھنا

سوال: ۔ایک حکیم ضعف باہ کے لئے جب مریض کو دیکھتا ہے تو عضوِ تناسل کو بھی دیکھتا ہے، کیونکہ اس سے تشخیص میں بڑی مدد ملتی ہے، اس کو ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر بغیر دیکھے علاج نہیں ہوسکتا تو مجبوراً گنجائش ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۴/۱۴۰۱ھ

ولادت سے ساتویں روز برہنہ کرکے نہلانا

سوال: ۔ایک لڑکی کو بچہ پیدا ہوا ساتویں روز اس کو بالکل برہنہ کرکے نہلایا گیا، جس میں تین عورتیں اور شامل تھیں، یہ شرعاً کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی عورت کو عورتوں کے سامنے بھی بالکل برہنہ ہونا جائز نہیں[۲] خواہ نہانے کیلئے ہو یا

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) ......ثم ان الظاهر ان المراد بمایجب ستره فی الخلوة خارج الصلوٰة هومابین السرة والرکبة فقط علی الصحیح الالغرض صحیح کتغوط واستنجاء (ملخصاً شامی کراچی، ج ۱/ص ۴۰۴/ مطلب فی ستر العورة، باب شرط الصلوٰة، البحر الرائق کوئٹه ص ۲۶۹ ج ۱ باب شروط الصلاة.

(صفحه هذا) [۱] ویجوز النظر الی الفرج للخاتن وللقابلة وللطبیب عند المعالجة الخ، عالمگیری ج۵/ص ۳۳۰/ مطبوعه کوئٹه، کتاب الکراهیة، الباب الثامن فیما یحل للرجل النظر الخ، مجمع الأنهر مع سکب الأنهر ص ۱۹۹ ج ۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[۲] جازللمرأة أن تنکشف للمرأة مومنة کانت اوکافرة حرة کانت اوامة الامابین سرتها ورکبتها، تفسیر مظهری، ج ۶/ص ۴۹۸/سورة النور، (بقیه اگلے صفحه پر)

کسی اور مقصد کیلئے ہو، پردہ کرکے نہایا جائے، جہاں اسکے جسم کوکوئی نہ دیکھے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/ ۷/ ۸۸ھ

کاشتکاروں کے لئے کشف عورت

سوال:۔اگرکاشتکارستر عورت نہ چھپاوے اور جب تک کاشتکاری کا کام کرے اس وقت تک کھولے رکھے ،اگران کواس پرتنبیہ کی جاتی ہے کہ ستر عورت کوڈھانکوتواس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہم اس سے مجبور ہیں ،تو کیا ایسا کرنا یاایسا کہنا ان کا درست ہے، ازروئے شرع شریف؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ایسا کرنا اورایسا کہنا خلاف شرع ہے،شریعت کاحکم سب کے لئے ہےکوئی اس سے مستثنیٰ نہیں، ''**يجوز ان ينظر الرجل الى الرجل الا الى عورته كذافى المحيط وعليه الاجماع كذافى الاختيار شرح المختار وعورته مابين سرته حتى تجاوز ركبته كذافى الذخيرة ومادون السرة الىٰ منبت الشعر فى ظاهر الرواية ثم حكم العورة فى الركبة اخف منه فى الفخذوفى الفخذ أخف منه فى السوأة الخ هنديه**.[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) تحت آیت ۳۱/مطبوعه رشيديه كوئٹه، البحر الرائق كوئٹه ص۱۹۳ ج۸ كتاب الكراهية، فصل فى النظر والمس، بدائع الصنائع ص ۲۹۹ ج۴ كتاب الإستحسان، حكم ذوات الرحم بلا محرم، مطبوعه زكريا بكڈپو ديوبند.

(صفحہ ہذا) [۱] فتاوىٰ هنديه ،ج۵/ص۳۲۷/كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل للرجل النظراليه ومالايحل لهٗ، مطبع كوئٹه پاكستان، مجمع الأنهر مع سكب الأنهر ص۲۰۰ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فى النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

گھٹنے کھول کر کھیتی وغیرہ کا کام کرنا

سوال:۔ گھٹنے کھول کر اپنا کام مثلاً کھیتی وغیرہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور دریا وغیرہ میں گھسنے کی حالت میں ضرورۃ پائجامہ یا تہہ بند کو چڑھانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گو بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے، مگر احتیاط اسی میں ہے کہ گھٹنے نہ کھولے [۱]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۵۵/۲۹/۸۷ھ

چار انگل کی لنگوٹی باندھ کر تماشہ دکھانا

سوال:۔ ہمارے یہاں نٹ لوگ کھیل تماشہ کرتے ہیں، یہ لوگ چار انگل کی لنگوٹی باندھ کر کھیلتے ہیں، ڈھول، بجتار ہتا ہے، اور اس پر انعام مانگتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

لوگوں کے سامنے ستر کھولنا اور چار انگل کی لنگوٹی باندھ کر تماشہ کرنا، ناچنا، ڈھول بجانا

---

[۱] والركبة عورة خلافاً للشافعي وحكم العورة في الركبة أخف منه في الفخذ حتى أن كاشف الركبة ينكرعليه برفق(شامی زکریا ،ج۹/ص۵۲۶/کتاب الحظر والاباحة،فصل فی النظر والمس، الركبة عضو مركب من عظم الساق والفخذ على وجه يتعذر تمييزه، والفخذ من العورة والساق ليس من العورة، فعند الإشتباه يجب العمل بالإحتياط، وذلك فيما قلنا، بدائع الصنائع ص۲۹۸ ج۴ كتاب الإستحسان، حكم ذوات الرحم بلا محرم، مطبوعه زكريا ديوبند، زيلعی شرح كنز ص۱۸ ج۶ كتاب الكراهية، فصل فی النظر والمس، مطبوعه امداديه ملتان.

اوراس پر انعام مانگنا سب ناجائز ہے[1]، تماشہ کرنے اور دیکھنے والے اوراس پر پیسے دینے والے سب ہی گنہگار ہیں، سب کو توبہ لازم ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

بے پردگی کی حالت میں اسپتال میں ولادت

سوال:۔ زید کی منکوحہ ہندہ پہلے بچہ کی ولادت کے وقت زید نے گھر پر زچگی کا بندو بست کیا، لیکن بچہ کسی طرح نہ ہوا، مجبوراً اسپتال لیجانا پڑا، اور آپریشن کے ذریعہ بچہ کی پیدائش ہوئی، اسپتال میں پردہ کا کوئی انتظام نہیں، دوسرے بچہ کی ولادت کا وقت قریب ہے، گھر پر انتظام میں جان کا خطرہ ہے، ایسی حالت میں زید کیا کرے؟ اسپتال میں علیحدہ کمرہ لے کر بے پردگی میں کچھ کمی ہوسکتی ہے، تو زید کے پاس کچھ نہیں، قرض لے کر ہی بندوبست کیا جاسکتا ہے، زید کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جب جان کے لالے پڑ جائیں، تو یہ بے پردگی انتہائی مجبوری کے باعث ہے[2]، نہ اختیاری ہے نہ خوشی سے ہے، اللہ پاک اپنے بندوں کی مجبوریوں کو خوب جانتے ہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۳/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۳/۸۸ھ

---

[1] كشف العورة حرام ، طحطاوی علی المراقی، ص ۳۹/ مصری، فصل فيمايجوز به الاستنجاء ومايكره به ومايكره فعله. (بقیہ حاشیہ [2] اگلے صفحہ پر)

ملازمت کے لئے ڈاکٹری معائنہ

سوال:۔ زید میونسپلٹی میں فن تجوید وقرآن شریف اور ضروریات دین کے لئے یا اور کسی شعبہ میں ملازم ہے اور وہ شخص عالم بھی ہے، اور کسی قسم کا مریض نہیں، میونسپلٹی کی طرف سے اس کو ڈاکٹری معائنہ کا حکم دیا، نو سال ملازمت کرنے کے بعد ڈاکٹری معائنہ کی صورت یہ ہے کہ ڈاکٹر انسان کے بدن کو سر سے پیر تک ننگا کر کے بدن کا معائنہ کرتا ہے، حتی کہ ذکر کو ہاتھ میں لیتا ہے، اور دباتا بھی ہے، تاکہ سوزاک و آتشک معلوم کر سکے، اور دبر میں بھی انگلی تک مارتا ہے، تاکہ بواسیر معلوم کر لے، تو کیا ملازمت کے لئے یہ ڈاکٹری کرنا کرانا جائز ہوسکتا ہے یا نہیں؟ مع مذاہب اربعہ ادلۂ اربعہ سے مع حوالہ جات کتب معتبرہ تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس طور پر ڈاکٹری معائنہ کرانا اور کرنا ناجائز ہے، جس حصۂ بدن کو چھپانا فرض ہے اس کو اس غرض کے لئے کھولنا اور نامحرم کو دکھانا اور اس کا ہاتھ لگوانا ہرگز ہرگز جائز نہیں، اگر ملازمت اس شرط کے ساتھ مشروط ہے تو ایسی شرط کو قبول کرنا بھی جائز نہیں، ''**وینظر الرجل الی الرجل الاالعورة وھی مابین السرة والرکبة ثم حکم العورة فی الرکبة اخف منه فی الفخذوفی الفخذاخف منه فی السوأ ة حتی ینکر**

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۱] لایحل للرجل ان ینظر الیھا لکن تعلم امرأة تداویھا فان لم یجدوا امرأة تداویھا ولاامرأة تتعلم ذٰلک اذا علمت وخیف علیھا البلاء اوالوجع اوالھلاک فانه یستر منھا کل شئی الا موضع تلک القرحة(الیٰ قوله) ولافرق فی ھذا بین ذوات المحارم وغیرھن (الھندیة ج۵/ ص۳۳۰/ کتاب الکراھیة، الباب الثامن فی النظر ،مطبع کوئٹه پاکستان)، زیلعی شرح کنز ص۱۷،۱۸ ج۶ کتاب الکراھیة، فصل فی النظر والمس، مطبوعه امدادیه ملتان، البحر الرائق کوئٹه ص۱۹۲ ج۸ کتاب الکراھیة، فصل فی النظر والمس.

علیه فی کشف الرکبة برفق وفی الفخذ بعنف وفی السوأ ة بضرب ان لج ویمس ماحل النظر الیه ای من محارمه اومن الرجل لامن الاجنبیةاھ زیلعی ، ج ٦ / ص ١٨ — ١٩ [۱] اور یہ مسئلہ اجماعی ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں، ستر عورت ائمہ اربعہ کے نزدیک بالاتفاق فرض ہے، "اجمعوا علیٰ ان ستر العورة عن العیون واجب فی الصلوٰة وغیرهااھ میزان الکبریٰ [۲] ج ١ / ص ١٥٦ / لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق [۳] الحدیث۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹ / صفر ۵۹ھ

پانی کو عبور کرتے ہوئے رانیں کھولنا

سوال:۔ جب پانی عبور کرنا ہو اور پانی گھٹنوں سے اوپر تک ہو تو تہہ بند کو رانوں تک اٹھانا اور گھٹنے اور ران کھولنا اس طرح پانی عبور کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ناف سے گھٹنوں تک عورت ہے کسی کے سامنے اس حصۂ بدن کو کھولنا جائز نہیں، نہ نماز میں نہ خارج نماز میں، اس حکم میں ہر مرد عالم ہو یا غیر عالم سب کا حکم ایک ہے، [۴] جو شخص

---

[۱] زیلعی ص ١٩ / ١٨ / ٦، مکتبه امدادیه ملتان پاکستان، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس، البحرالرائق کوئٹه ص ١٩٢ ج٨ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس، مجمع الأنهر مع سکب الأنهر ص ٢٠٠ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[۲] المیزان الکبریٰ للشعرانی ، ج ١ / ص ١٧٦ / باب شروط الصلاة ،مطبوعه مصر.

[۳] مشکوٰة شریف، ج٢/ص ٣٢١/ کتاب الامارة، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم، خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ (حاشیہ ۴ اگلے صفحہ پر)

گھٹنے کھولے اس کو نرمی سے منع کیا جاوے، جوران کھولے اس کو سختی سے منع کیا جائے، البتہ اگر گھٹنے اوررانیں پانی میں چھپ جائیں اور کپڑا بالکل پانی کے قریب رہے، کہ بدن کسی کو نظر نہ آئے تو اس طرح عبور کرنا شرعاً درست ہے ''وینظر الرجل من الرجل الی ماسوی العورة وقد بینت فی الصلوٰة ان العورة مابین السرة الی الرکبة والسرة لیست بعورة خلافالما یقوله ابوحنیفةؒ والشافعیؒ والرکبة عورة خلافاً للشافعیؒ ثم حکم العورة فی الرکبة اخف منه فی الفخذ وفی الفخذ اخف منه فی السوأ ة حتی ینکر علیه فی کشف الرکبة برفق وفی الفخذ بعنف وفی السوأة بضرب ان اصرّاھ مجمع الانھر ، ج ۲ / ص ۵۳۸ /[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور ۱۶/۱۰/۶۴ھ

الجواب صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور ۱۶/۱۰/۶۴ھ

داخلہ کالج یا ملازمت سرکاری کیلئے برہنہ بدن کا معائنہ

سوال:۔آج کل جو پولیس میں بھرتی کے وقت یا کالجوں میں داخلہ کے وقت آدمی کو ننگا کر کے اس کا ڈاکٹری معائنہ کرتے ہیں، کیا یہ جائز ہے کیونکہ کشف عورت تو حرام ہے؟

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [2] والرابع : ستر عورته ووجوبه عام أی فی الصلاة وخارجها ولو فی الخلوة علی الصحیح ...... وهی للرجل ما تحت سرته إلی ما تحت رکبته، در مختار مع الشامی کراچی ص ۴۰۴ ج ۱ باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة.

(صفحہ ہٰذا) [1] ملتقیٰ الأبحر مع مجمع الانھر ، ج ۴/ ص ۳۰۰/ کتاب الکراھیة ،فصل فی النظر، مکتبه دارالکتب العلمیة بیروت، البحرالرائق کوئٹه ص ۱۹۲ ج ۸ کتاب الکراھیة، فصل فی النظر واللمس،

الجواب حامداً ومصلیاً!

کشفِ عورت کے لئے یہ ضرورت شرعاً معتبر نہیں کیونکہ نہ اس پر مدار صحت ہے نہ مدار زندگی کوئی اور بھی شرعی ضرورت اس پر موقوف نہیں، تحصیل علم جس کے لئے یہ معائنہ کرایا جاتا ہے، اولاً خود محل کلام ہے کہ بہت سے عقائد اسلام کے خلاف اس پر مرتب ہوتے ہیں، دوسرے یہ داخلہ کالج پر موقوف نہیں، خارجی طریق سے بھی اس کی تحصیل ممکن ہے، پولیس کی ملازمت میں بہت سے مواقع پر قانوناً خلاف شرع کرنے پر آدمی مجبور ہوتا ہے، نیز اس پر کچھ معیشت کا بھی مدار نہیں، بغیر اس کے بہت بڑی مخلوق آسائش کے ساتھ موافق شرع زندگی بسر کرتی ہے، پس صورت مسئولہ میں ارتکاب حرام کی ہرگز گنجائش نہیں، بلکہ اجتناب واجب ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶/۴/۵۷ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور ۶/ ربیع الثانی، ۵۷ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور ۶/۴/۵۷ھ

حیض ونفاس وغیرہ میں ستر دیکھنا اور صحبت کی دعاء

سوال:۔صحبت کے وہ کون چار طریقے مشہور ہیں، نیز اس کی دعا کیا ہے، اگر کسی نے غیر حیض میں ناف اور گھٹنے کے بیچ دیکھا ہے تو گنہگار ہوگا اور حیض یا نفاس کے دنوں میں تو کیا گناہ ہوگا؟

---

[1] ویحرم النظر الی العورة الاعند الضرورة ولایتجاوز قدرالضرورة الخ مجمع الانهر، ج۴/ص ۱۹۹/ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر،مکتبه دارالکتب العلمیة بیروت، عن النوّاس بن سمعان قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق، مشکوٰة شریف ص ۳۲۱ ج۲ کتاب الأمارة والقضاء، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

الجواب حامداً ومصلیاً!

دعا یہ ہے " بسم اللّٰہ اللّٰھم جنبنا الشیطٰن وجنب الشیطن مارزقتنا (عمل الیوم واللیلة[1]) نیز صحبت سے پہلے "رب اعوذبک من ھمزات الشیاطین واعوذبک رب ان یحضرون" پڑھنا مستحسن ہے[2]۔

صحبت کے چار طریقے مجھے معلوم نہیں بیوی کو غیر حیض میں برہنہ دیکھنے سے گناہ نہیں[3]، البتہ حیض ونفاس میں ناف اور گھٹنے کے درمیان سے احتیاط چاہئے[4] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۵/۹/۹۶ھ

---

[1] عمل الیوم والليلة لابن السنى ،ص۱۶۴ /مطبوعه دائره معارف حيدرآباد)، مطبوعه مؤسسة الكتب الثقافية بيروت ص ۲۱۵ باب ما يقول إذا جامع أهله، رقم الحديث (۶۰۸)

[2] وقوله تعالیٰ "وقل رب اعوذبک من همزات الشياطين و قوله تعالیٰ واعوذبک رب ان يحضرون أى فى شئى من امرى ولهذاأمربذكر الله فى ابتداء الا مور وذٰلک لطردالشيطان عندالاكل والجماع والذبح وغير ذٰلک من الامورتفسير ابن كثير ، ج۳/ص ۴۰۸/ سورة مؤمنون، آيت۹۷/۹۸ تجارية مصطفى احمد الباز مكة المكرمة.

[3] وينظر الرجل من الرجل سوى مابين سرته الى ماتحت ركبته ومن عرسهٖ وامته الحلال الیٰ فرجها بشهوة وغيرها (درمختار مع الشامى كراچى، ج۶/ص۳۶۶/ كتاب الحظر والاباحة، فصل فى النظر والمس، عالمگيرى كوئٹه ص۳۲۷ج۵ كتاب الكراهية، الباب الثامن، مجمع الأنهر ص ۲۰۱ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فى النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت،

[4] يجتنب الرجل من الحائض ماتحت الازار عندالامام (شامى كراچى، ج ۱/ص ۲۹۲/ كتاب الطهارة ،باب الحيض، سكب الانهر على مجمع الانهر ص ۷۹/۱، باب الحيض، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل چهارم

اجنبی عورتوں سے تنہائی، میل جول اور مس کرنا

نامحرم کے ساتھ تنہائی اگرچہ وہ متدین ہو

سوال:۔ اگر زید اپنی زوجہ اور لڑکے اور لڑکی کو خالد کی سرپرستی میں دیدے تو کیا ایسی صورت میں وہ قابل لعن وطعن ہوگا یا لائق مبارکباد؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر خالد سرپرستی کا اہل ہے، تربیت سے واقف ہے متدین ہے تو کوئی لعن وطعن نہیں حق تعالیٰ فتنہ سے بچائے، لڑکی کا نامحرم کے ساتھ رہنا یا بے پردہ اس کے پاس جانا، تنہائی کرنا جائز نہیں[1]، اگرچہ وہ متدین ہو۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۱/۳/۹۵ھ

---

[1] الخلوة بالاجنبية حرام الدرالمختار على ردالمحتار ، ج۶/ص۳۶۸/کتاب الحظروالاباحة، فصل فی النظر. (مطبع کراچی)، بزازية على هامش الهندية ص۳۷۱ج۶ کتاب الكراهية، التاسع فی المتفرقات، مطبوعه مصر.

نامحرم کے ساتھ تنہائی

سوال:۔خلاصۂ سوال یہ ہے کہ مہر علی اور محمد رضا دونوں دوست ہیں، محمد رضا نے مہر علی سے کہا کہ میرے لئے بازار سے بیل لانا، وہ لینے کے لئے گئے مگر ملا نہیں، یہ کہنے کے لئے شام کو مہر علی محمد رضا کے گھر گئے، جب کہ اس کے بیوی بچے موجود تھے، گھر میں جا کر مہر علی صحن میں بیٹھ گئے، وہ یہ بتلانے گئے تھے کہ بیل ملا نہیں، مگر مہر علی کی زوجہ جو بدکلام اور لڑاکو ہے، اس نے یہ کیا کہ اپنے گھر سے فوراً اس مکان پر آئی اور دروازہ بند کر دیا اور خود اپنے شوہر مہر علی کو بدنام کیا اور ان کو ذلیل کیا کہ محمد رضا کی بیوی سے اس کا ناجائز تعلق ہے، اس صورت میں اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

دراصل مہر علی کے پاس بہت سے جانور ہیں، جن کی دیکھ بھال نہیں ہوتی، اس لئے شکایت مہر علی کی زوجہ کو ہے کہ ہم سے یہ جانور نہیں پلتے ہیں، بہر حال اس واقعہ کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

مرد کو نامحرم عورت کے پاس اس طرح شام کے وقت مکان میں جا کر بیٹھنا مناسب نہیں[1] اس سے احتیاط کی جائے، بیل خریدنے کے متعلق بات کرنے کیلئے بلکہ بتانے کیلئے کہ ''خریدا ہے یا نہیں'' مکان کے اندر جانے کی بالکل ضرورت نہیں تھی، دروازہ پر کھڑے ہوکر بتا کر چلے جاتے ،عورت کا باہر سے دروازہ بند کر کے شوہر کو بدنام اور ذلیل کرنا بڑی ذلیل

[1] الخلوة بالاجنبية حرام. الدرالمختارعلى ردالمحتار، ج۶/ص۳۶۸/كتاب الحظر والاباحة، فصل فى النظر.(مطبع كراچى)، سكب الأنهر على هامش المجمع ص۲۰۳ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فى النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

حرکت ہے، اگر اس کو اپنے شوہر کے گھریلو معاملات کے متعلق کوئی شکایت تھی اس کی وجہ سے زنجیر لگا کر بدنام کرنا نہایت کمینہ پن ہے اسکولازم ہے کہ شوہر سے معافی مانگے، اور اپنی غلطی اور حماقت کا اقرار کرکے آئندہ ہمیشہ کے لئے ایسی حرکت سے اجتناب کرے[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

نامحرم کے ساتھ رکشہ میں بیٹھنے کی سزا

سوال:۔ میں ایک ساٹھ سال کی عورت ہوں اور ۶۵ سال کے ایک مرد کے ساتھ بازار سے گھر تک رکشا میں بیٹھ گئی، جب میں گھر پہنچی تو میرے سماج نے مجھے اپنے سماج سے باہر کردیا، تو آپ سے یہی کہنا چاہتی ہوں کہ اگر میں اس کے ساتھ بیٹھ کر گئی تو کیا گناہ ہے؟ اگر میں نے اس کے ساتھ کوئی گناہ بھی کیا ہو، کیا سزا ہے یا کیا کفارہ ہے، کہ اس کو میں ادا کروں اور سماج میں شامل ہوسکوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نامحرم سے پردہ لازم ہے[۲] اس طرح اس کے ساتھ رکشا میں بیٹھ کر آنا کہ بدن سے

---

[۱] قال علی بن أبی طالبؓ : دخلت علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم أنا وفاطمةؓ : ووجدناہ یبکی بکاءً شدیداً ع فقلت لہ : فداک أبی وأمی یا رسول اللّٰہ ما الذی أبکاک ؟ قال: یا علی لیلة اسری بی إلی السماء رأیت نساء من أمتی یعذبن بأنواع العذاب فبکیت لما رأیت من شدة عذابھن الی قولہ: ورأیت إمرأة معلقة بلسانھا والحمیم یصب فی حلقلھا ...... وأما التی کانت معلقة بلسانھا فإنھا کانت تؤذی زوجھا الخ، کتاب الکبائر للذھبی ص ۱۴۹ الکبیرة السابعة والأربعون، مطبوعہ نزار مصطفی الباز. (حاشیہ ۲ اگلے صفحہ پر)

بدن لگے درست نہیں ہے[۱] اگر اس کے علاوہ بھی کوئی گناہ کیا ہو تو جیسا گناہ ہو ویسی ہی اس کی سزا ہوگی، اب موجودہ وقت میں شرعی سزا کے شرائط موجود نہ ہونے کی وجہ سے اصلی سزا نہیں دی جاسکتی، سماج سے الگ کر دینا ہی سزا ہے، توبہ استغفار کے بعد جب اطمینان ہو جائے کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا، اور پردہ کا اہتمام کیا جائے گا، تو سماج میں شامل کرلیا جائے[۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۹/۹۰ھ

نامحرم عورتوں کی جگہ پر جانا

سوال:۔ اگر نامحرم عورت سے تنہائی میں بھی نہ ملے اور نہ اس کے چہرہ کی طرف نظر ڈالے، تب بھی ایسی جگہ جانا جائز ہے جہاں نامحرم عورتیں ہوں، عام ہے کہ معمر ہوں یا غیر معمر، جو عورتیں پردہ میں رہتی ہیں، لیکن دیندار سے پردہ کرتی ہیں اور ان کے سامنے سر وغیرہ

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) [۲] أن النساء ایضاً مأمورات بغض البصر عن الرجال الأجانب كما ان الرجال مأمورون بغض البصر عن النساء الاجنبيات، أحكام القرآن للتهانوى ص۴۳۶ ج۳ تفصيل ما انتظمت الآية السادسة من الأحكام، مطبوعه إدارة القرآن كراچى.

(**صفحہ ہٰذا**) [۱] وما حل نظره حل لمسه إذا أمن الشهوة على نفسه وعليها إلا من أجنبية فلا يحل مس وجهها وكفها وإن أمن الشهوة لأنه أغلظ، در مختار على الشامى كراچى ص۳۶۷ ج۶ كتاب الحظر والإباحة، فصل فى النظر والمس، البحرالرائق كوئٹه ص۱۹۴ ج۸ كتاب الكراهية، فصل فى النظر واللمس، زيلعى شرح كنز ص۱۹ ج۶ كتاب الكراهية، فصل فى النظر والمس، مطبوعه امداديه ملتان.

[۲] وهذا الهجران الذى ذكرناه هو الذى يكون عن غضب لأمر جائز لا تعلق له بالدين فأما الهجران لأجل المعاصى والبدعة فواجب إستصحابه إلى أن يتوب من ذلك ولا يختلف فى هٰذا، المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم ص۵۳۴ ج۶ كتاب البر والصلة باب النهى عن التحاسد والتدابر والتباغض وإلى كم تجوز الهجرة ؟ مطبوعه دار ابن كثير بيروت.

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 10-Ajnabi Aurton Se Tanhai

ڈھک کر آتی ہیں ان کے یہاں جانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس طرح عورت کو نامحرم مرد سے پردہ کرنا لازم ہے، مرد کو بھی نامحرم عورت سے بچنے کی کوشش لازم ہے[1] لہٰذا ایسی جگہ ہرگز نہ جائے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ ۲۱/۷/۹۴ھ

نامحرم کو چوڑیاں پہنانا

سوال:۔ ایک مسلمان آدمی جو چوڑیوں کا کام کرتا ہے، یعنی چوڑی پہنانے کا پیشہ ہے، نیز ذریعۂ معاش بھی یہی ہے، اور وہ شخص مختلف گاؤں میں جا کر چوڑیاں پہناتا ہے، اور فروخت بھی کرتا ہے، اور غیر محرم عورتوں کا ہاتھ پکڑ کر چوڑیاں پہناتا ہے، تو اس کا پہنانا کیسا ہے؟ اور شریعت اس کے بارے میں کیا فیصلہ کرتی ہے، لہٰذا جواب مطلوب ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ طریقہ شرعاً جائز نہیں ہے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] أن النساء مأمورات بغض البصر عن الرجال الأجانب كما أن الرجال مأمورون بغض البصر عن النساء الأجنبيات إلى قوله كما يحرم نظر الرجل إلى المرأة يحرم نظرها إليه، ولو بلاشهوة ولا خوف فتنة، أحكام القرآن للشيخ ظفر احمد التهانوى ص۴۳۶ ج۳ تفصيل الخطاب فى تفسير الحجاب، تفصيل ما انتظمت الآية السادسة من الأحكام، مطبوعه إدارة القرآن كراچى، روائع البيان تفسير آيات الأحكام ص۱۴۵ ج۲ المحاضرة السادسة آيات الحجاب والنظر، مطبوعه دار السلام مكة المكرمة.

[2] وماحل نظره حل لمسه الامن اجنبية فلايحل مس وجهها وكفها الخ (الدرالمختار على الشامى زكريا، ج۹/ص ۵۲۸/كتاب الحظروالاباحة، فصل فى النظر والمس)، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

نامحرم کا چوڑی پہنانا

سوال:۔ چوڑیاں پہنانے والے پردہ نشین عورتوں کو یا غیر پردہ نشیں عورتوں کو چوڑیاں پہناتے ہیں، مردوں کا چوڑیاں پہنانا از روئے شرع کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

منع ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ

کاروبار میں نامحرم کو ہاتھ لگانا

سوال:۔ایک شخص جو کہ عورتوں کو چوڑی پہنانے کا کاروبار کرتا ہے، وہ سب عورتوں کو اپنی ماں بیٹی تسلیم کرتا ہے، غلط نظر نہیں ڈالتا، دوسرا کاروبار اس کے لئے مشکل ہے، تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نامحرم کو ہاتھ لگانا درست نہیں[2]، اگر چہ کوئی نامناسب خیال اسکے دل میں نہ آئے، اپنی بیوی بہن وغیرہ کسی کے ذریعہ یہ کام انجام دیا جائے تو درست ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) البحر الرائق کوئٹه ص ۱۹۴ ج۸ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر واللمس، تبیین الحقائق ص ۱۹ ج۶ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس، مطبوعه امدادیه ملتان.

(**صفحہ ہذا**) [1] ملاحظہ ہو گذشتہ صفحہ کا حاشیہ [2]۔

[2] ملاحظہ ہو عنوان: نامحرم کو چوڑیاں پہنانا۔

سالی اور دیور کے ساتھ گفتگو

سوال:۔ عمر اپنی بالغ سالی کے ساتھ بات کرسکتا ہے یا نہیں؟ اور عمر کی بیوی کا دیور کے ساتھ بات کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عمر کا سالی سے بات کرنا وقت ضرورت پردہ کے ساتھ جائز ہے[1]، لیکن بے پردہ ہوکر سالی کے سامنے آنا اور بے تکلفی سے ہنسی مذاق کرنا، تنہائی میں ملنا جائز نہیں[2]، ایسا ہی حال عمر کی بیوی کا اپنے دیور کے ساتھ ہے۔[3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

---

[1] فانا نجيزالكلام مع النساء للاجانب ومحاورتهن عندالحاجة (شامی نعمانيه ، ج ۱/ص ۲۷۴/ باب شروط الصلوٰة) مطلب فی ستر العورة، شامی زکریا ص ۷۹ ج ۲، وتقضی الحوائج كسوال المتاع وأمثاله من وراء الحجاب، أحكام القرآن للشيخ ظفر احمد العثمانیؒ ص ۴۰۱ ج ۳ تفصيل الخطاب فی تفسير آيات الحجاب، يجب الحجاب على النساء، مطبوعه إدارة القرآن كراچی.

[2] الخلوة بالأجنبية حرام، سكب الأنهر على هامش المجمع ص ۲۰۳ ج ۴ كتاب الكراهية، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، الأشباه والنظائر ص ۱۵۹ كتاب الحظر والإباحة، الفن الثانی مطبوعه مكتبۂ إشاعت الإسلام دهلی.

[3] عن عقبة بن عامرؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : إياكم والدخول على النساء، فقال الرجل من الأنصار : يا رسول الله، أفرأيت الحمو ؟ قال : الحمو الموت، بخاری شريف ص ۷۸۷ ج ۲ كتاب النكاح، باب لايخلون رجل بإمرأة إلا ذو محرم الخ، مطبوعه اشرفی ديوبند، مشكوٰة شريف ص ۲۶۸ ج ۲ باب النظر إلى المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

بعض غیر محارم اور عورت کا غیر محرم کے سامنے آنا

سوال:۔عورت کا غیر محرم کے سامنے آنا کیسا ہے؟ خالو، پھوپھا، بہنوئی، دیور، جیٹھ وغیرہ کا حکم محرم کا ہے، یا غیر محرم کا؟ غیر محرم کے سامنے آنے کی حکم شرع توڑنے پر عتاب خداوندی کیا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ سب نامحرم ہیں، ان کے سامنے بے پردہ آنا، ان سے بے تکلف ہنسی مذاق کرنا سخت فتنہ کا موجب ہے، حدیث شریف میں دیور کو موت قرار دیا ہے، غیر آدمی کو اتنی جرأت نہیں ہوتی جتنی ان لوگوں کو ہوتی ہے، ان سے پردہ لازم ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دو بھائیوں کا ایک مکان میں مع بیوی کے بے پردہ رہنا

سوال:۔ایک ہی مکان میں دو مادرزاد بھائی رہتے ہیں، دونوں بھائی اور دونوں کی بیوی اسی مکان میں رہتی ہیں، ایسی صورت میں ایک بھائی کی بیوی پر دوسرے بھائی کی نظر

---

[1] عن عقبة بن عامر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یارسول اللّٰہ ارأ یت الحموقال الحموالموت. (مشکوٰۃ شریف، ص۲۶۸/ باب النظر الی المخطوبة) قال النووی : رحمه اللّٰہ والمراد بالحمو هنا أقارب الزوج غیر آبائه لأن الخوف من الأقارب أکثر والفتنة منهم أوقع لتمکنهم من الوصول الیها والخلوة بها من غیر نکیر علیهم بخلاف غیرهم، وعادة الناس المساهلة فیه، مرقاة شرح مشکوٰۃ شریف ص۴۱۰ ج۳ باب النظر إلی المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعه بمبئی، فتح الباری ص ۲۸۹ ج۹ کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بإمرأة الخ، مطبوعه مکتبۂ یوسفی دیوبند.

اچانک پڑتی ہے، بات چیت نہیں ہوتی، دوسرا بھائی جب باہر سے آکر مکان میں کھانے کے لئے داخل ہوتے ہیں، تو پہلے کی بیوی پر نظر پڑتی ہے، بے حیائی وغیرہ کی بات یا اور کوئی بات نہیں ہوتی، ایسی صورت میں شرعی کیا حکم؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مکان کی تنگی اور غربت کے باعث کبھی ایسی نوبت آجائے اور نظر فوراً ہٹالی جائے تو امید ہے کہ پکڑ نہ ہوگی[۱] لیکن ایسی جگہ جانے کے لئے پہلے شریعت نے استیذان تجویز کر رکھا ہے، اس کا لحاظ رکھا جائے[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۸/۱۳۹۹ھ

خادمہ کے ساتھ باندی جیسا سلوک

سوال:۔ لونڈی کے ساتھ بغیر نکاح کے بیوی جیسا سلوک کیا جا سکتا ہے، اگر غلام مرد ہو تو اس کے ساتھ نوکر جیسا سلوک کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس لونڈی کے ساتھ اس قسم کے سلوک کی اجازت ہے، وہ آج کل یہاں موجود

---

[۱] عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي ياعلي لاتتبع النظرة النظرة فان لک الاولیٰ وليست لک الأخرۃ رواه احمد مشکوٰۃ شريف، ص ۲۶۹/ (مطبوعه ياسر نديم ديوبند) كتاب النكاح، باب النظر الیٰ المخطوبة، الفصل الثاني.

ترجمہ:۔ حضرت بریدہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علیؓ سے کہ اے علیؓ! ایک بار دیکھنے کے بعد دوسری مرتبہ نظر مت ڈالو، اس لئے کہ تیرے لئے پہلی نظر جائز ہے، دوسری جائز نہیں۔

[۲] لا يحل للرجل أن يدخل بيت غيره من غير إستئذان وإن كان من محارمه فلا يدخل من غير إستئذان إلا أن الأمر فى الإستئذان على المحارم أيسر وأسهل، البحر الرائق كوئٹه ص ۱۹۴ ج ۸ كتاب الكراهية، فصل فى النظر واللمس.

نہیں، خادمہ اور ملازمہ کے ساتھ یہ سلوک حرام ہے[1]، غلام مرد بھی موجود نہیں۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غیر محرم سے تعلق ومحبت کا علاج

سوال:۔ایک عورت جس کا نام سکینہ ہے، اس کو ایک شخص سے محبت پیدا ہوئی، جس وقت سکینہ کی شادی ہوئی تھی، اس وقت کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ عورت کسی اجنبی شخص سے محبت کرتی ہے، اوراس نے اس اجنبی شخص کو ایک رومال بھی دیا ہے، اب معلوم نہیں کہ محبت ان دونوں میں کیسی ہے، اب آپ مطلع فرمائیں کہ کیا صورت کی جائے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

غیر آدمی سے محبت کے نتائج نہایت خطرناک ہوتے ہیں، فوراً توبہ کرکے اللہ تعالیٰ سے عہد کرے اور دعا کرے کہ حق تعالیٰ توبہ پر قائم رکھے، درود شریف کثرت سے پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ غلط محبت سے دل صاف ہوجائے گا۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۱۱/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۴/۱۱/۸۸ھ

---

[1] الخلوة بالاجنبية (الدرالمختار على الشامي ، ج٦/ص ٣٦٨/ فصل فى النظر والمس مكتبه كراچی)، الأشباه والنظائر ص١٥٩ كتاب الحظر والإباحة، الفن الثانى، مطبوعه مكتبۀ إشاعت الإسلام دهلی، سكب الأنهر على هامش المجمع ص٢٠٣ ج٤ كتاب الكراهية، فصل فى النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

دوست کی بیوی کا پردہ

سوال:۔ (۱) شرع میں پردہ کس سے جائز ہے؟

(۲) زید وعمر دو دوست ہیں نیک سیرت پابند نماز، روزہ ہیں کیا وہ اپنی بیویوں کو ایک دوسرے کے سامنے کر سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) جس سے نکاح جائز ہے اس سے پردہ لازم ہے[۱]

(۲) نہیں[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۳؍رجب ۶۷ھ

بہنوئی کی والدہ سے پردہ

سوال:۔ عمر بکر کا سالہ ہے تو بکر کی والدہ سے عمر کا پردہ ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پردہ ہوگا وہ محرم نہیں[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] وأما المرأة الحرة التي لا نكاح بينه وبينها ولا حرمة ممن يحل له نكاحها فليس ينبغي أن ينظر إلى شيء منها، المبسوط للإمام محمد رحمه الله ص ٥٦ ج٣ كتاب الإستحسان، مطبوعه إدارة القرآن كراچی.

[۲] اسلئے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہیں، نظر الرجل إلى المرأة الأجنبية حرام من كل شئ من بدنها، وكذلك نظر المرأة إلى الرجل سواء كان بشهوة أو بغيرها، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

غیر مرد کے ساتھ ٹھٹھا کرنا

سوال:۔ اگر عورت غیر مرد کے ساتھ ٹھٹھا کرتی ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی عورت کا غیر مرد کے ساتھ مذاق یا ٹھٹھا کرنا جائز نہیں۔[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

ضرورت پڑنے پر نامحرم عورتوں سے گفتگو

سوال:۔ بیہقی کی ایک روایت ہے کہ جو نامحرم پر نظر ڈالے اور جو اپنے اوپر نامحرم کی نظر پڑنے کی خواہش اور تمنا کرے اس پر خدا کی لعنت ہے، (مذکورہ حدیث مولانا عاشق الٰہی بلندشہری نے ''رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئیاں'' کے ص ٦٦/ پر اخذ کی ہے) آج کے دور میں مندرجہ بالا حدیث پر عمل کرنا دشوار ہو رہا ہے، کیونکہ جدھر نظر ڈالیں عورتیں ہی عورتیں نظر آتی ہیں، دفتروں میں بحیثیت آفیسر یا سکریٹری، اسپتال میں بحیثیت ڈاکٹر یا نرس، دوکانوں

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) مرقاة شرح مشكوٰة شريف ص ۲۰۹ ج۳ باب النظر إلى المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعه اصح المطابع بمبئى.

[۳] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : إياكم والدخول على النساء أى غير المحرمات على طريق التخليلة، أو على وجه التكشف الخ، مرقاة شرح مشكوٰة ص ۲۰۹ ج۳ باب النظر إلى المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعه بمبئى.

(صفحہ ہٰذا) [۱] ولانجيزلهن رفع اصواتهن ولاتمطيطها ولاتليينها وتقطيعها لمافى ذٰلک من استمالة الرجل اليهن وتحريک الشهوات منهم (شامى نعمانيه ،ج ۱/ص ۲۷۲/ باب شروط الصلوٰة)، شامى كراچى ص ۴۰۶ منحة الخالق على البحر الرائق كوئٹه ص ۲۷۰ ج ۱ باب شروط الصلوٰة.

میں بحیثیت مالک یا نوکر اور کالجوں میں بحیثیت پرنسپل یا استاذ اسی طرح دیگر شعبوں میں خواتین کسی نہ کسی عہدہ پر فائز ہیں اور کام کرنے میں انہی سے واسطہ پڑتا ہے، اور ان سے مخاطب ہوکر بات کرنے پر ان پر نظر پڑتی ہے، اگر ان کی طرف مخاطب نہ ہوں تو کام نہیں ہوتا، ایسی مجبوری کی حالت میں ان کی طرف مخاطب ہونا درست ہوگا یا نہیں؟ اور دیکھنے والے پر گناہ عائد ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نامحرم سے بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو آنکھ میں آنکھ ڈالکر بات نہ کی جائے، نگاہ بچا کر بھی بات کی جاسکتی ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

لڑکیوں کا لڑکوں کے ساتھ اسکول وغیرہ میں رہنا

سوال:۔ جو لڑکی مردوں کے اسکول میں نامحرم لڑکوں کیساتھ تعلیم حاصل کرے گی اور نامحرم کے ساتھ ہر قسم کا خلاملا خلوت جلوت میں ہوگا تو اس کے والدین گنہگار ہوں گے، یا نہیں؟ تو ان کے گھر والوں کے ساتھ تمام مسلمانوں کو کیا برتاؤ کرنا چاہئے؟

غیر محرم مرد غیر محرم عورت جوان کے ساتھ جس کا شوہر زندہ ہو ایک کمرے میں اکھٹا رہنا جائز ہے یا نہیں؟ اکثر یا وہ علیحدہ کمرے میں رہتے ہیں، کوئی تیسرا شخص نہیں ہوتا کیا اس میں گناہِ کبیرہ لازم آتا ہے، اور مہر کی ادائیگی کا حقدار وہ مرد ہوتا ہے یا نہیں؟

---

[1] ویجوز الکلام المباح مع امرأۃ اجنبیۃ شامی کراچی، ج۶/ص ۳۶۹/ فصل فی النظر والمس قولہ : (فقالت مرحباً وأھلاً) قال النووی : فیہ جواز سماع کلام الأجنبیۃ ومراجعتھا الکلام للحاجۃ الخ، شرح النووی علی المسلم ص۱۷۷ ج۲ کتاب الأشربۃ، باب جواز استتباعہ غیرہ إلی دار من یثق برضاہ بذلک الخ، مطبوعہ أشرفی دیوبند.

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اگر والدین نے اس کی اجازت دی ہے اور لڑکی کے اس طرز سے خوش ہیں تو والدین بھی بڑے گنہگار ہوں گے،[1] اس طرح ان دونوں کا کمرے میں رہنا حرام ہے،[2] اس حرام کام سے مہر لازم نہیں ہوتا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بوڑھے آدمی کے ساتھ خلوت

سوال:۔ کسی ساٹھ یا اسی سالہ بوڑھے کو کسی غیر محرم یا کنواری عورت کے ساتھ تنہائی میں باتیں کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

منع ہے۔ "واجمعوا ان العجوز لاتسافر بغیر محرم فلا تخلو برجل شاباً اوشیخاً اھ شامی، ج۵/ص ۲۳۵" [3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

---

[1] عن أبی بکر الصدیقؓ قال: یأیها الناس إنکم تقرون هذه الآیة : یأیها الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ذل إذا اهتدیم فإنی سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول : ان الناس إذا رأوا منکراً فلم یغیروه (مع القدرة علی إنکاره) یوشک أن یعمهم اللّٰه بعقابه رواه ابن ماجه والترمذی، مرقاة مع المشکوٰة ص۶ ج۵ باب الامر بالمعروف، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی، مشکوٰة شریف ص۴۳۶ ج۲ المصدر السابق، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

[2] الخلوة بالاجنبیة حرام الدرالمختار علی الشامی کراچی، ج۶/ص ۳۶۸/کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس، الأشباه والنظائر ص۱۵۹، کتاب الحظر والإباحة، الفن الثانی، مطبوعه مکتبۂ اشاعت الإسلام دهلی، سکب الأنهر علی هامش المجمع ص۲۰۳ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوہ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت. (حاشیہ ۳ اگلے صفحہ پر)

مرد عورتیں راستہ پر مل کر نہ چلیں

سوال:۔ راستہ میں سڑک کی کونسی طرف چلنا مسنون ہے؟ کیا مرد اور عورت دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عورتیں کنارے کنارے چلیں، مرد درمیان میں چلیں، عورتیں مل کر مردوں کے ساتھ نہ چلیں[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی دارالعلوم دیوبند

طبیہ کالج میں داخلہ پردہ نشین لڑکی کے لئے

سوال:۔ میری ہمشیرہ مذہبی خاندان سے نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ صوم وصلوٰۃ

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ۲**) [1] شامی کراچی، ج۶/ص ۳۶۸/کتاب الحظر والاباحۃ،فصل فی النظر والمس، عالمگیری ص۲۱۸ ج ۱ کتاب المناسک، الباب الأول، مطبوعہ دار الکتاب دیوبند.

(**صفحہ ہذا**) [1] وعن ابی أسیدن الانصاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ أنہ سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول : "وھو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء فی الطریق" فقال للنساء : استاخرن فانہ لیس لکن ان تحققن الطریق علیکن بحافات الطریق فکانت المرأۃ تلصق بالجدار حتی ان ثوبھا لیتعلق بالجدار.(مشکوٰۃ شریف، ص۴۰۵ ج۲ باب الجلوس والنوم والمشی، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، ابوداؤد شریف ص۷۱۴ ج۲ کتاب الأدب، ابواب السلام، باب فی مشی النساء فی الطریق، مطبوعہ اشرفی دیوبند)

ترجمہ : ابوسعید انصاریؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ ﷺ مسجد سے باہر آرہے تھے، اور مردوں کا عورتوں کے ساتھ راستہ میں اختلاط ہوگیا تھا، آپ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا پیچھے رہو، اس لئے کہ تمہارے لئے مناسب نہیں ہے کہ تم بیچ راستہ میں چلو تمہیں کنارے کنارے چلنا چاہئے، اس کے بعد عورتیں دیوار سے چپک کر چلتی تھیں، یہاں تک کہ ان کا کپڑا دیوار میں اٹک جایا کرتا تھا۔

کے پابند اور غیر شادی شدہ، خوبصورت اور پردہ نشین ہے، جو بمبئی میں مقیم ہے، پھر یہ اعلیٰ تعلیم کے لئے طبیہ کالج اسپتال میں حکمت کے کورس میں داخلہ لینا چاہتی ہے، طبیہ کالج میں اکثر اساتذہ مرد ہیں، اور طلبہ میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں تعلیم حاصل کرتے ہیں، لڑکیاں کلاس میں برقع اوڑھ کر بیٹھیں تو سختی نہیں ہے، مگر نقاب نہیں ڈال سکتیں، چہرہ کھلا رہے گا، بعد میں دوسال تک مریضوں پر عمل تشخیص بھی کرائی جائے گی، جہاں مرد مریضوں کا معائنہ کرنا ضروری ہوگا، کیونکہ یہ کورس کا عمل ضروری ہے، مختصر یہ کہ کافی بے پردگی ہے، اور لڑکی یہ کورس حاصل کرنے کے لئے مجبور نہیں ہے، مقصد صرف ڈاکٹری حاصل کرکے اچھی جگہ شادی کرنی ہے، یہ دنیاوی حسن حاصل کرنا ہے، لہٰذا اس لڑکی کا کالج میں داخلہ لینا جائز ہے، یا نہیں؟ رہا شادی کا معاملہ تو وہ قسمتی معاملہ ہے، جو صرف خدا کے ہاتھ میں ہے، یہ ہمارا عقیدہ ہے بس ترک اسباب نہ ہو، نیز یہ بھی ارشاد فرماویں کہ گورنمنٹ کے میڈیکل کالج میں جہاں اکثر اساتذہ اور طلبہ غیر مسلم ہیں، اور تعلیم مخلوط ہے وہاں پر بے پردگی کے ساتھ لڑکیوں کو تعلیم دلوانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کے دیگر ڈگری کالجوں میں جہاں ''ایم، اے'' وغیرہ کی ڈگری دی جاتی ہے، لڑکیوں کو تعلیم دلوانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

طریقہ مذکورہ پر داخلہ لیکر تعلیم اور ڈگری حاصل کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے[۱] یہی حکم دیگر میڈیکل کالجوں کا ہے، لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم اور بے پردہ ملاقات، بود و باش، مرد اساتذہ کا ان کو تعلیم دینا، ان کا مریض مردوں پر عمل تشخیص کرنا یہ سب چیز غلط ہے، ان سے پورا پرہیز لازم ہے[۲] شادی کا معاملہ جس طرح خدا کے ہاتھ میں ہے اسی طرح

---

[۱] وتمنع المرأة الشابة من كشف الوجه بين رجال لخوف الفتنة وان امن الشهوة. الدرالمختار على الشامى، ج ۱ / ص ۲۲۴ / (باب شروط الصلوٰة مطلب فى ستر العورة، مطبوعه نعمانيه)

[۲] الخلوة بالأجنبية حرام، الأشباه والنظائر ص ۱۵۹ كتاب الحظر والإباحة، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ہر معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۵/۹۰ھ

کافرہ عورت کو بیوی کی طرح رکھنا

سوال:۔ ایک مسلمان جوان عاقل بالغ اپنی زوجہ منکوحہ کو آٹھ نو سال سے اپنے ساتھ نہیں رکھتا اور ایک کافرہ عورت جوان ساتھ رکھتا ہے، اس عورت کے متعلق دریافت کرنے سے وہ کہتا ہے کہ نوکر ہے، مگر ظاہری معاملات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بی بی ہے، علاوہ ازیں وہ سرکاری نوکری کرتا ہے، اور جہاں قیام کرتا ہے اس عورت کو بھی ساتھ رکھتا ہے، اور اس وقت وہاں اس کا کوئی خویش واقارب نہیں رہتا بلکہ وہ شخص اور وہ عورت ایک ساتھ رہتے ہیں، اور اس شخص کے کھانے پینے غرض ہر کام وہ ہی عورت کرتی ہے، اب براہ خدا فرمایئے؟

(**الف**) اس طور پر ایسی بے گانی عورت بطور خادم رکھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(**ب**) اس شخص پر زنا کا شبہ لاحق ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(**ج**) جو عالم یا قاضی این ہمہ دیدہ دانستہ جانبداری کرے تو اس پر شرعاً کیا گناہ ہے

(**د**) ایسے لوگوں کی ہم نشینی اور اکل وشرب جائز ہے یا نہیں؟

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) مطبوعه مكتبۂ اشاعت الإسلام دهلی، سكب الأنهر علی هامش المجمع ص۲۰۳ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، در مختار علی الشامی كراچی ص۳۶۸ ج۶ كتاب الحظر والإباحة، فصل فی النظر والمس، قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : إياكم والدخول علی النساء أی غير المحرمات علی طريق التخلية أو علی وجه التكشف الخ، مرقاة شرح مشكوٰة ص۴۰۹ ج۳ باب النظر إلی المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعه بمبئی.

(ہ) اگر یہ ہر ایک کا فتویٰ ہو جائے تو ہر ایک کے لئے کیا حد جاری ہوگی، بینوا بالتفصیل وتوجروا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(الف) اجنبیہ عورت کو نوکر رکھنا شرعاً درست ہے، [1] لیکن اجنبیہ کے ساتھ خلوت حرام ہے۔ [2]

(ب) بلا دلیل شرعی کسی کو زانی کہنا حرام ہے، [3] خواہ اس کے کتنے ہی وسیع تعلقات ہوں، لیکن اس کو بھی لازم ہے کہ ایسے تعلقات نہ رکھے جس سے لوگوں کو بدگمانی کا موقع ہو، [4] ایسے تعلقات رکھنا بھی شرعاً ممنوع ہیں۔

---

[1] ویکره أن یستأجر امرأة حرة أو أمة یستخدمها ویخلو بها لقوله صلی الله علیه وسلم : لا یخلون رجل بغمرأة لیس منها بسبیل فإن ثالثهما الشیطان إلی قوله : ولکن هٰذا النهی لمعنیً فی غیر العقد فلا یمنع صحة الإجارة ووجوب الأجر إذا اعمل کالنهی عن البیع وقت النداء، المبسوط للسرخسی ص ۵۲ ج۸ الجزء السادس عشر، کتاب الإجارات، باب إجارة الرقیق فی الخدمة وغیرها، مطبوعه دار الفکر بیروت، المحیط البرهانی ص ۱۳۰ ج ۱۱ کتاب الإجارة، الفصل الحادی عشر فی الإستئجار للخدمة، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

[2] الخلوة بالاجنبیة حرام (الدرالمختار علی ردالمحتار ،ص۳۶۸/ج۶/ کراچی ،فصل فی النظر والمس)، الأشباه والنظائر ص ۱۵۹ کتاب الحظر والإباحة، الفن الثانی، مطبوعه إشاعة الإسلام دهلی.

[3] الرمی بالزنا وهو من الکبائر بالاجماع .الدرالمختار علی ردالمحتار کراچی ، ج۴/ص ۴۳/باب حد القذف، بحر الرائق کوئٹه ص ۲۹ ج۵ باب حد القذف، مجمع الأنهر مع سکب الأنهر ص۳۶۳ ج۲ کتاب الحدود، باب حد القذف، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[4] "إتقوا مواضع التهم" هو معنی قول عمر: "من سلک مسالک التهم إتهم" ورواه الخرائطی فی مکارم الأخلاق عن عمر موقوفاً بلفظ : من أقام نفسه مقام التهم، فلا یلومن من أساء الظن به، الموضوعات الکبیر لعلی القاری ص۲۴، حرف الهمزة، مطبوعه ایجوکیشنل پریس کراچی، کشف الخفاء ص۴۴ ج۱ حرف الهمزة، رقم الحدیث (۸۸) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت.

(ج) عالم یا قاضی نے کیا جانبداری کی ہے اگر یہ کہا ہے کہ ایسے شخص کو زانی مت کہو تو یہ صحیح کہا ہے، کیونکہ جب تک چار عینی گواہ عادل یہ شہادت نہ دیں کہ ہم نے اپنی آنکھ سے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت تک کسی کو زانی کہنا جائز نہیں[۱] اگر کوئی اور جانبداری کی ہے تو اس کو تحریر کیجئے!

(د) ایسے شخص کو مسئلہ کی شرعی حیثیت اولاً نرمی سے سمجھا دی جائے[۲] کہ اجنبیہ کے ساتھ تعلقات رکھنا اور خلوت کرنا شرعاً ممنوع ہے، اور لوگوں کو تہمت لگانے اور بدگمانی کا موقع ملتا ہے، لہٰذا اس سے پرہیز چاہئے، اس کے بعد بھی اگر وہ نہ مانے بلکہ اس اجنبیہ سے خلوت کرے تو پھر اس سے ترک تعلق کر دیا جائے، تاکہ وہ تنگ آ کر توبہ کرے اور اپنی حالت شریعت کے مطابق بنائے[۳]۔

(ہ) کیا فتویٰ ہو جائے اور کیا حد جاری کرنا چاہتے ہیں، اور کس سے کونسا فعل موجب حد سرزد ہوا اور یہاں حدود جاری کرنے کا شرعاً کس کو اختیار حاصل ہے، تفصیل سے لکھئے تاکہ غور کیا جا سکے۔

---

[۱] ويثبت الزنا بشهادة أربعة رجال مجتمعين بالزنا إلى قوله : فبينوه وقالوا رأيناه وطئها فى فرجها بصيغة الفعل كالميل فى المكحلة الخ، مجمع الأنهر مع سكب الأنهر ص۳۳۳،۳۳۵ج۲ كتاب الحدود، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، در مختار مع الشامى كراچى ص۷ ج۴ كتاب الحدود، مطلب الزنا شرعا لا يختص بما يوجب الحد الخ.

[۲] الأمر بالمعروف يحتاج إلى خمسة أشياء : ...... والثالث الشفقة على المأمور : فيامره باللين والشفقة الخ، عالمگیری کوئٹہ ص۳۵۳ج۵ كتاب الكراهية، الباب السابع عشر فى الغناء واللهو الخ.

[۳] (وقوله : نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كلامنا أيها الثلاثة) هو دليل على وجوب هجران من ظهرت معصيته، فلا يسلم عليه إلا أن يقلع وتظهر توبته، المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مصلم ص۹۸ ج۷ كتاب الرقاق، باب يهجر من ظهرت معصيته، مطبوعه دار ابن كثير، دمشق بيروت.

تنبیہ:۔ کافرہ سے مسلم کا نکاح حرام ہے،"لقوله تعالیٰ ولاتنکحوا المشرکات الایة[۱]"، آٹھ نوسال سے زوجہ کو اپنے ساتھ نہ رکھنے کی وجہ سے اس پر طلاق واقع نہیں ہوئی،[۲] اگر زوجہ نے اپنے حقوق کو معاف نہیں کیا، اور شوہر کے اس طرز عمل سے خوش نہیں تو اس کو چاہئے کہ عدالت مسلم میں دعویٰ کرے کہ فلاں شخص میرا شوہر ہے اور اتنی مدت سے میرے حقوق ادا نہیں کرتا، میرے حقوق ادا کرائے جائیں یا طلاق دلائی جائے، اس پر حاکم باقاعدہ واقعات کی تحقیق کر کے اگر عورت کا دعویٰ صحیح ثابت ہو شوہر کو حاضر کرے اور کہے کہ یا تم اپنی زوجہ کو طلاق دیدو یا اپنی زوجہ کے حقوق ادا کرو ورنہ ہم تفریق کر دیں گے اگر شوہر کوئی صورت اختیار کر لے بہتر ہے ورنہ حاکم مسلم خود تفریق کر دے،[۳] اس کے بعد عدت طلاق تین حیض گذار کر عورت کو دوسری جگہ نکاح کرنا شرعاً درست ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرس مظاہر علوم سہارنپور ۵/رجب ۶۶ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/رجب ۶۶ھ

زیرِ تربیت لڑکی سے خدمت لینا

سوال:۔ ایک چھوٹی لڑکی ہے، اس کے رشتہ داروں میں سے سوائے پھوپی کے کوئی

---

[۱] اور نکاح مت کرو کافر عورتوں کے ساتھ (از بیان القرآن) (سورہ بقرہ، پ۲/)

[۲] اسلئے کہ رکن طلاق مفقود ہے ورکنه (أی الطلاق) لفظ مخصوص، هو ما جعل دلالته علی معنی الطلاق من صریح أو کنایة، شامی کراچی ص ۲۳۰ ج۳ کتاب الطلاق، مطلب طلاق الدور، البحر الرائق کوئٹه ص ۲۳۵ ج۳ کتاب الطلاق.

[۳] الحیلة الناجزة ص ۶۱،۶۲ حکم زوجۂ متعنت، مطبوعه دار الإشاعت دیوبند.

موجود نہیں ہے، اب اس کی پرورش میں وہ بچی دیدی گئی، تو کیا کسی صورت میں اس مربیہ کو اس لڑکی سے بحکمِ شرعی خدمت لینے کی اجازت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مربیہ بچی کی تعلیم وتربیت کے لئے خدمت بھی لی جاسکتی ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۶/۱۹/ ۹۵ھ

---

[1] جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خدمت کی: **خدمه (انس) عشر سنين، الاصابة فى تميز الصحابة ص ۷۱ ج ۱، حرف الالف.**

باب دہم : اسلامی آداب واخلاق

انشاءاللہ کہنا

سوال:۔عبادت کے کام میں جیسا کہ میں نے اعلان کیا کہ انشاءاللہ تعالیٰ کل سے عصر کی نماز ۵/بجے ہوگی۔ یہ انشاءاللہ کہنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداًومصلیاً!

مستحب ہے[1]فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ

اخلاق بلاعبادات اورعبادات بلااخلاق کا تقابل

سوال:۔ایک شخص مسلمان ہے ازروئے عقیدہ پختہ حنفی المذہب ہے،قرآن پاک کی تلاوت مع ترجمہ خوب کرتا ہے نیک خصلت ہے جھوٹ سے نفرت ہے معصیت و بداخلاقی سے محفوظ رہنے کی حتی الامکان بہت کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ کوئی عادت رذیلہ نہ اس سے دیکھی گئی نہ سنی گئی مگراصل چیزنمازروزہ سے غافل ہے یعنی تارک ہے۔

دوسراشخص بھی مسلمان ہے پختہ حنفی ہے اصل چیز نمازروزہ میں چوکس ہے پیشانی پرنماز کےنشانات بھی موجودرہتے ہیں۔ریش مبارک بھی ہے مریدبھی ہے خلافت بھی حاصل ہے مگر جھوٹ بہت بولتا ہے۔جھوٹی گواہی دیتا ہے،یتیم کا مال خوب کھاتا ہے۔وعدہ خلافی اس کا شعارہےجس سےقرض لیتاہےادانہیں کرتاہےغرض یہ کہ بداخلاقی کاپتلہ ہے۔

---

[1] وَلَاتَقُوْلَنَّ لِشَيْئٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ الایة سورة الکهف آیت ۲۳/۲۴،
معارف القرآن ص ۵۷۰ ج۵ سورہ کہف تحت آیت:۲۳/۲۴.

سوال یہ ہے کہ بحالت موجودہ کون اچھا ہے کون ترجیح کے قابل ہے اولٹ کر ملاحظہ فرمایئے۔

(۲) معیار نبوت اخلاق ہیں یا عبادت

(۳) اخلاق کو عبادت پر فوقیت ہے یا عبادات کو اخلاق پر۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

نماز دین کا ستون ہے[۱]۔ جو شخص نماز کا تارک ہے وہ بہت بڑی معصیت میں مبتلا ہے[۲] حتی کہ اگر عمداً چھوڑ دے اور قضا کی نیت نہ ہو اور خوف عقاب بھی نہ ہو تو کفر تک نوبت پہونچ جاتی ہے[۳] پھر ایسے شخص کو یہ کہنا کہ معصیت و بداخلاقی سے محفوظ رہنے کی حتی الامکان بہت کوشش کرتا ہے قرین قیاس نہیں۔ جہاں اس کو اللہ تعالیٰ نے اوراوصاف حسنہ جھوٹ سے نفرت وغیرہ دیئے ہیں۔ اس کو چاہئے کہ نماز کی بھی پابندی کرے۔ اسی طرح روزہ نہ رکھنا کبیرہ گناہ ہے، اس کی پابندی بھی فرض عین ہے[۴]۔ بغیر نماز روزہ وغیرہ عبادات کئے محض خوش اخلاقی عذاب

---

[۱] الصلاة عماد الدين، كنز العمال ص ۲۸۴ / ج۷، الفصل الثانى، رقم الحديث ۱۸۸۸۹، مطبوعه مؤسسة الرسالة، فيض القدير ص ۲۴۸ / ج۴، رقم الحديث ۱۵۸۵، فصل فى المحلى بأل من هذا الحرف، مطبوعه دارالفكر بيروت.

[۲] وتاركها عمداً مجانة اى تكاسلا فاسق يجس حتى يصلى. الدرالمختار على هامش ردالمحتار زكريا ص ۵ ج ۲ اول كتاب الصلاة سكب الانهر ص ۱۰۳ / ج ۱ / كتاب الصلوة، دارالكتب العلميه بيروت.

[۳] يكفر بترك الصلاة متعمدا غير ناوٍ للقضاء وغير خائف للعقاب. مجمع الانهر ص ۵۰۸ ج ۲ ثم ان الفاظ الكفر انواع. الثالث فى القرآن والذكر الخ. مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت البحرالرائق ص ۱۲۲ / ج۵ باب احكام المرتدين، مطبوعه كوئٹه.

[۴] وصوم رمضان فريضة على كل مسلم ومسلمة مكلف لقوله تعالىٰ فمن شهد منكم الشهر فليصمه. الدر المنتقى على مجمع الانهر ص ۳۴۲ ج ۱ كتاب الصوم. مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، مراقى الفلاح مع الطحطاوى ص ۵۲۳ كتاب الصوم مطبوعه مصرى.

E:\F.M.Fainal\Jild-28\11-Islami Adab & Akhlaq

سے نجات کے لئے کافی نہیں[۱]۔

دوسرے شخص کا جھوٹ بولنا، یتیم کا مال ناحق کھانا وغیرہ بھی کبیرہ گناہ ہیں قیامت میں ہر ہر بات کی باز پرس ہوگی[۲]۔

حقوق العباد سر پر ہوتے ہوئے محض نماز روزہ سے عذاب سے چھٹکارا نہ ہوگا حقوق العباد جس کے ذمہ ہیں اور ادا نہیں کرتا۔ اس کی حالت زیادہ خطرناک ہے اس شخص سے جس کے ذمہ حقوق اللہ ہیں، اور حقوق العباد سے سبکدوش ہے۔

(۲) اخلاق حسنہ وعبادات دونوں میں نبی کے لئے کمال ضروری ہے عبادات بلا اخلاق یا اخلاق بلا عبادات نبوت کے لئے کافی نہیں[۳]۔

(۳) جن کو شریعت نے اخلاق حسنہ بتایا ہے وہ عبادات ہی ہیں پھر فوقیت کا سوال بیکار اور لغو ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] قال النووی الدخول بسبب العمل والعمل من رحمته تعالیٰ. مرقاة شرح مشکوٰة ص ۸۷ ج ۱ کتاب الایمان الفصل الاول تحت حدیث و ندخل به الجنة. مطبوعه اصح المطابع بمبئی.

[۲] والکبیرة قداختلف الروایات فیها فروی ابن عمرانها تسعة الشرک باللّٰه وقتل النفس بغیر حق الی قوله واکل مال الیتیم الخ شرح عقائد ص ۱۰۷ مبحث الکبیرة. مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، مشکوٰة شریف ص ۱۷ باب الکبائر الخ الفصل الاول مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. شرح عقیدة الطحاویة ص ۵۲۵ ج ۲ اختلاف العلماء فی تحدید الکبیرة، مطبوعه دارالفکر بیروت، شرح فقه اکبر ص ۶۸ عدد الکبائر مطبوعه رحیمیه دیوبند.

[۳] إمّا من نسب أو جمال أو قوة أو علم، أو حلم أو شجاعة أو سماحة حتی یعظم قدره إلٰی قوله من اجتمعت فیه کل هذه الخصال إلٰی مالایأخذه عَدٌّ ولایعبر عنه مقال و لاینال بکسب ولاحیلة إلا بتخصیص الکبیر المتعال من فضیلة النبوة والرسالة، کتاب الشفاء ص ۵۲ ج ۱ القسم الاوّل، الباب الثانی، فصل فی اجتماع الخصال المحمودة فیه صلی الله علیه وسلم مطبوعه مؤسسة الکتب الثقافیة، بیروت.

کمر کے دونوں جانب ہاتھ رکھنا

سوال:۔ دونوں طرف کمر پر ہاتھ رکھنا کیسا ہے؟ اور دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے باندھ کر چلنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

نامناسب ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۷/۹۵ھ

گالی کے بدلے گالی

سوال:۔ برائی کا بدلہ برائی ہے تو گالی کے بدلے گالی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

جس لفظ پر حد لازم نہیں ہوتی ہو بدلے میں ایسے لفظ کی گنجائش ہے لیکن معاف کر دینا اعلیٰ مقام ہے[۲]۔ وان تعفوا اقرب للتقویٰ[۳]۔

بدی را بدی سهل باشد جزاء　　اگر مردی احسن الیٰ من اساء

فقط واللہ تعالیٰ اعلم　　حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷/۳/۹۴ھ

---

[۱] أنه نهیٰ عن الاختصار وقال الاختصار راحة اهل النار قال التور بشتی فسر الخصر بوضع الید علی الخاصرة وهو صنع الیهود الخ مرقات. ص ۱۳ ج ۲ (مطبوعه بمبئی) کتاب الصلاة باب مالا یجوز من العمل فی الصلاة الفصل الاول، شامی کراچی ص ۶۴۱ ج ۱، مکروهات الصلاة، عالمگیری کوئٹه ص ۱۰۶ ج ۱، الفصل الثانی فیمایکره فی الصلاة ومالا یکره.

[۲] قیل له: یا خبیث ونحوه جازله الرد فی کل شتیمة لایوجب الحدوترکه افضل (درمختار مع شامی ۶۰۸/۹ کتاب الحظر والاباحة باب الاستبراء. فصل فی البیع، مطبوعه زکریا دیوبند)

[۳] ترجمہ: معاف کرنا تقویٰ اور پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے، سورۃ بقرہ آیت: ۲۳۷۔

ننگے سر رہنا

سوال:۔آنحضرت ﷺ کھانے پینے کے وقت سر پر ٹوپی رکھا کرتے تھے یا نہیں؟ نماز کے علاوہ حالتوں میں آپ سر کھلے رہتے یا سر پر کپڑا ہوتا، سونے کے علاوہ چلنے پھرنے مجلسوں میں بیٹھنے عام لوگوں سے ملاقات، بات چیت کرنے میں آپ ٹوپی پہننے کا اہتمام کرتے تھے یا نہیں؟ اس سلسلہ کی احادیث کو بیان فرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

آپ ﷺ کو ٹوپی پر عمامہ باندھنا پسند تھا۔اس کے خلاف بھی کبھی ہوتا تھا۔ ننگے سر رہنے کا فیشن جو آج کل رائج ہے۔ یہ طریقہ نہیں تھا۔جمع الوسائل شرح[1] شمائل ترمذی میں روایت مذکور ہے۔فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۰/۸۸ھ الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ

ننگے سر پھرنا

سوال:۔مردوں کو ننگے سر رہنا کیسا ہے اور شرعاً یہ فعل مردوں کا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

وقت ضرورت ننگے سر ہونے میں مضائقہ نہیں لیکن جو طریقہ آج کل رائج ہو رہا ہے کہ ہر وقت ننگے سر بالوں میں تیل ڈالے ہوئے پھرتے رہتے ہیں۔ یہ طریقہ اصالۃً صلحاء اور اہل مروت کا نہیں بلکہ خدا کے دشمنوں کا طریقہ ہے اس سے اجتناب لازم ہے[2]۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1] اعلم انه ﷺ كانت له عمامة تسمى السحاب وكان يلبس تحتها القلانس جمع الوسائل ص۲۰۴ ج ۱ (مطبوعه اعزازيه ديوبند) باب ماجاء في عمامة رسولؐ.

[2] من تشبه بقوم فهو منهم. مشكوة شريف ص۳۷۵ كتاب اللباس الفصل الثانی مطبوعه ياسر نديم ديوبند، مرقاة ص ۴۳۱ ج ۴، كتاب اللباس الفصل الثانی مطبوعه اصح المطابع ممبئی..

بعد غسل کرتا پہلے پہنے یا پائجامہ

سوال:۔غسل کرنے کے بعد پہلے پاجامہ پہنے یا قمیص؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

دونوں طرح درست ہے۔ پہلے کرتا پہننا بہتر ہے[1]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

عمامہ بیٹھ کر پائجامہ کھڑے ہوکر پہننا

سوال:۔عمامہ بیٹھ کر اور پائجامہ کھڑے ہوکر پہننا منع ہے۔اس کی اصل کہاں تک ہے احادیث شریفہ،تعامل صحابہؓ سے اس کی کوئی حجت ملتی ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

بعض علماء نے لکھا ہے کہ عمامہ کھڑے ہوکر باندھنا چاہئے اور پائجامہ بیٹھ کر پہننا چاہئے اس کے خلاف میں کچھ مضرتیں دیکھی ہیں والتعمم قاعداً والتسرول قائماً یورث البخل والتقتیر والاسراف والکسل والتوانی والتهاون فی الامور کل ذلک یورث النسیان الخ تعلیم المتعلم مع الشرح ص ۴۴[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ،معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، یکم رجب ۵۶ھ
صحیح:عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم،۶،رجب ۵۶ھ الجواب صحیح:سعید احمد غفرلہٗ

---

[1] کمایستفاد ویختار ماهو استر الخ مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۸۴، کتاب الطهارة فصل آداب الاغتسال، مطبوعه مصری.

[2] تعلیم المتعلم ص ۴۴، طریق التعلیم فصل فیما یجلب الرزق و مطبوعه کراچی ص ۷۵.

کسی کی بات کاٹنا

سوال:۔ جب دو شخص گفتگو کر رہے ہوں تو تیسرے شخص کو درمیان میں بات کاٹنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداًومصلیاً!

جب کوئی شخص بات کرتا ہوتو بلاوجہ بات نہ کاٹی جائے[۱]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ

دو پارٹیوں میں صلح

سوال:۔ایک گاؤں میں دو مسئلوں کا جھگڑا ہے ایک طلاق کا دوسرا سود کا ہے۔ان دونوں مسئلوں کی وجہ سے دو پارٹی بنی ہوئی ہے جس کو چھ سات سال ہو رہے ہیں۔ بہت مرتبہ آپس میں صلح کرانے کی کوشش ہوئی اور بہت سے علماء نے بھی کوشش کی مگر فیصلہ نہیں ہو پاتا۔ایک پارٹی دوسری پارٹی کی بات نہیں مانتی ہے۔ ہر پارٹی دوسری پارٹی کی برائی کرتی ہے اور فیصلے کے درمیان لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔اس وجہ سے آج تک یہ فیصلہ نہیں ہوسکا اور آئندہ کے لئے بھی صلح مشکل نظر آتی ہے، کیونکہ کوئی کسی کی بات نہیں مانتا اور نہ تو کوئی کسی عالم کی بات مانتا ہے۔کیا طلاق اور سود کی بات کو مدنظر رکھ کر اگر صلح کی بات کی جائے تو ملایا جاسکتا ہے؟ شریعت کی رو سے کیا حکم ہے؟ اور اس طرح صلح کرانے کا کیا مسئلہ ہے؟ یعنی بغیر ان دونوں باتوں کے چھیڑے ہوئے ان لوگوں کو ملایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ تحریر فرمائیں۔

---

[۱] چونکہ اس سے ایذاء ہوتی ہے اور ایذاء ناجائز ہے۔ عن ابن عمرؓ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادیٰ بِصَوْتٍ رَفِیْعٍ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یَفْضِ الإِیْمَانُ اِلیٰ قَلْبِہٖ لَاتُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْنَ الحدیث مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۹، باب ماینھیٰ عنہ من التھاجر الخ مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

E:\F.M.Fainal\Jild-28\11-Islami Adab & Akhlaq

الجواب: حامداً ومصلیاً!

یہ مرض بہت عام ہے بڑی کثرت سے لوگ اس میں گرفتار ہیں اور کسی صورت سے نجات نہیں پاتے۔ اگر بغیر ان دو مسئلوں پر بحث کئے ہوئے بھی صلح ہوسکتی ہے تب بھی صلح کرادی جائے۔ مثلاً ایک پارٹی کہتی ہے کہ سود لینا جائز ہے دوسری کہتی ہے کہ ناجائز ہے اور کوئی پارٹی اپنے خلاف بات سننے اور ماننے کو آمادہ نہیں۔ ہر ایک اپنی اپنی بات پر پختہ ہے تب بھی بغیر اس کا تصفیہ کئے ہوئے صلح کرادی جائے۔ اسی طرح ایک پارٹی کہتی ہے کہ فلاں لفظ سے طلاق ہوجاتی ہے۔ دوسری پارٹی کہتی ہے کہ نہیں ہوتی تب بھی صلح کردی جائے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۹۱/۱۰/۱۳ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

اپنے سے زیادہ عمر والے کو چچا ماموں وغیرہ کہنا

سوال:۔ کسی بھی زیادہ عمر کے آدمی کو چچا کہنا یا جو معمر شخص ننہال کے قصبہ یا گاؤں کا رہنے والا ہے اور اس سے کوئی رشتہ بھی نہ ہو مگر دلداری یا احترام کے ناتے نانا ماموں کہنا حرام ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

جائز ہے یہاں احترام مقصود ہوتا ہے نسبت حقیقی نہیں ہوتی نہ دوسروں کو اس کا شبہ ہوتا

---

[1] **لا خیر فی کثیر من نجواھم الا من أمر بصدقة أو معروف أو اصلاح بین الناس** (سورۃ نساء پ۵ آیت:۱۱۴، ترجمہ: عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوتی ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم صلح کردینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ (بیان القرآن) **وقال اللّٰہ تعالیٰ والصلح خیر الایة سورة النساء آیت ۱۲۸.**

ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۸۹/۲/۶ھ

شوہر کو بھیا کہنا

سوال:۔ایک محترمہ ہیں جن کو بات بات میں بھیا کہنے کی عادت ہے مثلاً آؤ بھیا جاؤ بھیالاؤ بھیانہ بھیاوغیرہ وغیرہ اسی طرح وہ اپنے شوہر سے بھی مخاطب ہوتی ہیں میں نے ان کو کئی بارٹوکا مگران کا جواب یہ ہوتا ہے کہ بے خیالی میں ان کی زبان سے نکل جاتا ہے وہ دل سے نہیں کہتی ہیں اس صورت میں ان کے نکاح پر کوئی اثر تو نہیں پڑا؟

الجواب: حامداًومصلیاً!

بیوی کے لئے یہ بات مکروہ ہے کہ شوہر کو بھیا کہے اس کی احتیاط چاہئے[1] مگراس کی وجہ سے اس کا نکاح فسخ نہیں ہوا نہ وہ اپنے شوہر پر حرام ہوئی زبان پر جو لفظ بطور تکیۂ کلام چڑھ جاتا ہے وہ اگر غلط ہوتو اس کی اصلاح چاہئے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۱۴۰۱/۷/۱۹ھ

امر بالمعروف نہی عن المنکر

سوال:۔اس نازک وقت میں علماء کو خاموش رہنا چاہئے یا جگہ جگہ اور موقع بموقع مساجد یں تقریر کرتے رہنا چاہئے علماء کیوں خاموش ہیں؟

---

[1] کما یستفاد.یکرہ قولہ انت امی ویاابنتی ویا اختی ونحوہ الخ درمختار علی الشامی زکریا ص ۱۳۱ ج۵ باب الظھار.

الجواب: حامداًومصلیاً!

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر حسب حیثیت لازم ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جوشخص خود عمل نہ کرے وہ دوسروں کو کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

سوال:۔ کیا یہ اچھی بات ہے کہ جو کام خود نہ کرے اس کو دوسروں کو کرنے کا حکم کرے اور ایک ناجائز بات کو جائز قرار دے۔

الجواب: حامداًومصلیاً!

ناجائز بات کو جائز قرار دینا تو سراسر باطل ہے[2] اگر ایک شخص پر حکم شرعی عائد نہیں ہوتا اسلئے وہ خود عمل نہیں کرتا اور دوسروں پر عائد ہوتا ہے اسلئے دوسرے کو کہتا ہے تو یہ درست ہے مثلاً ایک بیمار آدمی ہے روزہ رکھنے سے معذور ہے اور غیر معذور سے روزہ رکھنے کو کہے تو اسمیں کیا مضائقہ ہے اسی طرح بیمار آدمی جو کہ مسجد نہیں جا سکتا وہ اپنے غیر معذور بیٹوں کو کہے تو یہ ٹھیک ہے اور اگر حکم اس پر بھی عائد ہوتا ہے مگر خود عمل نہیں کرتا اور دوسروں کو عمل کیلئے کہتا ہے تو اس کے کہنے کی وجہ سے اسکی پکڑ نہیں ہوگی البتہ عمل نہ کرنے کی وجہ سے پکڑ ہوگی[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فان لم يستطع أى التغيير باليد فبلسانه أى فليغيره بالقول فان لم يستطع فبقلبه بان لايرضى به(مرقاة ص ۲ ج۵ باب الامر بالمعروف) مطبوعه ممبئى.

[2] من استحل حراماً فكافر (شرح فقه اكبر ص ۱۸۶) مجمع الانهر ص ۱۱۵ ج ۲، كتاب السير والجهاد. نم ان الفاظ الكفر انواع الخ، دارالكتب العلميه بيروت، عالمگيرى كوئٹه ص ۲۷۲ ج ۲، كتاب السير مطلب موجبات الفكر انواع الخ.

[3] والصحيح ان العالم يا مربالمعروف وان لم يفعله وينهى عن المنكر وان ارتكبه (ابن كثير ص ۱۲۹ ج ۱) تفسير قوله تعالىٰ اتأمرون الناس سوره بقره ۴۴، عالمگيرى كوئٹه ص ۳۵۳ ج۵، كتاب الكراهية الباب السابع فى الغذاء الخ.

کسی عالم کا خلاف سنت میں مبتلا ہونا اس کی تدبیر

سوال:۔ اگر کوئی شخص دیکھنے میں بہت ہی نیک ہو ان کے اخلاق اچھے ہوں ان کی علمی صلاحیت بھی اچھی ہو اچھے عالم میں شمار ہوتے ہوں مگر ان کا فعل سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہو ایسے شخص کو تنبیہاً سنت کی طرف توجہ دلانا درست ہے یا نہیں خلاف سنت پر ان کو ٹوکنا بتانا کہ یہ خلاف اسلام کام ہے جائز ہے یا نہیں حالانکہ ان کو اچھی طرح ان باتوں کا علم ہے شریعت کا کیا حکم ہے؟ ایسے شخص کے بارے میں کسی دوسرے کے سامنے یہ کہنا کہ فلاں شخص کو ہم نے سنت کے خلاف کام کرتے دیکھا ایسا ان کو نہ کرنا چاہئے کیونکہ عوام الناس پر برا اثر پڑے گا کہ جب ایسے مولوی حضرات کا یہ فعل ہے تو ہم جاہلوں کا کیا ہوگا یہ گفتگو کرنا درست ہوگا یا نہیں کیونکہ اس کے بارے میں دو آدمی کے ساتھ حجت ہوگئی ہے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ یہ کہنا درست نہیں دوسرے کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص حدیث نبوی سنت کے خلاف کام کرتا ہے تو اس کے بارے میں کہنا درست ہے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

جس شخص سے خلاف سنت کام ہوتے ہوں اور وہ عالم صالح ہو۔ اس سے خلاف سنت کاموں کے متعلق دریافت کرلیا جائے کہ فلاں کام سنت کے موافق ہے یا خلاف ہے انشاء اللہ اپنے علم اور اصلاح کی وجہ سے جلد ہی خلاف سنت چیز ترک کردیں گے لیکن اپنی مجالس کا مشغلہ نہ بنایا جائے کہ فلاں شخص سنت کے خلاف کام کرتا ہے۔ یہ طریقہ غلط ہے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۱۸/۱۰/۱۳۹۹ھ

---

[1] اس لئے کہ یہ غیبت ہے إن الغيبة حرام (شامی کراچی ص۴۰۸ ج۶ كتاب الحظر الاباحة، فصل فی البیع، بحر کوئٹہ ص۵۰۸ ج۸، کتاب الکراهية، فصل فی البیع، مطبوعه کوئٹہ. عالمگیری ص۳۶۲ ج۵، کتاب الکراهية، الباب الثالث والعشرون فی الغيبة الخ مطبوعه کوئٹہ)

امرد کو کن کن سے احتراز کرنا چاہئے؟

سوال:۔امرد کو کن کن لوگوں سے احتراز کرنا چاہئے مثلاً ماموں، چچا وغیرہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ممانعت یا عدمِ ممانعت کا حکم اشخاص وافراد کے اعتبار سے ہوگا یا حکم سب کے حق میں برابر ہوگا یعنی حکم کا تعلق شہوت پیدا ہونے والے یا نہ ہونے سے ہے یا امرد کی ذات سے ہے کہ وہ مشتہیٰ ہے۔ اگر حکم کا تعلق مشتہیٰ سے مان لیا جائے تو ظاہر ہے اس کیلئے ہر آن و ہر لمحہ برابر نہ ہوگا۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

جس جس سے فتنہ کا اندیشہ ہو[1]۔ ذات امرد سے حکم کا تعلق ہے اور افراد اور اشخاص سے بھی تعلق ہے۔ افراد واشخاص اپنا محاسبہ کرتے رہا کریں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہٗ دار العلوم دیوبند

امرد سے خط وکتابت

سوال:۔امرد سے خط وکتابت کرنا کیسا ہے؟

---

[1] وان كاصبيحا فحكمه حكم النساء وهو عورة من قرنه الى قدمه لايحل النظر اليه عن شهوة الخ شامی زكريا ص ۵۲۴ ج ۹ كتاب الحظر والاباحة فصل فى النظر والمس ويجوز النظر إليه بشهوة كوجه أمرد إلى قوله فحلّ النظر منوط بعدم خشية الشهوة مع عدم العورة الدرالمختار على الشامى زكريا ص ۷۹، ۸۱ ج ۲، كتاب الصلاة باب شروط الصلاة، مطلب فى النظر إلى وجه الأمرد، البحرالرائق ص ۲۷۰ ج ۱، باب شروط **الصلاة**، مطبوعه الماجديه كوئٹه، النهرالفائق ص ۱۸۳ ج ۱، باب شروط الصلاة، دارالكتب العلميه بيروت.

[2] يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفسٌ مَّاقَدَّمَتْ لِغَدٍ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ إنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَاتَعْمَلُوْنَ، سورة الحشر آيت ۱۸.

الجواب: حامداً ومصلیاً!

ضرورت ہوتو درست ہے۔فتنہ ہوتو پرہیز کیا جائے [۱]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمود عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند

غیرمسلم پڑوسی کوتکلیف پہونچانا

سوال:۔کفارکوقتل کرنا یاایذاءپہونچانا جائز ہے یانہیں مثلاً اگرقرب وجوار میں اگرکوئی مسلمان کے ہو۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

بلا وجہ کسی کوعلاوہ حربی کے اذیت پہونچانا ہرگز جائزنہیں اورخاص کرقرب وجوار میں رہنے والے کے لئے تو شریعت نے اوربھی زیادہ حقوق بتائے ہیں۔حدیث شریف میں آیا ہے۔

عن ابی ھریرۃؓ ان النبی ﷺ قال واللّٰہ لا یؤمن واللّٰہ لا یؤمن واللّٰہ لا یؤمن قیل من یا رسول اللّٰہ قال الذی لا یأمن جارہ بوائقہٗ ۔رواہ البخاری [۲]۔

دوسری روایت میں ہے:

عن عائشۃؓ عن النبی ﷺ قال مازال جبرئیل یوصینی بالجارحتی ظننت انہ سیورثہ

---

[۱] وان کان صبیحاً فحکمہ حکم النساء درمختار ص ۵۲۴ ج ۹ وفی الشامی لابأس بأن یتکلم مع النساء بمالایحتاج الیہ الخ شامی زکریاص ۵۳۰ ج ۹، کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر، بحر کوئٹہ ص ۲۷۰ ج ۱، باب شروط الصلاۃ، النھرالفائق ص ۱۸۳ ج ۱، باب شروط الصلاۃ، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت.

[۲] بخاری شریف ص ۲/۸۸۹ (مطبوعہ اشرفی دیوبند) کتاب الادب باب اثم من لایامن جارہ بوائقہ رقم الحدیث: ۵۷۸۲.

رواہ البخاری [۱] قال الشخ ابن الحجرؒ فی الفتح [۲] واسم الجاریشمل المسلم والکافر والعابد والفاسق والصدیق والعدو والغریب والبلدی والنافع والضار والقریب والاجنبی والاقرب داراً والأ بعد وله مراتب بعضها اعلیٰ من بعض فاعلا ها من اجتمعت فیه الصفات کلها ثم اکثرها وهلم جراالیٰ الواحد وعکسه من اجتمعت فیه الصفات الأخریٰ کذٰلک فیعطی کل ذی حق حقه بحسب حاله وقد تتعارض صفتان فاکثر فیرجح اویساوی وقد حمله عبداللّٰه ابن عمرؓ علیٰ العموم فامرلماذبحت له شاة ان یهدی منها لجاره الیهودی اخرجه البخاری فی ادب المفرد الترمذی وحسنه وقدوردت الاشارة الی ماذکرته فی حدیث مرفوع اخرجه الطبرانی من حدیث جابرؓ رفعه الجیران ثلٰثة جارله حق وهو المشرک له حق الجوار وجارله حقان وهو المسلم له حق الجوار و حق الاسلام وجارله ثلٰثة حقوق مسلم له رحم له حق الجوار و الاسلام والرحم الخ۔ [۳]

---

۱ بخاری شریف ص ۲/۸۸۹ (مطبوعه اشرفی دیوبند) کتاب الادب باب الوصایة بالجار رقم الحدیث : ۵۷۸۱

۲ فتح الباری ص ۱۲/۵۴ ا (مطبوعه نزار مصطفیٰ الباز مکه مکرمه) باب الوصاة بالجار کتاب الادب

ترجمه :حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔خدا کی قسم مومن نہیں،خدا کی قسم مومن نہیں،عرض کیا گیا کون یارسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا وہ شخص جس کے پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہیں۔

۳ (ترجمہ حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا، جبرئیل علیہ السلام مجھ کو پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی برابرتا کید کرتے رہے حتی کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اس کو وارث بنادیں گے (یعنی پڑوسی کو ہی وارث بنادیا جائے گا) شیخ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا ہے''اور جار (پڑوسی) کا نام مسلم،کافر،عابد،فاسق اور دوست دشمن، پردیسی ،شہری، نافع، ضار،قرابت دار،اجنبی، اقرب، ابعد،سب کو شامل ہے اور اس کے مختلف مراتب ہیں بعض بعض سے اعلیٰ ہیں سب سے اعلیٰ وہ ہے جس میں تمام پہلی صفات جمع ہوں پھر وہ جس میں اکثر صفات جمع ہوں اسی طرح آخر تک۔جس میں صرف ایک صفت ہو اور اس کے عکس وہ جس میں دوسری صفات جمع ہوں اسی طرح ہے پس ہر ایک کا حق حسب حال ادا کیا جائے گا۔اور کبھی دو یا اس سے زائد (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اور تفصیل سے ذمی وحربی ومستامن وغیرہ کے ساتھ معاملات صلہ وغیرہ کو۔ فتاویٰ عالمگیری[۱] ص۲۲۶ جلد رابع کتاب الکراہیۃ کے الباب الرابع عشر اور تکملہ بحر[۲] جلد ثامن ص۲۰۴ کی کتاب الکراہیۃ میں بیان کیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، یکم رجب ۵۴ھ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم، ۳/ رجب...... الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

غیر مسلم بیمار کی خدمت اور اس کے لئے دعائے صحت

سوال:۔ غیر مسلم مریضوں کی خدمت نصرت اور تیمارداری کرنا کیسا ہے؟ بعد از نماز ان کے لئے دعاءِ صحت کرنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

ایسا کرنا بلندی اخلاق ہے جب کہ کوئی دنیوی لالچ نہ ہو دعائے صحت بھی درست ہے کہ

(بقیہ صفحۂ گذشتہ) صفات میں تعارض ہوتا ہے تو یا تو کسی کو ترجیح دی جائے گی (اگر وجہ ترجیح ہو) ورنہ برابری کی جائے گی۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے اس کو عموم پر محمول کیا ہے۔ اسی لئے جب آپ کے واسطے بکری ذبح کی گئی۔ اس میں سے اپنے پڑوسی یہودی کو ہدیہ دینے کا حکم فرمایا۔ امام بخاریؒ نے اس کی ادب المفرد میں تخریج فرمائی ہے اور امام ترمذیؒ نے اس کی تخریج کی ہے اور اس کو حسن کہا ہے جو میں نے ذکر کیا ہے اس کی طرف اشارہ حدیث مرفوع میں بھی وارد ہوا ہے۔ طبرانیؒ نے اس کو حدیث جابرؓ سے مرفوعاً بیان فرمایا ہے۔ کہ پڑوسی تین قسم کے ہیں (۱) ایک وہ کہ اس کا ایک حق ہے وہ مشرک ہے صرف حق پڑوس اس کے لئے ہے (۲) وہ پڑوسی جس کے دو حق ہیں وہ مسلمان پڑوسی ہے ایک حق پڑوس دوم حق اسلام (۳) وہ پڑوسی جس کے تین حق ہیں وہ قرابت دار مسلمان ہے ایک حق پڑوس دوم حق اسلام سوم حق قرابت داری۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) [۱] عالمگیری ص ۳۴۶ ج۵ مطبوعہ کوئٹہ کتاب الکراھیة الباب الرابع عشر فی أهل الذمة والاحکام التی تعود الیهم.

[۲] بحر ص ۲۰۴ ج۸، کتاب الکراهیة فصل فی البیع، المحیط البرهانی ص ۷۰ ج۸، کتاب الکراهیة الخ، الفصل السادس عشر اهل الذمة الخ، مطبوعه ڈابھیل.

حق تعالیٰ ہدایت دے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۵/۱۲/۱۸ھ

قبلہ وکعبہ وغیرہ بعض خطابات کا حکم

سوال:۔ متعلقہ خطابات جیسے (۱) قبلہ وکعبہ (۲) قبلۂ عالم (۳) حکیم الامت (۴) حکیم الاسلام (۵) کعبہ دو جہاں (۶) قبلہ کونین فلاحِ دارین (۷) قبلہ مقصودِ حیات (۸) اعلیٰ حضرت۔ یہ کہنا یا خط وکتابت میں تحریر کرنا یا پتھر پر کندہ کردینا مثلاً بزرگوں کے مزار پر ان کی یادگار کے لئے جو پتھر نصب کیا جاتا ہے یہ جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

اپنے بڑوں کی خاص کر ان بڑوں کی جن سے فیض پہونچا ہو تعریف کرنا فطری اور احسان شناسی ہے جو کہ موجبِ خیر وترقی ہے۔ لیکن حد سے بڑھانا اور غلط تعریف کرنا منع ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے اپنے متعلق بھی تعریف میں مبالغہ کرنے کو منع فرمایا ہے[۲]۔ پس (۱) و(۲) و(۵) و(۶) و(۷) والے القاب سے احتراز کیا جائے، ان کی زندگی میں بھی بعد الوفات

---

[۱] ولو دعا للذمی بطول العمر قیل لا یجوز لان فیه التمادی علی الکفر وقیل یجوز لان فی طول عمره نفعاً للمسلمین باداء الجزیة فیکون دعاء لهم وعلی هذا الاختلاف الدعاء له بالعافیة (عالمگیری ص۳۴۸ ج۵ الباب الرابع عشر فی اهل الذمة کتاب الکراهیة) البحرالرائق ص۲۰۴ ج۸، کتاب الکراهیة فصل فی البیع، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، المحیط البرهانی ص۱۷ ج۸، کتاب الکراهیة الخ، الفصل السادس عشر، اهل الذمة، مطبوعه ڈابهیل.

[۲] عن عمر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ لاتطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ ابن مریم فانما انا عبده فقولوا عبداللّٰه ورسوله متفق علیه مشکوٰة شریف ص۴۱۷ باب المفاخرة والعصبیة الفصل الاول.

بھی، زبان میں بھی تحریر میں بھی۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

چچا کو باپ کہنا

سوال:۔ایک شخص کے چھ لڑکے ہیں۔ایک لڑکے کا انتقال ہوا جس کے تین بچے ہیں جو اپنے چچا کے پاس رہتے ہیں۔ چچا ہی ان کے کھانے پینے اور رہائش کے ذمہ دار ہیں۔اور بھتیجوں کو اپنی اولاد کی طرح رکھتے ہیں۔اور وہ بھتیجے بھی چچا کو باپ کہہ کر مخاطب کرتے ہیں آیا اس طرح ان بچوں کا چچا کو باپ کہہ کر مخاطب کرنا شرع سے جائز ہوسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

چچا کو مجازاً باپ کہہ سکتے ہیں، خصوصاً جبکہ وہ پرورش وغیرہ کے بھی ذمہ دار ہیں، اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ والجد والعم یسمیان اباً مجازاً [۱]۔(روح المعانی ص ۵۰۷ ج ۲) ۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

شانِ خداوندی میں گستاخی کرنے والے کے ساتھ سلوک

سوال:۔غیر مسلم اللہ کی شان میں گستاخیاں کرتا ہے۔ظاہر ہے اگر اس کو اللہ کی عظمت کا علم ہو جاتا تو ایسا نہ کرتا۔علم رکھنے والے کے لئے ایسے موقع پر خاموشی اختیار کرنا کیسا ہے؟ سمجھانے پر نہ ماننے پر جسمانی تکلیف پہونچانے کا حق ہے یا نہیں؟ جبکہ قدرت ہو۔

---

[۱] روح المعانی ص ۲۸۲ ج۵ (مطبوعہ دارالفکر بیروت) تحت قولہ تعالیٰ وَاِذْقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ أٰزَرَ الآية، سورۃ الانعام آیت: ۷۴.

الجواب: حامداً ومصلیاً!

کیا جسمانی تکلیف پہونچانے سے اس کی اصلاح ہو جائے گی، جبکہ وہ بے علم ہے۔ اصلاح کی صورت تو یہ ہے کہ اخلاق وشفقت سے اس کو اللہ تعالیٰ کی عظمت کا علم کرایا جائے اور عقیدہ درست کیا جائے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۲۹/۱۲/۹۱ھ

کچھ دھوپ کچھ سایہ میں بیٹھنا

سوال:۔ کچھ دھوپ اور کچھ سایہ میں بیٹھنے کی ممانعت یہ ممانعت اندیشہ مضرت سے ہے مضرت نہ ہو تو ممانعت نہیں اس پر مزید عرض ہے کہ مضرت سے کس قسم کی مضرت مراد ہے جس کی کیفیت کے علم سے جواب کا نفع حاصل ہو سکے بظاہر تو محسوس ہونے والی کوئی مضرت نظر نہیں آتی۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

یہ طبی مضرت ہے شراح حدیث نے ایسا ہی لکھا ہے[2] تفصیل مطلوب ہو تو اطباء سے رجوع کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۱۹/۲/۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، ۲۰/۲/۸۹ھ

---

[1] ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم باللتی هی احسن. سورة نحل آیت: ۱۲۵.

[2] لأن الانسان اذا قعدذات المقعد فسدمزاجه لاختلاف حال البدن من المؤثرين المتضادين الخ مرقات ص ۵۸۸ ج ۴ (مطبوعه بمبئی) باب الجلوس والنوم والمسی الفصل الثانی.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب یازدہم

ختنہ کی ابتداء اور مصلحت

سوال:- مسلمانی (ختنہ) کا آغاز کب سے ہوا؟ اور سب سے پہلے کس نے کروائی؟ پہلے کہاں ہوئی اور کب ہوئی؟ اور کیوں ہوئی؟ بالتفصیل مدلل تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

مسلمانی (ختنہ) حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ ان کی اتباع کا حکم اس امت کو بھی دیا گیا ہے[1]۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ پاک کے حکم سے

---

[1]...... ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراهیم حنیفاً. سورة نحل، آیت: ۱۲۳،

ترجمہ:- پھر ہم نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ آپ ابراہیم کے طریقہ پر جو کہ بالکل ایک طرف ہو رہے تھے چلئے (ازبیان القرآن)

اس کو کیا۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ۸۰؍سال کی عمر میں کیا ہے[1]۔ اتباع حکم کے بعد کسی علت کے دریافت کرنے کی حاجت نہیں رہتی، بدن کی صفائی میل سے اور طہارت قطرات سے اور جماع میں حصول لذت وغیرہ مفاد ومنافع کی حیثیت سے ظاہر ہیں، شروح[2] بخاری میں تفصیل مذکور ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۷؍۲؍۱۴۰۶ھ

ختنہ کی ابتدا، کون سے نبی مختون پیدا ہوئے؟

سوال:- ختنہ سنت ابراہیمی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوا ہے یا اس سے پہلے سے چلا آ رہا ہے، اگر پہلے سے ہے تو کس پیغمبر سے یہ سنت جاری ہوئی، اور حضرت آدم علیہ السلام مختون تھے یا نہیں؟ اسی طرح پر تمام انبیاء علیہم السلام، اور اگر تمام انبیاء علیہم السلام تھے تو وہ یدِ قدرت سے مختون ہی متولد ہوتے تھے یا بعد میں ختنہ کئے گئے اور اگر

[1]...... اخرج ابو شیخ فی العقیقة من طریق موسی علی بن رباح عن ابیه ان ابراهیم علیه السلام امر ان یختتن وهو حینئذ ابن ثمابین سنة الحدیث (فتح الباری ص ۵۳۲ ج ۱۱، مطبوعه نزار مصطفیٰ المکة المکرمة، کتاب اللباس، باب قص الشارب، فتح الباری ص ۳۶۳/ ۱۲، کتاب الاستئذان، باب الختان بعد الکبر الخ، مطبوعه مصطفی الباز مکه مکرمه، تفسیر ابن کثیر ص ۲۴۸/ ۱، تحت قوله واذ ابتلی ابراهیم ربه الخ، مطبوعه تجاریه مکه مکرمه، سورۂ بقره آیت: ۱۲۴،

[2]...... (قال) ابو شاحه بان فی الختان عدة مصالح کمزید الطهارة والنظافة الخ، (فتح الباری ص ۳۴۲ ج ۱) مصری وص ۵۳۲ ج ۱۱، (مطبوعه نزار مصطفیٰ الباز مکه مکرمه) باب قص الشارب کتاب اللباس قوله بل مکرمة للرجال) لانه الذفی الجماع زیلعی (شامی نعمانیه ص ۴۷۹ ج ۵) فی مسائل شتی، طحطاوی علی المراقی ص ۷۸، کتاب الطهارة، فصل مایوجب الاغتسال، مطبوعه مصری،

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مشروع ہوا ہے تو اگلے انبیاء علیہم السلام کی ذوات کے متعلق کیا کہا جائے گا۔ اور خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ختنہ کس نے کیا؟ وہ کس نام اور کس قوم کا تھا، اوران کے زمانہ میں کون قوم یہ کام کرتی تھی؟ اور غسل جنابت کی ابتداء کن سے ہوئی؟ ہر سوال کا مفصل جواب بحوالہ کتب معتبرہ تحریر فرمایا جائے، اگرچہ بعض سوال تاریخ سے تعلق رکھتے ہیں، مگر من وجہ شرعی ہونے کی حیثیت سے منصب سے چنداں نازیبا نہیں، بالخصوص جبکہ بعض چیزوں کی ابتداء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بیان کی ہو، مبرہن بیان فرمایا جائے۔

الجواب حامداًومصلیا!

وقال القرطبی وفی المؤطا وغیره عن یحییٰ بن سعید انه سمع سعید بن المسیبؒ یقول ابراهیم علیه السلام اول من اختتن الخ تفسیر ابن کثیر ص ۲۶ ا[۱] ج ا . ان ابراهیم علیه السلام اول من اختتن وهو ابن عشرین ومائةواختتن بالقدوم اه فتح الباری[۲] ص: ۷۴، ج: ۱۱، وقد ثبت لابراهیم علیهم السلام اولیات اخریٰ کثیرة منها انه اول من ضاف الضیف وقص الشارب واختتن ورأی الشیب وغیر ذٰلک وقد اتیت علی ذلک بادلة فی کتابی اقامة الدلائل علی معرفة الاوائل اهـ، فتح الباری[۳] ص ۲۷۶ ج ا . ان ابراهیم علیهم السلام امران یختتن وهو حینئذ ابن ثمانین سنة فعجل واختتن بالقدوم فاشتد علیه الوجع فدعا ربه فاوحی اللّٰه الیه

[۱]...... تفسیر ابن کثیر ص۲۴۸ ج ۱، (مطبوعه التجاریه مکه مکرمه) تحت قوله واذا ابتلیٰ ابراهیم ربه بکلمت الآیة. سورة بقرة آیت: ۱۲۴،

[۲]...... فتح الباری ص۳۶۳/۱۲/ ۱۱، کتاب الاستئذان بالختان بعد الکبر الخ، مطبوعه مصطفی الباز مکه مکرمه.

[۳]...... فتح الباری ص۶/۲۷۶، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول الله واتخذ الله ابراهیم خلیلا الخ، مطبوعه یوسفی دیوبند،

انک عجلت قبل ان نامرک بآلته قال یارب کرهت ان اُؤَخِّرَ امرک قال الماوردی القدوم جاء مخففاً ومشدداً وهو الفاس الذی اختتن به وذهب غیره الی ان المرادبه مکان یسمّٰی القدوم وقال ابوعبید الهروی فی الغریبین یقال هو کان مقیله وقیل اسم قریة بالشام وقال ابوشامة هو موضع بالقرب من القریة التی فیها قبره وقیل بقرب حلب وجزم غیر واحد ان الاٰلة بالتخفیف وصرح ابن السکیت بانه لا یشدد واثبت بعضهم الوجهین فی کل منهما اھ) (فتح الباری ص ۲۸۸[1] ج ا) وفی الوشاح لابن درید قال ابن الکلبی بلغناعن کعب الاحبارؓ انه قال نجد فی بعض کتبنا ان اٰدم علیه السلام خلق واثنا عشرنبیا من بعده من ولده خلقوا مختتین اخرهم محمدﷺ وشیث وادریس ونوح وسام ولوط ویوسف وموسی وسلیمان وشعیب ویحییٰ وهود، وصالح صلی الله تعالیٰ علیهم اجمعین اهـ خصائص کبریٰ[2] ص ۵۳ ج ا .عن انس بن مالکؓ عن النبی ﷺ قال انی ولدت مختوناً ولم یراحد سوانی اهـ دلائل النبوة لابی نعیم[3] ص ۴۶ ج ا . للعلماء اقوال فی ختانه ﷺ احدها انه ولِدَ مختوناً مسروراً الثانی ان الملائکة ختنوه فنقل ابونعیم الاصبهانی بسنده.

عن ابی بکرة اَنَّ جبرئیل ختن النبیﷺ حین طهر قلبه دلائل النبوة[4] ص ۴۶، ج ا . ختنه فی الیوم الذی شق فیه صدره المبارک وملئ علماً وحکمة وذٰلک

---

[1]...... فتح الباری ص ۵۳۳ ج ۱۱ (مطبوعه نزار مصطفیٰ المکة المکرمة) کتاب اللباس باب قص الشارب،

[2]...... الخصائص الکبریٰ ص ۱۳۳/ ۱، باب الآیة فی ولادتهﷺ، مختونا مقطوع السرة، مطبوعه دارالکتب الحدیثیة

[3]...... دلائل النبوة البی نعیم ص ۱۹۲، ۱۹۳/ ۱، المکتبة العربیة حلب،

[4]...... حوالۂ بالا، (حاشیه نمبر: ۳)

خلف خیمة حلیمةؓ وکان ختانه فی ذٰلک الیوم الثالث ان جده عبدالمطلب ختنه فی الیوم السابع وسماه اضاف اهـ سفرالسعادة[1] ص ۱۱۰، عن جابرؓ ان النبی ﷺ ختن حسناً وحسیناً بسبعة ایام قال الولید فسألت مالکاً عنه فقال لا ادری ولکن الختان طهرة. فکلما قدمها کان احب الی واخرج البیهقی حدیث جابر رضی الله تعالیٰ عنه واخرج ایضاًمن طریق موسیٰ بن علی عن ابیه ان ابراهیم علیه السلام ختن اسحق وهو ابن سبعة ایامٍ اهـ فتح الباری ص۲۸۹ج ۱۰[2]۔

عبارت بالا سے امور ذیل ثابت ہوئے۔ختنہ سنت ابراہیمی ہے۔سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہم السلام نے اس کو کیا اور خود اپنے ہاتھ سے کیا۔کسی خاص قوم کا پیشہ نہیں تھا۔ حضرت آدم علیہم السلام مختون پیدا ہوئے اور بارہ انبیاء علیہم السلام مختون پیدا ہوئے۔حضور اقدس ﷺ کے متعلق تین قول ہیں، صحیح یہ ہے کہ آپ بھی مختون پیدا ہوئے۔

غسل جنابت کا حکم اس امت کیلئے تو وان کنتم جنباً فاطهرو[3] الآیۃ، سے ثابت ہے اسکی ابتداء کہاں سے ہوئی، اسکا ذکر کسی کتاب میں نظر سے نہیں گذرا۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۳/۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح عبداللطیف ۴/ربیع الثانی ۵۹ھ

---

[1]...... سفر السعادة ص ۱۴۹، باب فی عموم احواله ﷺ ومعاشه، فصل فی الفطرة وتوبعها،

[2]...... فتح الباری ص ۵۳۴ ج ۱۱ (مطبوعه نزار مصطفی الباز مکه مکرمه) کتاب اللباس باب قص الشارب،

[3]...... سورة مائده آیت: ۶،

ترجمہ:-اگر تم جنبی کی حالت میں ہوتو سارا بدن پاک کرو۔(از بیان القرآن)

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے؟

سوال:- انبیاء میں سے چند پیغمبر کا مولود مختون ہونا شامی کے پانچویں جز میں ص ۴۶۷ پر ہے۔لیکن حضور اکرم ﷺ مختون مولود ہوئے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیا!

قد اختلف الرواة والحفاظ فی ولادة نبیّنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم مختوناً ولم یصح فیہ شیئ واطال الذھبی فی رد قول الحاکم انہٗ لو تو اترت بہٖ الروایة وقد ثبت عندھم ضعف الحدیث وقال بعض المحققین من الحُفاظ الاشبہ بالصواب انہ لم یولد مختوناً (ردالمحتار جلد خامس[1] مسائل شتی) خصائص کبریٰ[2] میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کا ختنہ کیا تھا۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ختنہ کا وقت اور حکم

سوال:-قرآن مجید میں کسی جگہ لکھا ہے کہ مسلمان ختنہ کرادیں ختنہ کرانے کے متعلق کون سی حدیث ہے۔کیا ختنہ کرانا سنت ہے یا فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ یا مستحب۔لڑکے

[1]...... ردالمختار ص ۴۷۹ ج۵ مطبوعہ نعمانیہ زکریا ص ۴۸۲ ج۱۰ فی مسائل شتی

[2]...... لم اجدہ فی الخصائص الکبریٰ للسیوطی ھذا القول، الخصائص الکبریٰ ص:۵۳، ج:۱، (مطبوعہ دارالفکر لبنان) باب الایة فی ولادتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مختوناً. ولکن وجدت فی زاد المعاد ففیہ القول الثالث ان جدہ عبدالمطلب ختنہ یوم سابعہ ووضع مأدبة وسماہ محمداً، زادالمعاد ص:۸۰، ج:۱، مطبوعہ مؤسسة الرسالة. فصل فی ختانہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم،

کی ختنہ کتنی عمر تک کرانا چاہئے اگر دس سال تک ختنہ نہ ہو اس کی نماز درست ہے یا نہیں۔ جس شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو کیا وہ مسلمان نہیں جس بالغ شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کے ہاتھ کا کھانا۔ پانی مکروہ ہے یا حرام ہے اور کیا وہ امامت نہیں کرا سکتا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ختنہ سنت ہے اور شعائر میں سے ہے بلوغ سے پہلے پہلے جب بچہ میں تحمل کی طاقت ہو ختنہ کرادیا جائے۔ حضرت امام اعظمؒ سے اس کے وقت کے متعلق کوئی روایت منقول نہیں۔ بعض فقہاء نے سات سال بعض نے نو سال کا وقت تجویز کیا ہے۔ کذا فی مجمع[1] الانہر وطحاوی[2] بغیر ختنہ کے اکثر طہارت ناقص رہتی ہے اس لئے ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہے اس کے ہاتھ کا کھانا۔ پانی حرام نہیں البتہ وہ ترک ختنہ کی وجہ سے گنہگار ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۹؍رمضان ۶۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۰؍رمضان ۶۷ھ

---

[1]...... والختان سنة وهو من شعائر الاسلام وخصائصه ووقت الختان غير معلوم عند الامام فانه قال لاعلم لی بوقته ولم يرو عنها فيه شئ وقيل سبع سنين وقيل تسع سنين وقيل ان كان قوياً يطيق ألم الختان ختن والافلا وهو اشبه بالفقه. مجمع الانهر مختصراً ص ۴۹۱ ج۴ (مطبع دارالكتب العلمية بيروت) كتاب الخنثىٰ فی مسائل شتىٰ

[2]...... طحطاوی ص۷۸، (مطبوعه مصر) كتاب الطهارة مايوجب الاغتسال، درمختار مع الشامی زكريا ص ۱۰/۴۸۰، كتاب الخنثىٰ مسائل شتىٰ، زيلعی ص ۶/۲۲۶، كتاب الخنثىٰ مسائل شتىٰ، مطبوعه امداديه ملتان، عالمگيری كوئٹه ص۵/۳۵۷، الباب التاسع عشر فی الختان الخ، بحر كوئٹه ص ۸/۴۸۵، كتاب الخنثىٰ، مسائل شتىٰ،

ختنہ کے لئے ڈاکٹر کا مسلم ہونا شرط نہیں

سوال:- یہاں پر ختنہ سرکاری ہسپتال میں کی جاتی ہے ختنہ کرنے والے اکثر ہندو ڈاکٹر ہوتے ہیں تو ان کے ختنہ کرنے سے سنت ادا ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس کام کے لئے ڈاکٹر کا مسلمان ہونا ضروری نہیں غیر مسلم ختنہ کردے تب بھی درست ہے جیسے اور کوئی آپریشن یا علاج کردے[۱] یا غیر مسلم کسی محرم کا سر مونڈ دے تو وہ حلال ہو جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بالغ کا ختنہ

سوال:- زید نابالغ ہی تھا کہ اس کا باپ مرگیا۔ بوجہ سرپرست نہ ہونے کے ختنہ نہ ہوسکا۔ اب زید کی عمر ۲۵ سال کی ہے، چمڑا سخت ہوگیا ہے، مگر زید کہتا ہے کہ اب میں مثل مختون کے ہوں۔ ایسی صورت میں ختنہ کرانا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ختنہ سنتِ مؤکدہ ہے اور شعائر اسلام میں سے ہے۔ بلا عذر شدید بالغ سے بھی ساقط نہیں ہوتا۔ البتہ چونکہ زید مثل مختون کے ہے نیز چمڑا ابھی سخت ہوگیا ہے۔ اسلئے بضرورت

[۱]...... عن سعدؓ قال مرضت مرضا اتانی النبی ﷺ یعودنی (الی قوله) اتت الحارث بن كلدة اخا ثقيف فانه رجل يتطيب (مشكوٰة ص ۳۶۶، كتاب الاطعمة) قال الشراح: وفيه جواز مشاورة أهل الكفر فی الطب (مرقاة ص ۳۸۴ ج ۴) مطبوعه بمبئی،

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 12-Khatna Ka bayan

ساقط ہوسکتا ہے۔ والاصل انَّ الختان سنة كما جاء في الخبر وهو من شعائر الاسلام (الدرالمختار على هامش ردالمحتار ص ۲۵۶ ج۵)[۱] صبی حشفته ظاهرة بحيث لورأه انسان ظنهٔ مختون ولا تقطع جلدة ذكره الابتشديد المه ترك على حاله كشيخ اسلم وقال اهل النظر لايطيق الختان ترك ايضاً (الدرالمختار على هامش ردالمحتار[۲]) اس سے امامت میں کوئی فرق نہیں آئے گا، فقہاء نے اس کو باب کراہت امامت میں شمار نہیں کیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۷/۲/۸۸ھ

نومسلم کا ختنہ

سوال:- اگر کوئی غیر مسلم اسلام میں داخل ہووے اور یہ نومسلم عمر رسیدہ ہے تو اس کی سنت کرانا مسلمانوں پر فرض عین ہے، یا کیا اگر مسلمان اس کی سنت کروانے پر غافل رہیں اور کچھ خیال نہ کریں تو ان کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیا!

فرض عین نہیں البتہ اگر اسمیں سنت (ختنہ) کرانے کی قوت ہو اور وہ برداشت کر سکے تو ختنہ کرا دینا بہتر ہے حضرت ابراہیم علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی ۸۰ سال کی عمر میں اپنی ختنہ

۱...... درمختار مع الشامیم طبوعه زکریا دیوبند، وکراچی ص ۷۵۱ ج۶، کتاب الخنثیٰ فی مسائل شتیٰ، بحر کوئٹه ص ۸/۴۸۵، کتاب الخنثیٰ فی مسائل شتی، مطبوعه کوئٹه، زیلعی ص ۶/۲۲۶، مسائل شتی، مطبوعه امدایه ملتان، عالمگیری کوئته ص ۵/۳۵۷، الباب التاسع عشر فی الختان،

۲...... ملاحظه هو حوالۂ بالا، (حاشیه نمبر: ۱)

کی تھی، اگر وہ برداشت نہ کرسکے تو اسکو اسی طرح چھوڑ دیا جائے مجبور نہ کیا جائے[۱]۔ فقط واللہ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عورتوں کا ختنہ

سوال:- زید کہتا ہے کہ اسلام سے قبل عورتوں کا ختنہ ہوا کرتی تھی یہ رواج عام تھا یا کہیں کہیں کیا یہ بات درست ہے۔

الجواب حامداًومصلیا!

عورتوں کے ختنہ کا تذکرہ کتب حدیث[۲] وفقہ میں مذکور ہے۔[۳] ملاحظہ ہو طحطاوی

---

[۱]...... صبی حشفته ظاهرة بحيث لوراٰه انسان ظنه مختونا ولا تقطع جلدة ذكره الا بتشديد آلمة ترک علی حاله کشيخ اسلم وقال اهل النظر لا يطيق الختان ترک أيضا (درمختار مع الشامی کراچی ص ۷۵۱ ج۶، مسائل شتی، عالمگيری کوئٹه ص۵/۳۵۷، کتاب الکراهية، الباب التاسع عشر فی الختان، زيلعی ص۶/۲۲۶، کتاب الخنثی مسائل شتی، مطبوعه امداديه ملتان، بحر ص۸/۴۸۵، مطبوعه الماجديه کوئٹه،

اختتن ابراهيم النبی وهو ابن ثمانين سنة بالقدوم (مشکوٰة شريف ص۵۰۶، باب بدء الخلق وذکر الانبياء عليهم السلام)

ترجمہ: ابراہیم علیہ السلام کی قدوم کے ذریعہ ختنہ ہوئی (اس وقت آپ کی عمر اسی سال تھی)

[۲]...... عن ام عطية الانصارية ان امرأة كانت تختتن بالمدينة فقال لها النبی صلی لا تنهكی فان ذلک احظی للمرأة واحب الی البعل (ابوداؤد ص ۷۱۴ ج۲ کتاب الادب باب الختان سنن بهيقی ص ۳۲۴ ج۸ کتاب الاشربة والحدفيها.

ترجمہ:- ''ایک عورت مدینہ منورہ میں ختنہ کرتی تھی تو اس سے نبی ﷺ نے فرمایا مبالغہ نہ کرنا اس لئے کہ یہ عورت کے لئے زیادہ مفید اور شوہر کے لئے زیادہ محبوب ہے''

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی ﷺ قال الختان سنة للرجال مکرمة للنساء (سنن بهيقی ص ۳۲۵ ج۸ مسند احمد ص۷۵ ج۵ .... (باقی اگلے صفحہ پر)

علی مراقی الفلاح ص ۸۷ کتاب الطهارة، فصل ما یوجب الاغتسال[۱] صرف یہ بات نہیں کہ اسلام سے قبل رواج تھا یہ بات کہ کہاں کہاں رواج تھا اور کب تک رہا معلوم نہیں[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۷/۸۵ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ ۲۸/۷/۸۵ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............المعجم الکبیر للطبرانی ص ۲۷۳/۷، و ۱۸۶ ج ۱۱، و ۱۴۰/۱۲،

ترجمہ:- ختنہ مردوں کیلئے سنت ہے عورتوں کیلئے عزت ہے۔

۳...... اذا التقى الختانان ذكرهما بناءً على عادة العرب من ختن نسائهم قال في السراج وهو سنة عندنا للرجال والنساء وقال الشافعي واجب عليهما وفي الفتح يجبر عليه ان تركه الا اذا خاف الهلاك وان تركته هي لا...... جماع المختونة الذ (طحطاوی ص ۸۷، فصل مایوجب الاغتسال) شامی ص ۱۵۷ ج ۶، مسائل شتی، فتح القدير ص ۶۳ ج ۱، فصل مایجوب الاغتسال، مطبوعه دارالفكر بيروت، عنايه على فتح القدير ص ۶۳ ج ۱، البحر الرائق ص ۵۸ ج ۱/ فصل مايوجب الاغتسال، مطبوعه الماجديه كوئٹه،

(حاشیہ صفحہ ھذا) ۱...... حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں مدینہ منورہ میں ختنہ کرنے والی عورت ختنہ کرتی تھی، عن ام عطية الانصارية ان امرأة كانت تختن بالمدينة الحديث (ابوداؤد ص ۷۱۴ ج ۲، كتاب الادب، باب الختان)

اور عہد نبوی کے بعد بھی دور عثمانی میں عورت کی ختنہ کا ثبوت موجود ہے۔

من حديث ام المهاجر قالت سبيت في جوارى من الروم فعرض علينا عثمان الاسلام فلم يسلم منا غيرى وغير اخرى فقال عثمان اذهبوا فاخفضوهما وطهروهما، (الادب المفرد ص ۱۸۲، فضل الله الصمد ص ۴۶۲ ج ۲، باب خفض المرأة، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، عون المعبود ص ۵۴۲ ج ۴، باب ماجاء في الختان، مطبوعه نشر السنة ملتان،

۲...... واختلف في حقهن هل يخفضن مطلقاً اويفرق بين اهل المشرق واهل المغرب فاهل المشرق يومرون به لوجود الفضلة عندهن من اصل الخلقة واهل المغرب لا يومرون به لعدمها عندهن (المدخل لابن الحاج ص ۲۹۶ ج ۳، الختان، مطبوعه مصرى، عون المعبود ص ۵۴۲ ج ۴) باب ماجاء في الختان، مطبوعه نشر السنة ملتان،

لڑکی کا ختنہ

سوال:-لڑکی کا ختنہ کرانا کیسا ہے درست ہے یانہیں اگر درست ہے تو کس جگہ سے کرانا چاہئے شوہر اپنی بیوی کا ختنہ کرسکتا ہے یانہیں نابالغ لڑکے اورلڑکیوں کا ختنہ کرانا سنت ہے۔لڑکے اورلڑکیاں جوان ہوجائیں توان کا ختنہ کرانا چاہئے یانہیں پردہ ضروری ہے یاختنہ کرانا ضروری ہے۔

الجواب حامداًومصلیا!

موضع ختان سے لڑکی کا ختنہ ثابت ہے عرب میں اس کا دستور تھا لیکن جس طرح مردوں کے لئے سنت ہے عورتوں کے لئے سنت نہیں لہٰذا ان پرتاکید نہیں کسی پر جبر نہیں کیا جائے گا قابل پردہ لڑکیوں کے ختنہ کے لئے پردہ کونہیں توڑا جائے گا ہاں شوہر ختنہ کرنا چاہے تو کرسکتا ہے **(قوله اذالتقى الختانان) ذكرهما بناء على عادة العرب من ختن نساء هم وهو من الرجال دون جزة الحشفة ومن المرأة موضع قطع جلدة كعرف الديک فوق مدخل الذكروهو مخرج الولد والمنى والحيض وتحت مخرج البول ويقال له ايضاخفاض قال فى السراج وهو سنة عندنا للرجال والنساء وفى الفتح يجبر عليه ان تركه الا اذا خاف الهلاک وان تركته هى لا الخ طحطاوى ص ۷۸ (باب مايوجب الغسل)**[۱]

---

[۱]...... **طحطاوى على المراقى ص ۷۸، باب مايوجب الغسل، مطبوعه مصر، فتح القدير ص ۶۳/۱، مطبوعه دارالفكر بيروت، البحرالرائق ص ۵۸/۱، فصل مايوجب الاغتسال، مطبوعه الماجديه كوئٹه،**

لڑکے کا ختنہ جوان ہونے سے پہلے کر دیا جائے جوان ہونے پر پردہ لازم ہے مرد کی بیوی اس کا ختنہ کر سکتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۴/۸۶ھ

الجواب صحیح: محمد جمیل الرحمٰن غفرلہٗ ۱۸/۴/۸۶ھ

ختنہ کے وقت لوگوں کو جمع کرنا اور دعوت کرنا

سوال:- کیا ختنہ میں لوگوں کو شریک کرنا اور دعوت کرنا درست ہے، اگر ختنہ اور عقیقہ ایک ساتھ کرے اور دعوت دے کر گوشت کھلائے تو کوئی حرج تو نہیں ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ختنہ کے وقت لوگوں کو جمع کرنا تو غلط ہے، لیکن ختنہ سے فراغت کے بعد اگر بطور شکریہ ادائے سنت دعوت کر دے، خواہ عقیقہ کے ساتھ یا بغیر عقیقہ کے درست ہے، ضروری تصور کرنا غلط ہے[1]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1]...... لاینبغی التخلف عن اجابة الدعوة العامة کدعوة العرس والختان ونحوهما، عالمگیری کوئٹہ ص ۵/۳۴۳، کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشر فی الهدایا والضیافات، فاما الدعوة فی حق فاعلها فلیست لها فضیلة تختص بها لعدم ورود الشرع بها کن هی بمنزلة الدعوة لغیر سبب حادث فاذا قصد فاعلها شکر نعمة الله علیه واطعام اخوانه وبذل طعامه فله اجر ذلک انشاء الله تعالیٰ، المغنی لابن قدامة ص ۷/۲۱۹، کتاب الولیمة حکم الدعوة الی الختان الخ، مطبوعه دارالفکر بیروت، اصلاح الرسوم ص ۲۷-۲۸، (مکتبه امدادیه دیوبند) فصل چہارم ختنہ کی رسوم میں۔

ختنہ کے موقع پر اناج لوٹا بھر کر دیا جائے وہ کس کا حق ہے؟

سوال:- ختنہ کے وقت کچھ اناج لوٹے میں بھر کر مسجد میں لاتے ہیں وہ کس کا حق ہے؟ اور بھی اس قسم کی چیزیں آتی ہیں ان کو کیا کرنا چاہئے۔ شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ختنہ وغیرہ کے وقت اگر رسم کے طور پر لازم سمجھ کر مسجد میں کچھ دیا جائے تو نہ لیا جائے[1]۔ اگر خوشی کے طور پر امام یا مؤذن کو کچھ دیا جائے تو مضائقہ نہیں، جس کو دیا جائے اسی کا حق ہے۔ اگر مسجد کے لئے کوئی چیز دی جائے تو وہ مسجد کا ہی حق ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۰/۵/۲۶ھ

---

[1]...... اس لئے کہ التزام مالا یلزم بدعت اور مکروہ ہے۔ امداد الفتاویٰ ص ۳۸۵ ج ۴، (مکتبہ ادارئہ تالیفات اولیاء دیوبند) فکم من مباح یصیر بالتزام من غیر لزوم والتخصیص من غیر مخصص مکروھا الخ، سباحۃ الفکر ص ۷۲، مطبوعہ لکھنؤ، سعایہ ص ۲/۲۶۵، باب صفۃ الصلاۃ، قبیل فصل فی القراءۃ، مطبوعہ سھیل اکیڈمی لاھور،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دوازدھم : سلام، مصافحہ وغیرہ

فصل اول :- سلام اوراس کے آداب

طریق سلام اوراس کا جواب

سوال :- ایک شخص کہتا ہے ''السلام علیکم'' دوسرا شخص جواب میں کہتا ہے ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ'' کیا یہ جواب درست ہے اس کا کہیں سے ثبوت ملتا ہے یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والا اسطرح سلام کرے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور جواب دینے والا ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' کہے۔ اس سے زیادہ کوئی لفظ بڑھانا جیسے ''ومغفرتہ'' مناسب نہیں اگر چہ بعض روایات میں لفظ ''ومغفرتہ'' سلام کے ساتھ وارد ہوا ہے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف[1] ص ۳۹۸ میں ہے، مگر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہیکہ سلام کی انتہا

[1]...... ثم اتی آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ ومغفرتہ الحدیث مشکوٰۃ شریف ص۳۹۸ باب السلام. الفصل الثانی. مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

''وبرکاتہٗ'' ہے، والافضل للمسلم ان یقول السلام علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاته والمجیب کذلک یرد ولا ینبغی ان یزاد علی ''وبرکاته'' شئی قال ابن عباس لکل شئی منتھیٰ ومنتھی السلام وبرکاته کذافی المحیط اه هندیہ[1] ج۵ ص ۳۴۵۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم

آداب عرض وغیرہ

سوال:- ''آداب عرض ہے اور اسی جیسے دوسرے لفظوں سے مصلحۃً مثلاً کسی ڈاکٹر، لیڈر یا امیر سے اس کے گمان بدخلقی و بدتہذیبی سے بچنے کے لئے یا جان پہچان ہونے کی وجہ سے یا ایسے ہی کسی اور وجہ سے غیر مسلم سے سلام کے بجائے ان لفظوں کو استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گنجائش ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... عالمگیری ص ۳۲۵ ج۵ (مطبوعه کوئٹه) کتاب الکراهیة الباب السابع فی السلام الخ، المحیط البرهانی ص۸/۱۷، کتاب الکراهیة، الفصل الثامن فی السلام، مطبوعه ڈابھیل شامی زکریا ص۹/۵۹۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

[2]...... اکرموا کلاً علی حسب فضله وشرفه الخ مرقات ص ۲۹۹ ج۴ (مطبوعه بمبئی) باب الشفقة والرحمة علی الخلق، الفصل الثانی،

السلام علیکم میں اضافہ

سوال:- زید بکر کی ملاقات کے وقت اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اور بکر اس کے جواب میں ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کہتا ہے۔ بکر کا یہ کہنا جائز ہے یا نہیں مع حوالہ کتب تحریر کیجئے (۲) اگر زید ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کہتا ہے اور بکر اس کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ صرف نہ کہکر یہ بھی کہتا ہے کہ سلام کا جواب دینے والا ومغفرتہ نہیں کہے گا لہٰذا ایسی صورت سب جائز ہے یا ناجائز اور سوال کا جواب دینے والا صحیح راستے پر ہے یا نہیں۔

(۳) یہ بھی تحریر کریں کہ ومغفرتہ سلام کے اندر کہنا بدعت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

روایات میں ومغفرتہ بھی آیا ہے اور بعض میں اس سے زائد بھی سلام میں اور جواب میں بھی اور بعض میں وبرکاتہ کو سلام کی انتہا بتایا گیا ہے اور اس پر اضافہ کو منع کیا گیا ہے اسی لئے علماء نے لکھا ہے کہ سلام اس طرح کرنا مستحب ہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور جواب میں بھی اسی طرح مستحب ہے یعنی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس پر اضافہ ومغفرتہ کا نہ سلام کا کرنے والا کرے اور نہ جواب دینے والا کرے۔ **عن عمران بن حصین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان رجلا جاء الی النبی ﷺ فقال السلام علیکم فردّ علیہ ثم جلس فقال النبی ﷺ عشر ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمة اللّٰہ فردّ علیہ فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاتہٗ فرد علیہ فجلس فقال ثلثون رواہ الترمذی وابوداؤد[1]۔ وعن معاذ ابن انس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ بمعناہ وزادثم اتی آخر فقال السلام علیکم ورحمة اللّٰہ**

[1]...... مشکوۃ شریف ص ۳۹۸، باب السلام، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسرندیم دیوبند، ابوداؤد شریف ص ۲/۷۰۶، باب کیف السلام، مطبوعہ بلال دیوبند،

وبـر كـاتـه ومـغـفـرتـه فقال اربعون وقال هكذاتكون الفضائل رواه ابوداؤد[۱]. عن محمد بن عمرو بن عطاء قال كنت جالساً عند عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عـنهـمـا فـدخـل عـليـه رجـل يمانى فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ثم زادشيـئـا مـع ذالک ايضاقال ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما من هذا وهو يومئذٍ قـدذهـب بـصـره قـالـوا هـذا اليمانى الذى يغشاک فعرفوه اياه حتى عرفه قال ابن عبـاس رضـى الـلّـه تـعـالـىٰ عـنهما ان السلام انتهىٰ الى البركة قال محمد وبهذا نأخذاذا قال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فليكفف فان اتباع السنة افضل. موطأ امام محمدؒ ص ۳۸۵[۲]. وبسط الحافظ فى الفتح ص ۵ ج ۱۱[۳] والافضل

[۱]...... مشكوٰة شـريف ص ۳۹۸ باب السلام، الفصل الثانى (مطبوعه ياسر نديم ديوبند) ابوداؤد شريف ص ۲/۷۰۶، باب كيف السلام، مطبوعه سعيد ديوبند،

[۲]...... موطأ امام محمد ص ۳۸۵ (مطبوعه رحيميه ديوبند) باب ردالسلام،

[۳]...... فتح البارى ص ۲۶۶ ج ۱۲ (مطبوعه نزار مصطفى الباز مكه مكرمه) باب بدء السلام،

ترجمه عربى عبارت :-حضرت عمران ابن حصینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ السلام علیکم کہا۔ حضرت نبی اکرم ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا۔ وہ شخص بیٹھ گیا حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا دس (نیکیاں) پھر دوسرا شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ حضرت نبی اکرم ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا۔ وہ شخص بیٹھ گیا۔ ارشادفرمایا بیس (نیکیاں) پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا حضرت نبی اکرم ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا۔ وہ بیٹھ گیا۔ ارشادفرمایا تیس (نیکیاں) امام ترمذیؒ اور امام ابوداوٗدؒ نے اس کو روایت کیا ہے۔ معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے اسی معنی میں روایت کی ہے۔ اس میں اتنی زیادتی اور ہے۔ پھر اور ایک شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کہا آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا چالیس (نیکیاں) اور ارشادفرمایا اسی طرح فضیلتیں (ثواب میں زیادتی) ہوں گی امام ابوداوٗدؒ نے اس کو روایت کیا ہے محمد بن عمرو بن عطاءؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت......عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک یمنی شخص حاضر ہوا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا اس کے ساتھ کچھ اور بھی زیادہ کہا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ کون شخص ہے اس وقت حضرت کی بینائی جا چکی تھی لوگوں نے جواب دیا۔............**(باقی ترجمہ اگلے صفحہ پر)**

السلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته المجیب کذالک یردلا یزید علی هذا . فتاویٰ عالمگیریؒ[1] ج۵ ص ۳۲۰، ولایزید الرادعلی وبرکاته اھ درمختار ج۵ ص ۲۶۵[2]. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ

کون کس کو سلام کرے؟

سوال:-قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسلّم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر اگر کوئی آنے والا سلام نہ کرے اور بیٹھنے والا آنے والے کو سلام کرے یا پیٹھ پیچھے کسی کو سلام کرے، تو مستحق ثواب ہوگا یا مستحق عذاب۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس صورت میں بھی مستحق ثواب ہوگا گو افضل طریقہ وہ ہے جو حدیث شریف میں مذکور ہے۔**قال ابن بطال عن المهلب تسلیم الصغیر لا جل حق الکبیر لانه امر**

---

[1]...... عالمگیری ص ۳۲۵ ج۵ (مطبوعه کوئٹه) کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام الخ

[2]...... درمختار علی الشامی کراچی ص ۴۱۴ ج۶، شامی زکریا ص ۵۹۳ ج ۹ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، المحیط البرهانی ص ۱/۱۷، کتاب الکراهیة، الفصل الثامن فی السلام، مطبوعه ڈابھیل،

ترجمه عربی عبارت :-............ یہ آنے والا یمنی شخص ہے اور اس کا تعارف کرایا یہاں تک کہ اس کو پہچان لیا۔ابن عباسؓ نے فرمایا ”سلام، برکت (وبرکاتہ) پر ختم ہو جاتا ہے۔امام محمدؒ نے فرمایا اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں جب کسی نے السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ کہا تو اس پر رک جائے اس لئے کہ اتباع سنت افضل ہے حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس پر تفصیلی کلام کیا ہے اور افضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے اور مجیب بھی اسی طرح جواب دے۔ وبرکاتہ پر زیادتی نہ کرے۔فتاویٰ عالمگیری اور کوئی وبرکاتہ پر زیادتی نہ کرے۔درمختار

بتوقيره والتواضع له وتليم القليل لاجل حق الكثير لان حقه اعظم وتسليم المار لشبهه بالداخل على المنزل وتسليم الراكب لئلايتكبر بركوبه فيرجع الى التواضع وقال ابن العربی حاصل مافی الحديث ان المفضول بنوع مايبدأ الفاضل اھ بذل المجهود ص ۳۲۲[1] ج ۵۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

آنے والے کے ذمہ سلام ہے

سوال:۔کسی شخص کے یہاں کچھ آدمی مزدوری کرتے ہوں، جیسا کہ کھیت کاٹنا اور وہ اپنے کام میں مشغول ہے۔ایک شخص پیچھے سے آکر کھڑا ہوگیا۔اور یہ مزدور جو کہ کام کرنے والے تھے وہ مختلف برادری کے تھے اور نماز وغیرہ کے بالکل پابند نہیں تھے۔ان میں سے ایک آدمی نے پیچھے ہوکر اس شخص کو سلام کیا۔جو پیچھے کھڑے ہوگئے تھے انہوں نے سلام کا جواب آہستہ آواز سے دیا۔جس آدمی نے سلام کیا تھا اس کو اس کے ساتھیوں نے نصیحت کی کہ تم کو سلام نہ کرنا چاہیئے تھا۔تو آپ سے یہ عرض ہے کہ سلام کرنے والوں کو کیا ثواب ملے گا اور کتنا عذاب منع کرنے والوں کو ملے گا؟

الجواب حامداًومصلياً!

جو شخص کسی کے پاس جائے اس کو چاہیئے کہ سلام کرے[2] اور جس کے پاس جائے وہ

---

[1]...... بذل المجهود ص ۳۲۲ ج۵، مطبوعه رشيديه سهارنپور، كتاب الادب، باب من اولیٰ بالسلام،

[2]...... واذاأتى دارانسان يجب أن يستاذن قبل السلام ثم اذا دخل يسلم اولاثم يتكلم الخ درمختار على الشامی زكريا ص ۵۹۲ ج ۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فی البيع، ويسل الذی يأتيک من خلفک الخ، المحيط البرهانی ص۸/۱۷، كتاب الكراهية، الفصل الثامن فی السلام، مطبوعه ڈابھیل، عالمگيری ص ۵/۲۲۵، كتاب الكراهية، الباب السابع فی السلام، مطبوعه كوئٹه،

سلام کا جواب دے۔لیکن اس نے سلام نہیں کیا وہ خاموش ہو کر کھڑا ہو گیا۔اور جس کے پاس گیا تھا اس نے سلام کیا۔اور اس کی بڑائی کا لحاظ کر لیا تب بھی گناہ نہیں بلکہ اس کو بہت ثواب ملے گا۔اس پر اعتراض کرنا اور سلام سے روکنا غلط ہے۔جو شخص سلام کی ابتدا کرے اس کی فضیلت آئی ہے[1]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیو بند

دو شخص یکدم سلام کریں تو جواب کس پر ہے؟

سوال:- بسا اوقات دو مسلمانوں کی ملاقات ہوتی ہے اور دونوں بیک وقت السلام علیکم کہہ دیتے ہیں تو اس صورت میں جواب دینا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اذاالتقیافافضلهما اسبقهما فان سلما معاً یرد کل واحد منه (عالمگیری[2]) اس سے معلوم ہوا کہ دونوں جواب دیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

سلام کے لئے ہاتھ سے اشارہ

سوال:- بوقت سلام دست برداشتن چہ حکم دارد۔

---

[1]...... قال رسول اللہ ﷺ ان اولیٰ الناس باللہ من بدأ بالسلام، مشکوۃ شریف ص۳۹۸، کتاب الادب، باب السلام، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

[2]...... عالمگیری ص:۳۲۵، ج:۵ (مطبوعہ کوئٹہ) کتاب الکراھیة، الباب السابع فی السلام الخ، شامی زکریا ص:۵۹۶، ج:۹، مطبوعہ کراچی ص:۴۱۶، ج:۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

الجواب حامداً ومصلیاً!

بوقت[1] ضرورت برائے سلام یا جواب دست برداشتن رواست مثلاً کسے را از دور سلام کند یا جواب دہد وآواز نتواں رسانید یا کسے کہ را سلام کند یا جواب دہد وآں آواز نمی شنود پس دریں صورت چوں بزبان سلام کند یا جواب دہد بدست نیز اشارہ کند و بے ضرورت چنیں نمودن چنانکہ طریقۂ ابنائے زمانہ است مکروہ است و بر اشارۂ دست اکتفاء نمودن در سلام یا جواب و بزبان نگفتن مکروہ است[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

سلام میں ہاتھ کا اشارہ

سوال:-کسی کو السلام علیکم کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سلام کے ساتھ ہاتھ اٹھانیکی بھی گنجائش ہے[3]، اگرچہ ضرورت نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

---

[1]...... **ترجمہ سوال و جواب**:-سوال: بوقت سلام ہاتھ اٹھانے کا کیا حکم ہے، جواب: بوقت سلام کے لئے یا جواب کے لئے ہاتھ اٹھانا درست ہے مثلاً کسی کو دور سے سلام کرے یا جواب دیوے اور آواز نہ پہنچا سکتا ہو یا مثلاً جس کو سلام کر رہا ہے یا جواب دے رہا ہے وہ آواز نہیں سنتا پس اس صورت میں جب زبان سے سلام کرے یا جواب دے ہاتھ سے اشارہ بھی کر دے بلاضرورت ایسا کرنا جیسا کہ ابنائے زمانہ کا طریقہ ہے مکروہ ہے اور سلام و جواب میں صرف ہاتھ کے اشارہ پر اکتفا کرنا بھی مکروہ ہے۔

[2]...... کراهية اشارة اليد فی السلام ای مکتفيا بها مقتصراً عليها اما اذا کان التلفظ بلفظ التسليم ايضاً فلاالخ الکوکب الدری ص ۱۳٦ ج ۲، (مطبوعه سهارنپور) ابواب الاستئذان، باب کراهية اشارة اليد فی السلام، ولاتکفی الاشارة بالاصبع والکف عند الشافعی، وعندنا تکفی اذاکان علی بعد الخ، احکام القرآن للقرطبی ص ۳/۲٦۰، جزء:۵، سورۂ النساء آیت: ۸٦، مطبوعه دارالفکر بيروت، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 13-Salam & Uske Adaab

مظلوم ظالم کے سلام کا جواب دے

سوال:- اگر ظالم اپنے مظلوم پر سلام کرے اور مظلوم بوجہ اپنے رنج وغصہ ونفرت کے جواب نہ دے کیا مظلوم شرعاً گنہگار رہے اور کیا مظلوم پر ظالم بد بخت کے سلام کا جواب دینا شرعاً واجب ہے، اور کیا شریعت اجازت دیتی ہے کہ مظلوم اپنے ظالم کے سلام کو جوتی سے ٹھکرادے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سلام شعارِ اسلام اور حق مسلم ہے اور جواب دینا واجب ہے[۱] مظلوم کو چاہئے کہ جواب سلام کو ترک کر کے اپنے ذخیرۂ آخرت کو نقصان نہ پہونچائے اور ترکِ واجب کا وبال اپنے سر نہ رکھے اور اسکو بد بخت یا کم بخت یا اور کوئی ایسا کلمہ نہ کہے جس سے انتقام ہوجائے، ممکن ہے کہ جلے ہوئے دل سے نکلا ہوا کوئی کلمہ اتنا سخت ہو کہ ظالم کے ظلم کے مساوی ہوجائے یا اس سے بھی بڑھ جائے۔ وہاں ہر چیز کا وزن ہوگا، پھر سنت اور شعار اور حق مسلم کو جوتی سے ٹھکرا دینا نہایت خطرناک ہے[۲]،اس کا تو کبھی تصور بھی ذہن میں نہیں آنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳]...... عن اسماء بنت زید أن رسول اللّٰہ علیہ وسلم مرفی المسجد یوما وعصبة من النساء قعود فالوی بیدہ بالتسلیم قال الترمذی ھذا حدیث حسن وھو محمول علی انہ ﷺ جمع بین اللفظ والاشارة الخ مرقات ص ۵۲۲ ج۴، (مطبوعہ بمبئی) باب السلام، الفصل الثانی،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱]...... ورد السلام واجب الخ البحر الرائق ص۲۰۷ ج۸، (مطبوعہ الماجدیہ کوئٹہ) کتاب الکراھیة، فصل فی البیع، المحیط البرھانی ص۸/۱۷، کتاب الکراھیة، الفصل الثامن فی السلام، مطبوعہ ڈابھیل، شامی زکریا ص۹/۵۹۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بیوی کو سلام کرنا یا لکھنا

سوال:-زید نے اپنی بیوی کو السلام علیکم کہا یا خط میں لکھا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بیوی کو سلام کرنا اور خط میں لکھنا بالکل درست ہے[۱]، کوئی شبہ نہ کریں بلکہ شوہر جب مکان میں آئے تو وہ خود سلام کرے اسکا انتظار نہ کرے کہ بیوی سلام کریگی تو جواب[۲] دونگا۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

وضو کرنے والوں کو سلام

سوال:-مسجد میں وضو سے پہلے یا بعد میں کچھ آدمی سنتیں نفلیں پڑھ رہے ہوں اور

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۲...... ومن استخف بسنة، او حديث من احاديثه عليه الصلاة والسلام او رد حديثا متواترا او قال، سمعناه كثيرا بطريق الاستخفاف كفر، مجمع الانهر ص۵۰۶/۲، كتاب السير والجهاد، الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

(حاشیہ صفحہ ھذا) ۱...... اما على امرأته يسلم ولا يستأذن الخ عالمگيرى ص۳۳۰ج۵ (مطبوعه كوئٹه) كتاب الكراهية، الباب الثامن الخ وعن انس رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول اللهﷺ قال يا بنى اذا دخلت على اهلك فسلم يكون بركة عليك وعلى اهل بيتك، مشكوٰة شريف ص ۳۹۹ باب السلام، الفصل الثانى، المحيط البرهانى ص۸/۲۰، كتاب الكراهية، الفصل الثامن فى السلام، مطبوعه كوئٹه،

ترجمہ حدیث شریف:-انسؓ کہتے ہیں رسول اللہﷺ نے فرمایا ہے بیٹا جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو تیرا سلام تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے موجب برکت ہوگا۔

۲......البتہ بحر میں لکھا ہے کہ مرد جب بیوی کے پاس داخل ہو تو بیوی کو سلام کرنا چاہئے، وفى الصيرفية دخل على زوجته لايسلم عليها بل هى تسلم عليه الخ، بحر كوئٹه ص:۲۰۷، ج:۸، كتاب الكراهية، فصل فى البيع،

کوئی مسجد میں داخل ہو یا اپنی نماز پڑھ کر مسجد سے باہر آئے ایسی حالت میں اس کو سلام بلند آواز سے کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) وضوخانہ مسجد سے ملحق ہے کچھ آدمی وضو کر رہے ہیں سوایسی حالت میں نووارد وضو کرنے والوں کو سلام کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نماز پڑھنے والوں کو اگر سلام کرے تو ناجائز ہے اسی طرح جو شخص دعاء تسبیح ذکر وغیرہ میں مشغول ہے اسے سلام کرنا بھی منع ہے[۱] ہاں کوئی شخص فارغ ہو تو اس کو سلام کرنا درست ہے مسجد میں بھی اور باہر بھی۔

(۲) وضو کرنے والے کو سلام کرنا درست ہے جب کہ وہ دعاء نہ پڑھ رہا ہو ورنہ مکروہ ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

الجواب صحیح: سعید احمد

---

[۱]...... انہ یا ثم بالسلام علی المشغولین بالخطبة اوالصلاة اوقرأة القرآن الخ شامی زکریا ص۳۷۵ ج۲ باب ما یفسد الصلاة ومایکرہ فیها، مطلب المواضع التی یکرہ فیها السلام، عالمگیری ص۳۲۶/۵، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام، مطبوعہ کوئٹہ، المحیط البرهانی ص۸/۲۰، کتاب الکراهیة والاستحسان، الفصل الثامن، السلام وتشمیت العاطس، مطبوعہ ڈابھیل،

[۲]...... فیکرہ السلام علی مشتغل بذکراللّٰہ بای وجہ کان الخ شامی زکریا ص۳۷۴ ج۲، باب مایفسد الصلاة الخ، مطلب المواضع التی یکرہ فیها السلام، عالمگیری کوئٹہ ص۳۲۶، ج:۵، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام،

نمازی کوسلام

سوال:- اگر کوئی شخص نماز میں ہو اور آنے والا اسے سلام کرے تو اس کو زبان یا اشارہ سے جواب دینا ضروری ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جب کوئی شخص نماز میں مشغول ہو اس کو سلام نہ کیا جائے کہ یہ مکروہ ہے۔اگر کسی نے ناواقفیت سے سلام کرلیا تو وہ جواب نہ دے نہ زبان سے نہ اشارہ سے۔شامی[۱] میں اس کی تصریح موجود ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کھانا کھانے والے کوسلام کرنا

سوال:- قرآن مجید پڑھنے والے کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا کھانا کھانے والے کوسلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

قرآن مجید تلاوت کرتے ہوئے اورکھانا کھاتے ہوئے کوسلام کرنا مکروہ ہےاورایسے

---

[۱]...... یأثم بالسلام علی المشغولین بالخطبة اوالصلاة اوقرأة القرآن الی قوله وانه لایجب الردفی الاولین لانه یبطل الصلاة والخطبة کالصلاة الخ شامی زکریا ص۳۷۵ج۲، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، مطلب المواضع التی یکره فیها السلام، عالمگیری کوئٹه ص۳۲۶/۵، کتاب الکرهیة، الباب السابع فی السلام، المحیط البرهانی ص۲۰/۸، کتاب الکرهیة الخ، الفصل الثامن السلام الخ، مطبوعه ڈابهیل، بزازیة علی الهندیة ص۳۵۴/۶، کتاب الکراهیة، نوع فی السلام، مطبوعه کوئٹه، خانیة علی الهندیة ص۴۲۲/۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی التسبیح والتسلیم، مطبوعه کوئٹه،

سلام کا جواب دینا بھی واجب نہیں [۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

گھٹنے کھولے ہوئے کو سلام

سوال:- ایک آدمی گھٹنے کھولے بیٹھا ہے۔ دوسرا اس کے پاس آتا ہے آنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے یا نہ کرے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

حنفیہ کے نزدیک گھٹنا عورت ہے اور کاشف عورت کو سلام کرنا مکروہ لکھا ہے۔ ود ع **کافرا ایضاً ومکشوف عورة ومن هو فی حال التغوط اشنع اهـ درمختار** [۲] ج ۱ ص ۶۴۵ . فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بحالت اذان سلام اوراس کا جواب

سوال:- اذان ہوتے وقت اگر کوئی سلام کرے تو جواب سلام دینا چاہئے یا نہیں

[۱]...... يكره السلام على العاجز عن الجواب حقيقةً كالمشغول بالاكل أو الاستفراغ اوشرعاً كالمشغول بالصلاة وقرأة القرآن ولو سلم لايستحق الجواب الخ، شامي زكريا ص۳۷۵، ج: ۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب المواضع التي يكره فيها السلام، البحرالرائق كوئٹه ص۲۰۷/۸، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، مطبوعه الماجديه كوئٹه، بزازية ص۳۵۵/۶، كتاب الكراهية، نوع فى السلام، مطبوعه كوئٹه،

[۲]...... درمختار على الشامي زكريا ص۳۷۵ ج۲، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب المواضع التي يكره فيها السلام، بزازية على الهندية ص۳۵۵/۶، كتاب الكراهية، نوع فى السلام، مطبوعه كوئٹه، بحر كوئٹه ص۲۰۷/۸، كتاب الكراهية، فصل فى البيع،

ایسے وقت سلام کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اذان کے وقت سلام کا جواب دینا واجب نہیں کیونکہ جواب اذان ذکر ہے اور ذکر و دعاء وتسبیح وغیرہ کی حالت میں اگر سلام کیا جائے تو اس کا جواب واجب نہیں ہوتا وفی شرح الشرعة صرح الفقهاء بعدم وجوب الرد فی بعض المواضع القاضی اذاسلم علیه الخصمان والاستاد الفقیه اذا سلم علیه تلمیذه اوغیره اوان الدرس وسلام السائل والمشتغل بقرأة القراٰن والدعاء حال شغله والجالسین فی المسجد لتسبیح اوقرأة اوذکر حال التذکیر[1] ردالمحتار ص ۶۴۶ ۔لیکن جواب اذان سے فارغ ہوکر سلام کا جواب دینا مناسب ہے کما حققه الشیخ ابن العابدین فی ردالمحتار ص۶۴۵[2] اور جو شخص جواب اذان میں مشغول ہو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

معین مفتی مظاہر علوم سہارنپور

---

[1]...... شامی زکریا ص ۳۷۶ ج ۲ کتاب الصلاة باب مایفسده الصلاة ومایکره فیها، مطلب المواضع التی لایجب فیهاردالسلام، بزازیة علی الهندیة ص ۶/۳۵۴، کتاب الکراهیة، نوع فی السلام، مطبوعه کوئٹه، خانیة علی الهندیة کوئٹه ص ۳/۴۲۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی التسبیح والتسلیم الخ،

[2]...... یأثم بالسلام علی المشغولین بالخطبة اوالصلاة أوقرأة القرآن أومذاکرة العلم اوالاذان والاقامة وانه لایجب الرد فی الاولین لانه یبطل الصلاة والخطبة کا لصلاة ویریدون فی الباقی لامکان الجمع بین فضلتی الرد الخ شامی زکریا ص ۳۷۵ ج ۲ باب مایفسد الصلاة مطلب المواضع التی یکره فیها السلام، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۲۶، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام،

ڈھیلے سے استنجاء سکھاتے وقت سلام کا جواب

سوال:- ڈھیلے سے استنجاء خشک کرتے وقت اگر کسی نے سلام کیا تو جواب دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو شخص پیشاب کے بعد ڈھیلے سے استنجاء خشک کر رہا ہے اس کو اگر کوئی شخص سلام کرے تو جواب دینے کے متعلق معارف السنن[1] میں دو قول نقل کئے ہیں ایک میں اجازت ہے دوسرے میں ممانعت تطبیق کی صورت یہ ہے کہ جس وقت قطرہ آرہا ہے اس وقت جواب نہ دے اور جب محض احتیاط کے لئے ڈھیلا رکھا ہے تو جواب دیدے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

استنجاء سکھاتے ہوئے سلام کا جواب

سوال:- زید پیشاب کے بعد یا قضاء حاجت کے بعد ڈھیلا سکھا رہا تھا، اس حالت میں عمر نے اس کو سلام کیا، تو زید سلام کا جواب دے سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) حدیث شریف میں جو حالت استنجاء میں سلام اور بات چیت کی جو ممانعت ہے

---

[1]...... واما السلام على من يستنجى من البول بالحجر أو المدر قاعداً او قائماً كما تعورف اليوم في بلادنا فلم يثبت فيه من القدماء شى وكان الشيخ رشيد احمد الكنكوهي رحمه الله يقول يردالسلام عند ذلك وكان الشيخ محمد مظهر النانوتوى يقول بترك الردالخ معارف السنن ص:۱۷۳، ج:۱، (مطبوعه اشرفى ديوبند) كتاب الطهارة، باب فى كراهية ردالسلام غير متوضى،

اس سے کونسی حالت اور کونسا وقت مراد ہے؟

(۳) عمر کہتا ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ میں کلوخ سکھاتے وقت سلام کا جواب دینے کو جائز قرار دیا ہے، کیا عمر کا کہنا صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) اگر اس کو قطرہ نہیں آرہا ہے محض احتیاطاً سکھا رہا ہے تو جواب دیدیے ورنہ نہیں[1]۔

(۲) جبکہ قضائے حاجت میں مشغول ہو۔

(۳) فتاویٰ رشیدیہ کا حاصل جواب کی شق اول مراد ہے یعنی جبکہ محض احتیاطا سکھا رہا ہو "سلامک مکروہ الی قولہ ومن ھو فی حال التغوط اشنع قال الشامی مرادہ مایعم البول ا ھ."[2] (ردالمحتار ج ۱/ ص ۴۱۵) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۴/۸/۹۰ھ

مسجد میں آتے وقت اور جاتے وقت سلام کرنا

سوال:- (۱) اگر مسجد میں کوئی نہ ہو تو اس صورت میں مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یا

---

[1]...... واما السلام علی من یستنجی من البول بالحجر او المدر قاعدا کما تعورف الیوم فی بلادنا فلم یثبت فیہ من القدماء شیء وکان الشیخ رشید احمد الکنکوھی رحمہ اللہ تعالیٰ یقول یرد السلام عند ذلک وکان الشیخ محمد مظھر النانوتوی یقول بترک الرد الخ، معارف السنن ص:۳۱۷، ج:۱، کتاب الطھارۃ، باب فی کراھیۃ رد السلام غیر متوضی، مطبوعہ اشرفی دیوبند،

[2]...... درمختار مع الشامی الزکریا ج ۲/ص ۳۷۵/ کتاب الصلوٰۃ باب مایفسد الصلوۃ وما یکرہ فیھا، مطلب المواضع التی یکرہ فیھا السلام. عالمگیری ص ۵/۳۲۶، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام، مطبوعہ کوئٹہ، خانیۃ ص ۳/۴۲۳، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی التسبیح والتسلیم الخ، مطبوعہ کوئٹہ،

نکلتے ہوئے سلام کرنا کیسا ہے؟

(۲) بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مسجد کے کل حاضرین نماز میں مشغول ہیں اور آنے والا سلام کرتا ہے۔ یا کچھ لوگ نماز میں کچھ وضو میں اور کچھ نماز کے انتظار میں اس صورت میں داخل ہونے والا سلام کرتا ہے۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟

(۳) یہی صورت نکلنے کے وقت ہوتی ہے کہ جانے والا سلام کر کے چلا جاتا ہے حالانکہ لوگ اپنی سنتوں میں مشغول ہوتے ہیں۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا صورتوں میں سلام کرنے والا اس قدر بلند آواز سے سلام کرتا ہے کہ حاضرین میں سے ہر شخص بہ آسانی سن لیتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) یہ طریقہ ٹھیک ہے۔ اس طرح کہنا چاہئے **السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین**[۱]۔ مگر یہ داخل ہوتے وقت تو ثابت ہے۔ نکلتے وقت کسی کتاب میں نہیں دیکھا۔

(۲) یہ مکروہ ہے۔ ردالمحتار[۲] میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

(۳) یہ بھی مکروہ ہے۔ کذا فی ردالمحتار ص[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

۱...... ولو دخل ولم یر أحداً یقول السلام علینا وعلی عباداللّٰہ الصالحین الخ درمختار علی الشامی زکریا ص ۵۹۶ ج ۹ کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، عالمگیری ص ۳۲۱ ج ۵ کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس (مطبوعہ کوئٹہ)

۲...... یأثم بالسلام علی المشغولین بالخطبۃ او الصلاۃ اوقرأۃ القرآن اومذاکرۃ العلم الخ شامی زکریا ص ۳۷۵ ج ۲، باب ما یفسد الصلاۃ، مطلب المواضع التی یکرہ فیھا السلام، عالمگیری کوئٹہ ص ۵/۳۲۶، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلاء، المحیط البرھانی ص ۸/۲۰، کتاب الکراھیۃ الخ، الفصل الثامن السلام الخ، مطبوعہ ڈابھیل، فتاوی بزازیہ ص ۶/۳۵۴، کتاب الکراھیۃ، نوع فی السلام، مطبوعہ کوئٹہ،

۳...... حوالہ مذکورہ،

مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام

سوال:- مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا چاہئے یانہیں؟ جبکہ کچھ لوگ نماز پڑھتے ہوتے ہیں، کچھ وظائف میں، کچھ خاموش بیٹھے ہوتے ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ایسی حالت میں ان کوسلام کرنا مستحب نہیں ہے[۱]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

سلام غائب کا جواب

سوال:- اگرکوئی شخص کسی کا سلام پیش کرے تو جواب کس طرح دینا چاہئے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

علیه وعلیکم السلام[۲]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[۱]...... السلام تحية الزائرين والذين جلسوا فی المسجد للقرأة اوالتسبيح اولا نتظار الصلاة ماجلسوا فيه لدخول الزائرين عليهم فليس هٰذا اوان السلام فلايسلم عليهم الخ، عالمگيری ص ۳۲۵ ج۵، کتاب الکراهية، الباب السابع فی السلام، فتاوی بزازيه ص ۳۵۴، ج:٦، کتاب الکراهية، نوع فی السلام، مطبوعه کوئٹه، شامی زکريا ص ۲/۳۷۵، باب مايفسد الصلاة، مطلب المواضع التی يکره فيها السلام،

[۲]......زیادہ بہتر یہ ہے کہ اولاً سلام پہونچانے والے کوجواب دیاجائے پھرغائب پر۔ويستحب ان يرد على المبلغ ايضا فيقول وعليک وعليه السلام ذکر محمد حديثا يدل على ان من بلغ انسانا سلاما عن غائب کان عليه ان يرد الجواب على المبلغ ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ناراضگی کی وجہ سے ترک سلام کی مدت

سوال:- زید اور عمر دونوں کا رہنا سہنا ایک ساتھ تھا۔ بعد میں کسی بناء پر دونوں لڑ گئے۔ اور زید نے عمر سے یہ کہہ دیا کہ تیرا آج سے مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ تم میری کوئی چیز استعمال کرنا اور نہ میں تمہاری کوئی چیز استعمال کروں گا۔ لیکن ناراضگی کو تین دن گذرنے ہی نہیں پائے تھے کہ عمر نے زید سے سلام کرلیا مگر زید نے کوئی جواب نہیں دیا اب شرعاً گناہ کس پر ہے؟ کیا عمر زید سے سلام کرتا رہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تعلق رکھنے میں اگر فتنہ ہو تو زیادہ میل جول نہ رکھا جائے مگر سلام نہ ترک کیا جائے اگر ایک ان میں سے سلام کرتا ہے تو وہ بری الذمہ ہو جائے گا۔ دوسرا اگر جواب نہیں دے گا تو وہ ذمہ دار رہے گا[۱] تاہم اگر وہ منع کردے کہ مجھے سلام مت کرو تمہارے سلام سے تکلیف ہوتی ہے تو پھر سلام نہ کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............اولا ثم علی ذالک الغائب الخ، شامی زکریا ص ۹/۵۹۵، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری ص ۹/۳۲۶، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام، مطبوعه کوئٹه، المحیط البرهانی ص ۸/۲۲، کتاب الکراهیة، الفصل الثامن فی السلام، مطبوعه ڈابھیل،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱]...... عن عائشة ان رسول اللّٰه ﷺ قال لایکون لمسلم ان یهجر مسلماً فوق ثلثة فاذالقیه سلم علیه ثلٰث مرات. کل ذالک لایرد علیه فقدباء باثمه. مشکوٰة شریف ص ۴۳۸، باب ماینهی من التهاجر والتقاطع الخ، الفصل الثانی، وفی المرقات انالمسلم خرج من اثم الهجران وبقی الاثم علی الذی لم یردالسلام ای فقد باء باثم هجر انه الخ مرقات ص ۱۲۷ ج۴ (مطبوعه بمبئی) باب التهاجر والتقاطع الخ الفصل الثانی،

امرد کا سلام کرنا

سوال:- امرد ہر ایک سے سلام کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کرسکتا ہے اگر فتنہ نہ ہو[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

امرد کے سلام کا جواب بحالت شہوت

سوال:- امرد کے سلام کا جواب دینا بحالت شہوت کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسی حالت میں اس کا جواب نہ دے۔ فعل بد تو آخری درجہ ہے۔ بسا اوقات نظر اس کا سبب بن جاتی ہے۔ نیت اگر دیکھنے ہی تک محدود رہے، یعنی اس کی شہوت دیکھنے سے ہی پوری ہوجاتی ہے تو یہ بھی درست نہیں، بلکہ بعض ارباب تحقیق نے ایسی منظر کو اشد واقبح قرار دیا ہے۔ کیونکہ جتنا مقصود تھا وہ حاصل ہوگیا[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1]...... كما يستفاد. وأما الخلوة والنظر اليه لاعن شهوة فلابأس الخ شامى زكريا ص ٥٢٥ ج ٩، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى النظر،

[2]...... ويستفاد من تشبيه وجه المرأة بوجه الأمرد أن حرمة النظر اليه بشهوة اعظم اثما لان خشية الفتنة به اعظم منها ولانه لايحل بحال الخ شامى زكريا ص ٨٠ ج ٢ كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فى النظر الى وجه الامرد،

نامحرم کو سلام کرنا

سوال:- اپنے خاندان کی نامحرم عورتوں یا مردوں میں سے ایک دوسرے کو سلام کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شرعاً کہلایا جاسکتا ہے اگر فتنہ نہ ہو[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ پر پڑھی ہوئی آیت پر سجدۂ تلاوت اور سلام کا جواب

سوال:- ٹیپ ریکارڈ یا ریڈیو میں اگر سجدۂ تلاوت کی آیت سنی جائے تو کیا سجدۂ تلاوت واجب ہوگا؟ نیز مذکورہ صورتوں میں اگر سلام علیک سنا جائے تو جواب دینا بھی واجب ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر قاری یا متکلم کی قرأۃ وآواز کو کسی آلہ میں محفوظ کرلیا گیا تو اس میں آیت سجدہ سننے

[۱]...... فاذا التقى الرجل بالمرأة يبدأ الرجل بالسلام الخ البحر الرائق ص۲۰۷ ج۸ مطبوعه كوئٹه، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، شامى زكريا ص۹/۵۳۰، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى النظر الخ، خانية ص۳/۴۲۳، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى التسبيح الخ، مطبوعه كوئٹه،

سے سجدہ تلاوت لازم نہیں ہوگا۔ٹیپ ریکارڈ کا بھی یہی حکم ہے۔اس کے سلام کا جواب بھی ضروری نہیں۔ریڈیو میں تقاضۂ احتیاط یہ ہے کہ آیت سجدہ سن کر سجدہ تلاوت کیا جائے اوراس کے سلام کا جواب بھی دیا جائے بشرطیکہ اصل آواز اس سے سنائی دے رہی ہو کوئی ریکارڈ نہ ہو[۱]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

[۱]...... لاتجب بسماعه من الصدى والطير الخ درمختار على الشامي زكريا ص۵۸۳ ج۲، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، عالمگيرى كوئٹه ص۱۳۲/۱، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فى سجود التلاوة، سكب الانهر على مجمع الانهر ص۲۳۲/۱، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم

مصافحہ، معانقہ اور قیام وتقبیل

مصافحہ میں ہتھیلی سے ہتھیلی ملانا

سوال:- مصافحہ دونوں ہاتھ سے مسنون ہے تو کس طرح، حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہاتھ کی کفِ دست دوسرے ہاتھ کی کف دست سے ملے، اور یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ جب ہر ہاتھ کو الگ الگ ملائے، لیکن مروجہ طریقہ کے فریقین میں سے ہر ایک کے ہاتھ کی دوسرے کے ہاتھ سے ہتھیلی ملنے اور دوسرے ہاتھ کی کفِ دست اوپر کی جانب رہے یہی رائج ہے، یعنی دونوں کی دائیں ہاتھ کی کف دست تو ملتی ہیں اور دونوں کے بائیں ہاتھ کی کف دست دوسرے ہاتھ کے ظہر پر ہوتی ہے، اس کا ثبوت کہاں سے ملتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بخاری شریف[1] میں عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت مذکور ہے "وَکَانَ کَفِّیْ بَیْنَ کَفَّیْهِ

[1] بخاری شریف ج۲/ص۹۲۶، کتاب الاستیذان، باب المصافحة مطبوعه اشرفی دیوبند،

الخ'' اس سے معلوم ہوا کہ صحابیؓ کا ایک ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں میں تھا، اس صورت میں کف دست کا کف دست سے ملنا بالکل واضح ہے البتہ دوسرا ہاتھ پشت دست پر ہوگا، اور صحابی نے اپنے دوسرے ہاتھ کا ذکر نہیں کیا، ظاہر یہ ہے کہ ان کا دوسرا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے دست مبارک کی پشت پر تھا، جیسا کہ آجکل علماء متبعین کا عمل ہے بخاری شریف[1] میں ''باب الاخذ باليدين'' موجود ہے ''ثم للتصافح باليدين حديث مرفوع ايضاً'' كمافى الادب المفرد واراد المدرسون ان يستدلوا عليه من حديث ابن مسعودؓ هذا فقالوا اما كون التصافح فيه باليدين من جهاة النبى صلى الله عليه وسلم فالحديث نص فيه واما كونه كذا لک من جهته ابن مسعودؓ فالراوى وان اكتفى بذكر يدہٖ الواحدة الا ان المرجو منه انهٗ لم يكن ليصافحهٗ بيده الواحدة والنبى صلى الله عليه وسلم قد صافحهٗ بيديه الكريمتين فانه يستبعد من مثلهٖ ان لايبسط يديه للنبى صلّى الله عليه وسلم وقد بسط له يديه غير ان الراوى لم يذكره لعدم كون غرضه متعلقاً بذالک ولاريب ان الرواة يختلفون فى التعبيرات الخ فيض البارىؒ، ج۴/ص ۴۱۱/[2] ۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

سلام کے ساتھ مصافحہ

سوال:-مصافحہ کے ساتھ سلام کرنا کیسا ہے جبکہ دونوں ایک بستی میں مقیم ہوں۔اس حدیث کا کیا مطلب ہے قال رسول اللہ ﷺ ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان

[1] بخارى شريف، ج۲/ص ۹۲۶/ كتاب الاستيذان ،باب الاخذ باليدين.

[2] فيض البارى ج۴/ص ۴۱۱/ كتاب الاستيذان، باب المصافحة (مطبوعه ربانى دهلى)

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 14-Musafha-Muanqa-Qayam-Taqbeel

الاغفر لھما قبل ان یفترقا[1] رواہ ابو دائود ص ۱۸۲ (ریاض الصالحین مصری)

الجواب حامداً ومصلیاً!

مصافحہ مستحسن ہے مگر اصرار نہیں چاہئے[2]۔ اس کا مطلب تو ظاہر ہے۔ اگر کوئی اشکال ہو تو تحریر کیجئے۔ السراج المنیر[3] ص ۱۰۱ ج ۱ میں لکھا ہے **والمراد الصغائر قیاساً علی النظائر ویستثنی من ھذا الحکم الامرد الجمیل الوجه فتحرم مصافحته ومن به داءٌ کالابرص والاجذم فتکرہ مصافحته** اھ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

مصافحہ دو ہاتھ سے

سوال: - ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا جائز ہے یا حرام کیا ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کا طریقہ مردود ہے یا ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے والا مردود ہے اس طریقہ کو یا اس طریقہ کو اپنانے والا کو مردود سمجھنے والا کیسا ہے؟ مصافحہ کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

---

[1]...... **ترجمہ حدیث شریف:** - جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں ان کے گناہ جدا ہونے سے پہلے معاف کردئے جاتے ہیں۔

[2]...... **الاصرار علی المندوب یبلغه الی حد الکراھیة، سعایه ص ۲۶۵/۲، کتاب الصلوة، قبیل فصل فی القرأة، مطبوعه سھیل اکیڈمی لاھور،**

[3]...... **السراج المنیر شرح الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر ص ۱۰۸ ج ۱، مطبوعه دارالفکر بیروت. فتح الباری ص ۳۲۴/۱۲، کتاب الاستئذان، باب المصافحة، رقم الحدیث: ۶۲۶۳، مطبوعه دارالفکر بیروت، مصطفی الباز مکة المکرمة، راشاد الساری ص ۳۱۴/۱۳، باب المصافحة، مطبوعه دارالفکر بیروت،**

الجواب حامداً ومصلیاً!

مصافحہ دونوں ہاتھ سے مسنون ہے[۱] یہ کہنا کہ دو ہاتھوں سے ثابت نہیں ایک ہی ہاتھ سے کرنا چاہئے غلط ہے گاہے گاہے ایک ہاتھ سے بھی منقول ہے ان دونوں میں سے کسی ایک طریقہ کو حرام کہنا صحیح نہیں البتہ جو طبقہ دین سے تعلق نہیں رکھتا ایک ہی ہاتھ سے مصافحہ پر اصرار کرتا ہے اس کے ساتھ تشبہ سے بچنے کے لئے اگر ایک ہاتھ سے مصافحہ کو ترک کیا جائے تو بہتر ہے[۲] عمدۃ القاری[۳] شرح بخاری شریف میں دو ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت موجود ہے اور الکوکب[۴] الدری میں مذکور ہے کہ ایک ہاتھ سے بھی منقول ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مصافحہ

سوال:- مصافحہ کی کیا تعریف ہے اور اس کے کتنے طریقے ہیں؟ از روئے شرع اس

---

[۱]...... السنة فی المصافحة بکلتایدیه. الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا ص۵۴۸ ج۹ کتاب الحظر والاباحة. باب الستبراء وغیره، مجمع الانهر ص۴/۲۰۴، وسکب الانهر ص۴/۲۰۴، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[۲]...... والحق فیه ان مصافحته ﷺ ثابتة بالید وبالیدین الا ان المصافحة بید واحدة لما کانت شعار اهل الافرنج وجب ترکه لذلک. الکوکب الدری ص۴۲. ۱۴۱ ج۲ ابواب الاستئذان، باب فی المصافحة، مطبوعه یحیوی سهارنپور،

[۳]...... قال رأیت حمادبن زید وجاء ه ابن المبارک بمکة فصافحه بکلتا یدیه. عمدة القاری ص۲۵۳، ج۱۱، الجزء الحادی والعشرون. کتاب الاستئذان، الاخذ بالیدین، مطبوعه دارالفکر بیروت، ارشاد الساری ص۱۵/۱۳/۳، مطبوعه دارالفکر بیروت،

[۴]...... والحق فیه ان مصافحته ﷺ ثابته بالید وبالیدین، الکوکب الدری ص۱۴۱ ج۲، ابواب الاستیذان، باب فی المصافحة، مطبوعه یحیوی سهارنپور،

کے کتنے طریقے ہو سکتے ہیں؟ پھر ان میں کون سا طریقہ افضل ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

داہنے ہاتھ کے بطن کو دوسرے آدمی کے داہنے بطن سے ملانا اور بایاں ہاتھ دونوں کا دونوں سے داہنے ہاتھ کے ظہر سے ملانا یہ مصافحہ ہے۔ یہی سنت ہے[1] بعض دفعہ صرف داہنے ہاتھ سے بھی ثابت ہے۔ کذا فی شرح الترمذی[2]۔ انگوٹھے کو انگوٹھے کی جڑ سے ملا کر اور ہاتھ کو پکڑ کر کسی قدر حرکت دینا بھی ثابت ہے[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

جبراً مصافحہ کرنا

سوال:- روک روک کر مصافحہ کروانا کیسا ہے؟ اور کیا قانون شرعی ہے کہ عوام کو

---

[1]...... وهى الصاق صفحة الكف بالكف واقبال الوجه بالوجه الى ماقال والسنة بكلتا يديه الخ، سكب الانهر ص ۴/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل فى النظر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، شامى زكريا ص ۹/۵۴۸، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء الخ، السنة فى المصافحة بكلتا يديه الخ هامش الترمذى ص۹۷ ج۲، رقم الهامش:۵ (مطبوعه رشيديه دهلى) باب ماجاء فى المصافحة،

[2]...... والحق فيه ان مصافحته صلى الله عليه وسلم ثابتة بابعد وباليدين الخ كوكب الدرى ص ۱۴۱ ج۲، (مطبوعه سهارنپور) ابواب الاستيذان، باب فى المصافحة، الى ماقال وان يأخذ الابهام فان فيه عرفا ينبت المحبة،

[3]...... من صافح أخاه المسلم وحرك يده تناثرت ذنوبه الخ درمختار على الشامى زكريا ص۵۴۷، ۵۴۸، ج۹، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، سكب الانهر ص ۴/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل فى النظر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، البحرالرائق ص ۱۹۹، ج۸، كتاب الكراهية، فصل فى الاشتبراء، مطبوعه كوئٹه،

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 14-Musafha-Muanqa-Qayam-Taqbeel

روک کر چاہے طبیعت مانے یا نہ مانے مصافحہ کرایا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کوئی استاذ والد یا مربی اپنے ماتحت بچوں، بڑوں، کو بطور تربیت وتعلیم روک کر مصافحہ کرائے تو اس میں مضائقہ نہیں۔ غیر آدمی جب مصافحہ سے گھبراتا ہو تو اس پر زور نہ دیا جائے۔ مصافحہ کرنا حدیث[۱]، فقہ[۲] سے ثابت ہے۔ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام واولیاء عظام اور تمام امت مسلمہ کا طریقہ رہا ہے۔[۳] اس کی فضیلت بھی آئی ہے[۴]۔ ان فضائل کو بیان کرنے پر اکتفاء کر کے ترغیب تو دی جائے مگر اس پر اصرار اور زور نہ دیا جائے[۵]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱]...... قال رسول اللّٰہ ﷺ مامن مسلمین یلتقیان فیصافحان الاغفرلھما قبل ان یتفرقا. ترمذی شریف ص: ۱۰۲، ج: ۲، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، ابواب الادب، باب ماجاء فی المصافحة، فتح الباری ص: ۳۲۴، ج: ۱۲، کتاب الاستئذان باب المصافحة، مطبوعه مصطفیٰ الباز مکة المکرمة،

[۲]...... تجوز المصافحة لانھاسنة قدیمة الخ درمختار علی الشامی زکریا ص۵۴۷ ج۹، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، مجمع الانھر ص۲۰۴/۴، کتاب الکراھیة، فصل فی النظر، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[۳]...... اعلم انھا (ای المصافحة) سنة مجمع علیھا عند التلاقی الخ الاذکار للنووی ص۲۳۶، مطبوعه بیروت، باب فی مسائل تتفرع علی السلام، فتح الباری ص۱۲/۳۲۴، کتاب الاستئذان، باب المصافحة، مطبوعه مصطفیٰ الباز مکة المکرمه، ارشاد الساری ص۳۱۴، ج۱۳، باب المصافحة، مطبوعه دارالفکر بیروت،

[۴]...... ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر: ۱/

[۵]...... الاصرار علی المندوب یبلغه الی حدالکراھة. السعایة ص۲۶۵ ج۲، مطبوعه سھیل اکیڈمی لاھور، باب صفة الصلاة، قبیل فصل فی القراة،

غیر مسلم سے مصافحہ

سوال:- کسی غیر مسلم مرد سے مصافحہ کرنا کیسا ہے؟ اگر وہ ہاتھ بڑھائے تو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

درست ہے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

کافر فاسق سے مصافحہ ومعانقہ

سوال:- کیا کفار وفساق وفجار سے مصافحہ معانقہ کیا جا سکتا ہے؟ اور اس سلسلے میں فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے؟ اور اگر یہ لوگ ملاقات کے لئے آئیں اور مصافحہ معانقہ کے لئے بڑھیں تو کیا ان سے اپنے ہاتھ کھینچ لیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مصافحہ، معانقہ کا مقصود اظہار محبت، تعظیم شفقت ہے، **والکافر لا یستحق ذلک** اصلاً سلام ہے اور مصافحہ اس کا تتمہ ہے اور **لا یبتدأ اھل الکتاب بالسلام** میں اصل ہی کو ختم کر دیا

---

[۱]...... ولابأس بمصافحة المسلم جاره النصرانی اذارجع بعد الغیبة ویتأذی بترک المصافحة الخ، عالمگیری ص:۳۴۸، ج:۵، مطبوعه کوئٹه، کتاب الکراهیة، الباب الرابع عشرفی اهل الذمة، شامی زکریا ص:۵۹۰، ج:۹، مطبوعه کراچی ص:۴۱۲، ج:۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

گیا پھر تتمہ کی گنجائش کہاں؟[۱] فاسق فاجر ایمان سے خارج نہیں گنہگار ہے، شامی جلد ا میں ان لوگوں کو شمار کرایا ہے جن کو سلام کرنا مکروہ ہے انمیں فاسق بھی ہے[۲]، لیکن جہت فسق کے علاوہ کسی اور جہت سے اگر وہ مستحق اکرام ہو تو اس کا یہ حکم نہیں، نیز اگر مظاہرۂ اخلاق کے ذریعہ اصلاح مقصود ہو تو پھر جہت بدل جائیگی بلکہ کافر کیلئے بھی یہ جہت مجوز ہو سکے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

محرم عورتوں کا مصافحہ

سوال:-محرم عورتوں سے مصافحہ کرنا کیسا ہے؟ جیسے کہ والدہ ہے یا ہمشیرہ وغیرہ۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

درست ہے کما ورد فی الروایات[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳؍۷؍۹۵ھ

۱...... فلا يسلم ابتدأ على كافر لحديث لا تبدؤوا اليهود ولا النصارى بالسلام. الدر المختار على هامش ردالمحتار زكريا ص ۱۵۹ ج ۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، البحر الرائق كوئٹه ص ۸/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، مطبوعه كوئٹه، عالمگيرى ص ۵/۳۲۵، كتاب الكراهية، الباب السابع فى السلام، مطبوعه كوئٹه،

۲...... والمراد من يشا بههم فى فسقهم من سائر ارباب المعاصى كمن يلعب بالقمار اويشرب الخمر اويغتاب الناس الى قوله وسياتى فى الحظر والاباحة انه يكره السلام على الفاسق لو معلناً شامى زكريا ص ۳۷۴ ج ۲، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها. مطلب فى المواضع التى يكره فيها السلام، وشامى زكريا ص ۹/۵۹۵، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، عالمگيرى كوئٹه ص ۵/۳۲۶، كتاب الكراهية، الباب السابع فى السلام،

۳...... وعن عائشة رضى الله عنها قالت مارايت احدا ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بزرگوں کی تعظیم کے لئے قیام

سوال:- بزرگوں کو تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب وہ تشریف لائیں تو ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

معانقہ کا طریقہ

سوال:- معانقہ کا سنت طریقہ کیا ہے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ تین مرتبہ کاندھے سے ملتے ہیں اور بعض لوگ صرف ایک طرف ملتے ہیں۔ صحیح طریقہ کیا ہے؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

............كان اشبه سمتا وهديا ودلا وفي رواية حديثا وكلاما برسول الله ﷺ من فاطمة كانت اذا دخلت عليه قام اليها فاخذ بيدها فقبلها واجلسها في مجلسه وكان اذا دخل عليها قامت اليه فاخذت بيده فقبلته واجلسته في مجلسها، مشكوة شريف ص ۲/۴۰۲، كتاب الادب، باب المصافحة الخ، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، وماحل نظره مما مرمن ذكر أوأنثى حل لمسه اذا أمن الشهوة على نفسه وعليها لأنه عليه الصلاة والسلام كان يقبل رأس فاطمة الخ، الدرالمختار على الشامي زكريا ص ۵۲۹ ج ۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل في النظر الخ، بحر كوئٹه ص ۸/۱۹۴، كتاب الكراهية، فصل في النظر،

(حاشیہ صفحہ هذا)

[1]...... يجوز بل يندب القيام تعظيما للقادم اى ان كان ممن يستحق التعظيم الخ، شامي زكريا ص ۵۵۱، ج ۹، كتاب الحظر والاباحة. باب الاستبراء، منظومه ابن هبان ص ۲/۱۶۷، رقم الشعر: ۲۸۷، كتاب الكراهية، مطبوعه الوقف المدني الخيري ديوبند، سكب الانهر ص ۴/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصلک في النظر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

الجواب حامداً ومصلیاً!

صرف ایک طرف کافی ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

چھوٹی لڑکیوں سے معانقہ

سوال:- بسا اوقات اپنے اقارب سے معانقہ کرنا پڑتا ہے ان میں چھوٹی لڑکیاں بھی ہوتی ہیں تو یہ معانقہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اپنے بیٹے بیٹی بہن وغیرہ سے معانقہ کرنا درست ہے جن سے معانقہ کرنے میں شہوت نہ ہو اور جہاں اس کا خطرہ ہو وہاں پرہیز کیا جائے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱]...... معانقہ کا مفہوم گردن سے گردن ملانا ہے اور کتب لغت اور کتب حدیث سے معانقہ میں تکرار ثابت نہیں ہے۔
عانقة وعناقاً التزمه فادنى عنقه من عنقه لسان العرب ص ۱۰/۲۷۲ مطبوعه دارصادر بيروت.
عن عائشة قالت قدم زيد بن حارثة المدينة ورسول اللهﷺ في بيتي فاتاه فقرع الباب فقام اليه رسولﷺ عريانا فاعتنقه وقبله الحديث مشكوٰة شريف ص ۴۰۲، باب المصافحة والمعانقة، الفصل الثانى، او يعانقه اى يجعل كل منهما ديه فى عنق الاخر الخ، سكب الانهر ص ۴/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل فى النظر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

[۲]...... فقال المكروه من المعانقة ماكان على وجه الشهوة وما كان على وجه المبرة والكرامة فجائز الخ. البحر الرائق كوئٹه ص ۸/۱۹۸، كتاب الكراهية قبيل، فصل فى البيع، مجمع الانهر ص ۴/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل فى النظر، شامى زكريا ص ۹/۵۴۷، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى الاستبراء، فان كانت صغيرة لاتشتهى اولا يشتهى مثلها فلا بأس بالنظر اليها ومسها الخ، بحر كوئٹه ص ۸/۱۹۴، كتاب الكراهية، فصل فى النظر،

مہمان کے لئے قیام وتقبیل

سوال:- عربوں کے یہاں تقریب میں کوئی جاتا ہے تو قدیم دستور کے موافق تمام مجلس کے لوگ کھڑے ہوکر خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور تقبیل بھی کرتے ہیں۔ ایسی جگہ اگر جانا ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ قیام وتقبیل کا شریعت مطہرہ کے اندر کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بڑوں کیلئے قیام کرنا درست بلکہ مستحسن ہے[۱]، مہمان کا اکرام چاہئے، تقبیل یدین میں بھی مضائقہ نہیں ہے، حضرت جعفر رضی اللہ عنہٗ جب حبشہ سے مدینہ طیبہ آئے تو حضرت نبی اکرم ﷺ نے انکی پیشانی کی تقبیل کی تھی[۲]، ہاں محل فتنہ ہو تو اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

صدر جمہوریہ کا استقبال

سوال:- کئی سال کی بات ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں صدر جمہوریہ کی آمد پر پولیس

---

[۱]...... یجوز بل یندب القیام تعظیماً للقادم ای ان کان ممن یستحق التعظیم الخ شامی زکریا ص ۵۵۱، ج ۹، کتاب الحظر والاباحة. باب الاستبراء، منظومة ابن وهبان ص ۲/۱۶۷، رقم الشعر: ۷۸۷، کتاب الکراهية، مطبوعه الوقف المدنی الخیری دیوبند، سکب الانهر ص ۴/۲۰۵، کتاب الکراهية، فصل فی النظر، مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت،

[۲]...... ولابأس بالتقبیل لماروی انه علیه الصلاة والسلام عانق جعفراً حین قدم من الحبشة وقبله بین عینیه الخ شامی زکریا ص ۵۴۶ ج ۹ کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، مشکوة شریف ص ۴۰۲، کتاب الادب، باب القیام، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، زیلعی س ۶/۲۵، کتاب الکراهية، فصل فی الاستبراء، مطبوعه امدادیه ملتان،

کی طرف سے دو چیزیں پیش کی گئی تھیں، ایک بینڈ باجہ بجوایا جائے، دوسرے راشٹر یہ گیت جن من گن پڑھوایا جائے، لیکن بینڈ باجہ کی پابندی کو علماء نے قبول نہیں کیا، البتہ راشٹر یہ گیت کے ابتدائی اشعار پڑھوائے گئے، صدر جمہوریہ کے ساتھ علماء اور دار العلوم کے لڑکے کھڑے ہونگے، کونسی دلیل کی بنا پر ایسا کیا گیا، کیونکہ ہم کو بھی ایسے مواقع پیش آتے ہیں، اس وقت ہم کیا کریں، کیا راشٹر یہ گیت میں کفر کے الفاظ نہیں ہیں، اور اسمیں کراہت کے ساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

کسی کی خاطر کفر کے شعار کو اختیار کرنا جائز نہیں[1]، حرام چیز کرنا جائز نہیں[2]، مہمان کے ساتھ اس کی حیثیت کے مطابق معاملہ کرنا پسندیدہ ہے[3]، جب تک کسی خلافِ شرع چیز کا ارتکاب نہ ہو، مجھے نہ ان اشعار کا علم ہے، نہ اس وقت کے کوائف کی تفصیل کا علم ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۲۳/۱۰/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۲۳/۱۰/۸۸ھ

---

[1] من تشبہ بقوم فھو منھم مشکوٰۃ شریف، ص ۳۷۵/ کتاب اللباس الفصل الثانی ،قال الطیبی ھذا عام فی الخلق والخلق والشعار الخ مرقات ، ج ۴/ص ۴۳۱/ (مطبوعہ ممبئی) کتاب اللباس، الفصل الثانی. ابوداؤد شریف ص ۵۵۹، کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، مطبوعہ سعد بکڈپو دیوبند،

[2] عن النواس بن سمعان قال قال رسول اللہ ﷺ لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق، مشکوۃ شریف ص ۳۲۱، کتاب الامارۃ، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسرندیم دیوبند،

[3] انزلواالناس منازلھم ،مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۴/ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق، مطبوعہ یاسرندیم دیوبند، اکرموا کلاعلیٰ حسب فضلہ وشرفہ الخ، مرقات ص ۲۹۹/ مطبوعہ بمبئی، الفصل الثانی، باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق. عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ، من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ، مشکوۃ شریف ص ۳۶۸، باب الضیافۃ، الفصل الاول، مطبوعہ یاسرندیم دیوبند،

تقبیل یدین ورجلین

السوال:- ماتقولون فی تقبیل القدمین والیدین وماثبوته ولمن یجوز ولمن لایجوز ومن ای جهة. ولیکن الجواب بالدلائل المنقولة عن الکتب المشهورة مع الحوالات بالصفحات.

الجواب حامداً ومصلیاً!

ولابأس بتقبیل یدالعالم والمتورع علی سبیل التبرک. (درر) ونقل المصنف عن الجامع انه لابأس بتقبیل یدالحاکم المتدین والسلطان العادل وقیل سنة مجتبی ولا رخصة فیه ای فی تقبیل الیدلغیر هما ای لغیر عالم وعادل هوالمختار مجتبی وفی المحیط ان لتعظیم اسلامهٖ واکرامهٖ جازوان لنیل الدنیا کره طلب من عالم اوزاهد ان یدفع الیه قدمه ویمکنه من قدمه لیقبله اجابه وقیل لایرخص فیه اه. الدرالمختار

ترجمہ سوال و جواب

سوال:-قدم اور ہاتھ چومنے کے بارے میں کیا کہتے ہو اس کا ثبوت کیا ہے کس کے لئے جائز ہے اور کس کے لئے ناجائز ہے اور کس وجہ سے؟

جواب:-عالم صاحب کے ہاتھ کو بوسہ دینا بطور تبرک اس میں کچھ حرج نہیں درر اور مصنف نے جامع سے نقل کیا ہے دیانت دار حاکم اور سلطان عادل کے ہاتھ کو بوسہ دینے میں کچھ حرج نہیں اور کہا گیا ہے کہ سنت ہے مجتبیٰ اور ان کے علاوہ کے ہاتھ کو بوسہ دینے کی اجازت نہیں یہی مختار ہے مجتبی اور محیط میں ہے کہ اگر اس کے اسلام کی تعظیم اور اس کے اکرام کی بناء پر ہو تو جائز ہے اور اگر حصول دنیا کے لئے ہو تو مکروہ ہے کسی عالم یا زاہد سے ان کے قدم کے بوسہ دینے کی اجازت طلب کی گئی تو ان کو اسکا موقع دے دینا چاہئے اور کہا گیا ہے کہ اس کی اجازت نہیں درمختار۔

قال الشامی قوله اجابه لمااخرجه الحاکم ان رجلاً اتی النبیﷺ فقال یارسول اللّٰہﷺ ارنی شیئاً ازداد به یقینا فقال اذهب الی تلک الشجرة فادعها فذهب فقال ان رسول اللّٰہﷺ یدعوک فجاء ت حتی سلمت علی النبیﷺ فقال لها ارجعی فرجعت قال ثم اذن له فقبل راسه ورجلیه وقال لوکنت آمراحداً ان یسجد لاحد لأمرت المرأة ان تسجد لزوجها وقال صحیح الاسناد اه.

من رسالة الشرنبلالی اه ردالمحتار علی الدرالمختار کتاب الحظر والاباحة ص۳۳۷[۱] جلد۵/ فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم

حررهٗ العبد محمود کنکوهی عفاالله عنه

معین مفتی مدرسه مظاهرعلوم سهارنفور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلهٗ المبتلی بامانة الافتاء

بالمدرسة العلیة المشتهر بمظاهر علوم

---

[۱]...... درمختار مع الشامی زکریا ص۵۴۹و۵۵۰ج۹، کتاب الخطر والاباحة، باب الاستبراء، زیلعی ص۶/۲۵، کتاب الکراهیة، فصل الفی الاستبراء، مطبوعه امدادیه ملتان، عالمگیری کوئٹه ص۵/۳۶۹، کتاب الکراهیة، الباب الثامن والعشرون الخ، المحیط البرهانی ص۸/۱۱۸، کتاب الکراهیة، الفصلک الثلاثون ملاقات الملوک الخ، مطبوعه ڈابھیل،

ترجمہ عربی عبارت:-شامی نے درمختار کے قول اجابہ کے تحت لکھا ہے کہ حاکم نے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوااور عرض کیا مجھے ایسی چیز دکھایئے جس سے میرے یقین میں اضافہ ہوتو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس درخت کو بلا لاؤ وہ گیا اور اس درخت سے کہا کہ تجھ کوحضور ﷺ بلا رہے ہیں اس پر وہ حاضر خدمت ہوااور حضرت نبی اکرم ﷺ کوسلام کیا آپ ﷺ نے فرمایاواپس جاؤ وہ چلا گیا پھر آپ ﷺ نے اس شخص کواجازت دی اس نے آپؐ کے سرمبارک اور قدمین مبارکین کو بوسہ دیااور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو غیر اللہ کیلئے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورت کوحکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کوسجدہ کرے حاکم نے اس روایت کوصحیح الاسناد کہا ہے رسالہ شرنبلالی سے یہ ماخوذ ہے، ردالمحتار علی الدرالمختار ص۳۳۷ج۵ الحظر والاباحة.

امرد کا بوسہ بلاشہوت

سوال:- ایک مولوی صاحب کی زبانی سنا ہے کہ امرد کا بوسہ لینا بغیر شہوت کے جائز ہے اور تقویت کے لئے یہ بھی بیان کیا کہ کنز الدقائق کے حاشیہ پر لکھا ہے سو مذکورہ مسئلہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آیا امرد کا بوسہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور کنز کے حاشیہ پر ہے کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

میں نے کنز الدقائق کے حاشیہ پر یہ مسئلہ نہیں دیکھا ان سے عبارت یا باب وغیرہ کا حوالہ لے کر لکھیں تو اس کو دیکھا جائے تقبیل کی اقسام درمختار[1] کتاب الحظر والاباحہ میں فصل فی البیع سے کچھ قبل مذکور ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

علماء کی دست بوسی وقدم بوسی

سوال:- علماء وصلحاء کے ہاتھ پاؤں چومنا، ان کے آگے جھکنا کیا جائز ہے کوئی گناہ نہیں ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

علم اور بزرگی کے احترام کی خاطر ہاتھ پیر چومنے کی اجازت ہے[2]۔ مگر ایسا نہ ہو کہ سجدہ

---

[1]...... التقبيل على خمسة اوجه قبلة المؤدة للولد على الخدوقبلة الرحمة لوالديه على الرأس وقبلة الشفقة لاخيه على الجبهة وقبلة الشهوة لمرأته وأمته على الفم وقبلة التحية للمؤمنين على اليد الخ درمختار على الشامي زكريا ص ۵۵۱ ج ۹ كتاب الحظر والاباحة، قبيل فصل في البيع، بحر كوئٹه ص ۱۹۸/۸، كتاب الكراهية، فصل في الاستبراء، زيلعی ص ۲/۲۵، كتاب الكراهية، فصل في الاستبراء، مطبوعه امداديه ملتان، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کی صورت بن جائے اس کی اجازت نہیں۔ جھکنے کی بھی حدیث شریف میں ممانعت آئی ہے[۱]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

بزرگوں کے ہاتھ پیر چومنا

سوال:- کسی کی صرف تعظیم وتوقیر بجالانا اور اس کو معبود نہ سمجھنا، یہ تعظیم جائز ہے یا نہیں اور یہ شرک تو نہیں؟ اپنے پیرومرشد سے ملاقات کے وقت ہاتھوں کا چومنا اور پیروں کا چومنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو مستحق تعظیم وتوقیر ہو اس کی ایسی تعظیم وتوقیر بجالانا جو خدا کے ساتھ مخصوص نہیں جائز

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲]...... ولابأس بتقبيل يدالرجل العالم والمتورع على سبيل التبرك درمختار على الشامي زكريا ص ۵۴۹ ج۹ كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، بحر كوئٹه ص۱۹۸، كتاب الكراهية، فصل في الاستبراء، زيلعي ص۲۵/۶، كتاب الكراهية، فصل في الاستبراء، مطبوعه امداديه ملتان،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱]...... عن انس قال. قال رجل يا رسول الله الرجل منا يلقى أخاه او صديقه أينحني له قال لا الحديث. مشكوٰة شريف ص ۴۰۱، باب المصافحة والمعانقة. وفي المجتبى الايماء بالسلام الى قرب الركوع كالسجود والانحناء مكروه الخ، سكب الانهر ص۲۰۵/۴، كتاب الكراهية، فصل في النظر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، شامي زكريا ص ۵۵۱/۹، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء،

ترجمہ:- حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک شخص نے فرمایا اے اللہ کے رسول ہم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے لئے جھکے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔

ہے یہ شرک نہیں ہے۔ کسی بزرگ پیرومرشد کا ہاتھ چومنا جائز ہے[1]۔ پیر اس طرح نہ چومے جس سے سجدہ کی صورت ہوجائے۔ **وفی المجتبی الایماء بالسلام الی قرب الرکوع کالسجود والانحناء مکروہ الخ، سکب الانہر ص ۴/۲۰۵، کتاب الکراھیۃ، فصل فی النظر، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، شامی زکریا ص ۹/۵۵۱، کتاب الحظر والابادحۃ، باب الاستبراء، المحیط البرھانی ص ۸/۱۱۸، کتاب الکراھیۃ، الفصل الثلاثون الخ، مطبوعہ ڈابھیل.** فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

بڑوں کے پیر پکڑ کر دعائیں لینا

سوال:- زید اپنے بچوں سے کہتا ہے کہ ماں، دادا، دادی وغیرہ کے پیر پکڑ کر ان سے دعائیں لو۔ اس لئے کہ وہ نیک اور بزرگ ہستیاں ہیں، مثلاً عید وغیرہ کے موقع پر یا سفر میں آنے جانے کے وقت، تو یہ پیر پکڑنا کیا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تبرکاً وتعظیماً کسی بزرگ کے پیر کو بوسہ دینے کی اجازت ہے[2] جبکہ سجدہ کی ہیئت پیدا نہ

[1]...... ولابأس بتقبیل یدالرجل العالم والمتورع علی سبیل التبرک درمختار علی الشامی زکریا ص ۵۴۹ ج ۹، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء، بحر کوئٹہ ص ۸/۱۹۸، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاستبراء، زیلعی ص ۶/۲۴، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاستبراء، مطبوعہ امدادیہ ملتان،

[2]...... طلب من عالم اوزاھد أن یدفع الیہ قدمہ یمکنہ من قدمہ لیقبلہ اجابہ الخ درمختار علی الشامی زکریا ص ۵۵۰ ج ۹، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فصلی فی البیع، عالمگیری کوئٹہ ص ۵/۳۶۹، کتاب الکراھیۃ، الباب الثامن والعشرون فی ملاقات الملوک الخ،

ہواور عقیدہ بھی خراب نہ ہو، پیر پکڑنا جس کو پیرلاگن بھی کہتے ہیں یعنی صرف پیروں کو چھو لینا یہ برہمنوں کے یہاں تعظیم کا رواج اور انکا شعار ہے، اس سے پرہیز لازم ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

والدین کی قدم بوسی

سوال:- والدین، مرشد، اساتذہ کی بخیال خیر قدم بوسی کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

والدین، اساتذہ، مشائخ کی قدم بوسی کی اجازت ہے[2]۔ بشرطیکہ سجدہ کی ہیئت نہ پیدا ہو جائے اور دیکھنے والوں کو یہ محسوس نہ ہو کہ یہ سجدہ کررہا ہے ورنہ اجازت نہیں اور احتیاط کا تقاضا بھی ہے کہ ان کی بھی قدم بوسی نہ کی جائے[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... من تشبه اى من شبه نفسه بالكفار مثلا فى اللباس وغيره اوالفجار اوالفساق فهو منهم اى فى الاثم قال الطيبى هذا عام فى الخلق والخلق والشعار الخمرقات ص ۳۲۱ ج۴ (مطبوعه اصح المطابع بمبئى) كتاب اللباس،الفصل الثانى، بذل المجهود ص ۵/۴۱، كتاب اللباس باب فى لبس الشهرة، مطبوعه يحيوى سهارنپور،

[2]...... وماحل نظره حل لمسه وقال عليه الصلوٰة والسلام من قبل رجل أمه فكانما قبل عتبة الجنة الخ، درمختار على الشامى زكريا ص۵۲۸ ج۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى النظر واللمس، وشامى زكريا ص ۹/۵۵۰، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، عالمگيرى كوئٹه ص ۵/۳۶۹، كتاب الكراهية، الباب الثامن والعشرون،

[3]...... وفى المجتبى الايماء بالسلا الى قرب الركوع كالسجود والانحناء مكروه الخ، سكب الانهر ص۴/۲۰۵، كتاب الكراهية، فصل فى النظر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، المحيط البرهانى ص۸/۱۱۸، كتاب الكراهية، الفصل الثانى، مطبوعه ڈابهيل، عالمگيرى كوئٹه ص ۵/۳۶۹، كتاب الكراهية، الباب الثامن والعشرون، الخ،

ماں کے پیروں کو تعظیماً چھونا

سوال:- کیا اسلامی اصول کے مطابق تعظیماً ماں کے پیر چھونا جائز ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث سے دلیل عنایت فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تعظیم کیلئے ماں کے پیروں کو چھونا قرآن پاک کی کسی آیت اور حدیث شریف کی کسی روایت میں نہیں دیکھا، یہ اسلامی تعظیم نہیں بلکہ غیروں کا طریقہ ہے جس سے بچنا چاہئے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پیر یا والدین کے پیر کو چومنا

سوال:- پیر یا والدین یا استاد کے پاؤں کو محبت یا عزت سے بوسہ دینا یا ہاتھ لگا کر ملنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پاؤں کو چومنے میں بسا اوقات سجدہ کی صورت ہوجاتی ہے نیز دوسروں کے عقائد خراب ہونے کا اندیشہ ہے کہ وہ تعظیم میں غلو کریں گے۔ لہٰذا احتیاط یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1]...... من تشبه بقوم فهو منهم. مشكوٰة شريف ص ۳۷۵ كتاب اللباس الفصل الثانی،

[2]...... طلب من عالم اوزاهد ان يدفع اليه قدمه .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

پیر کی قدم بوسی

سوال:- پیر کی قدم بوسی کرنا کہ جس سے نقل سجدہ کی ہو اور اسی حالت میں خوب زور زور سے چلانا کہ دوسرے آدمی کو خوف کے مارے لرزہ آجائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

منع ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

والدین یا استاد کی قبر کو بوسہ دینا

سوال:- پیر یا والدین یا استاد کی قبر کو پیار یا عزت سے بوسہ دینا عند الشرع الشریف کیا حکم ہے جائز ہے یا ناجائز؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)..........ویمکنه من قدمه ليقبله اجابه وقيل لا الخ الدر المختار على الشامى زكرياص ۵۵۰ ج ۹ كتاب الحظر والاباحة. باب لاستبراء وغيره، عالمگيرى ص ۳۶۹/۵، كتاب الكراهية، الباب الثامن والعشرون الخ، مطبوعه كوئٹه، وكل ما ادى الى مالا يجوز فهو لايجوز الخ، درمختار على الشامى زكريا ص ۹/۵۱۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى اللبس، وماكان سببا لمحظور فهو محظور الخ، شامى زكريا ص ۹/۵۰۴، كتاب الحظر والابادحة، فصل فى الاكل، قبيل فصل فى اللبس،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱]..... الانحناء للسلطان اولغيره مكروه الخ عالمگيرى ص ۳۶۹ ج۵، كتاب الكراهية، الباب الثامن من والعشرون، مطبوعه الماجديه كوئٹه، سكب الانهر ص ۴/۲۰۵، كتاب الكراهية، فصل فى النظر الخ، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، المحيط البرهانى ص ۸/۱۱۸، كتاب الكراهية، الفصل الثلاثون الخ، مطبوعه ڈابھيل شامى زكريا ص ۹/۵۵۱، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء،

الجواب حامداً ومصلیاً!

ناجائز ہے ولایمس القبر ولایقبله فانه من عادة اهل الکتاب ولم یعهد الاستلام الاللحجر الاسود والرکن الیمانی خاصة اه طحطاوی[1] ص ۳۳۱۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم

صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۵۶/۱۲/۲۶ ھ

سلام کرنے کے لئے پیر پر ہاتھ پھیرنا

سوال:- ہمارے یہاں سلام کا رواج اسطرح ہے کہ چھوٹے بیٹھ کر اپنے بڑوں کے قدم پر ہاتھ پھیرتے ہیں، آنکھوں سے لگاتے ہیں، آیا اس قسم کا سلام عندالشرع جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سلام کا یہ طریقہ خلاف سنت وخلاف اسلام ہے، ہریجنوں کا طریقہ ہے، اس کو ترک کرنا لازم ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... طحطاوی علی المراقی ص ۳۱۵، مطبوعه مصری، احکام الجنائز، فصل فی زیارة القبور، حلبی کبیر ص ۶۰۸، مبحث زیارة القبور، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور،

[2]...... من تشبه بقوم ای شبه نفسه بالکفار مثلا فی اللباس وغیره اوبالفساق أو الفجار فهو منهم ای فی الاثم قال الطیبی هذا عام فی الخلق والخلق والشعار الخ مرقات ص ۱۳۴ ج ۴، مطبوعه اصح المطابع بمبئی، کتاب اللباس، الفصل الثانی، بذل المجهود ص ۵/۴۱، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، مطبوعه سهارنپور،

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فصل سوم

سلامِ کافر وفاسق

سلام کافر کا جواب

سوال:- اگر ایک کافر زید کے ذریعہ بکر کو سلام کہلائے تو بکر جواب میں کیا کہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یوں کہے وعلیکم السلام وھداہ اللّٰہ الاسلام[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

[1]...... اذ سلم علی اھل الذمة فلیقل السلام علی من اتبع الھدی الخ شامی زکریا ص ۵۹۰ ج ۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ویدعو لہ بالھدیٰ الخ، بحر کوئٹہ ص ۸/۲۰۴، کتاب الکراھیة، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹہ ص ۵/۳۴۸، کتاب الکراھیة، الباب الرابع عشر فی اھل الذمة،

سلام کافر کا جواب

سوال:- اگر کافر مسلمان کو جے رام جی کہے اور مسلمان ہاتھ اٹھاوے یا آداب کہہ دے تو جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گنجائش ہے کہ فقط ہاتھ اٹھادے یا آداب کہدے بہتر ہے کہ **ھداک اللہ الاسلام**[1] کہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

کافر کا سلام

سوال:- اگر مجھ سے ایک کافر کہے کہ تو عمر کو نمستے کہہ دینا یا جے رام جی کہہ دینا تو مجھے کیا کہنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

آپ کو سلام کہنا چاہئے[2]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1]...... ولو دعالہ (ای الذمی) بالھدیٰ جاز الخ زیلعی ص ۳۰ ج ۶، مطبوعہ ملتان، کتاب الکراھیۃ، فصل فی البیع، بحر کوئٹہ ص ۸/۲۰۴، کتاب الکراھیۃ، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹہ ص ۵/۳۴۸، کتاب الکراھیۃ، الباب الرابع فی اھل الذمۃ،

[2]...... عن ابی ھریرۃؓ عن النبی ﷺ قال اذ لقی احدکم اخاہ فلیسلم علیہ، مشکوۃ شریف ص ۳۹۹، باب السلام، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

غیر مسلم کے سلام کا جواب

سوال:- کیا کسی ہندو کو رام رام کرنے یا لینے سے کفر عائد ہو جاتا ہے یا جے رام کرنے سے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اسلامی شعار السلام علیکم ہے غیر اسلامی شعار کو اختیار کرنا جائز نہیں ہے[1]۔ پھر اگر وہ غیر کا شعار صرف قومی شعار ہو تو اس کو اختیار کرنا معصیت ہے، اگر مذہبی شعار ہو تو کفر تک نوبت پہنچ جانے کا خطرہ ہے[2]۔ اسلئے جواب میں "ھداک اللّٰہُ الاسلام" کہہ دیا جائے[3]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1]...... من تشبه بقوم فهو منهم، مشكوة شريف ص ۳۷۵، كتاب اللباس، الفصل الثانى، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، قال الطيبى هذا عام فى الخلق الخلق والشعار، مرقاة ص ۴۳۱، ج:۴، كتاب اللباس، الفصل الثانى، مطبوعه اصح المطابع ممبئى، بذل المجهود ص ۴۱، ج:۵، كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة، مطبوعه سهارنپور،

[2]...... يكفر بوضع قلنسوة المجوسى على رأسه على الصحيح وبشد الزنار فى وسطه الخ، عالمگيرى كوئٹه ص ۲/۲۷۶، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، مطلب موجب الكفر انواع، بحر كوئٹه ص ۵/۱۲۳، باب احكام المرتدين، مجمع الانهر ص ۲/۵۱۳، باب المرتد، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

[3]...... اذا سلم على اهل الذمة فليقل السلام على من اتبع الهدى الخ شامى زكريا ص ۵۹۰ ج ۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، ويدعوله بالهدى الخ، بحر كوئٹه ص ۸/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، زيلعى ص ۶/۳۰، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، مطبوعه امداديه ملتان، عالمگيرى كوئٹه ص ۵/۳۴۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع عشر فى اهل الذمة، مطبوعه كوئٹه،

قادیانی کے سلام کا جواب اور اس کی دعوت

سوال:-اگر کوئی قادیانی سلام کرے تو جواب دیا جائے گا یا نہیں؟ یا از خود ان کو سلام کیا جا سکتا ہے، یا نہیں؟ نیز اگر وہ دعوت دے تو شرکت کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یا ان کو اپنی کسی دعوت میں بلا سکتے ہیں، یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قادیانی نے نصوص قطعیہ کیخلاف اپنا عقیدہ اپنی کتابوں میں لکھا ہے، اسلئے وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے[1]، جو مسلمان قادیان مذہب اختیار کرلے، اسکا بھی وہی حکم ہے[2]، اس کو سلام کرنا اور اسکے سلام کا جواب دینا اور اس کی دعوت قبول کرنا اور اس کی دعوت کرنا جائز نہیں، تمام کفار کے ساتھ جو معاملہ کیا جاتا ہے، مرتد کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱/۹۲ھ

---

[1]...... قد ذكرت العيسوية له (اى لعيسىٰ عليه السلام) معجزات كثيرة والحق انه لم تظهر عنه معجزة، اكفار الملحدين ص ۱۳۳، ثم هو من اطهر ارومة خؤلة وعمومة حيث كانت ثلاث من جداته الصحيحة وثلاث من جداته الفاسده مومسات وبغاى ومنهن طمه ودمه اكفار، ص ۱۳۴، بحواله انجام آتهم ص ۶-۷، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهيل،

[2]...... من حسن كلام اهل الهوىٰ او قال معنوى او كلام له معنى صحيح ان كان ذلک كفرا من القائل كفر المحسن، اكفار الملحدين، ص ۵۹، مطبوعه مجلس العلمی ڈابهيل، فلا يسلم ابتداء على كافر شامی مع الدر كراچی ص ۶/۴۱۲، كتاب الحظر والاباحة، فصل فی البيع،

غیر مسلم اور فاسق کو ابتدا بالسلام اور آداب، عرض، نمستے کا حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار کو سلام کے الفاظ

سوال:- غیر مسلم کو سلام کرنے کا کیا حکم ہے؟ اگر ان کے مجمع سے گذر ہو تو ان کو سلام کیا جائے یا نہیں؟

(۲) آداب عرض، نمستے وغیرہ جو کلمات ان کی طرف سے بطور سلام استعمال ہے ان کا جواب کیسے دیا جائے؟

(۳) جناب رسول اللہ ﷺ کن کلمات سے کفار کو سلام کرتے اور کیسے جواب دیتے تھے؟

(۴) کفار کو السلام علیکم کے ساتھ سلام کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(۵) فسّاق وفجّار کا کیا حکم ہے، ان میں ابتدا بالسلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہ کیا جائے تو بداخلاقی وتکبر ہے اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو کلمات ان کے یہاں بطور سلام مستعمل ہوتے ہیں ان کو نہ ابتداء کہے نہ جواباً۔ وقت ضرورت ان کو **السلام علی من اتبع الھدی** سے خطاب کرنا درست اور ثابت ہے۔ اگر وہ السلام علیکم کہیں تو جواب میں وعلیکم کہہ دیا جائے۔

(۲) اگر وہ اپنے کلمات نمستے وغیرہ کہیں تو جواب میں **ھداک اللہ** ورسلام کہہ دیا جائے، فقط سلام کہہ دینا بھی درست ہے۔

جب مجمع مخلوط ہو تو السلام علیکم کہنا چاہئے اور نیت ان کی ہو جو اس کے اہل ہیں۔ اگر

خالص ان کا ہوتو السلام علی من اتبع الھدی کہے۔اما التسلیم علی اھل الذمة فقد اختلفوا فیہ قال بعضھم لا بأس بان یسلم علیھم وقال بعضھم لا یسلم علیھم وھذا اذا لم یکن للمسلم حاجةً الی الذمی واذا کان له حاجةً فلا باس بالتسلیم علیه ولا بأس بردالسلام علی اھل الذمة ولکن لایزاد علی قوله وعلیکم قال الفقیه ابوالليث ان مررت بقومٍ وفیھم کفار فانت بالخیار ان شئت قلت السلام علیکم وتریدبه المسلمین وان شئت قلت السلام علی من اتبع الھدی اه فتاوی عالمگیری ص ۹٦ ج ۴[1]. وفی البخاری ص ۹۲۴[2] باب التسلیم فی مجلس فیه اخلاط عن المسلمین والمشرکین وفیه یسلم علیھم النبی ﷺ، الحدیث،

(۵) سلام تحیہ ہے جس سے اکرام وتعظیم کے ساتھ دعا مقصود ہے۔ فاسق معلن احکامِ شرع کا اکرام نہیں کرتا جس کی وجہ سے وہ خود بھی مستحق اکرام نہیں ہے اس لئے اس کو سلام کرنا مکروہ ہے ولا یسلم علی الفاسق المعلن اھ ردالمحتار[3] ص ۴۱۴ ج ۱۔لیکن بسا اوقات

---

[1]...... عالمگیری ص ۳۲۵ ج۵، مطبوعه کوئٹه ، کتاب الکراھیة، الباب السابع فی السلام الخ، المحیط البرھانی ص ۲۰-۱۹/۸، کتاب الکراھیة، الفصل الثامن فی السلام، مطبوعه ڈابھیل، بحر ص ۲۰۷-۲۰۴/۸، کتاب الکراھیة، فصل فی البیع، طبع الماجدیه کوئٹه،

[2]...... بخاری شریف ص ۹۲۴ ج ۲، مطبوعه اشرفی دیوبند ، کتاب الاستیذان، رقم الحدیث: ۱۳ ۲۰ ، مشکوة شریف ص ۳۹۸، کتاب الادب، باب السلام، الفصل الاول، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، نووی علی المسلم ص ۲۱۴/۲، کتاب السلام، باب النھی عن ابتداء اھل الکتاب، مطبوعه دیوبند،

[3]...... شامی زکریا ص ۳۷۴، ج ۲، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلوة ومایکرہ فیھا، مطلب المواضع التی یکره فیھا السلام، ودرمختار علی الشامی زکریا ص: ۵۹۵، ج: ۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری ص ۳۲٦، ج۵، کتاب الکراھیة، الباب السابع فی السلام، مطبوعه الماجدیه کوئٹه،

یہ ترک سلام بغض و دشمنی کا باعث بن جاتا ہے جس کی وجہ سے بہت سے احکام کی خلاف ورزی بلکہ ہتک ہوتی ہے۔ نیز اس کے فسق کی وجہ سے اس کے ایمان سے صرف نظر ہو کر اس کی بے توقیری بھی بعض دفعہ پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں بحیثیت مومن اس کو سلام کیا جاوے تو اس سے تعلیمات اسلام کی اشاعت بھی ہوتی ہے محبت اور الفت بھی پیدا ہوتی ہے جس کی بناء پر ایسے لوگ اسلام کے احکام کو سننے کے لئے بھی آمادہ ہوتے ہیں، بغض اور دشمنی سے تحفظ رہتا ہے اور اپنی بڑائی بھی پیدا نہیں ہوتی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

غیر مسلم کے سلام کا جواب

سوال:۔ بستی کے بعض اہل ہنود بوقت ملاقات کہتے ہیں نمستے۔ کسی کو رام رام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کیا جواب دینا چاہئے۔ حافظ شیرازی کے اس شعر کا کیا مطلب ہے۔ ؎

حافظا گر وصل خواہی کن باخاص وعام

بامسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

کیا حافظ شیرازی رام رام کا جواب رام رام سے دینے کی اجازت دیتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جواب میں ہداک اللہ کہا جائے[1]، یہ شعر حافظ شیرازی کا نہیں ہے، اللہ جانے کس کا ہے،

---

[1]...... کمایستفاد ویدعو له بالهدی الخ، البحر الرائق ص ۸/۲۰۴، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۴۸، کتاب الکراهیة، الباب الرابع عشر فی اهل الذمة الخ، زیلعی ص ۶/۳۰ ، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، مطبوعه امدادیه ملتان،

یہ کوئی دلیل شرعی نہیں ہے جس سے رام رام کے جواب پر استدلال کیا جا سکتا ہو۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیو بند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

تاش کھیلنے والوں کو سلام

سوال:- اگر کسی جگہ پر تاش وغیرہ کھیلا جا رہا ہو تو ایسے موقعہ پر السلام علیکم کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

چوسر وغیرہ کھیلنے والوں کو سلام کرنے کی امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ نے ممانعت فرمائی ہے اور امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ ان کو سلام کرلیا جاوے اس نیت سے کہ جتنی دیر بھی ان کی توجہ اس معصیت (کھیل) سے ہٹ کر دوسری طرف منتقل ہو جائے اچھا ہے **ویسلم علی قوم فی معصیة وعلی من یلعب بالشطرنج ناویا ان یشغلهم عما هو فیه عند ابی حنیفةؒ وکره عندهما تحقیرا لهم اه شامی ج۵[۱] ص ۲۵۴** ۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

کسی کو منافق کہہ کر سلام کا جواب نہ دینا

سوال:- زید نے عمر کو سلام کیا، لیکن عمر نے زید کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ عمر کے

---

[۱]...... شامی زکریا ص ۵۹۵ ج ۹ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، المحیط البرهانی ص ۸/۲۲، کتاب الکراهیة، الفصل الثامن فی السلام، مطبوعه ڈابهیل عالمگیری ص ۵/۳۲۶، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام، مطبوعه کوئٹه،

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 15-Salam-e-Kafir, Fasiq

پاس بیٹھے ہوئے سعید نے جب عمر سے زید کو سلام کا جواب نہ دینے کے متعلق پوچھا تو عمر نے کہا کہ زید منافق ہے۔ منافق کے سلام کا جواب مسلمان کو نہیں دینا چاہئے۔ حالانکہ الحمدللہ تینوں حضرات مسلمان ہیں۔ براہِ کرم شریعت کے فیصلے سے مطلع فرمائیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں برادری عمر کے ساتھ کیا سلوک کرے جبکہ وہ ابھی تک زید کو منافق کہنے کے فیصلے پر اڑا ہے۔ مہربانی فرما کر حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے مدرسہ کی مہر بھی لگا دیجئے اپنے دستخط کے ساتھ تاکہ سند رہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

سلام کا جواب دینا حق مسلم ہے جو کہ واجب ہے۔ **عن ابی هریرةؓ قال قال رسول اللّٰه ﷺ للمومن علی المومن ستة خصال یعوده اذا مرض ویشهده اذا مات ویجیبه اذادعاه ویسلم علیه اذا لقیه الخ** مشکوٰۃ شریف[۱] ص ۳۹۷ **ردالسلام واجب** اھ (شامی)[۲] مسلمان کو منافق کہنے سے تعزیر کا حکم ہے۔ **وعزر الشاتم بیاکافر یاخبیث ویاسارق یافاجریا مخنث یا زندیق یامنافق الخ درمختار**[۳] اگر طبیعت میں کسی مسلمان

---

[۱]...... مشکوۃ ص ۳۹۷ ج ۲، کتاب الآداب، باب السلام، الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم،
ترجمه:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مؤمن کا دوسرے مؤمن پر چھ حقوق ہیں جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے اور جب اس کا انتقال ہو جائے تو جنازہ میں شریک ہوئے اور جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے اور جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے الخ

[۲]...... شامی زکریا ص ۲/۳۷۶، کتاب الصلاة باب مایفسد الصلاة الخ، مطلب المواضع التی لایجب فیها ردالسلام، البحرالرائق کوئٹه ص ۸/۲۰۷، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، المحیط البرهانی ص ۸/۱۷، کتاب الکراهیة، الفصل الثامن فی السلام الخ، طبع ڈابھیل،

[۳]...... درمختار علی الشامی زکریا ص ۱۱۶ ج ۶، باب التعزیر، کتاب الحدود، خانیة علی الهندیة ص ۳/۳۷۹، کتاب الحدود، فصل فیما یوجب التعزیر الخ، مطبوعه کوئٹه، النهر الفائق ص ۳/۱۶۸، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

سے ذاتی معاملات کی بناء پر غصہ ہوتو تین روز سے زیادہ سلام وکلام بند نہیں کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ممانعت آئی ہے[1]۔ لہٰذا عمر کو چاہئے کہ غصہ ختم کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرے، بلکہ جواب سلام نہ دینے کی معذرت بھی کرے۔ یہی شریفانہ طریقہ ہے۔ زید کے اندر اگر خرابی ہے تو اس کو نرمی اور ہمدردی سے نصیحت کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

---

[1]...... عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایحل للرجل ان یهجر اخاه فوق ثلاث لیال، مشکوٰۃ شریف ص۴۲۷، کتاب الادب، باب ماینهی من التهاجر والتقاطع الخ، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

رخص للمسلم ان یغضب علی اخیه ثلاث لیال لقلته ولایجوز فوقها، الا اذا کان الهجران فی حق من حقوق اللہ فیجوز فوق ذلک، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص۴/۷۱۶، کتاب الادب، باب التهاجر والتقاطع الخ، مطبوعہ ممبئی،

فصل چہارم

درود وسلام

صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا طریقہ

سوال: ۔ جو طریقہ درود وسلام کا ’’درود اکبر‘‘ دعاء گنج العرش‘ وغیرہ میں مذکور ہے، جیسے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ الخ اس طریقۂ خاص کا ثبوت قرآن مجید، احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الف تحیۃ والسلام، تعامل صحابہ سے ہے یا نہ اور طریقۂ درود وسلام جو خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، کیا ہے؟ اور دیارِ ہند یا دیگر ممالک میں اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضور ﷺ خود میرا اسلام سن رہے ہیں، اور طریقۂ مذکورہ استعمال کرے تو آیا وہ اس عقیدہ وخیال میں حق بجانب ہے یا ممنوع شرعی لازم آتا ہے، اور مطابق عقیدہ اہل سنت والجماعت یارسول اللہ، یا نبی اللہ السلام علیک کا استعمال کہاں تک درست ہے، جواب اگر مع حوالہ مرحمت فرمادیں مزید باعث اطمینان ہو، بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

’’عن عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ قال لقینی کعب بن عجرۃ رضی فقال الااهدی لک هدیة سمعته من النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقلت بلیٰ فاهدها لی فقال

سألنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم فقلنا یارسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم کیف الصلوٰۃ علیکم اھل البیت فان اللّٰہ قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللّٰھم صل علی محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید، اللّٰھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید[۱] متفق علیه الا ان مسلمالم یذکر علیٰ ابراھیم فی الموضعین"۔ (مشکوٰۃ شریف، ص۸۶)

وعنه (ای عن ابن مسعودؓ) قال قال ﷺ ان للّٰہ ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام۔[۲] (رواہ النسائی والدارمی مشکوٰۃ شریف، ص۸۶)

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من صلی علیّ عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا ابلغته۔[۳] (رواہ البیھقی فی شعب الایمان اھ مشکوٰۃ شریف[۴]، ص۸۷)

روایات بالا سے چند امور ثابت ہوئے اوّل یہ کہ حضور ﷺ نے درود شریف کی تعلیم دی

---

[۱] مشکوٰۃ ص۸۶ کتاب الصلاۃ، باب الصلوۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وفضلھا، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، حضرت عبدالرحمٰن ابی لیلیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت کعب بن عجرہؓ نے ملاقات فرمائی اور فرمایا کیا میں تم کو ایسا ہدیہ نہ دوں جس کو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، میں نے کہا کیوں نہیں، وہ ہدیہ ضرور دیجئے انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر درود شریف کا کیا طریقہ ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نے ہم کو سکھا دیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں، حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا" کہو اللّٰھم صلی علی محمد وعلیٰ اٰل محمد الخ.

[۲] حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کی زمین میں گشت کرنے والے کچھ فرشتے ہیں جو مجھ کو میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔

[۳] مشکوٰۃ حوالہ بالا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر میری قبر کے قریب آکر درود بھیجتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ پر غائبانہ درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔ (حاشیہ ۴ اگلے صفحہ پر)

E:\F.M.Fainal\Jild-28\16-Durood Salam

ہے، اور یہ تعلیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوال کے جواب میں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس درود شریف کے متعلق سوال کیا تھا جس کا ذکر تشہد میں ہے۔ (کذافی هامش[1] المشکوٰۃ)

اور جس کو صحابیؓ کہتے ہیں "فان اللّٰہ قدعلمنا" اور اس کے جواب میں اس درود شریف کی تعلیم دی گئی ہے، جس کو نماز میں پڑھا جاتا ہے، اور اس وجہ سے یہ افضل ہے۔ کما صرح بہ مولانا علی القاری[2]

دوم یہ کہ جو شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کے قریب سے درود شریف پڑھتا ہے تو آپ اس کو سنتے ہیں (چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں حیات برزخی حاصل ہے)[3]

سوم یہ کہ جو شخص دور سے پڑھتا ہے تو وہ آپ کو بذریعہ ملائکہ سیاحین پہونچایا جاتا ہے، (خود نہیں سنتے کما ہوالظاہر من التقابل) پس دور سے "الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ" اگر اس نیت اور اعتقاد سے کہتا ہے کہ ملائکہ اس صلوٰۃ وسلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچاتے ہیں، تو درست ہے جیسا کہ کوئی شخص کسی کو خط لکھتا ہے، اور اس میں صیغۂ خطاب استعمال کرتا ہے، اور جانتا ہے کہ مکتوب الیہ کے پاس میرا خط بذریعہ ڈاک پہنچے گا، تو درست ہے اور اگر اس نیت اور اعتقاد سے کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بلا توسط اس کو سنتے ہیں اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، تو یہ اعتقاد احادیث اور شریعت کے خلاف ہے، ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاضر و ناظر نہیں اس اعتقاد سے توبہ فرض ہے کیونکہ یہ عقیدہ شرک ہے، عوام

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۴] قوله قد علمنا أى فى التحيات لِلّٰه بواسطة لسانک (حاشية مشكوٰة ص ٨٦ حاشيه ٣، طبع دار الكتاب ديوبند.

(صفحہ ہٰذا) [۱] فارادواتعليم الصلوٰة ايضاً على لسانه بان ثواب الوارد افضل واكمل (مرقاة، ص ٢/ ج ٢ باب الصلوة على النبى صلى اللّٰه عليه وسلم مطبوعه بمبئى، باب الصلوٰة على النبى صلى الله عليه وسلم)

[۲] وفيه اشارة إلى حياته الدائمة وفرحه ببلوغ سلام امته الكاملة، مرقاة ص ۵ ج ۲ باب الصلوة على النبى صلى اللّٰه عليه وسلم، مطبوعه بمبئى.

چونکہ اس فرق کو نہیں سمجھتے اس لئے ان کو ایسے مواقع پر صیغۂ خطاب استعمال کرنے سے روکنا چاہیے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ یکم رجب ۵۶ھ

صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۶/رجب ۵۶ھ

درود شریف دوبارہ پڑھنا مکروہ نہیں

سوال:۔ فضائل درود شریف میں ہے کہ سات اوقات میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے اس میں ایک یہ ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت کے درمیان اگر حضور اکرم B کا نام پاک آجائے تو درمیان میں درود شریف نہ پڑھے جناب والا میری یہ عادت ہیکہ ایک آیت قرآن پڑھکر درود شریف پڑھتا ہوں اس کے بعد ترجمہ پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد پھر درود شریف پڑھتا ہوں، یہ مکروہ تو نہیں ہے؟

الجواب:۔ حامداً ومصلیاً!

آپ کا یہ طریقہ مکروہ نہیں ہے۔ جو موقعہ درود شریف پڑھنے کا نہیں۔ جیسے نماز میں بحالت قیام ورکوع وسجود اور جیسے قرآنِ کریم کی تلاوت کے درمیان نام مبارک B کے آنے پر وغیرہ وغیرہ۔ (کتب فقہ شامی[2]، طحطاوی[3]، فتاویٰ عالمگیری[4] وغیرہ میں وہ مواقع مذکور ہیں) اس

---

[1] وان کلمات کفر است ندا کردن اموات غائبات را بگمان آنکہ حاضر اند مثل یا رسول اللہ مفتاح القلوب الجنۃ لاہل السنۃ ص ۳۱ بحث نداء استمداد ادی، مطبوعہ دہلی، فتاوی رشیدیہ ص ۸۴ ج ۱ کتاب البدعات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مولود میں حاضر جاننا غیر ثابت، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔

[2]...... تکره الصلاة علیه ﷺ فی سبعة مواضع الجماع وحاجة الانسان وشهرة المبیع والعثرة والتعجب والذبح والعطاس الی قوله ولو قرأالقرآن فمر علی اسم نبی فقراء ة القران علی تألیفه ونظمه افضل من الصلاة علی النبی ﷺ فی ذالک الوقت الخ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

موقعہ پر احتیاط کی جائے اور جس موقع پر پڑھنا مسنون یا مستحب ہے اس موقع پر پڑھا جائے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۴/۵/۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹۴/۵/۷ھ

لفظ حضور کا استعمال

سوال:۔ لفظ حضور صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان ہی کے لئے مخصوص ہے اسلئے آپ یہ بتائیں کہ اگر لفظ حضور کسی دوسرے انسان کے لئے استعمال کیا جائے تو کیا گناہ ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

نہیں گناہ نہیں[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

درود میں لفظ سیدنا

سوال:۔ درود پاک اللّٰهم صلّ علیٰ سیدنا ابراهیم پڑھنا کیسا ہے؟ اگر کسی نے

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) شامی زکریا ص ۲۳۱ ج ۲ باب صفة الصلوٰة مطلب فی مواضع التی تکره فیها الصلوٰة علی النبیؐ.

۳......طحطاوی علی المراقی ص ۲۱۹ (مطبوعه مصر) کتاب الصلوٰة، فصل فی بیان سننها

۴......عالمگیری ص ۳۱۶ ج ۵ (مطبوعه کوئٹه) کتاب الکراهیة الباب الرابع فی الصلوٰة والتسبیح الخ

(صفحہ ہٰذا) ۱......لفظ حضور عرفاً تعظیم کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اس لئے ہر محترم اور مخدوم شخص پر اس کا اطلاق درست ہے حضور بضمتین مصدرت بمعنی حاضر شدن نقیض غیبت ودر عرف کلمہٗ تعظیم است بلکہ برذات مخدومان اطلاق کنند۔غیاث اللغات ص ۱۴۴ فصل حائے مہملہ مع ضاد معجمہ۔

نماز کے درود میں سیدنا ابراہیم وسیدنا محمد پڑھ دیا تو نماز ہوگی یا نہیں؟ اور وہ شخص جس نے یہ بتایا ہے اس کا ایمان کیسا ہے؟ اور جس نے اس لفظ سیدنا کو برا کہا اس شخص کا ایمان کیسا ہے؟ ان دونوں میں کون شخص مسلمان رہا اور کون کافر ہوگیا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

درود پاک میں سیدنا کہنا مستحب ہے[1]۔ درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذکر کرنا چاہئے۔ مگر اس طرح کہ پہلے سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰB کا نام مبارک ہو پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا[2] اس کے باوجود ایسی بات کی وجہ سے کافر نہیں کہنا چاہئے کہ بالکل آخری حد ہے۔[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۲/۶ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۸۸/۲/۶ھ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے عمل

سوال:۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنا چاہتا ہوں کونسا عمل بہتر ہوگا؟

---

[1]......ندب السیادة لان زیادة الاخبار بالواقع عین سلوک الادب فهو افضل من ترکه الخ درمختار علی الشامی زکریا ص۲۲۴ ج۲ باب صفة الصلوٰة، مطلب فی جواز الترحم علی النبی ابتداء، طحطاوی علی المراقی مصری ص ۲۱۹ کتاب الصلوة، فصل فی بیان سننها.

[2]......وفی حدیث مسعر عن الحکم اللهم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی ابراهیم انک حمید مجید، ابو داؤد ص ۱۴۱ ج ۱ باب الصلوة علی النبی بعد التشهد، مطبوعه سعد بکڈپو دیوبند.

[3]......الکفر شیء عظیم فلا اجعل المؤمن کافرا متی وحدت روایة أنه لایکفر، بحر کوئته ص ۱۲۴ ج۵ باب المرتد.

الجواب حامداً ومصلیاً!

ہر چیز میں سنت کا اتباع اور درود شریف کی کثرت[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۲/۵/۲۴ھ

جمعہ کے دن بعد عصر درود شریف کی تعیین وترغیب

سوال:۔ نماز جمعہ کے بعد جہراً درود شریف پڑھنا اور دیگر محلوں میں بھی ایسا کیا ہے اجتماعی ہیئت کے ساتھ جہراً درود شریف تسبیح وتہلیل اور تکبیر کے متعلق، المنہاج الواضح یعنی راہ سنت ص ۱۱۶ سے لے کر ص ۱۲۳ میں جو فیصلہ مذکور ہے اس بارے میں ایک دیوبندی شخص جو عقائد اعمال کے لحاظ سے اہل سنت کے مسلک پر ہیں وہ فاضلِ دیوبند بھی ہیں مجھے شامی کے حوالہ سے بتاتے ہیں کہ جمعہ کے روز درود شریف جہراً واجتماعاً بدعت نہیں چونکہ وہ مولوی صاحب مسافری کی حالت میں میرے یہاں آئے تھے اس لئے کتاب نہ ملنے کی وجہ سے نہ دکھلا سکے کیا واقعۃً ایسا ہی ہے پھر اعتراضاً کہتے ہیں۔ کہ سہارنپور

مظاہر علوم میں عصر کے بعد حضرت ناظم صاحب جو ختم پڑھتے ہیں وہ بھی تو اپنی طرف سے وقت اور کیفیت کی تعیین ہے، پھر یہ بدعت کیوں نہیں ہے؟ نیز ماضی قریب کے بزرگوں کا اور فی الحال ان کے خلفاء کا عمل ہے کہ اپنے مریدین کو مسجد میں جمع کر کے ذکر اللہ اور وہ بھی ذکر جلی کرنے کا موقع دیتے ہیں بلکہ ترغیب دیتے ہیں اور تلقین بھی یہ کیسا ہے؟

---

[۱]......اولی الناس بی یوم القیامة اکثرکم علی صلوٰۃ مشکوٰۃ شریف ص۸٦ باب الصلاة علی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم وفضلها، الفصل الثانی دار الکتاب دیوبند (الترغیب والترهیب للجوزی ص۲۹۰ ج۲ حدیث ۱۲٦۱ باب الترغیب فی الصلوٰۃ علی النبی ترجمہ: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں سب سے زیادہ میرے اوپر درود بھیجتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

درود شریف سراً وجہراً دونوں طرح درست وثواب باعث ترقی درجات اور موجب قرب ہے۔ جمعہ کے روز خصوصیت سے اس کی تاکید ہے[۱] لیکن اجتماعی حیثیت سے جہراً پڑھنا حدیث وفقہ سے ثابت نہیں ہے۔ حالانکہ صحابہ کرامؓ پانچوں وقت مسجد میں جمع ہوتے تھے۔ اوقاتِ نماز کے علاوہ بھی بکثرت حضر وسفر میں جمع ہونے کا موقع ملتا تھا۔ مگر کہیں ثابت نہیں کہ اجتماعاً جہراً پڑھنے کا معمول رہا ہو۔ انفراداً بھی جہراً پڑھنے میں۔ اس کا لحاظ ضروری ہے کہ کسی کو تشویش نہ ہو۔ مثلاً وہاں کوئی نماز میں مشغول نہ ہو یا نائم نہ ہو[۲]۔ نیز جہراً پڑھنے سے دوسری کوئی غرض مطلوب نہ ہو، مثلاً کسی بڑے کی آمد پر زور سے درود شریف پڑھنے سے اس کی آمد کی اطلاع مقصود ہو یا تاجر اپنا مال خریدار کو دکھا کر زور سے درود شریف پڑھے تا کہ خریدار خریدنے پر آمادہ ہو جائے۔ اس قسم کی لغو چیزوں کی نیت نہ ہو[۳] اور ریا وسمعہ بھی مقصود نہ

۱......عن ابی الدرداء قال قال رسول الله ﷺ اکثروا الصلوٰة علی یوم الجمعة فانه مشهود یشهده الملائکة وان احدالم یصل علی الاعرضت علی صلوٰته الحدیث، مشکوٰة شریف ص ۱۲۱ (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) باب الجمعة، الفصل الثالث، عن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق ادم وفیه قبض وفیه النفخة وفیه الصعقة فاکثروا علی من الصلوة فیه الخ مشکوٰة حوالۂ بالا.

۲......فالاسرارای فی الذکروالدعاء)افضل حیث خیف الریاء أوتأذی المصلین او النیام والجهر افضل حیث خلامماذکرالخ شامی زکریا ص ۵۷۰ ج ۹ کتاب الحظروالاباحة فصل فی البیع، طحطاوی علی المراقی ص ۲۵۸ فصل فی صفة الاذکار الواردة بعد صلوة الفرض، مصری.

۳......اذافتح التاجرالثوب فسبح الله تعالیٰ اوصلی علی النبی ﷺ یریدبهٖ اعلام المشتری جودة ثوبه فذالک مکروه وعن هذا یمنع اذاقدم واحدمن العظماء الی مجلس فسبح أوصلی علی النبی ﷺ اعلامابقدو مه حتی یفرج له الناس اویوم له یأثم شامی زکریا، ص ۲۳۰ ج ۲ باب صفة الصلاة، قبیل مطلب نص العلماء علی استحباب الصلوٰة علی النبیؐ، بحر کوئته ص ۳۲۸ ج ۱ باب صفة الصلوة، فصل وإذا اراد الدخول الخ طحطاوی علی المراقی ص ۲۱۹ فصل فی بیان سننها، طبع مصر.

E:\F.M.Fainal\Jild-28\16-Durood Salam

ہو، فسادِ نیت سے بڑی سے بڑی عبادت قابل قبول نہیں رہتی ہے[۱]۔ خطبۂ جمعہ میں آیت درود شریف سنکر سب کا جہراً درود شریف پڑھنا منع ہے۔ دل میں ہر ایک کو پڑھنا چاہئے[۲]۔ واعظ و مقرر اثناء تقریر میں جب کہے صلّوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اس وقت بھی سب کا جہراً درود شریف پڑھنا منع ہے۔ ردالمختار ج ۵[۳] میں متعدد مقامات پر اسکے جزئیات موجود ہیں۔

اوقات خاصہ میں مقدار معینہ آیات واذکار کا اگر کہیں معمول کیا ہے، تو وہ عمل مشائخ ہے جو کہ حجتِ شرعیہ نہیں ہے۔ اس کا اتباع لازم نہیں ہے۔ البتہ چونکہ وہ مشائخ بھی متبعِ شریعت ہیں، اس لئے ان کے ایسے عمل کی توجیہ کی جائے گی، تا کہ وہ خلافِ شرع ہوکر بدعت کی حدود میں داخل نہ ہو جائے، توجیہ یہ ہے کہ کسی وقت یا مقدار کی تعیین کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ حضرت شارع علیہ السلام نے مثلاً اوقاتِ نماز کی تعیین فرمائی اور رکعات نماز کی مقدار متعین فرمادی۔ یہ تعیین تو امر تعبدی ہے جو بذریعہ وحی ہے۔ ایسی تعیین کرنے کا ازخود کسی کو حق نہیں، بلکہ ایسی تعیین کیلئے امرِ شارع ہونا ضروری ہے۔ جو شخص ایسی (اعتقادی وعملی) تعیین اپنی طرف سے کرے وہ قابل قبول نہیں بلکہ قابل رد ہے۔ **مَنْ احدث فی امرنا هٰذا مالیس منه فهو رد**، متفق علیہ[۴] تعیین کی دوسری صورت یہ ہیکہ ایک طبیب

---

[۱]......**الامور بمقاصدها الخ الاشباه والنظائر ص ۵۳ (مطبوعه دارالعلوم دیوبند) القاعدة الثانیة، من سمع سمع اللّٰه به ومن یرائی یرائی اللّٰه به، مشکوٰة ص ۴۵۴ باب الریاء والسمعة، یاسر ندیم دیوبند.**

[۲]......**والصواب أنه یصلی علی النبی ﷺ عندسماع اسمه فی نفسه الخ الدرالمختار علی الشامی زکریا ص ۳۶ ج ۳ باب الجمعة، بحر کوئٹه ص ۳۴۴ ج ۱ قبیل باب الامامة طحطاوی مع المراقی ص ۴۲۴ باب الجمعة طبع مصر.**

[۳]......**رفع الصوت عند سماع القرآن والوعظ مکروه، شامی کراچی ص ۵۱۹ باب صفة الصلوة، مطلب فی المواضع التی تکره فیها الصلاة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم.**

[۴]......**مشکوٰة شریف ص ۲۷ باب الاعتصام بالکتاب والسنة.**

ترجمہ: جس کسی نے میرے اس دین میں کوئی ایسی نئی چیز پیدا کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

یا ڈاکٹر مریض کے لئے دوا یا غذا کی معین مقدار وقت مخصوص میں تجویز کرتا ہے۔ یہ امر تعبدی نہیں ہے بلکہ معالج کے تجربہ پر ہے۔ اگر کوئی شخص اس کا اتباع نہ کرے تو وہ عنداللہ گنہگار نہیں ہے۔ اس کی ہدایت پر عمل کرے گا تو انشاء اللہ صحت مند ہو کر نفع پائے گا۔ اسی قبیل سے ہے ذکر کی خاص مقدار خاص ہیئت وضرب کے ساتھ، اسی وجہ سے تفاوتِ احوال کے تحت اس میں تفاوت بھی ہوتا رہتا ہے۔ بعض دفعہ اس جہراور ضرب کو بالکل ترک کردیا جاتا ہے۔ مخصوص ختمات کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

لفظ نبی کریم اوراس پر درود

سوال:۔ اگر کوئی شخص رسول کریم ﷺ کا اسم گرامی نہ لے صرف نبی کریم ﷺ کہے تو سننے والے کو درود پڑھنا چاہئے یا نہیں اوراس طرح کہنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اس طرح کہنا بھی صحیح ہے[1] اور سننے والے کو درود شریف بھی پڑھنا چاہئے[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

---

[1]......الکریم من صفات اللّٰہ تعالیٰ وأسمائه وهو الکثیر الخیر الجواد المعطی الذی لاینفد عطاؤہ والصفوح ، وصفة لکل مایرضی ویحمد فی بابه ومنه وجه کریم وکتابه کریم المعجم الوسیط ص ۷۸۵.

[2]......ولوسمع اسم النبی علیه السلام فانه یصلی علیه الخ عالمگیری ص۳۱۵ ج۵ (مطبوعه کوئٹه) کتاب الکراهیة، الباب الرابع، مراقی مع الطحطاوی مصری ص ۲۲۰ کتاب الصلوة، فصل فی سننها بحر کوئٹه ص۳۲۸ ج ۱ کتاب الصلوة، فصل وإذا اراد الدخول فی الصلوة.

درود میں آل کا مصداق

سوال:۔ آل محمد جو کہ درود شریف میں پڑھا جاتا ہے اس سے کون مراد ہیں جواب کتب معتبرہ اہل سنت سے عنایت ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس میں تین قول ہیں۔ اول یہ کہ اس سے مراد تمام امت ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ اس سے مراد بنو ہاشم اور بنو المطلب ہیں۔

تیسرا یہ ہے کہ اس سے مراد حضور اکرم B کی ذریت اور آپ کے اہلبیت ہیں **واختلف العلماء فی اٰل النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم علیٰ اقوال اظهرها وهواختیارالازهری وغیره من المحققین انهم جمیع الامة والثانی بنوهاشم وبنوا لمطلب والثالث اهل بیت صلی اللّٰه علیه وسلم وذریته واللّٰه اعلم** نووی شرح صحیح مسلم ج۱ص۱۷۵[۱] وکذا اشعة[۲] اللمعات ج ۱ ص ۴۳۵ ودستور العلماء[۳] ج ۱ ص ۸. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/۱۱/۵۴ھ

سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲/ذی قعدہ ۵۴ھ

---

[۱]......نووی علی مسلم ص۱۷۵ ج۱، مطبوعه رشیدیه دهلی، کتاب الصلوٰة، باب الصلوٰة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم،

[۲]......اشعة اللمعات ص۴۰۶ ج ۱ کتاب الصلوة، باب الصلوة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، مطبوعه نوریه رضویه سکهر.

[۳]......دستور العلماء ص۸ ج ۱ باب الألف مع الألف، طبع مؤسسة العلمی بیروت.

آل رسول کا مصداق

سوال:۔ آل کا لفظ صرف اہل بیت کے لئے خاص ہے یا تمام صحابہؓ اور جملہ امتیوں کو بھی شامل ہے اگر تمام صحابہ اور تمام متبعین کو شامل ہے تو پھر درود شریف میں واصحابہ بڑھانے کی کیا ضرورت ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

’آل رسول‘ کا لفظ اہل بیت کے لئے خاص ہے[1]، اسلئے صحابہ کرام کا تذکرہ بھی کیا جاتا ہے ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو شخص میرے طریق پر چلے وہ میری آل ہے[2] اسلئے جہاں اصحاب کا تذکرہ نہیں وہاں اس روایت کے تحت اصحاب کو ’’آل‘‘ میں داخل قرار دے لیا جاویگا۔ اس روایت پر ملا علی قاریؒ نے شرح حصن حصین میں کلام کیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

اسم مبارک سن کر درود شریف

سوال:۔ زید کہتا ہے کہ خطبہ کے علاوہ جب یہ آیت **اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ** پڑھی جاوے تو درود شریف پڑھنا زبان سے واجب ہے۔ عمر کہتا ہے کہ نہیں، ایسے صیغے امر کے قرآن شریف میں بہت ہیں۔ **وارکعوا مع الراکعین اٰتوا الزکوٰۃ** وغیرہ۔

---

[1] ......(وعلی آله) اختلف فی المراد بهم فی مثل هٰذا المواضع فالاکثرون انهم قرابته صلی اللّٰه علیه وسلم الذین حرمت علیهم الصدقة علی الاختلاف فیهم الخ شامی زکریا ص ۸۵.۸۶ ج ۱ مقدمة: طیبی ص ۳۵۹ ج ۲ کتاب الصلاة، باب الصلاة علی البنیؐ. مطبوعه کراچی

[2] ......عن انس قال سئل رسول اللّٰه ﷺ من آل محمد فقال کل تقی من آل محمد . مرقات ص ۳ ج ۲ (مطبوعه بمبئی) باب الصلوٰة علی البنیؐ، الفصل الاول

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول مقبول ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آل محمد (ﷺ) کون ہیں ارشاد فرمایا ہر پرہیزگار آدمی آل محمد (ﷺ) ہے۔

E:\F.M.Fainal\Jild-28\16-Durood Salam

ان سے یہ مراد نہیں کہ جب یہ آیتیں پڑھی جاویں جب ہی رکوع یا زکوٰۃ واجب ہوتی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب وقت آوے۔اسی طرح جب حضور پرنور ﷺ کا نام آئے جب درود واجب ہوتا ہے۔صرف آیت کے پڑھنے سے درود شریف واجب نہیں ہوتا۔پس شریعت کا کیا حکم ہے اور کس کا قول معتبر ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس صیغۂ امر کی وجہ سے عمر میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا فرض ہے بالاتفاق۔اور جب اس آیت کو سنے یا کسی اور طرح اسم مبارک کو سنے تو اس وقت واجب ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا اسم مبارک سنکر درود شریف نہ پڑھنے پر احادیث میں وعید آئی ہے۔[1] اسی کو امام طحاویؒ نے اختیار کیا ہے۔اور امام کرخیؒ کے نزدیک اگر ایک مجلس میں متعدد مرتبہ ذکر آئے تو ہر مرتبہ واجب نہیں۔کذا فی درمختار[2]۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶۴/۶/۵ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

---

[1]......عن أبی هريرةؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم يصلّ علیّ الخ، مشكوٰة شريف ص۸٦ باب الصلوة على النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم، طبع یاسر ندیم دیوبند.

[2]......وهی (ای الصلاة علی النبیؐ) فرض عملاً مرةً واحدةً فی العمرواختلف الطحاوی والكرخی فی وجوبها كلما ذكر والمختار عند الطحاوی تكراره ای الجوب كلما ذكر والمذهب استحبابه ای التكرار وعليه الفتوىٰ والمعتمد من المذهب قول الطحاوی ورجحه البحربا حاديث الوعيد كر غم وابعاد وشقاء وبخل وجفاء الخ درمختار مختصراً علی الشامی زكرياص۲۳۵ ج۲ باب صفة الصلاة، مطلب فی الكلام علی التشبيه فی كماصليت علی ابراهيم، مراقی مع الطحطاوی مصری ص۲۲۰، كتاب الصلوة، فصل فی سننها بحر كوئته ص۳۲۸ ج۱ كتاب الصلوة، فصل وإذا اراد الدخول فی الصلوة الخ.

ریڈیو پر صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سنکر درود شریف پڑھنا

سوال:۔ کیا ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ میں جو حضور اکرم ﷺ کا اسم مبارک آتا ہے اس اسم مبارک پر درود شریف پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ٹیپ ریکارڈ میں تو ایک آواز کو بھر دیا گیا پھر جب چاہیں اس کو سن لیں اصل آواز ایک تھی باقی جب جب سنیں گے اس کی نقل ہوگی ریڈیو میں بعینہ وہی آواز آتی ہے اصلی آواز پر اسم مبارک سنکر درود شریف پڑھنا چاہئے[1] نقل پر لازم نہیں تاہم بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۷/۱۴۰۱ھ

عشاء کے بعد روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا

سوال:۔ بعد نمازِ عشاء روضۂ اقدس کے پاس درود شریف پڑھنا سلام پڑھنا ممنوع ہے، ایسا کیوں ہے؟ کیا بعد نمازِ عشاء حضور اکرم ﷺ آرام فرماتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے یہ بات کہاں تک قرآن وحدیث سے تعلق رکھتی ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

صلوٰۃ وسلام روضۂ اقدس ﷺ کے قریب ہر وقت درست اور موجب قرب وسعادت

---

[1]......والآیة (یاایھاالذین اٰمنوا صلوا علیه) تدل علی وجوب الصلوٰة والسلام فی الجملة ولوفی العمرمرة وبه قال ابوحنیفه ومالک رحمهما الله تفسیر مظهری (ص۳۷۵ج۷)سورة الاحزاب، آیت ۵۶ طبع رشیدیه کوئٹه، لا تجب بسماعه من الصدی والطیر هو ما یجیبک مثل صوتک فی الجبال والصحاری ونحوهما، الدر مع الشامی زکریا ص۵۸۳ج۲ باب سجود التلاوة، مراقی مع الطحطاوی مصری ص ۲۹۶ باب سجود التلاوة.

ہے۔ یہ کسی وقت ممنوع نہیں۔ عشاء کے بعد ممنوع کہنا بے دلیل ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

اسم مبارک پڑھ کر یا سنکر درود شریف پڑھنا اور اسکی قضا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان اسلام مسائل مندرجۂ ذیل میں اللہ تبارک وتعالیٰ آپ حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

(۱) حضور اقدس جناب نبی اکرم ﷺ کا نام نامی واسم گرامی سنکر درود پڑھنا واجب ہو جاتا ہے چنانچہ یہ تحریر فرما دیجئے کہ درود شریف نام نامی سنکر کس عمر سے واجب ہوتا ہے یعنی ایام بلوغت سے واجب ہوتا ہے یا دس گیارہ سال کے بچے پر بھی واجب ہوتا ہے براہ کرم اس کو اچھی طرح کھول کر بیان فرمایئے۔ دوسری گذارش یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا اسم گرامی سنکر تو درود شریف پڑھنا واجب ہوتا ہے اور اگر خود حضور ﷺ کا اسم گرامی لے یا کلمہ طیبہ پڑھے یا کتاب میں بار بار نام نامی پڑھے یا حدیث شریف میں بار بار نام میرے آقا ﷺ کا آئے تو ایسی حالت میں درود پڑھنا کیسا ہے۔ تیسری گذارش یہ ہے کہ ایک ہی جگہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے سو مرتبہ درود پڑھنا واجب ہوتا ہے۔ چوتھی گذارش اگر کسی آدمی نے چالیس سال کی عمر تک نام نامی ﷺ سنکر درود نہ پڑھا ہو تو یہ گناہ اس کا توبہ سے معاف ہو جائے گا یا نہیں اور اگر یہ گناہ توبہ سے معاف نہیں ہوگا تو اب اس کو کیا کرنا چاہئے۔ جس سے اس کی نجات ہو۔ پانچویں گذارش یہ ہے کہ اگر ایسے آدمی نے قضاء کی نیت سے درود شریف پڑھنا

---

[۱]......ومستحبة فی کل اوقات الامکان أی حیث لا مانع و نص العلماء علی استحبابها فی مواضع (الی قوله) وعند زیادة قبره الشریف صلی الله علیه وسلم، درمختار مع الشامی کراچی ص۵۱۸ ج۱ کتاب الصلوٰة، مطلب نص العلماء علی استحباب الصلوٰة علی النبی ﷺ الخ)، طحطاوی علی المراقی مصری ص۲۱۹ فصل فی بیان سننها، بحر کوئٹه ص۳۲۸ ج۱ کتاب الصلوٰة، فصل وإذا اراد الدخول فی الصلوة الخ.

شروع کردیا تو وہ شخص جب کہ ایک مجلس میں نام نامی حضور صلی اللہ سو مرتبہ پڑھ چکا ہے یا سن چکا ہے تو اس پر کتنی مرتبہ درود پڑھنا واجب ہوا یعنی سو مرتبہ نام مبارک سن کر یا پڑھ کر کتنی مرتبہ درود شریف پڑھے جو اس کے سر سے واجب اتر جائے۔ مؤدّبانہ گذارش ہے کہ مسئلہ ہٰذا کی پانچوں گذارشوں کا جواب صاف اور مفصل تحریر فرما کر مشکور فرمائیے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) بلوغ کے وقت سے واجب ہوتا ہے[۱]، (۲) ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے[۲]، (۳) ایک دفعہ[۳]، (۴) اس میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی قضاء کرے یعنی اتنی کثرت سے درود شریف پڑھے کہ دل گواہی دینے لگے کہ اب میرے ذمہ وجوب نہیں رہا اس سے واجب پورا ہوجائے گا۔ زبانی توبہ کافی نہیں ہے[۴]، (۵) ایک دفعہ کافی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲/رمضان المبارک ۶۸ھ

الجواب صحیح: سعید احمد

---

[۱]......والبلوغ. اذلا خطاب علی صغیرالخ طحطاوی علی المراقی ص۱۳۸ (مطبوعہ مصری) اول کتاب الصلاۃ، شامی کراچی ص۳۸ ج۱ مقدمۃ.

[۲]......واختلف الطحاوی والکرخی فی وجوبها علی السامع الذاکر کلما ذکرصلی اللّٰہ علیه وسلم والمختار عندالطحاوی تکراره ای الوجوب کلما ذکر ولواتحد المجلس فی الاصح قال الشامی صححه الزاهدی فی المجتبی لکن صحح فی الکافی وجوب الصلٰوة مرة فی کل مجلس الخ درمختار مع الشامی زکریا ص۲۲۷ ج۲ باب صفة الصلوٰة. مطلب فی وجوب الصلوٰة علیه کلما ذکرالخ، مراقی مع الطحطاوی مصری ص۲۲۰، کتاب الصلاة، فصل فی بیان سننها، بحر کوئٹه ص۳۲۸ ج۱ کتاب الصلوة، فصل وإذا اراد الدخول فی الصلوة الخ.

[۳]......وحاصله أن الوجوب یتدا اخل فی المجلس فیکتفی بمرة للحرج کمافی السجود الا انه یندب تکرار الصلاة فی المجلس الواحد. شامی زکریاص۲۲۷ ج۲ باب صفة الصلوٰة مطلب فی وجوب الصلوٰة علیه کلما ذکرعلیه الصلوٰة والسلام. (حاشیہ ۴ اگلے صفحہ پر)

صلاۃ وسلام کسی بھی نبی پر

سوال:۔ اگر کسی اور نبی کے نام پر صلی اللہ علیہ وسلم کہے تو جائز ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جائز ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

غیر مسلم کا درود شریف پڑھنا

سوال:۔ کیا غیر مسلم کو درود پڑھنے سے دنیوی فائدہ ہوسکتا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

امید ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہ ۸۶/۴/۱۵ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۴]......وتصير ديناًبالترك فتقضى لانهاحق عبدالخ درمختار على الثانی زکریا ص۲۲۸ج۲ باب صفة الصلوٰة، بحر کوئٹہ ص۳۲۷ج۱ فصل وإذا اراد الدخول فى الصلاة الخ.

(صفحہ ہٰذا) [۱]......يجب تخصيص النبى ﷺ وسائرالانبياء بالصلاة والتسليم شامى زكريا ص۴۸۴ج۱۰ كتاب الخنثیٰ . مسائل شتى، روح المعانى ص۸۶ج۲۲ سورۂ احزاب آيت ۵۶ ادارة الطباعة المصطفائيه ديوبند، شرح فقه اكبر ص۲۰۴ مطبوعه رحيميه ديوبند.

فصل پنجم

رضی اللہ عنہ اور علیہ السلام کہنا

علیہ السلام اور امام کا استعمال

سوال:- زید کہتا ہے کہ حدیث پاک مَنْ تَشَبَّـهَ بِقَـوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ کی روشنی میں اہل سنت والجماعت کو ہر اس چیز سے بچنا چاہئے جو کسی قوم کا خاصہ اور شعار ہو مثلاً روافض کا شعار ہے کہ وہ حضرات حسنین کے لئے علیہ السلام کہتے ہیں اور جب اپنے بچوں کے نام رکھتے ہیں تو حیدر علی، امام علی، حسن علی، حسین علی، جواد علی، باقر حسین، کاظم رضا وغیرہ وغیرہ جیسے نام رکھتے ہیں اور یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جب اس قوم کا کوئی نام آتا ہے اور اس شخص کے بارے میں یہ نہ معلوم ہو کہ وہ سنی ہے یا شیعی تو فوراً اس طرف ذہن جاتا ہے کہ ہو نہ ہو شیعہ ہو۔ کیونکہ روافض ان ناموں کے علاوہ کوئی دوسرا نام نہیں رکھتے۔

بکر کہتا ہے کہ اچھے کاموں میں بروں کی مشابہت بری نہیں جیسا کہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدّث دہلویؒ نے فتاویٰ عزیزی میں فرمایا ہے، اگر تشبہ برفض ہوتا تو علمائے اہل سنت وجماعت نے نہ تو یہ نام رکھے ہوتے اور نہ اپنی کتابوں میں کثرت سے ہر زمانہ میں علیہ السلام حضرات حسنین کے لئے استعمال کیا ہوتا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید وبکر میں حق پر کون ہے ان حضرات کے لئے لفظ امام اور علیہ السلام کہنا اور اسماء مذکورین کا نام رکھنا تشبہ برفض ہے یا نہیں؟ کوئی گناہ ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شرح فقہ اکبر ص۲۰۴ر میں ملا علی قاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ علیہ السلام

لکھنے کو شعار شیعہ واہل بدعت فرمایا اس لئے وہ منع فرماتے ہیں[۱] صحابہ کے ساتھ ترضی اہل سنت والجماعت کا شعار ہے[۲]۔ فتاویٰ عزیزی میں اسکی بھی اجازت ہے ابوداؤد شریف اور بخاری شریف کی اسانید میں انکے اور چند ناموں کے ساتھ علیہ السلام کا لفظ موجود ہے۔[۱] ہوسکتا ہے کہ یہ کسی جگہ مخصوص شعار ہو۔ روافض کا مگر عالمگیر شعار نہ ہو۔ لہٰذا جہاں شعار ہو وہاں بچنا چاہئے۔ جہاں نہ ہو وہاں گنجائش دی جائے۔[۲] یہ مسئلہ اتنا اہم نہیں کہ مستقل موضوع بحث بنایا جائے

جس نام کے معنیٰ فی نفسہ صحیح ہوں مگر کسی علاقہ میں وہ نام غیروں کا شعار بن گیا تو اس سے احتراز چاہئے[۳] اِلّا یہ کہ وہ منصوص وماثور ہوں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] ان قول علیٍ علیه السلام من شعار اهل البدعة (شرح فقه اکبر ص: ۲۰۴، مطبوعه رحیمیه دیوبند، شامی زکریا ص: ۴۸۳، ج: ۱۰، کتاب الخنثی، مسائل شتی،

[۲] بلقب حضرت وتحیۃ رضی اللہ عنہ اوشاں رایاد کردن شعار اہل السنّت والجماعت است (امدادا لفتاویٰ جدید ص ۳۹۶/۵، کتاب العقائد، حضرت معاویہ کا صحابی ہونا، مطبوعه زکریا بک ڈپو دیوبند وراجع الشامی بیروت ص ۷۵۴/ ۶، مسائل شتی وهندیه ص: ۶/۴۴۶، قبیل کتاب الفرائض، بلوچستان کوئٹه.

[۱] سلام بر غیر انبیاء میتوان گفت و سندش آنست که در کتب قدیمه حدیث اهل سنت خصوصاً ابو داؤد وصحیح بخاری بعد از ذکر حضرت علی وحضرات حسنین وحضرت فاطمه وحضرت خدیجه وحضرت عباس علیه السلام مذکوراست (فتاویٰ عزیزی ص ۸۸/ ۱، حاشیه بخاری شریف ص: ۷۱۹/ ۲، کتاب التفسیر، سوره الذاریات، حاشیه: ۶، مطبوعه اشرفی دیوبند. ابوداؤد شریف علی هامش البذل ص: ۳۵۶/ ۱، باب الرجل یصلی عاقصا شعره، مطبوعه یحیویه سهارنپور)

[۲] اقول وکراهة التشبه باهل البدع مقرر عندنا ایضا لکن لا مطلقا بل فی المذموم وفیما قصد به التشبه بهم الخ. شامی زکریا ص: ۴۸۴/ ۱۰، کتاب الخنثی، مسائل شتی.

[۳] التشبه باهل البدع منهی عنه فتجب مخالفتهم الخ شامی زکریا ص: ۴۸۴/ ۱۰، کتاب الخنثی، مسائل شتی.

علیہ السلام و ترضی و ترحم

سوال:- دور نبوت و صحابہ و تابعین میں حضرات اولیاء کرام کیلئے علیہ السلام اور صحابہ کرام کیلئے رضی اللہ عنہ، تابعین کیلئے رحمۃ اللہ علیہ جیسے آج کل بولا جاتا ہے، بولا جاتا تھا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قرآن کریم نے صحابہؓ کرام کیلئے رضی اللہ عنہم کا لفظ استعمال کیا ہے[1]، بعض صحابہ کیلئے نبی کریم ﷺ نے بھی ان کی وفات (شہادت) پر یہ لفظ ارشاد فرمایا ہے[2]۔ اور صحابہ و تابعین کے زمانہ میں ذرا زیادہ یہ لفظ مستعمل ہوا پھر عام ہو گیا، انبیاء علیہ السلام کیلئے لفظ علیہ السلام دور نبوی ہی میں زیادہ مستعمل تھا صحابہ کرام بھی استعمال فرماتے تھے اور بعد کے حضرات بھی۔ تابعین کیلئے

---

[1] وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ الآية (سورة التوبة الأية ص ۱۰۰) **ترجمہ**:- اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے۔

[2] راجع حديث انس "فَاَخْبَرَ جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ ﷺ اَنَّهُمْ قَدْ لَقُوْا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَاَرْضَاهُمْ ...... (بخاری ص۳۹۳/۱، كتاب الجهاد، باب من ينكب او يطعن فى سبيل الله، مكتبه اشرفى ديوبند)

ترجمہ:- جبرئیل نے نبی ﷺ کو خبر دی کہ انہوں نے اپنے رب سے ملاقات کی پس وہ ان سے راضی ہوا اور ان کو خوش کر دیا۔

وراجع حديث انس "اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِيْرِ مَعُوْنَةَ قُرْآناً قَرَأْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدَ اَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ (مسلم ص۲۳۷/۱، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت فى جميع الصلوات الخ، مكتبه رشيديه دهلى)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں جو بیر معونہ میں شہید ہو گئے تھے، قرآن نازل فرمایا جو ہم نے پڑھا یہاں تک کہ اس کے بعد وہ منسوخ ہو گیا (وہ قرآن یہ ہے کہ ہماری قوم کو یہ بات پہونچا دو کہ تحقیق ہم نے اپنے رب سے ملاقات کی پس وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہوئے۔

E:\f.m.Fainal\Jild-28\17-Raziyallahu anhu & Alaihissalam

لفظ رحمۃ اللہ دور صحابہ میں بہت کم تھا بعد میں زیادہ ہوا۔[۳] فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

ایضاً

سوال:- حضرت صدر مفتی صاحب۔ دارالعلوم دیوبند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو علیہ السلام کہنا، اس کے جواز کا فتویٰ دارالعلوم سے صادر ہونا سخت حیرانی کا باعث ہے، غالباً کسی نو مشق طالب علم نے فتویٰ کی ترتیب دی اور آپ حضرات نے بلا تعمق کے تصدیق فرما کر اہل سنت والجماعت کے کاز کو نقصان پہنچایا۔

(۱) قران کریم کا طریقہ یہ ہے کہ اسنے انبیاء کے اسماء کے ساتھ سلام اور ذکر صحابہؓ کے ساتھ ترضی کا استعمال کیا ہے۔ اہل بدعات اور روافض سیدنا حسینؓ کو خصوصیت سے علیہ السلام کہتے ہیں ان کا عقیدۂ عصمت اثنا عشریہ سے بھی متعلق ہے فقہاء اور مفسرین کی چند عبارتیں ملاحظہ فرما کر فتویٰ صادر فرمائیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی رائے حجت شرعیہ بن سکتی تھی اگر دیگر فقہاء مجتہدین کی عبارات ان کا ساتھ دیں اور ساتھ ہی یہ بھی عرض خدمت ہے کہ خود فتاویٰ عزیزی کے قدیم نسخہ میں جو بنارس کے مولانا محمد ابراہیم صاحب مرحوم کے کتب خانہ میں دیکھا گیا ہے جس میں تفصیل سے دس صفحات پر پھیلا کر جواز وعدم جواز ہر دو طرح کے دلائل قلم بند فرما کر کے اخیر میں اپنا قول فیصل یوں فرماتے ہیں۔

(۱) پس واضح دلائل مثل آفتاب نیمروز گردید کہ صلوٰۃ چہ بلکہ سلام ہم بالاستقلال بر غیر انبیاء جائز نیست وآنچہ اسناد وشہود بر جواز سلام آوردند نمونہ اینست قابل تمسک نیستند لاحتمال الوجوہ الاخر فیہا وشاہد نص فی المطلوب باید بہ محتمل الوجوہ کما سبق پس اثبات دعویٰ بآنہا نتواں کرد غور

---

[۳] ویجب تخصیص النبی ﷺ وسائر الانبیاء بالصلاۃ والتسلیم......وقال الزیلعی الاولیٰ ان یدعوا للصحابۃ بالترضی وللتابعین بالرحمۃ ولمن بعدھم بالمغفرۃ والتجاوز (شامی بیروت ص:۶/۷۵۴، کتاب الخنثی، مسائل شتیٰ البحر ص۸/۴۸۷، قبیل کتاب الفرائض)

باید کرد وانصاف باید داد ورجال را بحق باید شناخت نہ حق رابرجال۔ فتاویٰ عزیزی مخطوطہ ص۳۳۰و۳۳۱/تفسیر مدارک تنزیل میں ہے۔

اما اذا افرد غيره من اهل البيت بالصلوٰة فمكروه وهو من شعار الروافض. وفى الاكليل فى توضيح الصلوٰة والسلام ناقلاً عن الامام الجوينى انه فى معنىٰ الصلوٰة فلا يستعمل فى الغائب ولا يفرد به غير الانبياء فلا يقال على عليه السلام . وبعد السطرين قد بين علة المنع بحيث قال والظاهر ان العلة فى منع السلام ماقاله النووى فى علة منع الصلوٰة ان ذٰلك شعائر اهل البدع ثم استشهد من شفاء القاضى عياض تركتها اختصاراً.

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی نے تفسیر مظہری میں بڑی وضاحت سے فرمایا ہے۔

۳. لكن اهل الشرع من المحدثين والفقهاء اصطلحوا على اختصاص لفظ الصلوٰة بالانبياء اوبنبيناﷺ الاتبعا وبناءً على هٰذاالاصطلاح قال مالكؒ اكره الصلوٰة علىٰ غير الانبياء قال عياض هٰذا قول مالك وسفيان وهو قول المتكلمين والفقهاء قالوايذكر غير الانبياء بالرضىٰ والغفران والرحمة.

(۱) الصلوٰة على غير الانبياء فلم يكن من المعروف وانّما احدثت فى دولة بنى هاشم يعنى الخلفاء العباسيه (ملخصاً)

یہ تفسیر پارہ:۱۱/آیت "**فصل عليهم الخ**" کے تحت منقول ہے۔

۴۔روح المعانی پارہ:۱۱/ "**فصل عليهم**" کے تحت مفصل وضاحت مذکور ہے:

فلا يقال على عليه السلام بل يقال رضى الله عنه والظاهر ان العلة فى منع السلام ماقاله النووى فى علة منع الصلوٰة من ان ذالك شعار اهل البدع. وانه مخصوص فى لسان السلف بالانبياء والملائكة عليهم السلام.

۵۔شفاء قاضی عیاض حنفی میں سلام کی بحث میں بڑی صاف عبارت مل جائیگی دیکھ لیں۔

۶۔نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں وضاحت بھی خوب قابل دید ہے۔

۷۔شرح فقہ اکبر میں ہے قول علی علیه السلام من شعار اهل البدع فلا یستحق فی مقام المرام تفسیر ابو سعود.

۸۔تفسیر کبیر میں ہے:۔ان اصحابنا یمنعون من ذکر صلوٰت الله علیه الصلوٰة والسلام الا فی حق الرسول. اصول الشاشی کا حوالہ دیا جاتا ہے۔والسلام علیٰ ابی حنیفة. تو وہ جذبۂ عقیدت میں لکھ گئے ہیں۔

۹۔وہیں پر حاشیہ بھی دیکھ لیا جائے۔جمہور عدم جواز کی طرف گئے ہیں۔

۱۰۔اما الصلوٰة علی غیر الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام فیجوز تبعاً وتکره استقلالاً لانه فی العرف شعار ذکر الرسل ولذالک کره ان یقال محمد عز وجل مع کونه عزیزاً جلیلاً.

۱۱.غنیة المستملی (المعروف بالکبیری) میں هے فلا یقال فلان علیه السلام فالواجب الاتباع واجتناب الابتداع ص ۳.

۱۲۔تفسیر کشاف میں ہے لانه یودی الیٰ الاتباع بالروافض ص ۲۴۶ ج ۳،

۱۳۔طیبی کے حوالہ سے مشکوٰۃ کے حاشیہ پر ہے۔فالجمهور علیٰ عدم الجواز ابتداءً وقیل انه حرام وقیل انه مکروه وقیل هو ترک الاولیٰ والصحیح انه مکروه کراهة تنزیه واتفقوا علیٰ جواز جعل غیر الانبیاء تبعاً لهم فی الصلوٰة.

۱۴۔خود جماعت دیوبند کے سرخیل حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ رد السلسلہ میں فرماتے ہیں۔بجز حضرات انبیاء ملائکہ علی نبینا وعلیہم السلام کے کسی اور پر استقلالاً درود شریف وسلام نہ پڑھے البتہ تبعاً مضائقہ نہیں ص:۹۔

۱۵۔صلاة علی النبی کی فصل اشعۃ اللمعات ص ۴۰۵/ ا رنکال کر دیکھ لیا جائے۔جمہور کا مختار مذہب یہ لکھا ہے کہ مخصوص است بانبیاء ومشارکت نیست بایشان جزء ایشان رادران الخ۔

۱۶۔درمختار میں عابدین کہتے ہیں۔لا یصلی علیٰ غیر الانبیاء وعلیٰ غیر الملائکة الا بطریق التبع. پھر انہوں نے بھی شفاء کی عبارت مذکور نقل کی ہے ص ۴۹۷ ج ۵۔

اخیر میں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہیکہ دارالعلوم، جیسی علمی فقہی اور بین الاقوامی شہرت یافتہ جگہ سے اس قدر غیر ذمہ دارانہ شرعی تحریر صادر ہو، امید کہ نظر ثانی کے بعد جواب ارسال فرمائیں گے، تمام فتوے مختلف مقامات سے آچکے ہیں، کتابت جاری ہے، عنقریب شائع کرانا ہے،

فتوے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے۔ ہونا تو یہی چاہئے کہ فرصت نہ بھی ہو تو اس کیلئے فرصت نکال لیجائے۔ ہم دارالعلوم جیسی دینی درسگاہ سے بھی توقع باندھے منتظر ہیں امید کہ فوراً فرصت نکال کر جواب عنایت فرمائیں گے۔ اس میں اہل بدعت اور اہل سنت کے مابین اس نوع کا معرکۃ الآراء عقیدہ گرم ہے۔ اہل بدعت ایسے ہیں جو صحابہ کی ایک جماعت پر لعن وطعن کرتے ہیں وہ مجوزین علیہ السلام بہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔ ورنہ دیو بند و بریلی کے مختلف اداروں سے جوابات موصول ہو چکے ہیں۔ سب نے منع تجویز فرمایا۔ فقط والسلام۔

حیدر علی

کتب خانہ مہدوی۔ مظہر العلوم بنارس

الجواب حامداً ومصلیاً!

''سلام'' ایک تحیہ اور دعاء ہے۔ زندوں کیلئے بھی مُردوں کیلئے بھی، ملاقات کے وقت اس کی تعلیم دی گئی ہے[1]۔ السلام علیکم، وعلیکم السلام اسکے ساتھ ورحمۃ اللہ اور وبرکاتہ بھی ثابت ہے[2]۔ سلام کیلئے یہ بھی ضروری نہیں کہ پہلے جان پہچان ہو تو سلام کیا جائے۔ بلکہ وَتُقْرِأُ السَّلاَمَ

---

[1] عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللهﷺ للمومن على المومن ست خصال فذكر منه يسلم عليه اذا لقى (مشكوة ص: ۲/۳۹۷، كتاب الآداب، باب السلام، مطبوعه يسر نديم ديوبند)

[2] وعن عمران بن حصين ان رجلا جاء الى النبىﷺ فقال السلام عليكم فرد عليه ثم جلس فقال النبىﷺ عشر ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله فرد عليه فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه فجلس فقال ثلثون، (مشكوة شريف ص: ۳۹۸، باب السلام، وفى المرقاة اعلم ان افضل السلام ان يقول السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ويقول المجيب وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته الخ، مرقاة ص: ۹/۵۵، باب السلام، مطبوعه امداديه ملتان، عالمگيرى كوئٹه ص: ۵/۳۲۵، الباب السابع فى السلام، كتاب الكراهية.

E:\f.m.Fainal\Jild-28\17-Raziyallahu anhu & Alaihissalam

عَلیٰ مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ اھ بخاری[1] حدیث شریف میں اسکو آپسی محبت کا ذریعہ بتایا گیا ہے اسلئے اسکے پھیلانے اور عام کرنے کا حکم ہے۔ اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلیٰ شَیْئٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوْا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ اھ مسلم شریف[2]۔

صغیر، کبیر، قلیل، کثیر، راکب، ماشی، قاعد، سب کو ہی اسکی تلقین کی گئی ہے[3] حتیٰ کہ ملائکۃ کو آدم علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کا سلام کرنا اور ان کا جواب دینا منقول ہے[4]، الحاصل یہ کسی کا مخصوص ومتعین حصہ نہیں اس لحاظ سے انبیاء علیہ السلام کے ساتھ بھی مخصوص نہیں۔ نہ کسی معصوم کی تعیین وتخصیص ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خود اہل بیت اطہار ہوں یا خلفاء راشدین مہدیین ہوں یا دیگر اکابر ہوں کسی کیلئے اس کی مخالفت نہ قرآن کریم میں ہے نہ حدیث شریف میں نہ اجماع سے ثابت، نہ امام ابوحنیفہؒ سے ثابت ہے۔ کسی وقت یا کسی مقام میں اگر یہ لفظ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ عرفاً مخصوص ہو کر شعار روافض ہو گیا ہے تو اسکی شعاریت کو ختم کر دینے کی ضرورت ہے اسکی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ حضرات خلفاء اربعہ

---

[1] بخاری شریف ص: ۹/۱، کتاب الایمان، باب افشاء السلام من الاسلام مطبوعہ اشرفی بکڈپو دیوبند۔ **ترجمہ**:- جسے پہچانتے ہو اس کو بھی سلام کرو جسے نہیں پہچانتے اس کو بھی سلام کرو۔

[2] مسلم شریف ص: ۵۴/۱، کتاب الایمان، باب بیان انه لایدخل الجنة الا المؤمنون الخ، کتب خانہ رشیدیہ دھلی، **ترجمہ**:- کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ اس کے کرنے سے تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ آپس میں سلام کو عام کرو۔

[3] ویسلم الراکب علی الماشی والقائم علی القاعد والقلیل علی الکثیر والصغیر علی الکبیر الخ (عالمگیری کوئٹہ ص: ۵/۳۲۵، الباب السابع فی السلام، کتاب الکراھیة. مشکوة شریف ص: ۳۹۷، باب السلام، الفصل الاول)

[4] عن ابی هریرة قال قال رسول اللهﷺ خلق الله آدم طوله ستون ذراعا قال اذهب فسلم علی اولئک النفر من الملائکة فاستمع ما یحیونک به فانها تحیتک وتحیة ذریتک فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمة الله فزادو ورحمة الله الحدیث (بخاری شریف ص: ۴۶۸/۱، کتاب الانبیاء، باب خلق آدم وذریته.

اور حضرت عائشہ ودیگر ازواج مطہرات کے لئے بھی اس کو استعمال کیا جائے[۱]۔

روافض کا عقیدہ ان سب کے حق میں معصومیت کا نہیں بلکہ بعض کے حق میں تو نہایت قبیح عقیدہ رکھتے ہیں۔ بس یہ بات ختم ہو جائے گی کہ یہ لفظ معصوم کیلئے ہی استعمال کیا جاتا ہے،

دوسری صورت یہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لئے بھی نہ اختیار کیا جائے۔

اس سے بھی بظاہر نفس شعاریت باقی نہ رہے گی۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ عوام کے ذہنوں میں یہ بات ضرور مستقر ہو جائے گی کہ یہ لفظ معصوم کیلئے مستعمل ہوتا ہے غیر معصوم کے لئے نہیں۔

بس جن اکابر محدثین امام بخاری وامام ابوداؤد وغیرہ کے کلام میں یہ لفظ غیر نبی کے لئے استعمال ہوا ہے ان کے متعلق یہ خیال قائم ہوگا کہ وہ بھی ان کو معصوم مانتے تھے اور ان کا عقیدہ بھی وہی تھا جو شیعوں کا عقیدہ ہے اور اس عقیدہ میں وہ اکابر اور شیعہ متحد ہیں۔ یا شیعوں کا عقیدہ ان سے ماخوذ ہے یا نعوذ باللہ وہ بھی شیعہ تھے اس لئے خرابی کے پیش نظر غور کر لیا جائے کہ شعاریت کو ختم کرنے کی کونسی صورت اہون ہے۔

آپ نے جو عبارات منسلکہ پرچہ میں نقل کی ہیں حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی عبارت کے علاوہ بقیہ اکثر عبارات پہلے بھی دیکھی ہوئی ہیں۔ اب مکرر بھی مراجعت کی۔ ان میں سے بیشتر عبارات تو لفظ صلوٰۃ سے متعلق ہیں سلام کے متعلق نہیں اور بعض عبارات احناف کی نہیں غیر احناف کی ہیں جن کو حنفیہ پر حجت قرار دینا مشکل ہے۔

۱۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی ہر دو عبارت متعارض ہیں۔

---

[۱] وقد غلب هذا فی عبارة کثیر من النساخ للکتب ان یفرد علی رضی الله عنه بان یقال علیه السلام من دون سائر الصحابة وکرم الله وجهه هذا وان کان معناه صحیحاً لکن ینبغی ان یسوی بین الصحابة فی ذالک فان هذا من باب التعظیم والتکریم فالشیخان وامیر المؤمنین عثمان اولی بذالک منه، (تفسیر ابن کثیر ص: ۳/۸۲۲، سورۂ احزاب، تحت آیت: ۵۶، مطبوعه مصطفی احمد الباز مکه مکرمه)

۲۔ مدارک[1] کی عبارت منقولہ میں (الصلوٰۃ) کو اہل بیت کے لئے مکروہ لکھا "السلام" کا اس میں ذکر نہیں۔ اس کے حاشیہ، اکلیل میں 'السلام کا مکروہ ہونا۔ امام جوینیؒ اور امام نوویؒ سے نقل کیا ہے۔ نیز قاضی عیاض کا حوالہ دیا ہے۔ یہ ہر سہ حضرات حنفی نہیں۔ ان کے منع کا مدار بھی شعاریت ہے جس کا حل اوپر بیان کردیا گیا۔ جیسے لفظ، امام، شیعوں کے نزدیک معصوم کے لئے مخصوص اور ان کا شعار ہے مگر اہل سنت والجماعت نے اس لفظ کو دوازدہ حضرات کے لئے مخصوص نہیں رکھا بلکہ اور بھی بہت سے حضرات پر اس کا اطلاق کیا جیسے ائمہ اربعہ، ائمہ مجتہدین اور ائمہ کلام وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

اب یہ شبہ نہیں ہوتا کہ امام کے لئے معصوم ہونا ضروری ہے اس کی شعاریت ختم ہوگئی۔

۳۔ قاضی ثناء اللہ صاحبؒ کی جو عبارت آپ نے نقل کی ہے وہ سب بحث لفظ "الصلوٰۃ" کے متعلق ہے نہ کہ "السلام"، کے متعلق[2]۔

۴۔ روح المعانی[3] میں لفظ 'علی علیه السلام'' کو منع کیا ہے۔ احقر نے بھی گزشتہ فتویٰ میں بحوالہ شرح فقہ اکبر میں یہ عبارت نقل کردی تھی۔ اسکی دلیل قیاس ہے۔ 'الصلوٰۃ'' پر علت وہ ہی شعار ہے جس کا بیان اوپر آچکا ہے۔

۵۔ قاضی عیاض حنفی نہیں۔

۶۔ وہ بحث بھی دیکھ لی ہے۔

۷۔ اس کو خود یہاں کے فتوی میں نقل کیا گیا تھا جیسا کہ ابھی ۴۔ کے ذیل میں گذرا۔

---

[1] واما اذا افرد غيره من اهل البيت بالصلاة فمكروه وهو من شعار الروافض، (مدارك التنزيل ص: ۲/۳۱۲، الجزء الثالث، سوره احزاب تحت آيت: ۲۶، مطبوعه دارالفكر بيروت)

[2] تفسير مظهری ص: ۴/۲۹۲، سورۂ توبه، تحت آيت: ۱۰۳، مطبوعه ندوة المصنفين دهلی.

[3] لا يفرد به غير الانبياء عليهم السلام فلا يقال علی عليه السلام بل يقال رضی الله تعالیٰ عنه الخ (روح المعانی ص: ۱۲/۱۲۳، الجزء الثانی والعشرون، سورۂ احزاب، تحت آيت: ۵۶، مطبوعه دارالفكر بيروت)

E:\f.m.Fainal\Jild-28\17-Raziyallahu anhu & Alaihissalam

۸۔ 'تفسیر کبیر' کے مصنف حنفی نہیں۔ علاوہ ازیں اسمیں "الصلوٰۃ" کا تذکرہ ہے "السلام" کا نہیں۔[۱]

۹۔ میری کتاب میں اسپر کوئی حاشیہ ہی نہیں بہتر ہوتا آپ وہ عبارت بھی نقل فرمادیتے۔ تاہم اگر جمہور احناف کا یہ مسلک ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے تو مجھے اصرار نہیں رجوع کرلوں گا۔ مگر اب تک میری نظر سے یہ نہیں گذرا، بلکہ اہل ترجیح فقہاء سے اسکا راجح اور مختار ہونا بھی نہیں دیکھا۔

۱۰۔ اس میں بھی 'الصلاۃ' سے بحث ہے 'السلام' سے تعرّض نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ سے جس قدر عقیدت ہے اور اس کی بناء پر 'السلام علیٰ ابی حنیفة' مصنف اصول الشاشی[۲] نے لکھ دیا ہے تو کیا انکو معصوم تصور کر کے لکھا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا حضرت امام سے بڑے صحابہ اس عقیدت کے مستحق نہیں، درحقیقت ایسا لکھ کر مصنفؒ نے شعاریت پر ضرب لگادی اور بتادیا کہ یہ لفظ معصوم کے ساتھ مخصوص نہیں۔

۱۱۔ کبیری میں اصالۃً تو "الصّلوٰۃ" کو غیر انبیاء اور غیر ملائکہ پر استقلالاً مکروہ لکھا ہے اور اس کا اجماعی ہونا نقل کیا ہے اور روافض کا اختلاف نقل کیا ہے کہ وہ غیر انبیاء اور غیر ملائکہ پر بھی "الصلوٰۃ" کے قائل ہیں پھر 'السلام' کو اس پر قیاس کیا۔ اس کی علت وہی شعاریت ہے[۳]۔ جس کا حل بتادیا گیا۔

۱۲۔ اسکا حاصل بھی وہی تشبہ بالروافض سے احتراز ہے جسکی صورت اوپر لکھ دی گئی ہے۔

۱۳۔ اس عبارت نے مسئلہ کو بہت ہلکا کردیا۔ والصحیح انه مکروہ کراھة تنزیه[۴] تو اس پر تشدد زیبا نہیں۔ کراہت تنزیہہ پر رسالہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے اور پھر یہ عبارت بھی

---

[۱] تفسیر کبیر ص: ۲۹۶/۴، سورۂ توبه، تحت آیت: ۱۰۳، مطبوعه دارالفکر بیروت.

[۲] اصول الشاشی ص: ۷، مطبوعه شاهد بکڈپو دیوبند.

[۳] واما استقلالا فتکره الا علی الانبیاء والملائکة علی ذالک اجماع السلف خلافا للروافض الی قوله وکذالک علیه السلام لم یعهد فی لسان الشرع الا تبعا فلا یقال فلان علیه السلام الخ (حلبی کبیری ص: ۳، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور) (حاشیہ۴/ اگلے صفحہ پر ہے)

مجموعی صلوٰۃ وسلام کے متعلق ہے۔

۱۴۔اس میں الصلاۃ و السّلام کے مجموعہ کو استقلالاً انبیاء اور ملائکہ کے لئے مخصوص بتایا گیا ہے نہ کہ ''السّلام'' کو۔

۱۵۔اشعۃ اللمعات سے جو عبارت آپ نے نقل کی ہے وہ 'صلوٰۃ وسلام' کے مجموعہ سے متعلق ہے نہ کہ سلام محض سے چنانچہ اس کی عبارت یہ ہے۔

اختلاف کردہ اند کہ آیا جائز است صلوٰۃ وسلام بر غیر انبیاء باستقلال یا نے ومختار نزد جمہور آنست کہ مخصوص است بانبیاء ومشارکت نیست بایشاں جز ایشاں۔

اس کے تقریباً ڈیڑھ سطر کے بعد ہی محض ''السلام'' کے متعلق یہ عبارت ہے۔

ومتعارف در متقدمین تسلیم بود بر اہل بیت رسول اللہ از ذریت واز واج مطہرہ در کتب قدیمہ از مشائخ اہل سنت وجماعت کتابت آن یافتہ می شود ودر متاخرین ترک آن متعارف شدہ است[1]۔ واللہ اعلم

اب غور کیجئے۔ کہ اہل سنت والجماعت کے متقدمین مشائخ پر کیا حکم لگایا جائیگا اگر آپکے مخالف فریق نے یہ عبارت بھی پیش کردی تو آپکا استدلال بہت کمزور وبے جان ہوکر رہ جائے گا۔

۱۶۔درمختار علامہ علاء الدین حصکفی کی تصنیف ہے۔ابن عابدین کی تصنیف نہیں۔پھر جو عبارت آپ نے نقل کی ہے وہ ''الصلوٰۃ'' کے متعلق ہے ''السلام'' سے متعلق نہیں[2]۔

قاضی عیاضؒ مالکی کی جو عبارت علامہ ابن عابدین نے نقل کی ہے وہ بھی مجموعۂ صلوٰۃ وسلام سے متعلق ہے۔چنانچہ فرماتے ہیں۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۴] حاشیہ مشکوۃ ص:۸۷، باب الصلاۃ علی النبی الخ. حاشیہ: ۱، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] اشعۃ اللمعات ص:۱/۴۰۵، باب الصلاۃ علی النبی الخ، الفصل الثانی، مطبوعہ نوریہ پاکستان.

[۲] الدر المختار علی الشامی زکریا ص:۱۰/۴۸۳، کتاب الخنثی، مسائل شتی.

E:\f.m.Fainal\Jild-28\17-Raziyallahu anhu & Alaihissalam

وقال القاضی عیاض الذی ذهب الیه المحققون و امیل الیه ماقاله مالک وسفیان و اختاره غیر واحد من الفقهاء والمتکلمین انه یجب تخصیص النبی ﷺ وسائر الانبیاء بالصلوٰة والتسلیم الخ۔[1]

علامہ شامی کی اپنی رائے بھی ملاحظہ فرمالی جائے۔ **وهو هٰذا. اقول وکراهة التشبه باهل البدع مقررة عندنا ایضاً لکن لا مطلقاً بل فی المذموم وفیما یقصد به التشبه بهم اهـ**[2] اس نے تو استدلال کی بنیاد کو بالکل ہی متزلزل کر دیا۔

احقر ان تمام عبارات کو مکرر دیکھنے کے بعد بھی اپنی رائے میں تغیر وترمیم کی ضرورت نہیں سمجھتا ورنہ بلا جھجک رجوع کر لیتا اور قطعاً ناجائز لکھ دیتا۔

احقر کی درخواست اب بھی وہی ہے (جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہے) کہ اس مسئلہ کو موضوع بحث نہ بنایا جائے۔ یہ ایک مستقل فتنہ ہے جس میں اور وکالت نہیں کر سکیں گے۔ بلکہ استدلال کی حیثیت (کمزور اور بودے پن) کی وجہ سے مسلک کو مجروح کر دیں گے۔

عجب نہیں کہ اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ آئندہ کو آپ سے اعتماد ہی ختم ہو جائے پھر آپ کوئی پختہ ٹھوس بات فرمائیں تو اس کے تسلیم کرنے میں بھی تأمل کیا جائے۔

دار العلوم کے دار الافتاء پر آپ نے جو کچھ افسوس کیا ہے وہ غایت تعلق کی بناء پر ہے اَلْمُسْلِمُ مِرْأَةُ الْمُسْلِمِ[3] کا تقاضہ بھی یہی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ بھی خیر خواہانہ مشورہ سے محروم نہیں فرمائیں گے۔ میں انشاء اللہ قدر کی نگاہ سے دیکھوں گا اور شکر گذار رہوں گا۔

فقط والسلام

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند ۲۶/۴/۹۰ھ

---

[1] کتاب الشفاء ص: ۲/۷۰، فصل فی الاختلاف فی الصلاة علی غیر النبی ﷺ الخ، مطبوعه بیروت، شامی زکریا ص: ۱۰/۴۸۴، کتاب الخنثی، مسائل شتی.

[2] شامی کراچی ص: ۶/۷۵۳، مسائل شتی، کتاب الخنثی.

[3] کنز العمال بیروت ص: ۱/۲۴۹، حدیث: ۷۴۲، **ترجمہ**: مسلم مسلم کا آئینہ ہے۔

ایضاً

مخدوم ومکرم حضرت مفتی صاحب دامت معالیکم ......

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سوال:-حسب ہدایت تحقیقات اور حضرت والا کا فتویٰ مرسل ہے۔فریق ثانی کے متعلق یہ عرض ہے۔

ا۔وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ پر لعن وطعن کو روا رکھتے ہیں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو علیہ السلام کہنے پر اصرار کرتے ہیں۔ بنارس میں انہوں نے مستقل فتنہ پیدا کر دیا ہے اور یزید کو علانیہ ملعون اور جہنمی اور کافر کہتے ہیں۔

۲۔اور اس فتنہ کو پیدا کرنے والے ایک مخصوص ادارہ کے علماء ہیں جو ہمیشہ اس نوع کے فتنے کو ابھارتے ہیں۔امید کہ فوراً جواب سے نوازیں گے۔دارالعلوم دیوبند کے فتوے کے بغیر ہم لوگ یتیم ہیں۔فقط والسلام عبدالقدوس قاسمی

الجواب حامداًومصلیاً!

محترمی زیداحترامہٗ ....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حسب ہدایت نظر ثانی وثالث کے بعد جواب ارسال ہے۔

ا۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جو شخص لعنت کرتا ہے وہ لعنت اسی پر واپس جاتی ہے اور وہ شخص اپنی عاقبت برباد کرتا ہے[1]، اگر وہ سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علیہ السلام

---

[1] فی حدیث ابن عباس مرفوعاً من لعن شیئاً لیس له باهل رجعت اللعنة علیه رواه الترمذی وابو داؤد (مشکوۃ ص:۴۱۳/ باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، مطبوعه یاسر ندیم اینڈ کمپنی دیوبند) عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ من سب اصحابی فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین (المعجم الکبیر للطبرانی ص ۱۱۱/ج۱۲/ رقم الحدیث–۱۲۷۱۰، مطبوعه دار احیاء التراث العربی.

کہتا ہے تو آپ سیدنا ابوبکر وسیدنا عمر وسیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو علیہم السلام کہئے تا کہ شعاریت ختم ہو جائے[1]، اگر آپ نے خود حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو علیہ السلام نہ کہا تو آپ تو بچ جائیں گے مگر وہ اس سے باز نہیں آئے گا اور اس کی شعاریت برقرار رہے گی اور بہت سے مشائخ متقدمین سے ایسی عبارتیں نقل کردے گا جن سے اس کا دعویٰ ثابت ہوگا اور آپ ان مشائخ کا احترام کریں گے اور ان کے خلاف کچھ نہ کہہ سکیں گے۔

یزید کو کافر اور جہنمی کہنا ہمارا مسلک نہیں بلکہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور علامہ کیا ہراسی شافعی نے اس کو کافر اور مخلد فی النار فرمایا ہے[2]۔ ہم لوگ نہ اس کو کافر کہتے ہیں نہ اس کی تعریف میں قصیدہ خوانی کر کے اس کو خلیفۃ الخامس علیہ السلام کہتے ہیں اگرچہ شرح عقائد نسفی میں اس پر لعنت کو جائز لکھا ہے بلکہ لعنت کر بھی دی ہے[3]۔ لیکن ہمارے اکابر نے یہ طریقہ پسند نہیں کیا[4]۔

---

[1] وقد غلب هذا فی عبارة كثير من النساخ للكتب ان يفرد على رضی الله عنه بان يقال عليه السلام من دون سائر الصحابةؓ او كرم الله وجهه وهذا وان كان معناه صحيحا لكن ينبغی ان يسوی بين الصحابة فی ذلک فان هذا من باب التعظيم والتكريم فالشيخان واميرالمومنين عثمان اولی بذلک منه الخ (تفسيرابن كثير ص: ۳/۸۲۲، سورۂ احزاب، تحت آيت: ۵۶، مطبوعه مصطفی احمد الباز مكه مكرمه)

[2] وبعضهم اطلق اللعن عليه منهم ابن الجوزی المحدث ومنهم الامام احمد بن حنبل ومنهم القاضی ابو يعلی لما انه كفر حين امر بقتل الحسين الخ (نبراس ص: ۱۳۳، اللعن علی يزيد الخ، مطبوعه امداديه ملتان، شرح فقه اكبر ص: ۸۸، اختلف فی اكفار يزيد، مطبوعه رحيميه ديوبند)

[3] والحق ان رضا يزيد بقتل الحسين واستبشاره بذلک واهانة اهل بيت النبی عليه السلام مما تواتر معناه وان كان تفاصيله آحاداً فنحن لا نتوقف فی شانه بل فی ايمانه لعنة الله عليه وعلی انصاره واعوانه، (شرح عقائد ص: ۱۶۲، مبحث يجب الكف عن الطعن فی الصحابة، مطبوعه ياسر نديم ديوبند)

[4] وحقيقة الامر التوقف فيه ومرجع امره الی الله سبحانه الخ (شرح فقه اكبر ص: ۸۸، واختلف فی اكفار يزيد، مطبوعه رحيميه ديوبند، نبراس ص: ۱۳۳، اللعن علی يزيد خلاف التحقيق، مطبوعه امداديه ملتان)

۲۔انکے جواب میں اگر خاموشی اختیار کیجائے تو ممکن ہے کہ سنجیدہ طبقہ اسکو قابل التفات نہ سمجھے پھر بعد چندے یہ خود ہی ختم ہو جائے ورنہ جواب کی صورت میں تو پھر جواب الجواب وغیرہ کی نوبت آ کر امتداد ہو جاتا ہے، اللہ پاک رحم فرمائے اور فتنوں سے محفوظ رکھے۔

احقر محمود غفرلہ دار العلوم دیو بند ۲۶/۴/۹۰ھ

فقط والسلام

علیہ السلام اور رضی اللہ عنہ کا استعمال

سوال:- علیہ السلام کہنا کیا انبیاء علیہم السلام کے لئے خاص ہے اگر ایسا ہے تو پھر فرشتوں کو مثلاً جبرئیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام۔ کیوں کہا جاتا ہے۔ اسی طرح سنا گیا ہے کہ رضی اللہ عنہ صحابۂ کرام کے لئے خاص ہے۔ مگر بعض عوام اور بعض بزرگان دین کو سنا گیا ہے کہ وہ صحابہ کرام کے علاوہ دیگر حضرات مثلاً امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور بریلوی حضرات اعلیٰ حضرت کو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو یہ کہاں تک درست ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

سلام دعائیہ کلمہ ہے[1]، جو اپنی اصل کے اعتبار سے غیر انبیاء علیہم السلام کیلئے بھی بولا جا سکتا ہے[2]، ہمیشہ وقت ملاقات اسکی تعلیم بھی دی گئی ہے[3]۔ السلام علیکم وعلیکم السلام پنجگانہ نمازوں کے ختم پر امام اور مقتدی سب ہی کہتے ہیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ، اسمیں امام اور مقتدی نیز ملائکہ

---

۱ ومعنی السلام الذی ھو مصدر انه دعاء للانسان بان یسلم من الآفات فی دینه ونفسه الخ (لسان العرب ص: ۱۲/۲۹۱، سلم، مطبوعه دار صادر بیروت)

۲ شامی زکریا ص: ۱۰/۴۸۳، کتاب الخنثی، مسائل شتی، تفسیر ابن کثیر ص: ۳/۸۲۲، سورۂ احزاب، تحت ایت: ۵۶، مطبوعه مصطفی احمد الباز مکه مکرمه.

۳ عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال اذا لقی احدکم اخاه فلیسلم علیه، مشکوۃ شریف ص: ۳۹۹، باب السلام، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند،

کی نیت کی جاتی ہے[۱]۔ کوئی شخص کسی کا سلام پہونچائے تو کہا جاتا ہے علیہ وعلیکم السلام[۲]، اصول فقہ کی مشہور کتاب 'اصول[۳] الشاشی کے شروع میں ہے والسلام علیٰ ابی حنیفۃ واحبابہ رضی اللہ عنہم، قرآن کریم (سورۂ لم یکن[۴]) میں نیکوکار مؤمنین کیلئے ارشاد فرمایا گیا، رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام کی تخصیص نہیں، لیکن عرفاً یہ لفظ صحابۂ کرام کیلئے مستعمل ہوتا ہے، پس جہاں غیر صحابی کا صحابی کے ساتھ التباس ہوتا ہو وہاں غیر صحابی کیلئے بولنے سے احتراز (بچنا) چاہئے۔[۵] اعلیٰ حضرت کے معتقدین انکو صحابۂ کرام سے افضل اور بعض انکو صحابہ کرامؓ کا مظہر اتم قرار دیتے ہیں جیسا کہ وصایا شریف کے مختلف ایڈیشنوں سے ظاہر ہے[۶] وہاں احتراز لازم ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

۱؎ ثم یسلم عن یمینه ویساره مع الامام کالتحریمة قائلا السلام علیکم ورحمة الله الی قوله وینوی الامام السلام علی من فی یمینه ویساره والحفظة فیها ونواه فیهما لو محاذیا وینوی المنفرد الحفظة فقط الخ (الدرالمختار علی الشامی زکریا ص:۲۳۸-۲/۲۴۶، باب صفة الصلاة، مطلب فی الدعاء المحرم، مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص:۲۲۲، قبیل فصل من آدابها، حلبی کبیری ص:۳۳۶-۳۳۷، صفة الصلاة، مطبوعه لاهور)

۲؎ ویستحب ان یرد علی المبلغ ایضاً فیقول وعلیک وعلیه السلام (شامی زکریا ص:۹/۵۹۵، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، مرقاة شرح مشکوة ص:۹/۶۰، باب السلام، الفصل الثانی، مطبوعه امدادیه ملتان، عالمگیری کوئٹه ص:۵/۳۲۶، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام)

۳؎ اصول الشاشی ص:۵، مطبوعه شاهد بکڈپو دیوبند.

۴؎ سورۂ لم یکن آیت:۸،

۵؎ الاولی ان یدعو للصحابة بالترضی وللتابعین بالرحمة، (الدرالمختار علی الشامی زکریا ص:۱۰/۱۸۵، کتاب الخنثی، مسائل شتی.

۶؎ اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے اتباعِ سنت کو دیکھ کر صحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہوگیا (وصایا شریف ص۲۴ طبع اول)

اعلیٰ حضرت قبلہ (بریلوی) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زہد وتقویٰ کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم تھے (وصایا شیرف ص۲۳ طبع دوم) تیسرے ایڈیشن میں اس عبارت کو نکال دیا ہے اور اس کی جگہ یہ عبارت لکھدی ہے کہ انہیں (مولانا احمد رضا خاں کو) دیکھ کر صحابہ کی زیارت کا شوق زیادہ ہوگیا تھا تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مطالعہ بریلویت ص۳۳۱ ر ج ۲ ر مولفہ علامہ خالد محمود، مطبوعہ دارالمعارف لاہور۔

اہل بیت کے لئے ”علیہ السلام“ کا استعمال

سوال:- زید امام عالی مقام امام حسین کے ساتھ ”علیہ السلام“ کہتا ہے، لیکن عمر منع کرتا ہے، زید کہتا ہے کہ علماء اہل سنت اور ارباب فتاوی تو صلوۃ پر پابندی لگاتے ہیں کہ غیر انبیاء کو اصالۃً صلوۃ نہیں بھیج سکتے، ”علیہ السلام“ پر کوئی پابندی نہیں لگاتے، (کتب فقہ شامی وعالمگیری وغیرہ) نیز حضرات حسنین کو ”علیہ السلام“ کہنے کے بہت سے دلائل ہیں۔

چنانچہ (۱) آیت قرآنی سلام علی الیاسین کی دوسری قراءت امام نافع مدنی اور ابن عامر سے سلام علی اٰل یاسین ہے، جس کی تفسیر میں مفسر ابن کثیر یعنی آل محمد لکھتے ہیں، اور تفسیر ابن عباسؓ میں بھی ایسا ہی ہے، چونکہ حضرات حسنین آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، لہذا ان کے ساتھ علیہ السلام کہنا قرآن سے ثابت ہے۔

(۲) مفسرین میں امام رازیؒ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے اپنی تفسیر میں حضرات حسنین کے نام کے ساتھ علیہ السلام لکھا ہے، امام ابوبکر جصاص رازیؒ جو فقہ حنفی میں صاحب ہدایہ سے بھی بلند پایہ ہیں، انہوں نے احکام القرآن میں جابجا حضرت علی کو علیہ السلام لکھا ہے۔

امام بخاری جو بالاتفاق امام المحدثین ہیں انہوں نے بھی اپنی کتاب صحیح بخاری شریف میں متعدد جگہ حضرت فاطمہؓ کے ساتھ علیہا السلام لکھا ہے، دیکھئے صحیح البخاری علی ہامش فتح الباری جلد اول صفحہ ۵۶، ۵۴۳، ۵۲۶، جلد دوم میں صفحہ ۵۷۶، ۶۰۰، ۶۱۰، جلد ہفتم صفحہ ۵۳، ۱۱۴، ۲۳۶، ۳۴۵، ۳۴۷، ۳۵۵، ۳۵۷۔

(۴) امام بخاریؒ نے الادب المفرد مطبوعہ دارالاشاعت مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی میں لکھا ہے، عن عدی بن ثابتؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن صلوات اللہ علیہ علی عاتقہ ھو یقول اللھم انی احبہ فاحبہ.

(۵) امام ابوداؤد اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں لکھتے ہیں، مر بحسن بن علی علیھما

السلام، ملاحظہ ہو سنن ابی داؤد مطبع قادری دہلی ص:۹۳-۹۴/۱ر

(۶) شاہ ولی اللہ دہلویؒ شرح تراجم بخاری میں لکھتے ہیں، "**من قتل الحسین علیه السلام**" شرح تراجم ابواب بخاری ص:۳۲ر ہمراہ صحیح البخاری مطبوعہ رشیدیہ کتب خانہ دہلی۔

انکے علاوہ اس کثرت سے علماء اہلِ سنت نے حضرات حسنین کے ساتھ "**علیه السلام**" لکھا ہے، مثلاً مولانا شبلی نعمانی سیرۃ النبی میں، مولانا سید سلیمان ندوی اسوۂ صحابہ وغیرہ میں۔

مذکورہ دلائل کے ہوتے ہوئے عمر کا ان حضرات کو علیہ السلام کہنے سے روکنا صحیح ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث وفقہ کے ثبوت کے ساتھ جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

فی نفسہ "**السلام علیه**" یا "**علیه السلام**" نبی کیساتھ مخصوص نہیں ہے، غیر نبی کیلئے بھی استعمال کرنا درست ہے، اس کے لئے معصوم ہونا بھی ضروری نہیں ہے، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے متعدد مواقع میں اسکے استعمال کی اجازت دی ہے، اصول فقہ کی درسی کتاب "اصول الشاشی" کے شروع میں مصنف نے لکھا ہے، "**والسلام علی ابی حنیفة واحبابه**"[۱] اسکو بھی حضرت شاہ صاحبؒ نے استدلال میں پیش فرمایا ہے، اور جلیل القدر محدثین کے حوالہ بھی دیئے ہیں[۲] مگر شرح فقہ اکبر ص:۲۰۴ر میں ہے[۳]، "**وفی الخلاصة ایضاً ان فی الاجناس عن ابی حنیفةؒ لا یصلی علی غیر الانبیاء والملائكة ومن صلی علی**

[۱] اصول الشاشی ص:۵، مطبوعہ شاهد دیوبند.

[۲] وسلام بر غیر انبیاء میتوان گفت وسندش آنست که در کتب قدیمه حدیث اهل سنت خصوصاً ابو داؤد وصحیح بخاری بعد از ذکر حضرت علی وحضرات حسنین رضی الله عنهما فاطمه رضی الله عنها وحضرت خدیجه رضی الله عنها وحضرت عباسؓ لفظ علیه السلام مذکور است آرے علماء مشقشقین ماوراء النهر ایں اطلاق! برائے تشبیه باشیعه منع نوشته اند (فتاوی عزیزیه ص:۱/۸۸، سرور عزیزی ص:۱/۱۶۴، کانپور.

[۳] شرح فقه اکبر ص:۲۰۴، لا یصلی علی غیر الانبیاء والملائكة، مطبوعه مجتبائی دهلی.

غیرهما لا علیٰ جهة التبعية فهو غال من الشيعة التی نسميها الروافض، انتهیٰ ومفهومه ان حكم السلام ليس كذلک ولعل وجهه ان السلام تحية اهل الاسلام ولا فرق بين السلام عليه وعليه السلام الا ان قوله على عليه السلام من شعار اهل البدعة فلا يستحسن فی مقام المرام اهـ. پس اگر کسی جگہ حضرت حسینؓ کے ساتھ مثلاً "علیہ السلام" کہنا روافض کا شعار ہو کہ وہ معصوم مان کر ایسا کہتے ہوں تو اس شعار سے بچنے کے لئے دیگر اکابر حضرات ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، حضرت فاطمۃ الزہراءؓ، وجمیع صحابہؓ کے اسماء مبارکہ کے ساتھ اس لفظ کا استعمال کر لیا جائے، یا پھر حضرت حسینؓ کے نام کیساتھ بھی نہ استعمال کیا جائے جس سے کہ اہل باطل کے شعار سے تحفظ ہو جائے[۴]، احقر کے خیال میں یہ مسئلہ اتنا اہم نہیں کہ اس کو محاذ بنا کر منظر کر بلا پیش کر دیا جائے، طرفین کے دلائل فراہم کرنے سے کچھ ایسا ہی اندازہ ہوتا ہے، اللہ پاک ہر فتنہ سے محفوظ رکھے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۴/۴/۹۰ھ

فاسق وفاجر کیلئے "رضی اللہ عنہ" اور "نور اللہ مرقدہ" کہنا

سوال:- اگر ایک فاسق وفاجر شخص کو ہم رضی اللہ عنہ کہیں تو گناہ ہے، نور اللہ مرقدہٗ کہیں

---

[۴] وقد غلب هذا فی عبارة كثير من النساخ للكتب ان يفرد علیؓ بان يقال عليه السلام من دون سائر الصحابة او كرم الله وجهه وهذا وان كان معناه صحيحاً لكن ينبغی ان يسوی بين الصحابة فی ذلک فان هذا من باب التعظيم والتكريم فالشيخان وامير المومنين عثمان اولیٰ بذالک منه رضی الله عنهم اجمعين، (تفسير ابن كثير ص: ۳/۸۲۲، سورۂ احزاب تحت آيت: ۵۶، مطبوعه نزار مصطفی احمد الباز مكه مكرمه، شامی زكريا ص: ۱۰/۴۸۴، كتاب الخنثی، مسائل شتی.

تو حرج ہے اگر ایسا ہے تو پھر کیا فاسق وفاجر کے لئے دعائے مغفرت نہ کرنا چاہئے؟۔

الجواب حامداًومصلیاً!

دعائے مغفرت اگر فاسق وفاجر کیلئے جائز نہ ہوتی تو نماز جنازہ اس کی میت پر نہ پڑھی جاتی[1]۔ عرفاً رضی اللہ عنہ، صحابہ کرام کیلئے یا بہت سے بہت انکے قریب تر حضرات کیلئے ہے۔ اس وجہ سے کسی فاسق وفاجر کیلئے ایسے کلمات کہنے سے ان کے صحابہ ہونے یا ان سے قریب تر بلند مرتبہ ہونے کا شبہ ہوتا ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

یزید کیلئے علیہ السلام اور رضی اللہ عنہ کا استعمال

سوال:- کیا یزید کے نام کیساتھ علیہ السلام یا رضی اللہ عنہ کہہ سکتے ہیں، اور لکھ سکتے ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

''علیہ السلام'' عموماً انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ کہتے اور لکھتے ہیں[3]، کبھی اہل بیت کے لئے بھی یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے، ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے

---

[1] والصلاۃ علیہ (ای الجنازۃ) فرض کفایۃ (درمختار) لقولہ علیہ السلام صلو علی کل بر وفاجر (الدرالمختار علی الشامی زکریا ص: ۳/۱۰۲، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی صلاۃ الجنازۃ، ابو داؤد شریف ص: ۱/۳۴۳، کتاب الجهاد، باب فی الغزو مع ائمة الجور،

[2] الاولیٰ ان یدعو للصحابۃ بالترضی وللتابعین بالرحمة ولمن بعدھم بالمغفرۃ والتجاوز (شامی کراچی ص: ۶/۷۵۴، کتاب الخنثی، مسائل شتی، البحر الرائق ص: ۸/۴۸۷، مسائل شتی، مطبوعه ماجدیه کوئٹه پاکستان)

[3] واما السلام فنقل اللقانی فی شرح جوھرۃ التوحید عن الامام الجوینی انه فی معنی الصلاۃ فلا یستعمل فی الغائب ولا یفرد به غیر الانبیاء الخ (شامی زکریا ص: ۱۰/۴۸۳، کتاب الخنثی، مسائل شتی)

ساتھ مستعمل ہوتا ہے[1]، کبھی دیگر اولیاء اللہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند ۲/۳/۹۵ھ

حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ علیہما الصلوٰۃ والسلام کہنا

سوال:۔ بعض حضرات اس چیز کے قائل ہیں کہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ علیہما الصلوٰۃ والسلام کہنا ضروری ہے آیا یہ ان کا کہنا صحیح ہے یا نہیں، اگر یہ کہا جائے تو اس کہنے پر کیا غلطی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

علیہ الصلوٰۃ والسلام عامۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے کہنا رائج ہوگیا بعض لوگ حضرت حسینؓ وحسین رضی اللہ عنہما کو معصوم مان کر ان کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں سو یہ عقیدہ اور عمل غلط ہے اس سے بچنا چاہئے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند

---

[1] ویستحب الترضی للصحابة الخ (الدر المختار علی الشامی زکریا ص:۴۸۵/۱۰، کتاب الخنثی، مسائل شتی)

[2]..... من صلی علی غیرهم اثم وکره وهو الصحیح واما السلام فنقل اللقانی فی شرح جوهرة التوحید عن الامام الجوینی انه فی معنی الصلاة فلایستعمل فی الغائب ولایفرد به غیر الانبیاء فلا یقال علی علیه السلام وسواء فی هذا لاحیاء والاموات الافی الحاضر (إلی قوله) والظاهر أن العلة فی منع السلام ما قاله النووی فی علة منع الصلوة أن ذلک شعار اهل البدع الخ روح المعانی ص ۲۲/۸۶، سورۂ احزاب آیت ۵۶، ادارة الطباعة المصطفائیة دیوبند، شرح فقه اکبر ص ۲۰۴ مطبوعه رحیمیه دیوبند، شامی کراچی ص ۶/۷۵۳، کتاب الخنثی، مسائل شتی.

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب سیزدھم

کیا تعویذ میں اثر ہے؟

سوال:- کیا عامل کے جائز عمل یعنی تعویذ وغیرہ کے استعمال سے اپنے مضر اور مفید مقاصد کی تکمیل ہو جانے پر اعتقاد رکھنا جائز ہے، یا مسنون طریقہ اور دُعا سے مقاصد کا تکمیل کا آرزومند رہنا شرعاً درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حقیقی نفع وضرر تو اللہ کے قبضہ وقدرت میں ہے۔ مگر جس طرح غذا اور دوا میں اللہ تعالیٰ نے اثر رکھا ہے اسی طرح تعویذات میں بھی اثر رکھا ہے[1] لیکن کسی چیز کو خداوند تعالیٰ کی

---

[1]...... قال ابن التين الرقى بالمعوذات وغيرها من اسماء الله هو الطب الروحانى اذا كان على لسان الابرار من الخلق حصل الشفاء، (فتح البارى ص۱۹٦ ج۱۰، ومطبوعه مكة المكرمة ص۱۱/۳۵۳، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن الخ)

طرح نفع وضرر کا مالک تصور کر لینا جائز نہیں[1]۔ فقط دعا پر اعتماد کر لینا اعلیٰ مقام ہے جس کو نصیب ہو جائے[2]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

تعویذ اور عملیات

سوال:- (۱) ہمارے پڑوس میں ایک شخص رہتا ہے جو کہ تعویذ لکھ کر دیتا ہے، کوئی تعویذ زعفران سے لکھتا ہے، کوئی تعویذ سفید مرغ کے خون سے لکھتا ہے، اور کوئی تعویذ پیاز کے عرق سے لکھتا ہے، اور وہ عالم نہیں ہے، کیا اس کا ایسا کرنا درست ہے؟

(۲) ایک کتاب ''عملیات اور تعویذات'' ہے جس میں طرح طرح کے فائدے بتلائے گئے ہیں، مثلاً محبت کرنے کا عمل، دشمن پر فتحیاب ہونے کا عمل، اسی قسم کے اور بہت سے عمل بتلائے گئے ہیں، اور لکھے گئے ہیں، کیا ان پر عمل کرنا درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) اگر وہ اس فن کو جانتا ہے تو درست ہے اور اگر دھوکہ دیتا ہے یا شرکیہ چیزیں لکھتا ہے تو گنہگار رہے[3]۔

---

[1]...... وقداجمع العلماء علی جواز الرقی عند اجتماع ثلاثة شروط الی ان قال وان یعتقد ان الرقیة لاتؤثر بذاتها بل بذات الله تعالیٰ الخ، فتح الباری ص ۲/۳۵۲/۱، کتاب الطب، باب الرقی بالقرآن الخ، مطبوعه مکتبه نزار مصطفی الباز مکة المکرمة،

[2]......عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ، ''من فتح له منکم باب الدعاء'' (ای بان وفق لان یدعو الله کثیرا مع وجود شرائطه وحصول آدابه) فتحت له ابواب الرحمة الحدیث، مرقاة مع المشکوة ص ۲/۶۳۹، کتاب الدعوات، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی، مشکوة شریف ص ۱/۱۹۵، المصدر السابق، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) جو عمل کرنا ہو اسکو لکھ کر دریافت کرلیں، وہ کتاب میرے پاس نہیں۔ فقط اللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیو بند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیو بند

مرغ کے خون سے تعویذ لکھنا

سوال:- مرغ کے خون سے تعویذ لکھنا جائز ہے یا نہیں؟ حضرت تھانوی قدس سرہ نے ''بیاض یعقوبی، ص۱۹۴'' پر اس کو نا جائز تحریر فرمایا ہے، اور شامی جلد اول مطبوعہ مصر، ص۱۹۴/ پر نکسیر کے لئے پیشانی پر سورہ فاتحہ یا اخلاص لکھنے کو جائز لکھا ہے اور یہی ان کے نزدیک مفتیٰ بہ ہے، اس میں صحیح قول کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

فتاویٰ رشیدیہ، ج۳/ص۹۵[1] کتاب الحظر والاباحۃ میں آیات قرآنیہ واسماء الٰہیہ کو نجاست سے لکھنا حرام قرار دیا ہے، مگر جس طرح حالت اضطرار میں کلمۂ کفر کا تلفظ مباح ہے،

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[۳] وقد اجمع العلماء على جواز الرقى عند اجتماع ثلاثة شروط ان يكون بكلام الله او باسمائه وصفاته وباللسان العربى او بما لعرف معناه من غيره الى قوله: ففى صحيح المسلم من حديث عوف بن مالك قال كنا نرقى فى الجاهلية فقلنا يارسول الله كيف ارى فى ذلك فقال اعرضوا على رقاكم، لابأس بالرقى مالم يكن فيه شرك الخ، فتح البارى ص: ۳۵۲، ج: ۱۱، كتاب الطلب، باب الرقى بالقرآن والمعوذات، مطبوعه مكتبه نزار مصطفى احمد الباز مكة المكرمة،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[۱] فتاویٰ رشیدیه، ج۳/ص ۹۵/ مطبوعه رحیمیه دیوبند، کتاب الحظر والاباحة.

اسی طرح اس کی بھی اجازت ہے، نہ کرنا اس عمل کا اور مرجانا افضل ہے[1] فقہا کے جائز فرمانے کا یہی مطلب ہے اور نا جائز فرمانا علی الاصل ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/ رجب ۶۶ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/ رجب ۶۶ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶/ رجب ۶۶ھ

خون سے تعویذ لکھنا

سوال:- اگر پرندہ وغیرہ جیسے مرغ، کبوتر، کے خون سے شیطان کے نام لکھ کر فتیلہ بنا کر جلا دیا جائے، جنات وغیرہ کے اثر کو دور کرنے کے لئے تو جائز ہوگا یا نہیں، اسی طرح اگر ہنس کے خون سے آیتِ قرآنی لکھ کر تعویذ بنایا جائے تو کیا حکم ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حروف کا بھی شریعت میں احترام لازم ہے، اگرچہ ان کے مجموعہ سے کوئی قابل اہانت

---

[1] واما النوع الذى هو رخص فهو اجراء كلمة الكفر على اللسان مع اطمئنان القلب بالايمان اذا كان الاكراه تاماوهو محرم فى نفسه مع ثبوت الرخصة الى قوله والامتناع عنه افضل من الاقدام عليه حتى لو امتنع فقتل كان ماجور الانه جاد بنفسه فى سبيل الله تعالىٰ فيرجو ان يكون له ثواب المجاهدين بالنفس هنا، بدائع الصنائع كراچى ص۱۷۶، ۱۷۷/۷، كتاب الاكراه، فصل واما بيان مايقع عليه الاكراه، البحر الرائق كوئٹه ص۷۳/۸، كتاب الاكراه، تبيين الحقائق ص۱۸۶/۵، كتاب الاكراه، مطبوعه امداديه ملتان،

[2] لو عرق فكتب الفاتحة بالدم على جبهته او انفه جاز للاستشفاء وهذا لان الحرمة ساقطة عند الاستشفاء الخ شامى زكريا، ج ۱/ ص ۳۶۵/ كتاب الطهارة باب المياه مطلب فى التداوى بالمحرم. عالمگيرى كوئٹه ص ۳۵۶/۵، كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر فى التداوى والمعالجات،

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

نام حاصل ہوجائے، ''اذا کتب اسم فرعون او کتب ابو جهل علیٰ غرض یکره ان یرموه الیه لان لتلک الحروف الحرمة ، کذافی السراجیة الخ عالمگیری، ج۴/ص ۹۸/ [1]

دم مسفوح نجس ہے[2]، اس سے شیطان یا کسی اور ملعون کا نام لکھنے سے بھی احترام حرف کے خلاف ہونے کی بناپر منع کیا جائے گا، پھر آیات قرآنی کا تو بہر حال احترام فرض ہے، اس کے ساتھ اس معاملہ کی اجازت نہیں، بعض عامل خون سے آیات یا اسماء لکھتے ہیں اور علاجاً اس کو درست کہتے ہیں کہ اضطراراً ناجائز چیز بھی جائز ہوجاتی ہے، جبکہ وہ جائز طریقہ پر دفع نہ ہوسکے، اوراسی ناجائز پر رفع اضطرار منحصر ہو، مگر یہ بات کہ اضطرار کا دفعیہ اسی پر منحصر ہے، بغیر حجت قاطعہ کے قابل تسلیم نہیں[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[1] عالمگیری ج۵/ص ۳۲۳/ (مطبوعه کویٹه) کتاب الکراهية الباب الخامس. خانية على هامش الهندية كوئٹه ص۴۲۵/۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی القبیح والتسليم الخ، شامی زکریا ص۵۲۳/۹، کتاب الحظر والاباحة،

[2] النجاسة الغليظة مالا شبهة فی نجاستها ثبتت نجاستها بدليل مقطوع كالخمر والدم المسفوح الخ، خانية على هامش الهندية كوئٹه ص۱۹/۱، کتاب الطهارة، فصل في النجاسة، عالمگیری کوئٹه ص۴۶/۱، الباب السابع فی النجاسة، الفصل الثانی فی الاعیان النجسة، الدر المختار مع الشامی زکریا ص۵۲۴/۱، باب الانجاس،

[3] اذاسال الدم من انف انسان ولاينقطع حتى يخشىٰ عليه الموت وقد علم أنه لو كتب فاتحة الكتاب اوالا خلاص بذالک الدم علی جبهته ينقطع فلايرخص له مافيه وقيل يرخص الیٰ ماقال وهوالفتویٰ الخ شامی زکریا ،ج ۱/ص ۳۶۶/ کتاب الطهارة باب المياه ، مطلب في التداوی بالمحرم. عالمگیری کوئٹه ص۵/۳۵۶، کتاب الکراهية، الباب الثامن عشر في التداوی والمعالجات،

تعویذ پر مدرسہ کی امداد کرنا

سوال:- زید تعویذات کا کام کرتا ہے، اور لوگ اس کے معتقد ہیں لیکن موصوف تعویذ دینے سے قبل سائل سے یہ کہہ کر حیلہ کرتے ہیں کہ پہلے تم ہمارے مدرسہ کے لئے امداد دو اور وہ ان کی حسب اوقات نقد رقم لیکر مدرسہ کو دیدیتے ہیں، تو یہ رقم لینی جائز ہے یا نہیں، اور وہ روپیہ لیکر مدرسہ کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس حیلہ کی کیا ضرورت ہے اس سے اپنا استغناء بھی ہے، روپئے کی وصول یابی بھی ہے، لوگ سمجھیں گے کہ اپنے واسطے تھوڑا ہی لیتے ہیں، اس لئے مناسب یہ ہے کہ تعویذ حسبۃً للہ دیدیا کریں، اور کہہ دیا کریں کہ صحت ہوجانے پر بطور شکرانہ مدرسہ کی امداد کردینا کیونکہ صدقہ دینے سے بلائیں ٹلتی ہیں[1]، اور خدائے پاک کا غصہ کم ہوتا ہے[2] اس سے حدیث شریف کی تبلیغ بھی اور مسئلہ کی اشاعت بھی اور مدرسہ کی امداد بھی ہوگی۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۷/۴/۱۴۰۰ھ

---

[1] رواہ الخطیب عن انس بلفظ الصدقۃ تمنع سبعین نوعاً من انواع البلاء اھونھا الجذام والبرص، کشف الخفاء ج۲/ ص۲۳/ تحت رقم الحدیث: ۱۵۹۳، حرف الصاد، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت.

[2] ان الصدقۃ لتطفی غضب الرب، کشف الخفاء ج۲/ص۲۲/ حرف الصاد، مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت. ترمذی شریف ص۱۴۴/۱، ابواب الزکوۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، مطبوعہ اشرفی دیوبند،

عامل بننے کا طریقہ

سوال:- زید نے بکر سے تعویذات کے متعلق کہا کہ نقش بھرنے مجھے بھی بتا دو، بکر نے کہا کہ سیکھ لو مگر اس کے لئے شرط ہے، عامل ہونے کے لئے اللہ کے ایک ہزار نقش بھر دو، اسی روز روزہ رکھو اور میدہ گوند کر نقشوں پر لپیٹ دو جب تک یہ نقش بھرو اس درمیان میں کسی سے کلام نہ کرو، اور نہ اٹھو فقط نماز کی اجازت ہے، جب نقش بھر چکو تو کچھ شیرینی لیلو اور اپنے مکان سے چلدو راستہ میں کسی سے مت بولو حتیٰ کہ سلام کا جواب بھی نہ دو اور دریا پر جا کر اپنے پیر کا تصور کرو کہ میں پیر کے پاس کھڑا ہوں یا میرے پیر پاس ہیں، اور وہاں جا کر سلام کرو اور بقدر جواب کے خاموش کھڑے رہو، اور قرآن پاک پڑھ کر حضرت نبی اکرم ﷺ سے سلسلہ بسلسلہ تمام مردوں کو ایصال ثواب کرو اور آنکھیں بند رکھو اس کے بعد کہنا کہ یا خضر علیہ السلام یہ قرآن پاک اور نقش و شیرنی آپ کو پیش کرتا ہوں، آپ اس کو قبول فرمالیں اور تصور یہ رکھو کہ میرے پیر یہاں پر نہیں ہیں بلکہ حضرت خضر علیہ السلام یہاں پر حاضر ہیں، یہ کہہ کر نقش و شیرنی دریا میں ڈال دو اور اپنے مکان کو واپس آ جاؤ دریا میں سے کچھ بھی آواز آئے مڑ کر مت دیکھنا تم اس کے عامل بن جاؤ گے، اسکے بعد تعویذ کر سکتے ہو یہ جائز ہے یا نہیں، اور اس نیت سے کرنا کہ ہم کو آمدنی ہوگی، تقویٰ میں کوئی خرابی نہ ہوگی۔

الجواب حامداً و مصلیاً!

اس عمل میں ایک چیز یہ قابل تامل ہے کہ دریا کی طرف جاتے ہوئے کسی کے سلام کا جواب دینے کو بھی منع کر دیا گیا ہے، حالانکہ وہ شرعاً ضروری ہے[1] الا یہ کہ ذکر و تلاوت وغیرہ

[1]...... رجل اتی قوما فسلم علیهم وجب علیهم رده (عالمگیری، ج۵/ص۳۲۵/) الباب السابع فی السلام. مطبوعه دار الکتاب دیوبند،

میں آدمی مشغول ہو[1]، دوسری چیز یہ ہے، دریا پر پہنچ کر یہ تصور کرنا کہ پیر میرے پاس کھڑے ہیں، یا میں پیر کے پاس کھڑا ہوں، اوران کو سلام کرنا یہ بھی خیالی تصور کو سلام ہے، جو کہ شرعاً ثابت نہیں، یہ قیاس نہ کیا جائے، کہ حضور رسول مقبول ﷺ پر بھی تو صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے، اس لئے کہ صلوۃ وسلام کو ملائکہ لے کر جاتے ہیں، اور خدمت اقدس میں پیش کرتے ہیں، جیسا کہ احادیث میں موجود ہے[2]، تصور کو سلام کرنے اور بقدر جواب خاموش رہنے کا ثبوت نہیں، تیسری چیز حضرت خضر علیہ السلام کی خدمت میں یہ مجموعہ تحفہ پیش کرنا بے اصل ہے، ثواب تو زندہ مردہ سب کو پہنچایا جا سکتا ہے[3]، لیکن نقش اور شیرنی ان کی خدمت میں پیش کرنا محض بے معنی ہے، نہ اس جگہ پر ان کا وجود دلیل شرعی سے ثابت ہے نہ حساً مشاہدہ ہے، لہذا یہ کرنا بھی خیالی تصور ہوا، جو شخص نقش تعویذ عمل جانتا ہے، اوراس میں کوئی چیز خلاف شرع نہیں ہے، تو اس کو اجرت لینا بھی درست ہے[4]، اور وہ آمدنی جائز ہے تقویٰ کے بھی خلاف نہیں، جیسے

---

[1]...... ویکرہ السلام عند قراء ۃ القرآن جھراً وکذا عند مذاکرۃ العلم وعند الاذان والاقامۃ والصحیح انہ لایردفی ھذہ المواضع (عالمگیری، ج۵/ص۳۲۵) الباب السابع فی السلام. شامی کراچی ص۴۱۵/۶، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، بزازیۃ علی الھندیۃ ص۳۵۴/۶، کتاب الکراھیۃ، نوع فی السلام، مطبوعہ مصر،

[2]...... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلَائِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ، یُبَلِّغُوْنِی مِنْ اُمَّتِی اِلسَّلَامَ (مشکوۃ، ج۱/ص۸۶/ باب الصلوٰۃ علی النبی. الفصل الثانی، مطبوعہ یاسرندیم دیوبند، درمختار علی الشامی کراچی ص۴۱۴/۶، کتاب الکراھیۃ، فصل فی البیع، بزازیۃ علی ھامش الھندیۃ ص۳۵۵/۶، کتاب الکراھیۃ، نوع فی السلام، مطبوعہ مصر،

[3]...... من صام اوصلی اوتصدق وجعل ثوابہ لغیرہ من الاموات والاحیاء جاز الخ، (شامی کراچی، ج۲/ص۲۴۳) مطلب فی القرأۃ للمیت واھداء ثوابھا لہ. باب الجنائز، مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص۵۱۴، باب احکام الجنائز، فصل فی زیارۃ القبور، مطبوعہ مصر،

[4]...... جوز واالرقیۃ بالاجرۃ ولوبالقرآن کما ذکرہ الطحاوی لانھا لیست عبادۃ محضۃ بل من التداوی، (شامی زکریا، ج۹/ص۷۸) کتاب الاجارۃ باب الاجارۃ الفاسدۃ) شامی کراچی ج۶/ ص۵۷، مطلب تحریرمھم فی عدم جواز الاستئجار علی التلاوۃ والتھلیل الخ)

حکیم اور ڈاکٹر معالجہ پر کچھ اجرت لیں درست ہے[1]۔ فقط اللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۵/۸۱ھ

عملیات میں خطرہ ہے

سوال:- سُنا ہے کہ اپنے اوپر عملیات کا استعمال جوانی کی عمر میں نہ کیا جائے کیوں کہ بھٹکنے کا خوف ہے، یہ بات کہاں تک درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(تسخیر وغیرہ) سے پرہیز کیا جائے جو اعمالِ صالحہ احادیث سے ثابت ہیں ان کو اختیار کرنے میں خطرہ نہیں اور وہ باعث خیر وبرکت بھی ہیں اور موجبِ اجر وثواب بھی ہیں[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۱/۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین دارالعلوم دیوبند

جادو وگنڈہ وغیرہ غیر مسلم سے لینا

سوال:- مسلمان مرد وعورت کا جادو کرنا کرانا کافروں سے گنڈے تعویذ منتر کرانا

---

[1]...... ویجوز الاستیجار علی الختان والمداواۃ (اعلاء السنن، ج ۱۶/ص ۲۰۶) باب اجرۃ السمۃ. مطبوعہ کراچی،

[2]...... الرقیۃ اذا کانت لغرض مباح بادعیۃ مأثورۃ او آیات قرآنیۃ او بمایشبہھا من الکلمات المنقولۃ من الصلحاء والمشائخ فھی ممالابأس بھا بل یثاب علیھا اذا کانت بما ورد عن النبی ﷺ انہ کان یرقی بھا (احکام القرآن للشیخ ظفر احمد عثمانی ص ۱۵ ج ۱، تحقیق السحر وحکمہ حکم الرقی والعزائم، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)

کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جادو کرنا اور کرانا حرام ہے۔ اگر اس میں کوئی شئ عقیدۂ اسلام کے خلاف ہو تو کفر ہے اور ہنود سے منتر اور گنڈا اور تعویذ وغیرہ نہیں لینا چاہئے کہ اس میں بسا اوقات شرک کی باتیں ہوتی ہیں، اس کی تعظیم اور اس پر اعتقاد کفر ہے۔

فان کان فی ذالک (ای السحر) رد مالزمه فی شرط الایمان فهو کفر والافلا فلو فعل مافیه هلاک انسان اومرضه اوتفریق بینه وبین امرأته وهو غیر منکر لشئ من شرائط الایمان لا یکفر لکنه یکون فاسقاً ساعیاً فی الارض بالفساد فیقتل الساحر والساحرة لان علة القتل السعی فی الارض بالفساد اه شرح فقه اکبر[1] ص ۱۷۸. فقط واللّٰه سبحانه تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ

صحیح: عبد اللطیف ۹ رصفر ۱۳۵۹ھ

کافر سے جھاڑ پھونک

سوال:- زید کہتا ہے کہ جھاڑ پھونک مریض پر کافر سے کرانا جائز ہے۔ بکر کہتا ہے جائز نہیں بلکہ شرک ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کافر سے جھاڑ پھونک کرانے میں اسکا اعزاز اور اسکے ساتھ عقیدت کا اظہار ہو تو ناجائز

---

[1]......شرح فقه اکبر ص ۱۷۴، السحر والعین حق، مطبوعه کانپور،

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

ہے[۱] ورنہ جائز ہے جبکہ وہ جھاڑ پھونک میں شرک استعمال نہ کرے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

غیر مسلم سے جھاڑ پھونک کرانا

سوال:- مسلمان ہندو سے منتر کرالیتے ہیں، مسلمانوں کے لئے اس طرح کرانا جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

غیر مسلم سے ایک تو علاج کرانے کے لئے یہ صورت ہے کہ وہ فنِ معالجہ کا ماہر ہے جیسے ڈاکٹر ہے حکیم ہے وید ہے کہ اس میں محض اس کی مہارتِ فن سے فائدہ حاصل کرتا ہے، جیسا کہ کسی وکیل غیر مسلم سے مقدمہ کی پیروی کرائی جائے سو اس میں شرعاً کوئی مضائقہ

۱......وکذا ادخلوا فی الموالاۃ المنهی عنها السلام والتعظیم الی قوله: ولعل الصحیح ان کل ماعده العرف تعظیما وحسبه المسلمون موالاۃ نهو منهی عنها ولو مع اهل الذمة لا سیما اذا وقع شیئا فی قلوب ضعفاء المومنین الخ، احکام القرآن للشیخ ظفر احمد العثمانی ص ۱۰، ج: ۲، النهی عن موالاۃ الکفار وتحقیق معناها فروع الموالاۃ المنهی عنها، مطبوعه ادارة القرآن کراچی، روح المعانی ص: ۱۹۴، ج:۳، الجزء الثالث، تحت آیت: ۲۸، مطبوعه دارالفکر بیروت،

۲...... فی المستخرجة عن مالک لا احب (رقی اهل الکتاب وکراهة ذٰلک والله اعلم اذا لم تکن رقیتهم موافقة مما فی کتاب الله تعالیٰ انما کانت من جنس السحر وما فیه کفر مناف للشرع (اوجز المسالک ص۳۸۷ ج۱۴ باب التعوذ والرقیة فی المرض (مکتبه امدادیه مکة المکرمه، فتح الباری ص ۱۱/۳۵۲، کتاب الطلب، باب الرقی بالقرآن والمعوذات، مطبوعه مکتبه نزار مصطفی احمد الباز مکة المکرمة،

نہیں ہے۔[1] دوسری صورت معالجہ کی یہ ہے کہ اس کو مقبول بارگاہِ الٰہی تصور کیا جائے اور یہ عقیدہ ہو کہ اس کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ بابرکت ومقبول ہیں جب وہ دم کرے گا، تو اللہ تعالیٰ مرض کو ختم فرمادیں گے۔ اس صورت میں غیر مسلم سے جھاڑ پھونک کرانا گویا کہ اس کو مقبولِ بارگاہِ الٰہی قرار دینا ہے حالانکہ وہ اپنے کفر کی وجہ سے اس کا مستحق نہیں اوراس میں اس کا باوجود کافر ہونے کے بڑا اکرام واعزاز ہے، اس لئے اس کی اجازت نہیں ہے[2]، اس سے عقائد فاسد ہوتے ہیں کہ آدمی بغیر ایمان لائے بھی کفر کی نجاستوں میں ملوّث ہوکر بزرگ ومقبول بارگاہِ الٰہی ہوسکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

سانپ کے کاٹے کو غیر مسلم سے جھڑوانا

سوال:- کافر سے سانپ کاٹے کا جھڑوانا کیسا ہے جب کہ ان میں کلماتِ کفر وشرک بھی ہوتے ہیں، دیوی دیوتاؤں کے نام ہوتے ہیں۔ اگر کوئی کافر صرف بھگوان یا رام وغیرہ کا

---

[1]...... ان المريض يجوز له ان يستطيب بالكافر فيما عدا ابطال العبادة (الشامی کراچی ص۴۲۳ ج۲، الشامی نعمانیہ ص۱۱۶ ج۲، فصل فی العوارض، کتاب الصوم، النهر الفائق ص۲/۲۸، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، مطبوعه دارالکتب العلمية بيرت، سكب الانهر على هامش المجمع ص۱/۳۶۶، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت)

[2]...... وكذا ادخلو فی الموالاة المنهی عنها السلام، والتعظيم والدعاء بالكنية والتوقير بالمجالس الى قوله ولعل الصحيح ان كل ماعده العرف تعظيما وحسبه المسلمون موالاة فهو منهی عنها ولو مع اهل الذمة، لاسيما اذا وقع شيئا فی قلوب ضعفاء المؤمنين، احكام القرآن للشيخ العلامة ظفر احمد العثمانی رحمة الله رحمة واسعة ص۱/۱۰۰، النهی عن موالاة الكفار الخ، فروع الموالاة المنهی عنها، مطبوعه ادارة القرآن كراچی،

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

نام لے تو کیا یہ تاویل صحیح ہے کہ وہ خدا کا نام ہے کسی بھی لغت وزبان میں ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس رقیہ میں کلماتِ کفر ہوں یا ایسے کلمات ہوں جس کے معنیٰ معلوم نہ ہوں وہ رقیہ جائز نہیں، ہندو جھاڑ پھونک میں ایسے منتر وغیرہ بھی استعمال کرتا ہے جس میں دیوی دیوتاؤں سے استمداد مطلوب ہوتی ہے جس کا کفر ہونا ظاہر ہے اور بھگوان اور رام خداوند قدوس کے نام نہیں ہیں اور ان کے مفہوم سے خدائے پاک کی ذات بالا ومنزہ ہے۔ شامی[1] ج ۵ میں ہے۔

وانما تكره العوذة اذا كانت بغير لسان العرب ولا يدرى ما هو ولعله يدخله سحرا وكفرا وغير ذٰلك واما ماكان من القرآن او شئ من الدعوات فلا بأس به. فقط والله تعالىٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۶/۴/۸۸ھ

غیر مسلم سے آسیب کا علاج کرانا

سوال:- ایک شخص نے آسیب زدہ کا غیر مسلم سے علاج کرایا بعدہٗ وہ اس کی تلافی کرنا چاہتا ہے۔ وہ استغفار کرنے سے عنداللہ مغفور ہو جائے گا یا اس کی دوسری صورت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر غلطی سے علاج کرایا ہے تو توبہ واستغفار کرلے اگر وہ کلماتِ کفریہ وشرکیہ کے ذریعہ

[1]...... الشامی نعمانیه ص ۲۳۲ ج۵، فصل فی اللبس، کتاب الحظر والاباحة، فتح الباری ص ۱۱/۳۵۲، کتاب الطب، باب الرقی بالقرآن، مطبوعه مكتبه نزار مصطفى احمد الباز مكة المكرمة،

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

علاج نہیں کرتا بلکہ جائز طریقہ پر علاج کرتا ہے تو اس میں مضائقہ نہیں جیسا کہ غیر مسلم ڈاکٹر یا طبیب سے جسمانی علاج درست ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۵/۸۹ھ

عورتوں کا عامل سے تعویذ لینا اور کاہنوں سے جھاڑ پھونک کرانا

سوال:- کیا عورتوں کا تعویذ والے نیز کاہنوں کے پاس جا کر جھاڑ پھونک کرانا شرعاً درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نامحرم سے دور رہنا چاہئے[2]، کاہن کے پاس جا کر اس سے مخفی باتیں پوچھنا تو زیادہ خطرناک ہے[3]۔ تعویذ وغیرہ کی ضرورت ہو تو عامل سے اپنے شوہر یا کسی محرم والد بھائی وغیرہ کے ذریعہ منگالیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱/۶/۹۱ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲/۶/۹۱ھ

---

[1]...... ان المریض یجوز لہ ان یستطیب بالکافر فیما عدا ابطال العبادۃ (الشامی کراچی ص ۴۲۳ ج ۲ الشامی نعمانیہ ص ۱۱۶ ج ۲، فصل فی العوارض، کتاب الصوم، طحطاوی علی المراقی ص ۵۶۴، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، مطبوعہ مصر، النہر الفائق ص ۲/۲۸، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت،

[2]......وفی الاشباہ الخلوۃ بالاجنبیۃ حرام (الدر المختار زکریا ص ۹/۵۲۹، فصل فی النظر واللمس، الاشباہ والنظائر ص ۱۵۹، کتاب الحظر والاباحۃ، مطبوعہ مکتبہ اشاعت الاسلام دھلی،

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اسمائے کفار سے تعویذات میں مدد لینا

سوال:- (الف) بعض تعویذات نظر بد وغیرہ کے ایسے ہیں کہ جس میں بڑے بڑے کفار وشیاطین کے نام لکھے جاتے ہیں اوران سے تعویذات میں مدد لی جاتی ہے تو ان کے نام سے تعویذات میں مدد لینا کیسا ہے؟

(ب) کس قسم کے تعویذات ازروئے شرع بنانا جائز ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

(الف) ہرگز جائزنہیں ہے بلکہ یہ ایک قسم کا شرک ہے[۱]۔

(ب) اسمائے الٰہیہ آیاتِ قرآنیہ ادعیہ ماثورہ سے تعویذ درست ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۹۴/۶/۵ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۳...... عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من اتى كاهنا فصدقه بما يقول ...... فقد برى مما انزل على محمد، رواه احمد وابوداؤد ص۲/۳۹۳، باب الكهانة، الفصل الثانی، كتاب الطب والرقی، مطبوعه ياسرنديم ديوبند،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

۱ اذا كانت (الرقية) بكلمات فيه استعانة من الشياطين او الكواكب فملحقة بالسحر المكفر، احكام القرآن للتهانوی ص ۱/۵۱، تحقيق السحر وحكمه حكم الرقى والعزائم، مطبوعه ادارة القرآن كراچی، فتح البارى ص ۱۱/۳۵۲، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن، مطبوعه مكتبه نزارمصطفى الباز مكة المكرمة،

۲...... لاباس بالمعاذات اذاكتب فيها القرآن اواسماء الله تعالىٰ (شامی كراچی ص ۳۶۳، ج۶) كتاب الحظر والاباحة آخر فصل فى اللبس (شرح فقه اكبر ص ۱۸۴) باب جمهور العلماء يوجبون قتل الساحر، مطبوعه ديوبند، فتح البارى ص ۱۱/۳۵۳، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن، مطبوعه مصطفى احمد الباز مكة المكرمة،

مشرکانہ منتر سے علاج

الاستفتاء:- زید جو کہ بے علم ہے نماز بھی نہیں پڑھتا دھوبی کا پیشہ کرتا ہے۔ایک منتر کے ذریعہ کچھ امراض کی مثلاً اندرونی پھوڑا و کینسر کی جھاڑ پھونک کرتا ہے جس سے مریضوں کو صحت ہو جاتی ہے۔جس منتر سے وہ جھاڑتا ہے اس میں غیر اللہ سے اعانت لی جاتی ہے۔خدا کا بالکل ذکر نہیں کرتا۔البتہ ابتداء میں بسم اللہ وہ ضرور پڑھ لیتا ہے مثلاً یوں کہتا ہے کہ فلاں دیوی یا دیوتا کے نام سے یا ان کے حکم سے اچھا ہو جائے،جل جا،پھنک جا،کیا اس سے علاج کرانا عام حالات میں جائز ہے یا نہیں؟ بکر کینسر کا مریض ہے اور دو مستند پابند شرع ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ اس کا علاج بے سود ہے چونکہ یہ مرض معدہ اور جگر کے درمیان ہے اس لئے آپریشن کا یا بجلی کا علاج بھی خطرناک ہے اندریں حالات ایسے مریض کو زید سے جھاڑ پھونک کرانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ایسے شخص سے بذریعہ جھاڑ پھونک علاج کرانا جائز نہیں،اس میں دیوی دیوتا کو شافی اور متصرف مانا گیا ہے اور اس جھاڑنے والے کو اس دیوی دیوتا کا مقرب تسلیم کیا گیا ہے،ایسا عقیدہ بھی اسلام کے خلاف اور کفر ہے[۱] اور ایسے شخص سے جھاڑ پھونک کرانے میں اس عقیدہ کی تصدیق اور اس کا اعزاز ہے[۲]۔شافیٔ مطلق،حاجت روا،متصرف صرف اللہ پاک ہے،اس

[۱]...... فی المستخرجة عن مالک لااحب رقی اهل الکتاب و کراهة ذٰلک والله اعلم اذا لم تکن رقیتهم موافقة لما فی کتاب الله تعالیٰ وانما کانت من جنس السحر وما فیه کفر مناف للشرع، اوجز المسالک ص۳۸۷ ج۱۴) باب التعوذ والرقیة فی المرض. مکتبه امدادیه مکه مکرمه. (شامی نعمانیه ص ۲۳۲ ج۵) قبیل فصل فی النظر واللمس) کتاب الحظر والاباحة،

[۲]...... تقدم تخریجه تحت عنوان ''غیر مسلم سے جھاڑ پھونک کرانا''

کے حکم کے ماتحت زندگی بھی نعمت ہے اور موت بھی راحت ہے اس سے بغاوت کر کے زندگی بھی وبال ہے اور موت بھی عذاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۱۰/۸۵ھ

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۰/۸۵ھ

منتر کے ذریعہ علاج کرنا

سوال:- ہمارے یہاں بچوں کو سر اور منہ وغیرہ میں گھاؤ پھوڑا پھنسی وغیرہ ہوتا ہے تو اس کا تعویذ بنا کر دیتے ہیں اور دم بھی کرتے ہیں، مسلمان ہو کر وہ یہ ہے، سیتا ستی کو سات بیٹا پھوک پھوان لڑیوان میل پوان دودھ پوان لڑیوان پوان دھان سیتا ستی ایک لاکھ ۳۶ راولیاء کا یہ الفاظ ہوئے۔ آپ بتایئے کہ کیا ہے نیز یہ بھی تحریر کیجئے کہ دہائی کا کیا معنیٰ ہوتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ دہائی پڑھنا اور اس کا دم کرنا جائز نہیں[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

تعویذ گنڈے کے لئے نامحرم سے میل جول

سوال:- اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو تعویذ گنڈے کرنے کو اپنا پیشہ بنا لے اور

---

[۱]...... انما تکرہ العوذة اذا کان بغیر لسان العرب ولا یدری ماهو ولعله یدخله سحرا وکفرا وغیرذٰلک الخ، (شامی نعمانیه ص ۲۳۲ ج۵، قبیل فصل فی النظر واللمس) کتاب الحظر والاباحة، احکام القرآن للتھانوی ص ۱/۵۱، الرقی والعزائم، تحقیق السحر وحکمه، مطبوعه ادارة القرآن کراچی،

غیر مسلم کو بھی تعویذ قرآنی آیات سے لکھ کر دیوے، اور اُن سے اُجرت بھی لیوے۔ نیز نامحرم عورتوں سے بے پردگی سے ملے جُلے، حتیٰ کہ نامحرم عورتوں کو مار پیٹ کرتا ہو اور کہتا ہے کہ مجھے شیخ مدنیؒ نے تعویذ کرنے کی اجازت دی ہے یا انکے خلفاء کا نام لیتا ہے۔ کیا اس شخص کا یہ فعل شریعت کے خلاف نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تعویذ میں قرآنی آیات یا احادیث کی دعائیں یا اُن کے اعداد لکھ کر شفا کے لئے دینا درست ہے۔[1] جس طرح نبض پر ہاتھ رکھ کر نامحرم کے مرض کی تشخیص کرنا درست ہے اسی طرح اگر ضرورت پیش آئے تو علاجاً بال پکڑنا بھی درست ہے۔[2] تعویذات پر اُجرت لینا بھی درست ہے۔[3] لیکن یہ ضروری ہے کہ علاج سے واقف اور ماہر ہو، فریب کرنا جائز نہیں، نامحرم کے ساتھ تنہائی بھی جائز نہیں ہے۔[4] نیز ایسا کوئی کام بھی نہ کیا جائے جس سے مسلمانوں کو بدگمانی پیدا ہو اور تہمت کا موقعہ نکلے۔[5] غیر مسلم کو قرآنی آیات لکھ کر نہ دی جائے۔ ہاں اگر غلاف کے ساتھ

۱...... لاباس بالمعاذات اذا کتب فیھا القرآن واسماء اللہ تعالیٰ الخ (الشامی نعمانیہ ص ۲۳۲ ج۵) کتاب الحظر والاباحۃ. آخر فصل فی اللبس، احکام القرآن للتھانوی ص ۱/۱۵۱، تحقیق السحر وحکمہ حکم الرقی والسحر والعزائم، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی،

۲...... (**الف**) ینظر الطبیب الی موضع مرضھابقدر الضرورۃ (الدرالمختار ص۲۳۷ ج۵)
(**ب**) ماحل نظرہ حل لمسہ(الدر المختار ص ۲۳۵ ج۵) کتاب الحظر والاباحۃ

۳...... وفی الحدیث اعظم دلیل علی ان یجوز الاجرۃ علی الرقی والطب (بذل المجھود ص ۱۱ ج۵، مطبوعہ رشیدیہ سھارنپور، ۲۲۷ ج۱۶، کتاب الطب، باب کیف الرقی، مطبوعہ بیروت،

۴...... وفی الاشباہ الخلوۃ بالاجنبیۃ حرام (الدرالمختار ص ۹/۵۲۹، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظر والمس، مطبوعہ زکریا دیوبند)

۵...... روی الخرائطی فی مکارم الاخلاق مرفوعاً بلفظ مَنْ اَقَامَ نَفْسَہ مَقَامَ التُّھَمِ فَلاَ یَلُومَنْ اَسَاءَ الظَّنَّ بِہٖ (کشف الخفاء ص ۴۴ ج ۱، حدیث نمبر ۸۸) داراحیاء التراث العربی بیروت،

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

ہواور بے ادبی کا مظنہ نہ ہوتو گنجائش ہے،[۱] غیر مسلم سے صحابہ کرامؓ نے جھاڑ پھونک کی اُجرت لی ہے اور حضرت نبی اکرم ﷺ نے اس کو برقرار رکھا ہے[۲]۔ فقط اللہ پاک اخلاص دے۔

فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ ۱۷/۱/۱۸ھ

بانجھ کی اولاد کیلئے اس کی شرمگاہ پر ہاتھ رکھ کر وظیفہ پڑھنا

سوال:- ایک بریلوی شخص جس عورت کے لڑکا نہ ہو اس کی شرمگاہ پر ہاتھ رکھ کر یعنی پائجامہ کے اندر ہاتھ داخل کر کے گھنٹوں وظیفہ پڑھتے ہیں۔ کیا کوئی ایسا بھی وظیفہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

وظیفہ تو کیا ہوتا نفسانی ہوس ہے۔ نہایت ہی شرمناک اور کمینہ حرکت ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اپنی عورتوں کو اس سے علیحدہ رکھیں خود بھی علیحدہ رہیں[۳]، اگر مرید ہو گئے ہوں تو بیعت

---

[۱]...... نظیره کافر من اهل الذمة او اهل الحرب طلب من مسلم ان یعلمه القرآن والفقه قالوا لاباس الخ، (قاضی خان ص ۴۲۶/۳، مطبوعه کوئٹه، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی التسبیح الخ)

[۲]......راجع: صحیح البخاری ص ۳۰۴/۱، کتاب الاجارات، باب مایعطی فی الرقیة علی احیاء العرب الخ، مطبوعه رشیدیه دهلی، بذل المجهود ص ۱۱/۵، کتاب الطب، باب کیف الرقی، مطبوعه رشیدیه سهارنپور، مطبوعه بیروت ص۲۲۷، ۲۲۸/۱۶،

[۳]...... الخلوة بالاجنبية حرام، سکب الانهر علی هامش المجمع ص ۲۰۳/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت، الاشباه والنظائر ص ۱۵۹، کتاب الحظر والاباحة، مطبوعه دهلی، (قوله نهی رسول الله ﷺ عن کلامنا ایها الثلاثة) هو دلیل علی وجوب هجراز من ظهرت معصیته، فلا یسلم علیه الا ان یقلع وتظهر توبته، المفهم لما اشکل من تلخیص کتاب المسلم ص ۹۸/۷، کتاب الرقاق، باب یهجر من ظهرت معصیته، مطبوعه دارابن کثیر دمشق بیروت،

فسخ کردیں[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

لکھے ہوئے پانی کی مضرت اوراس کا علاج

سوال:- اگر پانی پر کوئی شخص (جو برتن وغیرہ میں رکھا ہو) لکھ جاوے اوراس کے پینے سے گلا دکھنے لگے تو اور پانی لیکراس کو چاقو سے تین بار کاٹ کر پینا جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ ایک ٹوٹکا ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں اگر اعتقاد ہو کہ چاقو سے کاٹ کر پانی پینے سے گلا ٹھیک ہوجائے گا تو چونکہ یہ نہ شرعاً کوئی علاج ہے نہ طباً، لکھے ہوئے پانی کو نہ شریعت نے مضر بتایا نہ طب نے لہٰذا اس سے احتراز چاہیئے[۲]، اگر یہ اعتقاد نہ ہو تو یہ ایک فعل عبث ہے اور دوسروں کے حق میں مفسدِ عقیدہ اس لئے اس سے اجتناب ضروری ہے[۳]، ایسا

---

[۱]......مرید شدن از آنکس درست است کہ دران پنج شرط متحقق باشد۔ اول علم وکتاب وسنت رسول داشتہ باشد خواہ خواندہ باشد از عالم یا یادداشتہ باشد شرط دوم آنکہ موصوف بعدالت وتقویٰ باشد واجتناب از کبائر وعدم اصرار برصغائر نماید الخ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۰۴ ج ۲، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند) القول الجمیل شرح شفاء العلیل ص ۱۴،

[۲]...... الاشتغال بالتداوی لا باس به اذااعتقدان الشافی هو الله تعالیٰ وانه جعل الدواء سببا اما اذا اعتقدان الشافی هو الدواء فلا، كذا فی السراجية (الهندية ص ۳۵۴ ج۵) الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات، مطبوعه كوئٹه،

[۳]...... ای من اقسام السحر واحكامها) ما لم يكن فيه كفر ولااضرار بالمسلمين ولكنه (الی او قوله يترتب عليه معصية اومفسدة كفساد اعتقاد العامة والتلبيس عليهم (والی قوله) مقتضی القواعد ان ذلک معصية ايضا، فان المفضی الی المعصية كمستلزمها الخ، احكام القران للشيخ ظفر احمد العثمانی ص ۵۰، ۵۱، ج ۱، مطبوعه ادارة القرآن كراچی)

معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے پانی کے احترام کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہا ہوگا کہ پانی کو لکھنا نہیں چاہئے اوراس میں ایک مضرت بھی تجویز کردی کہ گلا دکھے گا کیوں کہ بلامضرت بتلائے شاید یہ مخصوص احترام نہ ہوگا یا لکھنے سے پانی میں کچھ ذرات گرنے کی وجہ سے اس کو منع کیا۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲؍۱۱؍۵۴ھ

صحیح: سعید احمد غفرلہ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۲۴؍ذی قعدہ ۵۴ھ

بواسیر کا عجیب علاج

سوال:- زید کہتا ہے کہ اگر قربانی کے جانور کے منہ میں تانبہ کا پیسہ ڈال کر یا جانور کو وہ پیسہ کھلا کر ذبح کیا جائے اور پھر اس پیسہ کو بواسیر کے مرض والے کو پہنا دیا جائے تو مرض ختم ہو جائے گا۔

زید نے اپنی قربانی کے وقت ایسا ہی کیا۔ تو کیا اس سے عقیدہ کی خرابی پیدا ہوئی ہے یا یہ شرک ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قربانی کا جانور تو اس سے خراب نہیں ہوا، اور بواسیر میں اس کا مفید ہونا کوئی فقہی مسئلہ نہیں اگر طب سے یا تجربہ سے اس کا مفید ہونا ثابت ہو تو اس میں مضائقہ نہیں[1] اگر محض ٹوٹکا ہے

---

[1]...... كذا يستفاد من هٰذه العبارة: لا بأس بوضع الجماجم فى الزرع والمبطخة لدفع ضرر العين، شامى نعمانيه ص ۲۳۲ ج۵، قبيل فصل فى النظر والمس، كتاب الحظر والاباحة،

تو اس سے اجتناب کیا جائے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۳/۱/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین دارالعلوم دیوبند

کسی پر آئے ہوئے جن اور پری کے ذریعہ علاج

سوال:- ہمارے علاقہ میں ایک نوجوان جو اخلاقی اعتبار سے بہت نیک ہے زندگی میں سادگی ہے برسر روزگار ہے اس کے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ اس پر کسی مرحوم بزرگ (ولی) کا سایہ ہے بزرگ اس پر حاضر ہوتے ہیں، اور مختلف امراض، آسیبی اثر آپسی تنازعہ سے متعلق تفصیل سے بتاتے ہیں اور علاج بھی کرتے ہیں۔سینکڑوں لوگ شفایاب ہوئے لوگ اپنے طور پر عطیہ دیتے ہیں ان کی کوئی مانگ نہیں علاج میں شرکیہ فعل نہیں ہے۔علاج تعویذ گنڈا و پانی پر دم کرکے کرتے ہیں اسی طرح ایک ضعیف سال خاتون پر پریوں کا سایہ ہے پریاں اس پر حاضر ہوتی ہیں اور نہایت فصیح اردو، مراٹھی میں گفتگو کرتی ہیں جبکہ ضعیفہ اردوو، مراٹھی بالکل نہیں جانتی عمل میں شرکیہ فعل نہیں ہے علاج کسی چیز پر دم کر کے اور گنڈا دھاگا دے کر کرتی ہے۔

مسئلہ (۱) مندرجہ بالا واقعہ سے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ (۲) اس طریقہ علاج سے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ (۳) اس علاج پر یقین رکھنے اور جائز جاننے والے پر شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

۱و۲و۳: جنات اور پریوں کا انسان مرد وعورت پر آنا اور اس قسم کی باتیں بتانا ممکن ہے

اردو، مراٹھی یا کسی اور زبان میں گفتگو کرنا بھی ممکن ہے[1] علاج کے لئے کسی دوا کا بتلانا اور اس سے شفاء کا حاصل ہونا بھی ممکن ہے، حدیث وقرآن کی دعائیں پڑھ کر دم کر کے اور تعویذ گنڈا دے کر استعمال کرانے سے جنات کا دفع ہو جانا بھی ممکن ہے اور مریض کا شفا پا جانا بھی ممکن ہے لیکن ایسی حالت کی بتائی ہوئی بات کو حجت شرعیہ قرار دینا درست نہیں مثلاً اگر وہ بتائے کہ فلاں شخص نے چوری کی ہے تو اس کے بتانے سے اس شخص کو چور قرار دینا درست نہیں جب کہ معالجہ صحیح طریقہ پر ہو اس میں کوئی شرکیہ عمل یا کوئی غلط چیز نہ ہو جائز ہے اور اس کی وجہ سے کچھ ہدیہ دیا جائے اس کا لینا بھی درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۹/۱۱/۹۹ھ

ستاروں کی چال برائے علاج

سوال:- فی نفسہ نقش لکھنا درست ہے یا نہیں؟ جب کہ یہ کہتے ہیں کہ نقوش کی چال ستاروں کی چال پر ہوتی ہے۔ اس میں ستاروں کو مؤثر ماننا پڑتا ہے اور نقش کے خانے متعین ہوتے ہیں یہ مشتری کا خانہ ہے یہ زہرہ کا یہ مریخ کا اگر درست ہیں تو بہشتی زیور میں بیس کا نقش اور پندرہ کا کیوں لکھا گیا ہے

---

[1]......تصرف جن وشیاطین در بدن آدمی یعنی در روح ہوائی ونسیمیہ او کہ حامل قوی است وآں را بصرع الجن در عربی می نامند و بآسیب وخبط تعبیر می کنند نزد اہل سنت بلکہ اکثر فرق اسلام مسلم است الخ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۱۱ ج ۱)
بدن آدمی یعنی اس کی روح ہوائی ونسیمہ میں جو کہ حامل قوی ہے جن وشیاطین کا تصرف کرنا جس کو عربی میں صرع الجن کہتے ہیں اور آسیب وخبط سے بھی تعبیر کرتے ہیں اہل سنت بلکہ اکثر فرق اسلام کے نزدیک مسلم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

نقش کا ایک مستقل حساب ہے ستاروں کو مؤثر بالذات سمجھنا درست نہیں[۱]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۴/۱۳۸۶ھ

الجواب صحیح: نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۱۲/۴/۱۳۸۶ھ

سحر کا حکم

سوال:- کیا مسلمان کو جادو کرنا جائز ہے اور جو جادو کا عمل کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) سحر کرنا کبیرہ گناہ ہے **كذا فى شرح الفقه الاكبر**[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

جادو کرنے والے کا حکم

سوال:- ہم پر ڈیڑھ سال سے کسی نے جادو کرادیا ہے جو خصوصاً قوتِ مردانہ پر اثر

۱...... اعلم ان كثيراً من العلماء على تحريم علم النجوم مطلقاً وبعضهم على تحريم اعتقاد ان الكوكب مؤثرة بالذات (فتح الملهم ص ۲۴۰ ج ۱) باب بيان كفر من قال مطرنا بالنوء كتاب الايمان، مطبوعه ادارة شركت علميه ديوبند، احكام القرآن للتهانوى ص ۴۸/۱، تحقيق السحر وحكمه، اقسام السحر واحكامها، مطبوعه ادارة القرآن كراچى،

۲...... والمراد بها أى الكبائر نحو القتل والزنیٰ واللواطة والسرقة وقذف المحصنة والسحر الخ شرح الفقه الأكبر ص ۶۸، عدد الكبائر، مطبوعه رحيميه ديوبند، شرح العقائد للنسفى مع النبراس ص ۳۲۳، بحث الكبيرة، مطبوعه امداديه ملتان، كتاب الكبائر للذهبى ص ۱۱، الكبيرة الثالثة، مطبوعه مكتبه نزار مصطفى الباز،

انداز ہے جس کے باعث ہم بہت پریشان ہیں۔ فتویٰ اس لئے لینا چاہتے ہیں کہ عامل کو چوٹ دی جائے یا کرانے والے کو؟ جب کہ شرعی ثبوت موجود ہے

الجواب حامداً ومصلیاً!

دونوں ہی مجرم اور مستحقِ سزا ہیں جادو برسر جادوگر[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲/۴/۹۰ھ

سحر سیکھنا دفعِ سحر کے لئے

سوال:- عمر نے سحر اور سفلیات کے ذریعہ زید کی جان اور مال کو ہلاکت اور مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ ایسی صورت میں زید اپنی جان و مال کی حفاظت میں سحر سیکھ کر مدافعت کرے یا کوئی دوسرا شخص سحر کے ذریعہ مدافعت کرے۔ مدافعت کے لئے سحر سیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس سحر میں ایسا کوئی عمل یا اعتقاد اختیار کرنا ہوتا ہے جس سے ایمان باقی نہیں رہتا اس کا سیکھنا اور کرنا یا دوسرے سے کرانا کچھ بھی جائز نہیں۔

قال الشیخ ابو منصور الماتریدی: القول بان السحر کفر علی الاطلاق

---

[1]...... وفی الحدیث لیس منا من سحر اوسحر له (مرقاة ص ۱۰۴ ج ۱) مطبع اصح المطابع، باب الکبائر (شامی نعمانیه ص ۱۳۵ ج ۵) جو سحر کرے یا جس کے لئے سحر کیا جائے وہ ہم میں سے نہیں۔ وحکم عامله انه یقتل ولا یستتاب والمسلم والذمی والحر والعبد والذکر والانثی سواء علی المختار، احکام القرآن للتهانوی ص: ۴۸، ج: ۱، اقسام السحر واحکامها، مطبوعه ادارة القرآن کراچی،

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

خطا بل یجب البحث عنه، فان کان فی ذٰلک ردّ ما لزمهٗ فی شرط الایمان فهو کفر، وَاِلاَّ فلا، فلو فعل ما فیه هلاک انسان اومرضه او تفریق بینه بین وَامرأتهٗ وهو غیر منکر لشئ من شرائط الایمان لا یکفر لکنه یکون فاسقاً ساعیاً فی الارض بالفساد اه شرح فقه اکبر[1] ص ۱۷۴، یکفر السّاحر بتعلّمه وفعله سواء اعتقد الحرمة اولا اهـ[2] (درمختار) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۵/۳/۲۵ھ

دفع سحر

سوال:- ہمارے علاقہ گجرات میں آج کل سحر کا بڑا زور ہے۔ ذرا سا اختلاف یا دشمنی ہوئی، کہ فریقِ مخالف جان لینے یا پریشان کرنے کے لئے غیر مسلم ساحروں سے سحر کردیتا ہے۔ اس کے دفعیہ کے لئے تعویذات وعملیات سب کچھ کیا گیا مگر فائدہ نہیں ہوا، البتہ تخفیف ہوجاتی ہے۔ عاملوں کا کہنا ہے کہ چوں کہ یہ سفلی اور ناپاک علم ہوتا ہے اس لئے اس کا مکمل دفعیہ بھی اسی طرح سفلی اور ناپاک علموں سے ہی ہوسکتا ہے۔ چند مشرک عامل بھی تعلق کی وجہ سے عمل کرنے کے لئے تیار ہیں، مگر شریعت کا احترام اور گناہ کے ڈر کی وجہ سے نہ تو آج تک خود کیا اور نہ کسی کو اجازت دی، اب تک بہت سے لوگ پریشان ہوچکے ہیں اور متعدد اموات بھی ہوچکی ہیں، تو کیا ایسی صورتِ حال میں غیر مسلموں سے مشرکوں سے سحر ٹوٹکا وغیرہ تمام

---

[1]...... شامی نعمانیه ص ۳/۲۹۵، مطلب فی الساحر والزندیق، مطبوعه کراچی ص ۴/۲۴۰،

[2]...... شرح فقه اکبر ص ۱۷۸، مطبوعه مجتبائی دهلی، السحر والعین حق، شامی کراچی ص ۱/۴۵، قبیل مطلب السحر انواع، احکام القرآن للتهانوی ص ۱/۴۱، اقوال الفقهاء فی السحر والساحر، مطبوعه کراچی،

پلید چیزوں کے رد کے لئے کروانا جائز ہے یا نہیں، اس میں ہمیں کچھ کھانا پینا، باندھنا پڑھنا نہیں ہوتا ہے، وہ اپنے عمل کے ذریعہ خود دفع کرتا ہو یا ان میں سے کوئی بات کرنی ہوتی ہو تو کیا ان میں کوئی فرق ہوگا، یا دونوں صورتیں مساوی ہوں گی؟

مولانا ابراهیم صاحب
مدرسہ اسلامیہ ڈابھیل، سورت، گجرات

الجواب حامداً و مصلیاً!

اس ضرورت کی حالت میں اس سے علاج کرانا درست ہے مگر اس طرح کہ جو کچھ کرنا ہو وہ خود کرے کھانا، پینا، باندھنا، پڑھنا کوئی کام مسحور کو نہ کرنا پڑے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ
دارالعلوم دیوبند ۹۲/۶/۳ھ
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

دفعِ سحر کی ترکیب

سوال:- زید کی شادی ہندہ سے ہوئی مگر ہندہ کے گھر والوں نے زید پر جادو کر دیا جس سے اپنے والدین سے بالکل بیزار ہو گیا۔ بہت عمل کیا مگر افاقہ نہیں ہوا اب یہ بتلایا گیا کہ شیطانی عمل ہی سے دُور ہوگا۔ تو اگر ایسا عمل (جادو) کرایا جائے تو گنجائش ہے یا نہیں؟

[۱]...... وقد اجاز بعض العلماء تعلم السحر لاحد امرين: اما لتمييز مافيه كفر من غيره، واما لازالته عمن وقع فيه الى قوله: واما الثاني: فان كان لايتم كما زعم بعضهم الا بنوع من انواع الكفر او الفسق فلا يحل اصلا، والا جاز للمعنى المذكور، احكام القرآن للتهانوی ص ۱/۴۹، اقسام السحر احكامها،

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ کہنا کہ عملِ شیطانی ہی سے علاج ہوتا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ دفعِ سحر جائز اعمال سے بھی ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دفعِ سحر کے لئے معوذتین نازل ہوئی تھیں[1]۔ مثلاً اگر سحر کئے کو چالیس روز تک سورۂ فاتحہ مع بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم چینی کے برتن پر زعفران کے پانی سے لکھ کر دھو کر پلایا جائے نہار منہ تو باذنہ تعالیٰ شفا ہو جاتی ہے[2]۔ حدیث شریف میں موجود ہے کہ سورۂ فاتحہ شفا ہے[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۷/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ // // ۱۷/۷/۸۸ھ

سحر کا اثر اور ساحر کا حکم

سوال:- زید وجع المفاصل کی بیماری میں چار ماہ سے بیمار رہا، علاج کرتا رہا مگر بے سود بعض لوگوں نے خیال کیا کہ کسی نے جادو کیا ہے۔ مکان کی تلاشی لی گئی اور کچھ تعویذ نکل

---

[1]...... اخرج ابن مردویہ والبیھقی فی الدلائل عن عائشة ان یھودیا سحر النبی ﷺ فی احد عشر عقدة فی وتر دسه فی بیر فمرض النبی ﷺ ونزلت معوذتان الحدیث (تفسیر مظھری ص ۳۷۶ ج ۱۰، سورة الفلق)

[2]...... وللمسحور والمریض الذی اعیاالاطباء مرضه یکتب فی اناء چینی ابیض (الی قوله) فیمحوه بالماء ویشرب الماء اربعین یوما قلت ورأیت سیدی الوالد یزید علیه الفاتحه (القول الجمیل ترجمه شفاء العلیل ص: ۸۹، رحیمیه فصل برائے مسحور مریض مایوس العلاج)

[3]...... عن عبد الملک بن عمیر قال قال رسول اللہ ﷺ فاتحة الکتاب شفاء من کل داء، سنن الدارمی ص ۲/۴۴۵، کتاب فضائل القرآن، باب فضل فاتحة الکتاب، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، تفسیر درمنثور ص ۱/۱۵، تفسیر سورة الفاتحة، مطبوعه دارالفکر بیروت،

آئے جس کے بعد مریض کو افاقہ ہوا۔ ایک صاحب نے اپنے عمل (جادو) سے رکھنے والے کو معلوم کیا جو اس گھر کی رہنے والی ہندہ ہے مگر وہ اس فعل سے انکار کر رہی ہے مریض اس کے بعد بھی سخت بیمار رہا۔

۱۔ کیا جادو کے ذریعہ بیمار ہونا شرعاً درست ہے؟

۲۔ بغیر دیکھے تعویذ رکھنے والے کو معلوم کرنا ممکن ہے؟

۳۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو تعویذ رکھنے والے کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

۴۔ اور نفی کی صورت میں اس قسم کے اعتقاد رکھنے والے کیسے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

۱۔ شرعاً یہ محال نہیں بلکہ ممکن ہے[1]۔

۲۔ عملیات کے ذریعہ یہ بھی ممکن ہے لیکن بغیر حجتِ شرعیہ کے شرعاً مجرم قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔

۳۔ جب تک وہ عورت اقرار نہ کرے یا شرعی شہادت سے ثبوت حاصل نہ ہو، اس کو سزا دینا درست نہیں۔

۴۔ جو لوگ سحر (جادو) کے منکر ہیں ان کا یہ انکار اہلِ سُنّت والجماعت کے خلاف ہے۔

اختلفوا أله (اى للسحر)تاثير فقط بحيث يغير المزاج فيكون نوعاً من الامراض اوينتهى الى الحالة بحيث يصير الجماد حيواناً مثلاً وعكسه فالذى عليه الجمهور هو الاوّل وذهب طائفة قليلة الى الثانى الىٰ قوله والحق ان لبعض

---

[1]...... اخرج ابن مردوية والبيهقى فى الدلائل عن عائشة ان يهوديا سحر النبىﷺ فى احد عشر عقدة فى وترد سه فى بيرٍ فمرض النبىﷺ ونزلت معوذتان الحديث (تفسير مظهرى ص۳۷۶ج۱۰، سورة الفلق)

اصناف السحر تاثیراً فی القلوب کالحب والبغض والقاء الخیر والشر وفی الابدان بالالم والسقم اھـ فتح الباری ص۱۸۸، ج۱۰[1]،

والسحر فی نفسه حق امر کائن الا انه لا یصلح الا للشر والضرر بالخلق، والوسیلة الی الشر شر فیصیر مذموماً اہ قال ابو حنیفهؒ الساحر اذا اقر بسحرہ او ثبت بالبینة یقتل ولا یستتاب منه ردالمحتار[2] ص۴۵۶ ج۱، فلو فعل ما فیه هلاک انسان او مرضه اوتفریق بینه وبین اِمرأته وهو غیر منکر لشئ من شرائط الایمان لا یکفر لکنه یکون فاسقاً ساعیاً فی الارض بالفساد فیقتل الساحر والساحرة لان علة القتل السعی فی الارض بالفساد وهٰذه العلة تشتمل الذکر والانثیٰ واما اذا کان سحراً هو کفر فیقتل الساحر لا الساحرة لان علة القتل الردة والمرتدة لا تقتل کذا ذکرہ صاحب الارشاد فی الاشراق، شرح فقه اکبر[3] ص۱۷۸،

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں ہندہ کو کوئی سزا نہیں دی جاسکتی۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

جنات کے دفعیہ کے لئے خنزیر کی بھینٹ چڑھانا

سوال: - ہندہ پر بعقیدہ عوام آسیب کا خلل ہے وہ وقتاً فوقتاً کھیلتی رہتی ہے اور ہندہ

---

[1]...... فتح الباری ص۱۸۹ ج۱۰ امصری، وصفحه۱۷۳/۱۰، کتاب الطب، باب السحر، مطبوعه اشرفی دیوبند،

[2]...... ردالمحتار نعمانیه ص۲۹۵ ج۳، باب المرتد. مطلب فی الساحر والزندیق، شامی کراچی ص۲۴۰، ۲۴۱/۴، احکام القرآن للتهانوی ص۴۰، ۱/۴۱، اقوال الفقهاء فی السحر والساحر، مطبوعه کراچی،

[3]......شرح فقه کابر ص۱۷۸، السحر والعین حق، مطبوعه مجتبائی دهلی،

اوراس کے گھر کے لوگوں نے مسلم عاملین کو دکھا کر ہندو اوجھا کو دکھایا اس نے اپنے طریقہ کار اور عقیدہ کے مطابق اس کی دیکھ بھال کی لیکن ہندہ اچھی نہ ہوئی۔ اوجھا کے گھر آتے جاتے ہندہ نے دیکھا کہ دوسرے اس طرح کے مریض کے لئے ہندو عامل خنزیر کی بھینٹ چڑھاتا ہے اور وہ اچھے ہورہے ہیں۔ لہٰذا یہ بات ہندہ اوراس کے گھر والوں کے ذہن میں بیٹھ گئی ایک روز ہندہ نے کھیلتے ہوئے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ہم پر تم لوگ خنزیر کا بھینٹ چڑھاؤ تو چھوڑ دیں گے ورنہ نہیں چھوڑیں گے خنزیر بھی ایک روز کا تخلیق شدہ ہو چنانچہ ہندہ کے گھر کے لوگ چار خنزیر کے بچے جو ایک روز کے تخلیق شدہ تھے چالیس روپیہ میں خرید کر لائے اوران کا گلا دبا کر بھینٹ چڑھائی یہ مشیتِ ایزدی تھی کہ ہندہ آج تک ٹھیک نہیں ہوئی جب ہندہ کی برادری کے لوگوں نے یہ واقعہ سنا تو ہندہ اوراس کے گھر والوں کو برادری سے نکال دیا اور سوشل بائیکاٹ کردیا، اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ برادری کے لوگوں کا ہندہ اوراس کے گھر والوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا از روئے شرع کہاں تک صحیح ہے؟ کیا ہندہ اوراس کے گھر کے لوگ اس فعل کی وجہ سے خارج از ایمان تو نہیں ہو گئے اگر ہو گئے تو ایمان اور برادری میں انہیں کس طرح واپس لایا جاسکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بھینٹ چڑھانا سخت غلطی ہوئی خنزیر کی بیع وشراء بھی باطل ہے[۱] اور معصیت ہے ان لوگوں کو توبہ واستغفار لازم ہے غیر اللہ کے نام کی نذر کو بحر[۲] میں شرک لکھا ہے اس لئے احتیاط کا

۱...... اما بيع الخمر والخنزير ان كان قوبل بالدين كالدراهم والدنانير فالبيع باطل (هداية ص ۴۹ ج۳، باب البيع الفاسد، مطبوعه ياسرنديم ديوبند، البحر الرائق ص ۷۱ ج۶، باب البيع الفاسد، مطبوعه الماجديه كوئٹه)

۲...... وأما النذر الذى ينذره أكثر العوام على ماهو مشاهد كان يكون لانسان غائب الىٰ قولهٖ فهٰذالنذر باطل بالاجماع...... والنذر للمخلوق ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بھی تقاضہ یہ ہے کہ وہ کلمہ پڑھ کر تجدیدِ ایمان بھی کرلیں[۱]، اور اپنی غلطی کا اقرار ندامت کے ساتھ کریں پھران کا بائیکاٹ ختم کردیا جائے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۶/۱۰/۹۰ھ

حاضرات نکلوانا

سوال:- ہمارے علاقہ میں رواج ہے کہ عامل لوگ بچوں کے ناخن میں سیاہی دے کر مؤکل یعنی جن سے جو چاہے سوال کرتے ہیں اور اس کا جواب مؤکل دیتا ہے تو شرعاً یہ فعل جائز ہے یا نہیں؟ جنات کو قبضہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر حاضرات میں کلماتِ کفریہ وشرکیہ نہ ہوں نہ استمداد من غیر اللہ ہو تو درست ہے ورنہ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

..................لایجوز لأنه عبادة والعبادة لا تكون للمخلوق ......ومنها ان ظن ان الميت يتصرف فى الامور دون الله تعالىٰ واعتقاده ذٰلک كفر (البحر ص۲۹۸ ج۲، قبيل باب الاعتكاف، فصل فى النظر، مطبوعه مكتبة الماجدية كوئٹه، شامى نعمانيه ص ۴۳۹ ج۲، شامى كراچى ص ۲/۴۳۹، كتاب الصوم، مطلب فى النذر الذى يقع للاموات الخ)

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱]......وماكان فى كونه كفرا اختلاف يؤمر قائله بتجديد النكاح وبالتوبة والرجوع عن ذلک احتياطا، مجمع الانهر ص ۲/۵۰۱، كتاب السير والجهاد، باب المرتد، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

[۲]...... فاما الهجر ان لاجل المعاصى والبدعة فواجب استصحابه الى ان يتوب من ذلک، المفهم لما اشكل من تلخيص كتاب مسلم ص ۶/۵۳۴، كتاب البر والصلة، باب النهى عن التحاسد والتدابر الخ، حكم الهجران لاجل المعاصى، مطبوعه دارابن كثير دمشق بيروت،

نہیں[۱] لیکن حاضرات میں نظر آنے والی چیز یقینی نہیں ہوتی۔ بعض[۲] اکابر کا خیال ہے کہ وہ صرف دیکھنے والے اور عامل کے تخیل کا اثر ہوتا ہے اسلئے اسکی وجہ سے کوئی قطعی حکم نافذ کرنا یا کسی پر کوئی الزام عائد کرنا درست نہیں[۳]۔ جنات کو قبضہ میں کرنے کیلئے کیا کرنا ہوتا ہے؟ اور اس سے کیا غرض ہوتی ہے؟ لکھ کر دریافت کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۱۸/۶/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دار العلوم دیوبند ۲۰/۶/۸۸ھ

عمل حاضرات سے متعلق تفصیل

الاستفتاء:- (۱) حاضرات کیا چیز ہے؟ اور حاضرات کسے کہتے ہیں؟ اور حاضرات کی کتنی قسمیں ہیں (۲) حاضرات سے کیا فائدہ ونقصان ہے؟ کیا شریعت میں اس کی کچھ اصلیت ہے؟ (۳) حاضرات کے ذریعہ علاج کرانا اور زندہ ومردہ روحوں سے بات چیت کرنا اور کرانا کیسا ہے؟ (۴) حاضرات کے ذریعہ لوگ بچوں کو دکھا کر تقریر کرواتے ہیں اور تعویذ لکھواتے ہیں تو یہ کہاں تک صحیح ہے (۵) حاضرات میں جو لوگ آتے ہیں وہ اپنے کو فرشتہ بتلاتے ہیں تو کیا وہ صحیح کہتے ہیں یا جنات ہوتے ہیں اپنے کو مغالطہ دیتے ہیں جنات ہوتے

۱...... الرقية اذا كانت ...... بادعية ماثورة او آيات قرآنية ...... فهي مما لا بأس بها ...... وان كانت بكلمات فيه استعانة من الشياطين او الكواكب فملحقة بالسحر المكفر، احكام القرآن للتهانوی ص ۱/۵۱، حکم الرقی والعزائم، تحقیق السحر وحکمه، مطبوعه ادارة القرآن کراچی،

۲...... حضرت تھانویؒ نے مجالس حکیم الامت ص ۱۳۱ میں ارشاد فرمایا ہیں، ''بہت سے تعویذ گنڈے والے حاضرات کے ذریعہ معلومات حاصل کرنے کے قائل ہیں، میرا تجربہ یہ ہے کہ حاضرات محض خیالات کا تصرف ہے الخ

۳...... امداد الفتاویٰ ص ۸۶ ج ۴، تعویذات واعمال، کتاب الحظر والاباحة، عنوان ''برتن پر کوئی آیت وغیرہ پڑھکر حرکت میں لانا اور اس سے وقائع معلوم کرنا''، مطبوعه زکریا دیوبند،

ہوئے اپنے کو فرشتہ بتلاتے ہیں۔ فرشتوں کی طرح جنات کے بھی پر ہوتے ہیں؟ (۶) حاضرات میں زیادہ تر چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں آٹھ سال سے بارہ سال تک دیکھتے ہیں اور آوازیں سنتے ہیں تو کیا وہ لڑکے اور لڑکیاں صحیح جواب دیتے ہیں (۷) حاضرات کے ذریعہ شہدائے کرام و بزرگان دین اور علماء کرام کی روحیں آکر بات چیت کرتی اور تحریر کرتی ہیں تو کیا یہ صحیح ہے؟ ایسا ہوسکتا ہے؟ اور بھی بہت سے لوگوں کی روحیں آجاتی ہیں۔ یا یہ جنات ہی لوگ ہوتے ہیں۔ وہ دھوکہ دینے کے لئے اپنے آپ کو بزرگان دین اور علماء کرام وغیرہ بن کر بچوں کے سامنے آکر بات چیت کرنے اور تقریر کرنے لگتے ہیں اور تعویذ وغیرہ بچوں کا ہاتھ پکڑ کر لکھواتے ہیں؟ (۸) کیا حاضرات کرنے اور کرانے والے گنہگار ہوتے ہیں یا ہوسکتے ہیں؟ (۹) حاضرات کو چھوڑ کر چھوٹے بچے یعنی لڑکے اور لڑکیاں ہی کم عمر والے کیوں دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں؟ اور بڑی عمر والے کیوں نہیں دیکھ اور سن پاتے ہیں؟ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پندرہ اور بیس سال تک کی عمر کی لڑکیاں دیکھ کر آوازیں سن لیتی ہیں؟ (۱۰) اسلام میں حاضرات کے سیکھنے کا آسان طریقہ کیا ہے؟ بعض لوگ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** سے اور بعض لوگ آیت کریمہ سے اور بعض لوگ قرآن شریف کی سورتوں اور آیتوں سے حاضرات کرتے ہیں یہ کہاں تک صحیح ہے اور اس سے حاضرات ہوتا بھی ہے (۱۱) کیا حاضرات سے عقائد خراب ہوتے ہیں یا ہوسکتے ہیں؟ حالانکہ حاضرات کے ذریعہ روحانی علاج اور جسمانی علاج بھی ہوجاتا ہے کیوں کہ دیکھا گیا ہے کہ سحر و جسمانی بیماریوں کے مریضوں کو حاضرات کے ذریعہ فائدہ ہوا ہے مندرجہ بالا سوالات کے جوابات مہربانی فرما کر شریعت مقدسہ کی رو سے دینے کی زحمت کریں تاکہ اسی کے مطابق عمل کیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

روح کے لئے پانچ صفات ہیں۔ عاقلہ غضبانیہ، شہوانیہ، خیالیہ، واہمہ، جس میں

عاقلہ غالب ہواور بقیہ صفات اتنی مغلوب اور مضمحل ہوں کہ ان کا ظہور ہی نہ ہوتا ہوایسی روح کو روح ملکی کہتے ہیں جس میں غضبانیہ غالب ہووہ حیوانیہ سبعیہ ہے جس میں شہوانیہ غالب ہو وہ حیوانیہ بہیمیہ ہے جس میں خیالیہ اورواہمیہ غالب ہووہ جنّیہ ہے جس میں پانچوں صفات اعتدال کے ساتھ ہوں وہ انسانیہ ہے پھراگر انسان عاقلہ کو حاکم بنا کر بقیہ چاروں کوتابع اورمحکوم رکھیں تو اس کا مقام بہت بلند ہوتا ہے یہاں تک کہ ملائکہ سے بڑھ جاتا ہے جیسا کہ انبیاءعلیہم الصلوٰۃ والسلام اگرقوت عضبانیہ حاکم ہوجائے تو مزاج میں درندگی اور سبعیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے لوگوں کو بڑی وحشت ہوتی ہے ایسا آدمی ہر وقت دوسروں کوستانے اور زیر اقتدار رکھنے کی ہر غلط سے غلط تدابیر اختیار کرتا ہے کوئی مروت اس میں باقی نہیں رہتی۔ اگر شہوانیہ حاکم ہوجائے تو نفسانی خواہشات پوری کرنے میں اسکی زندگی خرچ ہوتی ہے کوئی شرم وحیاء باقی نہیں رہتی۔ اگر خیالیہ اورواہمیہ حاکم ہوجائے تو جنات سے اس کو مناسبت پیدا ہوجاتی ہے اپنے قوت خیالیہ کے ذریعہ دوسروں میں تصرف کرلیتا ہے۔

حاضرات میں اکثر تو عامل کی قوت متخیلہ کا تصرف ہوتا ہے کہ جیسے جیسے وہ بیان کرتا یا سوچتا جاتا ہے بچے کو وہ چیز نظر آتی چلی جاتی ہے کبھی اس کے تعلقات جنات وشیاطین سے ہوتے ہیں وہ اس کے کہنے پر مختلف صورتوں میں سامنے آجاتے ہیں۔ حاضرات کوئی شرعی دلیل نہیں لہٰذا اس کے ذریعہ نہ کسی کو چور وغیرہ مجرم قرار دیا جاسکتا ہے نہ کسی کو بری کیا جاسکتا ہے۔ اس میں خطرات بھی ہوتے ہیں بسا اوقات جنات شیاطین عامل پر بھی اثر کردیتے ہیں اگر عامل محفوظ رہ بھی گیا تو اس کی نسل درنسل سے انتقام لیتے ہیں۔ جنات کوحق تعالیٰ نے ایک قوت دی ہے کہ وہ مختلف صورتوں میں آسکتے ہیں جانوروں کی صورتوں میں بھی آسکتے ہیں اوراپنا نام بھی جو چاہے بتا سکتے ہیں۔ بڑے بڑے ولی بزرگ کا نام بھی بتاتے ہیں۔ مریض پر بھی جنات تصرف کردیتے ہیں جس کی وجہ سے اس کو بیماری بھی لاحق ہوتی ہے اور

صحت بھی ہوسکتی ہے جولوگ مر چکے ہیں ان کا بھی نام بتادیتے ہیں کہ میں فلاں ہوں نابالغ بچوں پر اورعورتوں پر واہمہ کا اثر زیادہ ہوتا ہے اس لئے حاضرات سے وہ زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔قوت خیالیہ کوجس قدر آدمی جمع رکھے گا اسی قدر اس کو جنات سے تلبس ہوجائے گا۔اس کے لئے مستقل عملیات بھی ہیں۔جن کے ذریعہ جنات تابع ہوجاتے ہیں۔بعض عمل جائز ہیں۔بعض ناجائز۔عافیت اجتناب میں ہی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۶/۱۰/۹۹ھ

یٰسین شریف کا ختم

سوال:- بہت سی عورتیں اپنی ضرورتوں کو پوار کرنے کے لئے اور پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے یسین شریف ۴۱/ یا ۱۷/ بار پڑھ کر اس کا ثواب حضور اکرم ﷺ کو اور سب کو پہونچا کر اپنے واسطے دعا کرلیتی ہیں یہ طریقہ بھی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سورۂ یٰسین شریف کو ۴۱/ یا ۱۷/ دفعہ پڑھ کر دعا کرنے کا عمل اگر تجربہ سے مفید ثابت ہوا اور اس سے مصائب دور ہوجاتے ہوں تو درست ہے[1] مصائب دور کرنے کیلئے اصل عمل

---

[1]...... لا باس بالمعاذات اذا کتب فیھا القرآن اواسماء اللہ تعالیٰ وفی المجتبی اختلف فی الاستشفاء بالقرآن بان یقرأ علی المریض او الملدوغ الفاتحة ...... قال رضی اللہ عنہ: وعلی الجواز عمل الناس الیوم، وبہ ردت الآثار، (شامی کراچی ص۳۶۳، ۶/۳۶۴ ، کتاب الحظر والاباحة آخر فصل فی اللبس)

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ادا کرنا اور گناہوں سے پرہیز نیز سنت کی اشاعت کرنا ہے[۱]۔

فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۶/۳/۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

وظیفہ سورۂ یٰسین کے ختم پر شیرینی

سوال:- یٰسین شریف تین دن وظیفہ کے طور پر ۴۱/۴۱/ بار پڑھنے پر تینوں دن کوئی میٹھی چیز تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

فی نفسہ اس میں کوئی خرابی نہیں۔ نہ شریعت میں اس کا کوئی حکم ہے، ممکن ہے کہ یہ تجربہ کی چیز ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲۸/۶/۱۴۰۶ھ

---

[۱]......قال تعالیٰ: وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم الآیة: یاعلی ما اصابکم من مرض او عقوبة او بلاء فی الدنیا فبما کسبت ایدیکم، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص ۸/۳۰، الجزء السادس عشر وقال تعالیٰ ما اصابک من حسنة فمن اللہ وما اصابک من سیة فمن نفسک الآیة، ای ما اصابکم الناس من خصب واتساع رزق فمن تفضل اللہ علیکم، وما اصابکم من جدب وضیق رزق فمن انفسکم، ای من اجل ذنوبکم وقع ذلک بکم الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص ۳/۲۴۵، الجزء الخامس، سورة الشوریٰ، آیت: ۳۰، سورة النساء آیت: ۷۹، مطبوعه دارالفکر بیروت،

حزب البحر پڑھنے کی اجازت

سوال:- دعا حزب البحر کے پڑھنے کی اجازت اور طریقۂ عمل بتلائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر محض ثواب کے لئے پڑھنا ہو تو روزانہ ایک دفعہ کسی وقت پڑھ لیا کریں۔ نہ کسی طریقۂ خاص کی ضرورت ہے نہ کسی کی اجازت کی اگر کسی خاص عمل کے لئے پڑھنا ہو تو کسی عامل سے اجازت لیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عمل کو پلٹنے کا حکم

سوال:- میری بہن کے شوہر کی دوسری بیوی نے میری بہن اوران کے شوہر میں جدائی ڈالنے کا ایسا سخت کوئی عمل کرادیا کہ اگر اس کو پلٹا جائے تو عامل بتاتے ہیں کہ اس عمل کرانے والی کی جان کا خطرہ ہے۔ ایسی صورت میں شرعاً عمل پلٹنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسے عامل سے اس کو پلٹا یا جائے جو اس عمل کے اثر کو ختم کر دے اور کفر وشرک یا کسی حرام چیز کا ارتکاب نہ کرے[1] اور جان نہ لیلے ہلاک نہ کردے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۶/۸/۹۴ھ

---

[1]...... عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعاً لاَ بَأسَ بِالرُّقیٰ مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ (مشکوٰۃ ص ۳۸۸ ج ۲) كتاب الطب والرقى. مطبوعه ياسرنديم ديوبند، الفصل الاول، جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس میں کوئی شرک کی بات نہ ہو۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نقوش میں یا جبرئیل لکھنا

سوال:- بعض نقوش کے ساتھ یا جبرئیل وغیرہ لکھا جاتا ہے کیا یہ درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اس کو منع لکھا ہے۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۲/۴/۶ ۱۴۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۱۲/۴/۶ ۱۴۸ھ

وسعتِ رزق کا عمل

سوال:- احقر کا ذریعہ معاش کاشتکاری ہے اور کچھ مقروض بھی ہے اس لئے دعا کریں اور وسعتِ رزق کے لئے کوئی عمل تجویز کریں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

فجر کی سنت اور فرض کے درمیان **سبحان الله وبحمده وسبحان الله العظيم**

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[2]......رابعها: مالايكون فيه كفر ولا ضرر ولا اضرار ولا معصية ولايترتب عليه مفسدة ...... فهو فی نفسه مباح، احكام القرآن للتهانوی ص ۱/۱۵۱، تحقيق السحر وحكمه، اقسام السحر واحكامها، مطبوعه ادارة القرآن كراچی،

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1]...... اغلاط العوام ص۱۰۷، تعویذات وعملیات کی اغلاط، مطبوعہ شمس پبلشرز دیوبند، التقى فی احکام الرقی ص ۲۵، فصل دوم، مطبوعہ اشرفیہ دھلی،

وبحمدہ استغفر اللہ (۱۰۰/ بار) اوّل اور آخر درود شریف (گیارہ بار) روزانہ پڑھا کریں[۱]

اللہ پاک حلال روزی فراغت کی عطا فرمائے اور قرض سے نجات دے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۱۹/۸/۸۷ھ

وسعتِ معیشت کا علاج

سوال: - معیشت کے لئے اگر کوئی تدبیر یا عمل ہو تو تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

فجر کی سنت اور فرض کے درمیان سورہ الحمد شریف مع بسم اللہ ۴۱/ بار اول وآخر درود شریف ۱۱/ بار پابندی سے پڑھیں حق تعالیٰ حلال روزی برکت والی دیگا[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دار العلوم دیوبند ۸/۷/۹۳ھ

عمل برائے امداد مظلومین واُجرتِ تعویذ

سوال: - زید کے دل میں خلوص ہے اور وہ خلوصِ نیت سے کوئی قرآنی عمل کر رہا ہے۔

---

[۱]...... اخرج المستغفری عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم قلّت ذَاتُ یَدَیَّ فَقَالَ اَیْنَ اَنْتَ عَنْ صَلوٰةِ الْمَلائِکَةِ وَتَسْبِیحِ الْخَلائِقِ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ مَابَیْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلیٰ اَنْ تُصَلِّی الصُّبْحَ تَأتِیْکَ الدُّنْیَا صَاغِرَةً رَاغِمَةً، (حصول الرفق بوصول الرزق) (از رسائل سیوطی ص ۳۳)

[۲]...... اذا عنت لک حاجة ...... فاقرأ سورة الفاتحة احدی واربعین مرة بین سنة الفجر وفرضه، شفاء العلیل شرح القول الجمیل ص ۷۶، باب برائے رفع حاجت، کتبخانه رحیمیه دیوبند،

کہ اس سے وہ قوت حاصل کر کے دین وقوم کی خدمت کرے گا۔ مراد مظلومین کی امداد اور ظالمین کا خاتمہ ہے زید کے لئے وہ عمل جائز ہے یا نہیں؟ تعویذ کے لکھنے والے تعویذ دینے کے بعد جو پیسہ لیتے ہیں ان کا لینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب تک عمل کی پوری کیفیت سامنے نہ آئے اس کے متعلق حکم کیا لکھا جائے، نیز قرآن کریم ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے، ظالموں کو ظلم سے روکنے اور عدل کو پھیلانے کے احکام بھی موجود ہیں دعا اور بددعا بھی موجود ہے ربنا اطمس عَلیٰ اموالھم[1] (الآیۃ) جو شخص تعویذ جانتا ہے اور اس میں کوئی غلط چیز استعمال نہیں کرتا، غلط کام کے لئے تعویذ نہیں دیتا اس کے لئے نذرانہ کی بھی گنجائش ہے[2] مگر اس کو پیشہ بنانا مناسب نہیں، حسبۃً للہ خدمتِ خلق کا مقام بلند ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۵/۹۶ھ

عمل برائے گمشدہ

سوال:- گم شدہ چیز کے لئے کوئی عمل براہِ کرم تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

دو رکعت تنہائی میں صلوٰۃ الحاجۃ کی نیت سے پڑھ کر درود شریف سات دفعہ، سورۂ لقمان

---

[1]...... اے ہمارے رب ان کے مالوں کو نیست نابود کر دیجئے۔ سورۃ یونس آیت: ۸۸،

[2]...... جوزوا الرقیة بالا جرة ولو بالقرآن (شامی کراچی ص۵۷ ج۶، شامی نعمانیه ص ۳۶ ج۵، کتاب الاجارة، باب الاجرة الفاسدة، مطلب تحریم مهم فی عدم جواز الاستیجار علی التلاوة الخ، بذل المجهود ص ۱۱/۵، کتاب الطب، باب کیف الرقی، مطبوعه مکتبه رشیدیه سهارنپور)

رکوع (۲) کی آیت یٰبُنَیَّ اِنَّهَااِنْ تَکُ سے (لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ) تک ۱۱۹ دفعہ پھر یاحفیظ ۱۱۹/دفعہ پھر درود شریف ۷/دفعہ پڑھ کر دعاء کی جائے کہ اے خدائے پاک میں گنہگار ہوں، تو غفار ہے، میں عاجز ہوں تو قادر ہے، میں نادان ہوں تو دانا ہے، میں ضعیف ہوں تو قوی ہے، میں محتاج ہوں تو غنی ہے۔ فلاں چیز بلا استحقاق کے تو نے ہی عطا فرمائی اور سب کچھ تیرا ہی دیا ہوا ہے وہ چیز گم ہوگئی حالانکہ اس کی حاجت بھی تیری ہی پیدا کی ہوئی ہے وہ چیز واپس عطاء فرمادے مجھے محروم نہ فرما۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ ۱۴/۹/۹۵ھ

شئی مسروق کے لئے عمل

سوال:- کسی شخص کو چوری ہونے کی وجہ سے اگر کسی قسم کا عمل جادو ہو یا قرآن پاک سے ہو اپنی چیز کے ملنے کی کرے تو کیا حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

آیات قرآنی پڑھ کر دعا کرنا یا دوسرے سے دعا کرانا کہ یا اللہ میری چیز مل جائے درست ہے حدیث شریف میں بھی دعا ثابت ہے۔[1] لیکن سحر درست نہیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۱/۹۴ھ

---

[1]...... اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِیَ الضَّلَالَةِ تَهْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِی بِقُدْرَتِکَ وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِکَ وَفَضْلِکَ (حصن حصین ص ۱۴۶ منزل پنجم روز دوشنبه، مطبوعه دیوبند)

ترجمہ:- اے اللہ گم شدہ چیز کو واپس لوٹانے والے بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے تو ضلالت سے نکال کر رہنمائی فرماتا ہے، مجھ کو اپنی قدرت اور اپنی حکومت سے میری گم شدہ لوٹا دے اسلئے کہ وہ تیری بخشش اور مہربانی سے ہے۔

[2]...... فاینها مالم یکن فیه وجه کفر ولکن فیه اضرار بالمسلمین وسعا فی الارض بالفساد فذلک حرام فعله وتعلیمه وتعلمه، احکام القرآن للتهانوی ص ۱۵۰/۱، اقسام السحر واحکامها، مطبوعه ادارة القرآن کراچی،

شادی ہونے کے لئے عمل

سوال:- حنیف خاں کالڑکا معین خاں ہے جو اس وقت بالغ ہے لیکن ایک آنکھ خراب ہونے کی وجہ سے اسکی شادی نہیں ہوتی ہے۔آپ دعاء کیجئے اور ایک تعویذ لکھ دیجئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

معین کو بتا دیں کہ وہ بعد عشاء تنہائی میں دو۲/رکعت نمازِ حاجت پڑھ کر **یــا بــدیــع العجائب بالخیر یابدیع** ۱۰۱/دفعہ اول وآخر درود شریف ۷/دفعہ پڑھ کر دعاء کیا کرے، حق تعالیٰ کامیاب فرمائے۔فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۲/۵/۹۶ھ

عملیات سے متعلق چند ضروری ومفید سوالات

سوال:-(۱) ایک متوسط آمدنی والا شخص جس کے کئی ذریعہ آمدنی ضروریات زندگی کے لئے کافی ہیں، کیا مزید آرام وآرائش کے لئے نقوش وتعویذات پر معاوضہ یا نذرانہ لے سکتا ہے؟

(۲) تعویذات ونقوش کو دنیاوی منافع کے حصول کی غرض سے استعمال کرنا کیسا ہے؟

(۳) کیا ضرورت مند اور مریض کو بطور تعویذ آیت تحریر کرکے دے سکتا ہے تاکہ مریض بازو پر یا گلے میں باندھے؟ اعداد کے ذریعہ نقوش پُر کرنے کی کیا حیثیت ہے؟ کیا عملیات میں عربی کے علاوہ دیگر زبان مثلاً عبرانی وغیرہ کے غیر مانوس الفاظ استعمال کیا جاسکتا ہے؟

(۴) عملیات سے جن وشیاطین کو تابع کرنا، انھیں جلانا اور ہلاک کرنا یا عمل تسخیر سے لوگوں کو مسخر کرنا اور ان کے دل ودماغ پر اثر انداز ہونا کیسا ہے؟

(۵) کیا عملیات سے ہلاکت اعداء اللہ اور انکو مختلف قسم کی مضرتیں پہونچانا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) ایک قسم کا معالجہ ہے جو شخص واقف ہو اور صحیح طریقہ پر علاج کرے تو نذرانہ لے سکتا ہے۔[1] حسبۃً للہ خلقت کو نفع پہونچانا اعلیٰ بات ہے۔

(۲) جائز منافعِ دنیویہ کے لئے جیسے دفعِ مرض کے لئے جائز تعویذات ونقوش کا استعمال کرنا جائز ہے۔[2]

(۳) آیات دے[3] سکتا ہے مگر تعویذات کو موم جامہ کرکے ایسے طریقہ پر استعمال کرے کہ بے وضو اس کا مس نہ ہو[4]۔ اعداد کے ذریعہ بھی نقوش دینا درست ہے۔ اعداد آیت

---

[1]...... جوزواالرقية بالاجرة ولوبالقرآن كما ذكره الطحطاوى لانها ليست محضة بل من التداوى، (شامى كراچى ص۵۷، ج۶، شامى نعمانيه ص۳۶ج۵) كتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، مطلب تحرير مهم فى عدم جواز الاستيجار على التلاوة الخ، تكملة فتح الملحم ص۳۳۰/۴، كتاب الطب، باب جواز اخذ الاجرة على الرقية بالقرآن، مطبوعه دارالعلوم كراچى،

[2]...... الرقية اذا كنت لغرض مباح بادعية ماثورة، او آيات قرآنية، او بما يشبهها من الكلمات المنقولة ...... فهى ممالابأس به الخ، احكام القرآن للتهانوى ص ۱/۵۱، حكم الرقى والعزائم، مطبوعه ادارة القرآن كراچى، مرقاة شرح مشكوة ص ۴/۵۰۹، كتاب الطب والرقى، الفصل الثانى، مطبوعه بمبئى.

[3]...... تقدم تخريجه راجع : ۱/

[4]...... ولابأس بان يشد الجنب الحائض التعاويذ على العضد اذا كانت ملفوفة، شامى كراچى ص ۶/۳۶۴، كتاب الحظر والاباحة، قبيل فى التطر، التقى فى احكام الرقى ص۳۶، خاتمه، تنبيه پنجم، مطبوعه اشرفيه دهلى،

کے ہوں یا اسماءِ الٰہیہ کے ہوں۔ جس عبارت کا مفہوم معلوم نہیں اس کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے خواہ کسی زبان کے ہوں[1]۔

(۴) جنات وشیاطین کے شر سے تحفظ کے لئے جائز عملیات کرنا درست ہے[2]۔ ان کے ذریعہ دوسروں کو ضرر پہونچانے کے لئے عملیات کرنا درست نہیں اس میں خطرات بھی ہیں، عملیات سے کسی کو مسخر کرنا وماؤف کرنا درست نہیں[3]۔

(۵) اگر اعداء اللہ کے شر سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو تو جائز عملیات کے ذریعہ بقصدِ تحفظ انتظام کرنا درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۱/۶/ ۹۵ھ

قرعہ کی تفصیلات

سوال: - ایک عورت بیمار ہے اور اس عورت کا علاج مختلف ڈاکٹر اور حکیموں سے

۱...... رقية فيهااسم صنم اوشيطان او كلمة كفراوغيرهاممالايجوزشرعاً ومنهامالايعرف معناها (مرقاة ص۵۰۷ ج۴، كتاب الطب والرقى، الفصل الثانى، التقى فى الحكام الرقى ص۲۴، فصل اول، مطبوعه اشرفيه ديوبند، مطبع اصح المطابع بمبئى.

۲...... واما ماكان من الآيات القرآنية والآسماء والصفات الربانية والدعوات المأثورة النبوية، فلا بأس ...... سواء كان تعويذا او رقية او نشره، مرقاة شرح مشكوة ص ۵۰۹/۴، كتاب الطب والرقى، الفصل الثانى، مطبوعه بمبئى،

۳...... تسخير وماكان منها بآيات قرآنية او اسماء الهية وامثالها الا ان المقصود بها اضرار مسلم، كالتغريق بين الزوجين ...... او تسخير مسلم بحيث يصير مسلوب الاختيار فى الحب او البغض لاحد ...... فحرام لكونه ظلما، احكام القرآن للتهانوى ص: ۱۵، ج: ۱، حكم الرقى والعزائم، مطبوعه كراچى، التقى فى احكام الرقى ص: ۲۹، فصل ششم، مطبوعه اشرفيه دهلى،

کرایا گیا، لیکن کہیں بھی آرام نہیں ہوا۔ جب اس عورت کو کہیں بھی ان علاجوں سے فرق نہ پڑا تو برادری کے بڑے بڑے لوگوں نے کمیٹی کی اور ایک عامل سے کہا کہ تم اگر قرعہ ڈالنا جانتے ہوتو قرعہ کے ذریعہ سے معلوم کرو۔ اس عورت کو جن کا اثر ہے یا کوئی جسمانی قدرتی مرض یا جادو ہے۔ اس قرعہ ڈالنے والے شخص نے قرعہ کے ذریعہ معلوم کر کے بتلایا کہ اس عورت پر جادو کا اثر ہے، حالانکہ قرعہ ڈالنے والا شخص کوئی خاص ماہر عملیات کے فن میں نہیں ہے۔ قرعہ اس طریقہ سے ڈالا گیا کہ اس عامل شخص نے ایک کوری ہانڈی منگائی اور چند لوگوں کے نام الگ الگ پرچیوں پر لکھے اور حضور پاک ﷺ اور خلفائے اربعہ، حسنین کا واسطہ دیا اور اس ہانڈی پر چار بڑے فرشتوں کے نام لکھے اور اس ہانڈی کو ایک طرف سے اس عامل نے اور دوسری طرف سے ایک دوسرے شخص نے شہادت کی انگلی کے اگلے حصہ سے ہانڈی کے کناروں سے ہانڈی کو اٹھالیا اور وہ پرچیاں ہانڈی میں ڈال دیں اور سورہ یٰسین شریف کو پڑھا اور جب سورہ یٰسین کے پہلے مبین پر پہنچا تو ہانڈی گھوم گئی اور سورہ یٰسین کو پڑھ کر سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس کو بھی پڑھا اور یہ الفاظ بھی پڑھے۔ الٰہی بحرمت سلیمان ابن داؤد علیہ السلام ساحر یا مجرم حاضر شود، تو ہانڈی گھوم گئی دوبارہ سب پرچیاں نکال لیں اور پھر الگ الگ پرچیاں ڈال دیں۔ دو پرچیوں پر ہانڈی گھوم گئی جب کہ وہی عمل کیا جو پہلے تھا جن کے نام پر ہانڈی پھری، انہی دو آدمیوں کو جادوگر قرار دیا گیا۔ اس مسئلہ کے اندر چند چیزیں ہیں، جن میں سے ہر ایک کا جواب مطلوب ہے۔

(۱) قرعہ شریعتِ محمدی علیہ السلام میں گذری ہوئی بات پر یا جادوگر کو معلوم کرنے کیلئے جائز ہے یا نہیں؟ قرعہ کی اصل حقیقت قرآن وحدیث میں کیا ہے؟ اس ماسبق طریقہ سے قرعہ جائز ہے یا نہیں؟

(۲) جب یہ قرعہ جائز ہے تو اس قرعہ کی وجہ سے یہ دونوں آدمی جادوگر قرار دیئے

جائیں گے یا نہیں؟ جب کہ مدعی و کمیٹی کے لوگوں کے پاس کوئی شرعی گواہ موجود نہیں ہے۔ صرف قرعہ کی وجہ سے ان دونوں آدمیوں کو ساحر و مجرم قرار دیا جا رہا ہے۔

(۳) اگر اس ہانڈی کے پھرنے سے ان دو آدمیوں کا نام آجائے۔ لیکن علاوہ اس قرعہ کے کوئی ثبوت مدعیان یا پنچایت کے پاس ان کے جرم کا نہیں ہے حالانکہ یہ دونوں فریق محفل عام میں قسم وحلف کے لئے تیار ہیں۔ قسم اس طریقہ سے اٹھاتے ہیں کہ ہم خدائے تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں اور قسم دوبارہ اس طرح سے کھاتے ہیں کہ اگر ہم نے اس عورت پر جادو کیا ہو تو خدائے پاک ہم پر غضب نازل کرے۔ ایسی صورت میں اس قرعہ کا اعتبار ہوگا یا اس حلف اور قسم کا؟ کیونکہ شرعی گواہ ان کے جادو کرنے کا کوئی کسی کے پاس موجود نہیں ہے۔ مجرم جو قرار دیئے گئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیات ہانڈی پھیرتے ہوئے پڑھی گئی ہیں ان پر ہمارا یقین ہے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ اس قرعہ والے مولوی سے کچھ غلط ہانڈی پھر گئی ہو۔ ہم نے جادو نہیں کیا۔ ہم خدا کے مجرم ہوں گے اگر ہم نے جادو کیا۔

(۴) اگر یہ عمل قرعہ اندازی کا گذری ہوئی بات پر ناجائز ہے، نصوصِ قطعیہ قرآن وحدیث سے بھی اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور قرعہ ڈالنے والا کہتا ہے۔ اگر مفتیان کرام حدیث وقرآن کریم سے ناجائز بتلادیں تو اس گناہ کی وجہ سے توبہ واستغفار کرنے کیلئے تیار ہوں اور جو برادری کے لوگ میرے اس دھوکہ میں آگئے ان سے بھی معافی کا طلب گار ہوں۔ اب اس عامل پر کوئی خاص مقرر سزا شریعت کی ہے یا توبہ واستغفار کرے۔ بعد کو پنچایت سے معافی کے بعد بری قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ اس عامل نے بھی دوسرے عامل کی اجازت سے یہ عمل کیا تھا۔

(۵) جن لوگوں کے سامنے یہ عمل کیا تھا۔ انھوں نے یہ عہد کیا تھا کہ اگر اس ہانڈی

پرکسی کا نام آئے گا تو ہم اسکے مطابق مجرم کو سزا دیں گے، حالانکہ یہ مسئلہ معلوم نہیں ہے کہ اسکے علاوہ شرعی طور سے حلف وقسم پر کوئی طریقہ بَری ہونے کا ہے یا نہیں؟ قرعہ کے بعد عامل نے کہا کہ قرعہ میں نے ضرور ڈالا، لیکن ہوسکتا ہے شریعت میں ان کو مجرم قرار نہ دیا جائے۔ تو قوم یعنی پنچایت نے فتویٰ کے جواب تک کوئی سزا نہیں دی، تو کیا یہ پنچایت اس عہد کی وجہ سے گنہگار ہوگی یا نہیں؟ جب کہ مسئلہ سے بے خبر ہے۔

(۶) قرعہ یا استخارہ گذری ہوئی بات پر ڈالا جائے یا آئندہ والی بات پر۔ قرعہ جائز ہے یا استخارہ جائز ہے؟

(۷) اگر اس طرح قرعہ ڈالنا شریعت میں جائز ہے تو مجرمان کو اس قرعہ پر مجرم ہی قرار دیا جائے گا یا قسم پر بَری کیا جائے گیا؟ **البینة علی المدعی والیمین علی من انکر** پر عمل ہوگا؟

اگر اس طرح پر پرچیاں ڈال کر ہانڈی چلانا ناجائز ہے، عامل توبہ کرے تو وہ قابل معافی ہے یا نہیں؟ اور جو شخص جادو کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے اور کیا سزا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قرعہ کا حاصل یہ ہے کہ ایک کام میں دوصورتیں ہیں اور دونوں شرعاً برابر ہیں، جس صورت کو چاہے اختیار کرلیا جاوے۔ محض اطمینان کے لئے قرعہ اندازی کرلی جاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو بیویاں ہیں، اس کو سفر میں جانا ہے، شریعت کی طرف سے اس کو اجازت ہے جس بیوی کو چاہے سفر میں ساتھ لے جائے دوسری کو اعتراض کا حق نہیں۔ وہ قرعہ اندازی کرتا ہے جس کے نام پر نکل آیا اس کو ساتھ لے جاتا ہے[۱] یا مثلاً ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے چار

[۱]...... ولاقسم فی السفر دفعا للحرج فله السفر بمن شاء منهن والقرعة احب تطییبا لقلوبهن، (الدرالمختار علی الشامی ص ۲۰۶ ج۳، باب القسم، مطبوعه کراچی، مجمع الانهر مع سکب الانهر ص ۵۴۹/ ۱، کتاب النکاح، باب القسم، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

بیٹے چھوڑے اور ترکہ میں جائیداد (زمین، باغ، مکان) ہے۔ یہ چاروں تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو اس تمام جائیداد کو قیمت اور حیثیت کے اعتبار سے چار قطعہ قرار دیئے جائیں گے جو کہ حیثیت اور قیمت میں برابر ہیں۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ کون سا قطعہ کس کو دیا جائے، تو قرعہ اندازی کر لی جاتی ہے۔ اس طرح کہ قطعوں کے نمبر مقرر کر دیئے جائے ہیں۔ (۱) قطعہ فلاں کا ہے (۲) فلاں (۳) فلاں (۴) فلاں۔ پھر چار کاغذوں پر نمبر ۱/۲/۳/۴ لکھ کر گولی بنادی جائے، تاکہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس گولی میں کس نمبر کا قطعہ لکھا ہوا ہے۔ پھر کسی ناسمجھ بچے کو بلا کر کہا جاوے کہ ان چاروں گولیوں کو ان چاروں پر تقسیم کر دیں۔ یا یہ چاروں آنکھیں بند کر کے ایک ایک گولی اٹھالیں، جس کے حصہ میں جو گولی گرے اس میں لکھا ہوا قطعہ اس کو مل جائے۔

(۱) غرض قرعہ آئندہ کاموں کے لئے ہوتا ہے گذشتہ کے لئے نہیں۔ قرعہ شرعی دلیل نہیں ہے[۱] محض اطمینان کے لئے ہے۔

(۲) عامل صاحب نے جوصورت اختیار کی ہے اس کی وجہ سے شرعاً ان دونوں شخصوں کو جادو کا مجرم قرار دینا جائز نہیں[۲]۔

(۳) جب وہ دونوں آدمی انکار کرتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کا اعتبار نہ کیا جائے۔

(۴) قرعہ شرعی حجت اور دلیل نہیں۔ عامل صاحب کو لازم ہے کہ بلا شرعی دلیل کے محض اپنے کسی عمل پر اعتماد کرتے ہوئے کسی کو مجرم قرار نہ دیں اور توبہ واستغفار کریں۔ جب وہ

---

[۱]...... قلنا كان استحبابا لتطييب قلوبهن لأن مطلق الفعل لايقتضى الوجوب، قد ذكره الشامى تحت قوله: (والقرعة احب) الخ. شامى كراچى ص: ۲۰۶، ج:۳، باب القسم، مرقاة شرح مشكوة شريف ص:۴۵۷، ج:۳، كتاب النكاح، باب القسم، الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع بمبئى،

[۲]...... ملاحظه هو "التقى فى احكام الرقى ص۲۷، فصل پنجم، مطبوعه اشرفيه دهلى،

توبہ واستغفار کرلیں اور جن دو آدمیوں کو جادوگر قرار دیا ہے ان سے معافی مانگ لیں[1]، اور اطمینان ہوجائے کہ آئندہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو اب تک جو کچھ کیا غلط فہمی کی وجہ سے کیا تو ان کو معاف کردیا جائے ان کو سزا نہ دیجائے۔

(۵) یہ عہد بھی غلط فہمی اور نادانی کی وجہ سے کیا گیا۔ جب قرعہ حجت شرعی نہیں ہے تو اس سے ثابت ہوجانے کی بناء پر مجرم قرار دیکر سزا دینا جائز نہیں۔ اگر ان لوگوں نے قسم کھائی تھی تو اب سزا نہ دینے کی وجہ سے قسم کا کفارہ ادا کریں، جس نے قسم کھائی تھی کفارہ دیں۔ دس غریبوں کو شکم سیر دو وقت کھانا کھلائیں یا کپڑا پہنائیں یا تین روزے مسلسل رکھیں، توبہ استغفار کریں اور آئندہ کبھی ایسی قسم نہ کھائیں[2]۔

(۶) استخارہ بھی آئندہ بات کے لئے ہوتا ہے۔ قرعہ بھی آئندہ بات کے لئے ہوتا ہے۔ دونوں جائز ہیں۔ عامل صاحب نے جو عمل کیا ہے وہ نہ قرعہ ہے نہ استخارہ ہے۔ استخارہ کی ترغیب آئی ہے۔ ابوداؤد شریف وغیرہ میں مذکور ہے[3]۔

---

[1]...... وان كانت (التوبة) عما يتعلق بالعباد ...... فيتوقف صحة التوبة منها مع ماقدمناه فى حقوق الله على الخروج عن عهدة الاموال وارضاء الخصم الخ، شرح فقه اكبر ص ۱۹۴، بيان اقسام التوبة، مطبوعه مجتبائى دهلى،

[2]...... (وكفارته) اى الحنث تحرير رقبة أو اطعام عشرة مساكين أو كسوتهم وإن عجز عنها كلها وقت الاداء صام ثلاثة ايام ولاء الخ (الدرالمختار على الشامى كراچى ص ۷۲۵ ج ۳/ كتاب الايمان مطلب كفارة اليمين، مجمع الانهر مع الدرالمنتقى ص ۲۶۴، ۲/۲۶۵، كتاب الايمان، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، الفقه الحنفى وادلته ص۲۷۷/۹، كتاب الايمان، كفارة اليمين، (القسم الاول (من) فقه المعاملات، مطبوعه دار الفيحاء بيروت)

[3]...... عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعَلِّمُنَا الإِسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ الحديث، ابوداؤدشريف ص ۲۱۵ ج ۱/ باب الاستخارة، كتاب الصلاة، مطبوعه رشيديه دهلى،

(۷) یہ قرعہ بھی نہیں ہے، نہ شرعی حجت ہے، اس سے کسی کو مجرم قرار نہیں دیا جا سکتا ہے، وہ دونوں شخص ایسی صورت میں بَری ہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۳/۹۳ھ

چور کا نام نکالنا

سوال:- فال نکالنا یعنی نام نکالنا یہ جائز ہے کہ نہیں؟ جب کہ اکثر مشاہدہ میں یہ بات آ گئی ہے کہ اس میں غلط نام آ تا ہے، دوسرے آدمی کو غلط رسوا اور بدنام کیا جاتا ہے اور اکثر چوری دستیاب بھی نہیں ہوتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ فال نکالنا شرعی دلیل نہیں ہے جس کا نام نکلے اس کو چور قرار دے کر زبردستی اس سے مالِ مسروقہ وصول کرنا یا اس کو سزا دینا، گرفتار کرانا یا اس کو ذلیل اور رسوا کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اس مقصد کے لئے ہو کہ چور ہوگا تو وہ ڈر کر مال واپس کردے گا۔ تو یہ تدبیر درست ہے۔ لیکن اگر اس تدبیر سے نہ دے تو اس کو یقینی چور نہیں کہا جائے گا۔ اور کسی قسم کی زیادتی کا حق نہیں ہوگا[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۵/۹۰ھ

---

[1]...... وقال تعالیٰ ولاتقف مالیس لک به علم الآية: قالا الشوكانی وقول ان هذه الآية قد دلت علی عدم جواز العمل بما ليس بعلم، تفسير حدائق الروح والريحان ص ۱۰۹/۱۶، تحت آیت: ۳۶، مطبوعه دار طوق النجاة بيرت،

[2]...... ويجب علی من اطلع علی السارق بامثال هذه ان لايجزم بسرقته لايشيع فاحشة بل يتبع القرائن فانماهی طريق اتباع القرائن قا ل اللّٰه تعالیٰ: ولاتقف ماليس لک به علم (الآية) (القول الجميل شرح شفاء العليل ص ۲۸۹، مطبوعه مكتبه رحيميه ديوبند) نیز ملاحظہ ہو رسالہ "التقی فی احكام الرقی" ص۲۷، فصل پنجم، مطبوعه اشرفيه دهلی،

آیت قرآنی کے ذریعہ چور کا نام نکالنا

سوال:- ایک شخص برابر قرآن کے ذریعہ چوروں کا نام نکالنے اور نکل جانے کو صحیح ماننا ضروری قرار دیتا ہے اور انکے نام نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن کو ایک تاگے یا رسّی میں باندھ کر لوہے کی کیل کے بیچ میں لٹکا کر اس کیل کو دو شخص کیل کے دونوں سروں کو ایک ایک شہادت کی انگلی پر اٹھالیتے ہیں اور اٹھانے کی حالت میں قرآن کیل کے بیچ میں لٹکا رہتا ہے۔ اب نام نکالنے والے کا کہنا ہوتا ہے کہ جب اصل چور کا نام پرچہ پر لکھا ہوا قرآن میں ڈالا جائے گا تو قرآن گھومنے و چکر لگانے لگے گا۔ بس سمجھ لیجئے کہ چور اصل یہی ہے جس کے نام پر گھوم گیا۔ جناب والا سے دریافت ہے کہ یہ اہانتِ قرآن ہے یا نہیں؟ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ حرکت قرآن کریم کے احترام کے خلاف ہے، بے ادبی ہے اور اہانت کو مستلزم ہے[1]۔ اگر کسی کا نام نکل بھی آئے تو یہ شرعی حجت نہیں۔ اس کے ذریعہ اس کو چور قرار دینا جائز نہیں[2]۔ اس پیشہ کو ترک کرنا اور توبہ کرنا لازم ہے۔ اس سے عقائد بھی فاسد ہوتے ہیں بہتان کا بھی دروازہ کھلتا ہے، بدگمانی بھی پھیلتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمد غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح بندہ نظام الدین

---

[1]...... یکرہ کتابة الرقع فی ایام النیروز والزاقها بالابوب الان فیه اهانة اسم اللّٰہ تعالیٰ واسم نبیه علیه الصلاة والسلام، شامی کراچی ص ۶/۳۶۴، تکاب الحظر والاباحة، قبیل فصل فی النظر والمس،

[2]...... ویجب علی من اطلع علی السارق بأمثال هذه ان لایجزم بسرقته ولایشیع فاحشته بل یتبع القرائن الخ وإنماهی طریق اتباع القرائن قال اللّٰہ تعالیٰ ولاتقف مالیس لک به علم (القول الجمیل شرح شفاء العلیل ص ۲۸۹، مطبوعه رحیمیه دیوبند، نیز ملاحظه هو رساله "التقی فی احکام الرقی" ص۲۷، فصل پنجم، مطبوعه اشرفیه دیوبند)

چور کا پتہ معلوم کرنا پنڈت سے

سوال:- بکر کے گھر سے مال چوری ہو گیا ہے، اور پتہ نہیں ہے کہ کس نے لیا ہے، اب بکر پنڈت کے گھر جاتا ہے، اور پوچھ کر آتا ہے، اور چور پکڑتا ہے، سزا دیتا ہے، اب بکر کو پورا یقین ہو گیا کہ پنڈت نے صحیح کہا ہے عوام کو بھی یقین ہو گیا ہے، کیا مسلمانوں کے لئے ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پنڈت وغیرہ کسی سے غیب کی باتیں دریافت کرنا اور اس پر یقین رکھنا سخت گناہ ہے[1]، مسلمانوں کو اس سے توبہ لازم ہے، ہرگز اس کے پاس نہ جائیں نہ اس سے باتیں دریافت کریں اس سے ایمان سلامت رہنا دشوار ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمد غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۴/۸۶ھ
الجواب صحیح: سید مہدی حسن غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۴/۸۶ھ
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۴/۸۶ھ

---

[1]...... وَعِنْدَهُ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ لَايَعْلَمُهَا الَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا (القرآن) سورۂ انعام، آیت: ۵۹،

ترجمہ:- اور اللہ ہی کے پاس ہیں خزانے مخفی اشیاء کے ان کو کوئی نہیں جانتا، بجز اللہ تعالیٰ کے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے، جو کچھ خشکی میں ہے اور جو کچھ دریا میں ہے، اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے۔

[2]...... قال رسول الله ﷺ من اتى عرافا او كاهنا فصدقته بما يقول فقد كفر بما انزل على محمدؐ، كتاب الكبائر للذهبى ص ۱۴۲، الكبيرة السادسة والاربعون تصديق الكاهن والمنجم، مطبوعه مكتبه نزار مصطفى الباز، مكة المكرمة، مرقاة شرح مشكوة ص ۱۵۳/۴، باب الكهانة، كتاب الطب، آخر فصل الثانى، مطبوعه بمبئى،

مصیبت کا علاج قرآن کریم کی ہر سطر پر انگلی رکھنا

سوال:- ہمارے یہاں ایک صاحب نے یہ عمل بتلایا کہ مصیبت کے وقت یا کسی پریشانی کے وقت پریشانی دور کرنے کے لئے قرآن مجید کی سطروں پر انگلی رکھتے جائیں اور بسم اللہ پڑھتے جائیں۔ چاہے قرآن پڑھا ہوا ہو وہ بھی قرآن پاک کی لائنوں پر انگلی رکھتا جائے اور بسم اللہ پڑھتا جائے تو کیا یہ عمل ٹھیک ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مصیبت دور کرنے کا علاج توبہ واستغفار ہے گناہوں سے نادم ہو کر معافی مانگنا اور آئندہ کو عہد کرنا ہے، حقوق اللہ، نماز، زکوٰۃ، صدقہ، روزہ جو بھی ذمہ میں باقی ہیں ان کو پورا کرنا ہے، بندوں کے حقوق کو ادا کرنا ہے اور ان سے معافی مانگنا ہے[1]۔ قرآن کریم کی ہر سطر پر انگلی رکھ کر بِسْمِ اللہ پڑھنا قرآن پاک اور نبی کریم ﷺ نے علاج تجویز نہیں فرمایا۔

فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند یکم محرم ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من لزم الاستغفار جعل اللہ له من کل ضیق مخرجا، ومن کل هم فرجا، ورزقه من حیث لایحتسب، رواه احمد وابوداؤد، مشکوۃ شریف ص ۲۰۴/۱، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم، ثم هذا ان کانت التوبة فیما بنیه وبین اللہ کشرب الخمر وان کانت عما فرط فیه من حقوق اللہ کصلوۃ وصیام وزکوۃ فتوبته ان یندم علی تفریطه اولا ثم یعزم علی ان لا یفوت ابدا ولو بتاخیر صلوۃ عن وقتها ثم یقض مافاته جمیعا، وان کانت عما یتعلق بالعباد فیتوقف صحة التوبة منها مع ماقدمناه فی حقوق اللہ علی الخروج عن عهدة الاموال وارضاء الخصم فی الحال او الاستقبال الخ، شرح فقه اکبر ص ۱۹۴، بیان اقسام التوبة، مطبوعه مجتبائی دهلی،

مؤکل اور جن کو تابع کرنا

سوال:- موکلین کا جنات کا بذریعہ آیات قرآنی تابع کرنا کیا حکم رکھتا ہے اگر ان کے ذریعہ کسی کار خیر کو انجام دیا جاوے مثلاً زید یا اس کے مکان میں آسیب کا اثر ہے اس کو ان کی قوت خفیہ کے ذریعہ سے زائل کر دیا تو باعث اجر ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

موکلات اور جنات کا تابع کرنا اگر آیات قرآنی کو ناجائز طریق پر عمل کرنے سے ہو تو ناجائز اور حرام ہے اگر جائز طریق پر عمل کرنے سے ہو تب بھی اپنے منافع کی غرض سے ایک دوسری مخلوق کو پریشان کرنا اور تابع کرنا جائز نہیں[1]، نیز اس میں بہت سے مفاسد ہیں بعض دفعہ ناتجربہ کاری سے عمل الٹا پڑ جاتا ہے بعض دفعہ ناواقفیت سے الفاظ صحیح نہیں پڑھے جاتے جس سے معنی بدل جاتے ہیں اور عذاب کا اندیشہ ہے پرہیز اگر پورا پورا نہ ہو سکے تو بسا اوقات جنات نقصان پہنچاتے ہیں قتل کر ڈالتے ہیں وغیرہ وغیرہ[2]، رہا آسیب کا اثر زائل کرنا تو وہ موکلات کے تابع کرنے پر موقوف نہیں بلکہ اس کے دوسرے طریقہ بھی ہیں جو جائز اور بے خطرہ ہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... معارف القرآن للعلامة محمد شفيع المفتي الاعظمؒ ص ٢٦٦، ٢٦٧/٧، تفسير سورة سباء آيت: ١٢، تسخير جنات كا مسئله، مطبوعه مصطفائيه ديوبند، التقى فى احكام الرقى ص ٢٩، فصل ششم، كتب خانه اشرفيه دهلى،

[2]...... واكثر المسلمين على ان الشيطان قادر على الصرع والقتل والايذاء بتقدير الله تعالىٰ (فتاوى عزيزى ص ١١١ ج ١، مطبوعه رحيميه ديوبند، التقى فى احكام الرقى ص ٢٩، فصل ششم، مطبوعه كتب خانه اشرفيه دهلى)

ہمزاد کیا ہے؟

سوال: ۔کیا یہ صحیح ہے کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو ایک شیطان پیدا ہوتا ہے، جس کو ہمزاد کہتے ہیں، واقع میں شیطان پیدا ہوتا ہے یا صرف لوگوں کی کہاوت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حدیث پاک میں موجود ہے کہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان پیدا ہوتا ہے، عوام اس کو ہمزاد کہتے ہیں[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہ دار العلوم دیو بند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفا اللہ عنہ دار العلوم دیو بند

ہمزاد تابع کرنا دستِ غیب اور کیمیا وغیرہ

سوال:- **(الف)** اپنا ہمزاد یا کسی دوسرے کا ہمزاد تابع کرنا جائز ہے اسی طریقہ سے ان کے ذریعہ کسی کار خیر کو انجام دینا یا کوئی اسلامی خدمت کرنا یا ان سے ذاتی خدمت کرانا کیا حکم رکھتا ہے دست غیب کے متعلق اگر یہ یقینی طور سے معلوم ہو جائے کہ یہ عطیہ ہم کو موکلات اپنی جیب خاص سے دیتے ہیں غیر کا مال نہیں لاتے تو اس کا صرف کرنا اس وقت جائز

---

[1] دربعض روایات آمدہ است کہ زائیدہ نمی شود آدمی زاد را فرزندے مگر آنکہ زائیدہ میشود از جن مانند آں و وی را ہمزادِ وی میگویند۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ کسی انسان کے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا مگر اسی کے مثل ایک جن پیدا ہوتا ہے، جس کو اس کا ہمزاد کہتے ہیں۔(اشعة اللمعات ص:۸۷/ ج: ۱/) **هو ولد يو لد لا بليس حين يولد لبنى آدم ولد (مرقاة ص:١١٦/ ج: ١/ باب فى الوسوسة، اصح المطابع بمبئى) راجع امدادالفتاوىٰ ص ٥٥٩/ ج ۴/)**

ہوگا یا ناجائز؟

(ب) سورہ لُمَزَۃ کو چالیس روز تک فجر کی سنت اور فرض کے درمیان خاص تعداد تک ذکر کرنے کے بعد کچھ نقد وزر یکمشت مل جاتا ہے اس نقد کی کوئی حد مقرر نہیں ہے تو یہ صورت بھی دست غیب کے افراد میں شامل ہوکر حرام ہوجاوے گی یا نہیں؟

(ج) اگر کسی کو کیمیا کا صحیح نسخہ کسی بزرگ سے بحالت بیداری مشافہۃً یا بحالت خواب بندائے ہاتف معلوم ہوجائے تو کیمیا بنا کر اس سے اپنی گزراوقات کرنا اس کے لئے جائز ہوگا یا نہیں مشہور ہے کہ کیمیا بنانا ناجائز ہے کیوں کہ اس کی دھن میں اضاعت مال اور اضاعت وقت ہوتا ہے لیکن پھر بھی حاصل نہیں ہوتا۔

(د) دست غیب کے ذریعہ کسی ایسے قرض کا ادا کرنا جس کی ادائیگی کی بظاہر کوئی صورت نہ ہو جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(الف) ہمزاد کیا ہے اور تابع کرنے کا طریق کیا ہے جب تک طریقہ معلوم نہ ہو جواب نہیں دیا جاسکتا۔ **لایجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی** (فتاویٰ[1] عالمگیری، ص۱۶۷، ج۲) کسی مسلمان کیلئے کسی کا مال بغیر سبب شرعی کے لینا جائز نہیں۔

صورت مذکورہ میں اگر موکلات مجبوراً دیتے ہیں تو ناجائز ہے اور اگر خوشی سے معتقد ہو کر دیتے ہیں تو اس میں کچھ خرابی نہیں لیکن ایسا عمل مفقود ہے اگر معلوم ہوجائے کہ کسی غیر کا

---

[1]...... الهندية ص۱۶۷/۲، كتاب الحدود، فصل فى التعزير، مطبوعه كوئٹه، البحر الرائق كوئٹه ص۴۱/۵، كتاب الحدود، فصل فى التعزير، شامى كراچى ص۶۱/۴، كتاب الحدود، فصل فى التعزير، مطلب فى التعزير باخذ المال،

مال لاکر دیتے ہیں تب بھی ناجائز ہے[۱]۔

(ب) اس میں بھی تفصیل ہے یعنی دینے والے نے اگر خوشی اور اعتقاد سے دیا ہے تو جائز ہے ورنہ ناجائز ظاہر یہ ہے کہ یہ صورت بھی دست غیب میں شامل ہے[۲]۔

(ج) کیمیا کے متعلق جو کچھ مشہور ہے وہ صحیح ہے اضاعت مال بھی ہے اور اضاعت وقت بھی[۳]، اگر بڑی جانفشانی کے بعد کامیابی ہوگئی تو اس کا خرچ کرنا جائز ہے بشرطیکہ اضاعت مال وغیرہ عوارض سے خالی ہو اور سونا خالص ہو جیسا کہ بازار میں فروخت ہوتا ہے اور کسی قسم کا دھوکہ نہ ہو۔

(د) ناجائز ہے کیوں کہ ناجائز طریقہ سے یہ مال حاصل ہوا ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہوا[۴]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

العبد محمود گنگوہی

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵۱/۱۲/۲۹ھ

الجواب صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۱...... تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسلہ "التقی فی احکام الرقی" ص ۲۹، فصل ششم، مصنفه حکیم الامتؒ، مطبوعه اشرفیه دهلی،

۲...... حواله بالا.

۳...... الکیمیاء ولا شک فی حرمتها لما فیها من ضیاع المال والاشتغال بما لایفید رد المحتار علی الدر المختار کراچی ص ۴۵/۱، مقدمه، مطلب فی الکهانة،

۴...... اور کوئی دست غیب کا عمل پڑھتا ہے جو محض ناجائز ہے کیونکہ حقیقت اس کی یہ ہے کہ کچھ جنات مسخر ہو جاتے ہیں وہ کہیں سے روپیہ لا لاکر رکھ دیتے ہیں، یہ سب چوری ہے اور اگر جنات اپنے پاس سے لے آتے ہیں تو یہ چیز اور غصب ہے اور یہ سب حرام ہے، مستفاد رساله "التقی فی احکام الرقی" ص ۲۹، فصل ششم، مطبوعه اشرفیه دهلی،

ڈاکوؤں کوتعویذ کے ذریعہ ہلاک کرنا

سوال:- ایک گاؤں کے چند آدمی ڈاکہ زنی کے عادی ہوگئے ہیں جن سے عام لوگ بہت پریشان ہیں، ایسے لوگوں کا شریعت میں کیا حکم ہے؟ کیا ایسے لوگ ہلاک کردینے کے قابل ہیں؟ اگر تعویذات اور عملیات سے ان کو ہلاک کردیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ڈاکوؤں کی اصل سزا قرآن پاک میں قتل، صلب، قطع بھی مذکور ہے[1] مگر اس کو جاری کرنا ہر ایک کے اختیار میں نہیں دیا گیا بلکہ اس کے لئے ایک خاص قسم کا تسلط وغلبہ والا امیر المومنین ہونا ضروری ہے، اس کی زیرنگرانی یہ سزا دی جاسکتی ہے۔[2] لیکن جان، مال، اولاد، عزت کی حفاظت کی تدبیر اختیار کرنا ضروری ہے اور اس سلسلہ میں حکومت سے تعاون کرنے کی ضرورت ہے۔ خود بھی ہوشیار رہیں، غافل نہ رہیں جو شخص جان، مال، اولاد، عزت کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے[3] جائز تعویذات کے ذریعہ سے اگر حفاظت ہوسکے تو شرعاً

---

[1]...... اِنَّمَا جَزَاؤُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَاداً اَنْ يُقَتَّلُوْا اَوْيُصَلَّبُوْا اَوْتُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ الاية (سورة المائده آیت ۳۳ رکوع ۵)

ترجمہ:- جولوگ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں انکی یہی سزا ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی دئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں (بیان القرآن، ص۲۵، ج۱)

[2]...... وركنه اقامة الامام اونائبه فى الاقامة الخ (الهنديه ص ۱۴۳ ج ۲، كتاب الحدود، الباب الاول، مطبوعه مصرى، البحر الرائق ص ۳ ج ۵ كتاب الحدود، رد المحتار على الشامى كراچى ص ۴/۴، كتاب الحدود، قبيل مطلب التوبة تسقط الحد قبل ثبوته)

[3]...... عن سعيد بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ...... من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون اهله فهو شهيد، رواه الترمذى وابوداؤد والنسائى، باب مالايضمن من الجنايات، الفصل الثانى، مطبوعه ياسر نديم ديوبند،

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

اجازت ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۶؍۴؍۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند

نظر بد کے لئے مرچیں جلانا

سوال:- بچہ کو یا کسی جانور مثلاً بھینس گائے کو نظر بد لگ جانے پر عورتیں عام طور پر مرچ یا سات کپڑے کی کترین یا صرف سلا ہوا کپڑا لے کر بچے یا جانور کی طرف سات مرتبہ یا کچھ کم وبیش اشارہ کرکے جلتی ہوئی آگ میں ڈال دیتی ہیں۔اس طریقہ سے نظر جھاڑنا کیسا ہے؟ پھٹکری وغیرہ سے بھی جھاڑتی ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نظر بد اتارنے کے لئے مرچیں وغیرہ پڑھ کر آگ میں جلانا درست ہے[۲]، جبکہ کوئی خلافِ شرع چیز ان پر نہ پڑھی جائے۔مثلاً کسی دیوی دیوتا وغیرہ کی دہائی یا کسی جن وشیطان سے استعانت وغیرہ[۳]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳؍۱؍۹۲ھ

---

[۱]...... الرقية اذا كانت لغرض مباح بادعية مأثورة او آيات قرآنية ...... فهى مما لابأس بها احكام القرآن للتهانوى ص ۱۵۱/۱، حكم الرقى والعزائم، مطبوعه كراچى،

[۲]...... يستفاد من هذه العبارة لابأس بوضع الجماجم فى الزرع والمطخة لدفع ضرر العين لأن العين حق تصيب المال والآدمى والحيوان ويظهر أثره فى ذالک شامى نعمانيه ص ۲۳۲ ج۵، فصل فى اللبس. شامى كراچى ص ۶/۳۶۴، قبيل فصل فى النظر والمس،

[۳]...... رقية فيها اسم صنم او شيطان او كلمة كفر او غيرها مما لايجوز شرعا، مرقاة شرح مشكوة ص:۵۰۷، ج:۴، كتاب الطب والرقى، الفصل الثانى، مطبوعه بمبئى، احكام القرآن للتهانوى ص ۱۵۱/۱، حكم الرقى والعزائم، مطبوعه كراچى،

نظر بد سے حفاظت کیلئے بچوں کے چہرہ پر سیاہ داغ لگانا

سوال:- بچوں کے چہرہ پر سیاہ داغ نظر بد سے حفاظت کے لئے لگانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ کوئی شرعی چیز نہیں ہے، نظر کا لگ جانا حق اور ثابت ہے حدیثِ پاک میں موجود ہے[1] اس سے حفاظت کے لئے جو علاج وتدبیر تجربہ سے ثابت ہو اس کا اختیار کرنا درست ہے جبکہ اس میں کسی ناجائز چیز کا ارتکاب نہ ہو[2]۔ پس اگر یہ غیر مسلموں کا طریقہ وشعار ہو تو اس سے بچنا چاہئے[3]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۲/۹۴ھ

سانپ وغیرہ کاٹنے پر زہر کا اثر اتارنے کے تعویذ کہاں ہیں؟

سوال:- اگر کسی سانپ یا کوئی اور زہریلا کیڑا کاٹے تو مسلمان کو ہندو لوگوں کے

---

[1]...... عن ابن عباس مرفوعاً قَالَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ الحديث (مشکوٰۃ ص۳۸۸ ج۲، کتاب الطب والرقی، قبیل الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند)

ترجمہ:- نظر لگ جانا حق ہے۔

[2]...... لابأس بالرقی مالم یکن فیه شرک، فتح الباری ص۱۱/۳۵۲، کتاب الطب، باب الرقی بالقرآن والمعوذات، مطبوعہ مکتبہ نزار مصطفی احمد الباز مکة المکرمة، ویجوز کی الصغیر وبط قرحته وغیرہ من المداواۃ للمصلحة ...... وکل علاج فیه منفعة لها درمختار علی الشامی کراچی ص۶/۷۵۲، کتاب الخنثیٰ مسائل شتیٰ،

[3]...... لقوله علیه الصلوۃ والسلام: من تشبه بقوم فھو منھم، مشکوۃ شریف ص۲/۳۷۵، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

پاس جا کر منتر پڑھوانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہماری اسلامی شریعت میں ایسا کوئی منتر یا دعاء ہوتو واضح کریں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اعمالِ قرآنی[1]، شمس المعارف[2]، الدرالمنظم میں سانپ اور دوسرے زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے جوزہر چڑھ جاتا ہے اسکے اتارنے کی دعائیں منقول ہیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

سانپ کے کاٹے کا علاج

سوال:- (۱) بنگال میں سانپ کثرت سے ہوتے ہیں، اکثر کاٹ بھی لیتے ہیں، وقت پر علاج کرنے والا کوئی مسلمان نہیں ملتا، تو ہندوؤں سے علاج کراتے ہیں، وہ لوگ جھاڑ پھونک سے علاج کرتے ہیں، تو ان سے جھاڑ پھونک کرانا کیسا ہے؟

(۲) بعض دفعہ یہ لوگ ہاتھ چلاتے رہتے ہیں، اور پتہ لگاتے ہیں کہ زہر اتر گیا یا باقی ہے، لہٰذا اس پر اعتقاد رکھنا کیسا ہے؟

(۳) اگر آپ کے پاس اس کا کوئی علاج ہے تو براہ کرم تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) اگر یہ متعین ہے کہ وہ اس جھاڑ پھونک میں شرکیہ کلمات پڑھتے ہیں، تو ان سے

---

[1]...... (اعمال قرآنی ص ۷۸ ا موذی جانور، مطبوعہ دینی بکڈپو دھلی)

[2]...... شمس المعارف اردو ص ۱۱۴، زھر کے اثرات کاازاله. فصل: ۱۰، سورۂ فاتحه کے اسرار وخواص اور دعوات، مطبوعه دارالاشاعت کراچی،

جھاڑ پھونک کرانا جائز نہیں[۱]، اگر محض احتمال ہو تو مکروہ ہے[۲]۔

(۲) یہ ایک تجربہ کی چیز ہے، جس کو تجربہ ہوگا بتا سکے گا کوئی شرعی اعتقادی چیز نہیں، جس سے ایمان کا خطرہ ہو، یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ مقیاس الحرارۃ سے بخار دیکھ لیتے ہیں، یا اطباء نبض سے بخار اور اس قسم کی معلومات کر لیتے ہیں۔

(۳) اکتالیس دفعہ الحمد شریف مع بسم اللہ سات مرتبہ "**واذا بطشتم بطشتم جبارین**" تین دفعہ "**قل یاایھا الکافرون**" اول وآخر درود شریف سات سات دفعہ پڑھ کر دم کر دیا کریں، نیز پانی پر دم کرکے پلا دیں، اگر بے ہوش ہو تو پانی اس پر چھڑک دیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۱۹/۱۰/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۱۹/۱۰/۸۸ھ

سانپ کے کاٹے کا منتر

سوال:-بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم: حصرا باحصن نارس ایک یہ ایک پانی ایک رہنداری اترے اترے تیرے سر پر سنک ڈھالی نہیں اترے گا تجھے راجا گرڑ کی دہائی۔ گڈر میں بیٹھوں گڑ رسے پھاڑ پھاڑ کھائے رفر کی سگت میر لی بھگت پھل منتری ایسوری جانے یہ

---

[۱]...... رقیة فیھا اسم صنم او شیطان او کلمة کفر او غیرھا مما لایجوز شرعا، مرقاة ص۵۰۷/۴، کتاب الطب والرقی، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی، فتح الباری ص ۳۵۲، ج ۱۱، کتاب الطب، باب الرقی بالقرآن، مطبوعه مصطفی احمد الباز مكة المكرمة،

[۲]...... وانما تکره العوذة اذا کانت بغیر لسان العرب ولایدری ما ھو ولعله یدخله سحرا او کفرا او غیر ذلک، شامی کراچی ص:۳۶۳، ج:۶، کتاب الحظر والاباحة، قبیل فصل فی النظر والمس،

مذکورہ عمل سانپ اتارنے کا ہے اس کے ذریعہ سے سانپ اتارنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا منتر پڑھنا جس میں شرک ہو غیر اللہ کی دھائی ہو یا اس کے معنی معلوم نہ ہوں درست نہیں اور اس منتر میں غیر اللہ کی دھائی ہے اس لئے یہ ناجائز ہے۔[1] فقط اللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح سید مہدی حسن غفرلہ ۲/۳/۸۶ھ

سانپ کے کاٹے کا علاج نیم کے گرد چکر لگانا

سوال:- ہمارے پاس میں ایک درخت نیم کا ہے کسی کو سانپ کاٹ لے تو اس نیم کے درخت کے پانی سے غسل کرا کر درخت کے اطراف میں تین مرتبہ پھرنا پڑتا ہے سگی گنیسی تریملو کا نام لے کر اس درخت نیم کے اطراف میں پھرنا پڑتا ہے تو یہ سانپ کا اثر جاتا رہتا ہے تو کیا مسلمان کا اس طرح پر پھرنا درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نیم کا پتہ اور اس کا پانی زہر اتارنے کے لئے مفید ہے اس میں مضائقہ نہیں لیکن نام مذکورہ لے کر تین دفعہ اس کے اطراف پھرنا یہ عمل ایسا ہے جیسے غیر مسلم اپنے دیوی دیوتا کے

---

[1]...... رقية فيها اسم صنم او شيطان او كلمة كفر او غيرها مما لايجوز زرعا، مرقاة ص۴/۵۰۷، كتاب الطب والرقى، الفصل الثانى، مطبوعه بمبئى، فتح البارى ص ۳۵۲، ج ۱۱، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن، مطبوعه مصطفى احمد الباز مكة المكرمة،

ساتھ کرتے ہیں اس لئے یہ نہ کیا جائے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۰/۴/۸۹ھ

جفر شرعی حجت نہیں

سوال:- ایک شخص ہمارے گاؤں میں آیا ہے اور وہ ہمارے گاؤں اور شہر کے دورے پر ہے وہ بوہرہ جماعت سے تعلق رکھتا ہے اور مسلمانوں کی مسجدوں میں نماز پڑھ لیتا ہے۔اس نے کویت دیش میں جاکر چند سال سیر کی ہے اور وہاں علم جفر کی تعلیم پائی ہے، جس کے ذریعہ یہ نئے نئے شعبدے عوام کے سامنے پیش کرتا ہے۔ یہ لوگوں کے ماضی کے حالات کسی حد تک بالکل صحیح بتاتا ہے اور کچھ مستقبل کے بھی حالات بتادیتا ہے، جس کی وجہ سے دیندار مسلمان بھی اس کے شیدا ہوگئے اور یہ دھوکہ بڑی زور سے ہر طرف پھیل رہا ہے، اس کا کہنا ہے کہ علم (جفر) صحابۂ کرامؓ و بزرگان دین کو بھی تھا۔ اس علم سے ان لوگوں نے کام لئے ہیں۔ اس کے اس عمل سے بہت سے مسلمانوں کے ایمان پر اثر آرہا ہے مگر صحیح معلومات نہ ہونے سے بہک رہے ہیں۔

(نوٹ) اگر اس شخص کو کسی آدمی کا نام کہدو تو وہ اس کے ماضی کے حالات بیان کر دیتا ہے، چاہے وہ سامنے حاضر ہو یا نہ ہو۔ بعض مسلمانوں کا کہنا یہ ہے کہ یہ علم ناجائز ہے اور بعض اس کی تائید کرتے ہیں۔ آپس میں مسلمانوں میں اختلاف پڑ جانے کا اندیشہ ہے اور اس سے بھی زیادہ حالات بگڑنے کے امکان ہیں۔ اسلئے آپ جلد از جلد جواب تحریر فرمائیں۔

[1]...... وانما تکره العوذة اذا کانت بغیر لسان العرب ولا یدری ماهو ولعله یدخله سحرا و کفر او غیر ذالک، شامی زکریا ص ۵۲۳ ج ۹، کتاب الحظر والا باحة، فصل فی اللبس قبیل فصل فی النظر والمس.

الجواب حامداً ومصلیاً!

علم جفر کی نہ قرآن کریم نے تعلیم دی۔ نہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے تعلیم دی نہ صحابہ کرامؓ نے اسکو سیکھا نہ محدثین نے اس کی طرف توجہ دی، نہ فقہاء اور اولیاء کرام نے اس کو قابل التفات سمجھا۔ بلکہ کتب فقہ الاشباہ[1] والنظائر و درمختار[2] وغیرہ میں اس کے سیکھنے کو منع کیا ہے یہ شرعی حجت نہیں[1] نہ اس کے ذریعہ سے کسی کا جرم ثابت ہوتا ہے نہ براءت اگر کوئی شخص علم جفر کے ذریعہ کسی کو چور بتائے تو اس کو چوری کی سزا دینا جائز نہیں[3]۔ اس علم کے ذریعہ بہت سی چیزیں سامنے آجاتی ہیں۔ جنات اور شیاطین سے بہت سی چیزیں معلوم کی جاسکتی ہیں۔ مگر یہ سب چیزیں بالکل لغو اور ہیچ ہیں۔ جوگی اور پنڈت بھی ہاتھ دیکھ کر بعض صرف صورت دیکھ کر بعض نام سن کر بہت کچھ بتانے والے آج بھی موجود ہیں بعض مسلمان بھی یہ سب کچھ بتادیتے ہیں۔ مگر ان کی نسبت صحابہ کرامؓ کی طرف کرنا غلط ہے۔ ان اکابر نے جفر نہ سیکھا اور نہ سکھایا، نہ اس طرف توجہ کی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... تعلم العلم يكون فرض عين وفرض كفاية ومندوبا وحراما وهو علم الفلسفة والشعبذة والتنجيم والرمل، الاشباه والنظائر ملخصا ص ۲۰۰، الفن الثالث، فائدة، تعلم العلم على خمسة اقسام، مطبوعه اشاعة الاسلام دهلى،

[2]...... وحراما وهو علم الفلسفة والشعبذه والتنجيم والرمل، (الدرالمختار ص ۴۳، ج ۱، بيروت، كراچى، مطلب فى التنجيم والرمل)

[3]...... ويجب على من اطلع على السارق بامثال هذه ان لايحزم بسرقته ولايشع فاحشته ؟؟؟؟ يتبع القرائن الخ، وانما هى طريق اتباع القرائن قال الله تعالىٰ ولا تقف ماليس لك به علم، شرح القول الجميل ص ۸۹، عمل برائے شناختن دزد، مطبوعه رحيميه ديوبند،

قل ھو اللّٰہُ احدیاجبرئیل کا وظیفہ

سوال:-قل ھو اللّٰہ احدیاجبرائیل ہرآیت کے ساتھ مؤکل کا نام لے کر پڑھنا کیسا ہے؟ جائز ہے یا ناجائز ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

قرآن کریم جسطرح نازل ہوااور حضرت رسول اکرم ﷺ نے جس طرح تلاوت فرما کر صحابہ کرامؓ کوسنایااور پڑھایااسی طرح پڑھنا چاہیئے اس میں تغیر وتبدل کا کسی کوحق نہیں۔

وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَ نَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هٰذَا اَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِي اَنْ اُبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوحىٰ اِلَيَّ اِنِّي اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ سورہ یونس رکوع ۲[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبدمحمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند۳۳/۱۰/۹۵ھ

یاجبرائیل بحق یاَ وھابُ کاوظیفہ

سوال:-یاجبرائیل بحق یَا وھاباس طریقہ سے پڑھنا کیسا ہے؟

---

[1]......**ترجمہ**:-اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کا کھٹکانہیں ہے یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لایئے یا اس میں کچھ ترمیم کردیجئے آپؐ یوں کہہ دیجئے کہ مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کردوں، بس میں تو اسی کا اتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعہ پہنچا ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں بھاری دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔(بیان القرآن)

الجواب حامداً ومصلیاً!

ثابت نہیں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

نادعلی کا وظیفہ

سوال:- ’’نادعلی‘‘ کے نام سے مشہور ایک عمل عملیات کی کتابوں میں ہے، کیا اس کو بطور وظیفہ کے پڑھنا جائز ہے۔ نادعلی یہ ہے:

’’نادعلیا مظہر العجائب وتجده عوناً لک فی النّوائب کلّ ھَمّ وغمّ سینجلی یامحمدبو لایتک یاعلی یاعلی یاعلی‘‘

الجواب حامداً ومصلیاً!

نادعلی کا وظیفہ پڑھنا غلط ہے، خلاف شرع ہے اسکو ہرگز نہ پڑھا جائے[2]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲/۹/۹۵ھ

کشف ارواح وغیرہ کا عمل

سوال:- عمر کا بیان ہے کہ ایک عمل یا وظیفہ ایسا ہے کہ جس کے پڑھنے سے آسمان

---

[1]...... اس لئے اس قسم کے وظیفوں سے احتراز چاہئے۔

[2]...... **فان العبادة وطلب الحوائج والاستعانة حق للّٰه وحده (مجمع بحار الانوار ص ۴۴۴ ج ۲، فی بحث الزور، مطبوعه دائرة المعارف العثمانية حیدرآباد (دکن)**

ترجمہ:- بیشک عبادت اور حوائج طلب کرنا اور مدد چاہنا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

وزمین جنت ودوزخ لوح وقلم کا حال معلوم ہوجاتا ہے اور قبر کے حالات اور روحوں سے ملاقات ہوجاتی ہے۔کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مجھے معلوم نہیں[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دست غیب

سوال:- دست غیب کا کیا حکم ہے آیا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

امداد الفتاوی[۲] میں لکھا ہے کہ یہ جنات کے ذریعہ سے چوری ہے جو کہ حرام ہے۔

فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲/۴/۸۷ھ

دفینہ معلوم کرنے کا طریقہ

سوال:- اگر کوئی شخص اپنے گھر کا دفینہ معلوم کرنا چاہے تو معلوم ہوسکتا ہے یا نہیں؟ کیا طریقہ ہے کہاں نقشہ بھیجنا پڑے گا؟ پرانے آدمی بتاتے ہیں کہ روپیہ ہے مگر ثابت نہیں ہے

---

[۱]...... وقالوا مماجربنا لکشف الارواح بهذه الشروط المذکورة ان یضرب فی الجانب الأیمن سبوح وفی الأیسر قدوس وفی السماء رب الملائکة فی والقلب الروح (قول الجمیل ص ۳۸، باب طریقة کشف ارواح، مطبوعه رحیمیه دیوبند)

[۲]...... امداد الفتاوی ص ۵۵۹ ج ۴، مسائل شتی، تحقیق دست غیب (مطبوعه زکریا دیوبند) التقی فی احکام الرقی ص ۲۹، فصل ششم، مطبوعه اشرفیه دهلی،

کہاں پر ہے؟ اگر مل جائے تو ضرور آپ کی محنت ادا کروں گا، ورنہ آخرت میں معلوم کرونگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

دفینہ معلوم کرنے کا طریقہ یا نقش میں نہیں جانتا، آپ خدا کے سامنے جا کر دعویٰ کریں گے تو میں وہاں بھی عرض کر دوں گا کہ میں نے اس کا طریقہ نہ قرآن میں پڑھا ہے نہ حدیث میں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

قسمت کو بتانا

سوال:- کیا فرمائیں گے علماء کرام اس بارے میں کہ ایک مولوی صاحب ہاتھ دیکھ کر دولہا دولہن کا جوڑا اچھا برا نصیب اور بیماری بتلاتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا کرنا درست نہیں، اس سے پرہیز اور توبہ کریں [1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۶/۴/۹۴ھ

---

[1]...... الحاصل ان الكاهن من يدعى معرفة الغيوب باسباب وهى مختلفة فلذا انقسم الى انواع متعددة كالعراف والرمال والمنجم الى قوله والكل مذموم شرعاً (شامی زکریا ج۶/ ص۳۸۵/ کتاب الجهاد، باب المرتد.

تعمیر مکان سے پہلے نجومی کو زمین دکھلانا

سوال:- ہمارے یہاں لوگوں کا دستور ہے کہ جب گھر بنوانا چاہتے ہیں تو پہلے نجومی کو زمین یا سفلی والے کو دکھاتے ہیں وہ اس جگہ بیٹھ کر کچھ پڑھتا ہے پھر زمین کی اچھی بری کی خبر دیتا ہے یا کہتا ہے کہ بعض حصہ میں نقصان دینے والی اشیاء مدفون ہیں ان کو نکالتا ہے جب گھر بنایا جاتا ہے بعض حضرات اپنا تجربہ بتاتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو گھر والوں کو نقصان ہوتا ہے تو حکم شرع سے مطلع فرمائیں کیا کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ طریقہ تعلیمات اسلام کے خلاف ہے اس سے توبہ کریں اور آئندہ بالکل ایسا نہ کریں[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

کیا سحر ابھی باقی ہے؟

سوال:- امام مالکؒ اور امام محمدؒ اور ہمارے اصحاب سے مروی ہے کہ ساحر کافر ہے اور ابن ہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں: **السحر حرام بلاخوف والمستفاد اباحة كفر الخ**

---

[۱]...... مَنْ اَتَى عَرَّافاً فَسَأَلَهُ عَنْ شَئٍ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وفی روایة عن ابی ھریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من اتى كاهنا فصدقه بما يقول ...... فقد برئ مما انزل على محمد، (مشكوة شريف ص ۳۹۳، ج ۲، باب الكهانة، الفصل الاول والثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند،)

ترجمہ:- جو آدمی کسی ایسی شخص کے پاس جائے جو گم شدہ اور مسروق چیزوں کا پتہ بتاتا ہے اس نے اس عراف سے کوئی چیز معلوم کی تو اس آدمی کی چالیس راتوں کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔

حضرت محمد ﷺ پر بھی سحر کیا گیا تھا تمام اقوال کے دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ سحر ابھی تک باقی ہے ایک شخص کو اعتراض ہے کہ سحر کو محمد ﷺ مٹانے آئے تھے مٹ گیا اگر کوئی کہے کہ سحر ابھی تک باقی ہے تو وہ محمد ﷺ کی شان پر دھبہ سا دیا تو اس شخص سے سوال یہ ہے کہ اگر سحر باقی ہوتا تو امام اور فقہاءؒ کیوں اس کے ناجائز وحرام ہونے کا فتویٰ دیتے پھر نبی ﷺ بت پرستی کو بھی مٹانے آئے تھے مگر ابھی تک باقی ہے راقم الحروف کا خیال صحیح ہے یا معترض کا خیال اصح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سحر مٹانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو دنیا سے فنا کر دیا گیا یہ واضح فرمانا مقصود ہے کہ سحر بدتر چیز ہے اس سے پورا پرہیز لازم ہے یہی حال کفر کا ہے کہ اس کے مٹانے کا مقصود بھی اس کی قباحت اور برائی کو واضح فرمانا ہے اور اس کے لئے جہاں تک ہو سکے جدوجہد کرنا ہے حضرت نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ سے کفر دنیا سے ختم نہیں ہو گیا تھا البتہ جزیرۂ عرب میں اسلام کا غلبہ اور تسلط ہو چکا تھا کفار مجوس وغیرہ سے خلفاء راشدین نے جہاد فرمایا اگر یہ مقصد ہوتا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے سامنے کفر دنیا سے ختم ہو جائے گا تو **الجهاد ماض الی یوم القیامة**[1] کیوں فرماتے نیز **لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ لٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ**[2] کیوں فرماتے نیز حدیث میں یہ بھی ہے کہ قیامت سے پہلے پہلے تمام مومنین ختم ہو جائیں گے شرار خلق (کفار) باقی رہ جائیں گے ان پر ہی قیامت قائم ہوگی[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

---

[1]...... نصب الرایة ص۳۷۷ ج۳، کتاب السیر، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل،

[2]...... (مسلم شریف ص ۱۳۱ ج۲، کتاب الامارة، باب المبایعة، بعد فتح مکة علی الاسلام والجهاد الخ) بخاری شریف ص ۳۹۰ ج۱، کتاب الجهاد، باب فضل الجهاد، مطبوعه اشرفی دیوبند،

[3]...... عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جنات کا عمل

سوال:- مسمیٰ محمد قاسم پر ایک جن آتا ہے، اور حالت نماز میں آکر پریشان کرتا ہے اس سے رہائی کی کیا شکل ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی عامل سے اس کی ترکیب دریافت کی جائے، بندہ جنات کا عامل نہیں۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

جنات کی مالی اعانت

سوال:- وہ جن محمد قاسم کی مالی اعانت بھی کرنا چاہتا ہے، تو اس کو قبول کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مالی اعانت قبول نہ کریں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلیٰ شِرَارِ الْخَلْقِ، رواہ مسلم مشکوۃ ص ۴۸۱ ج ۲، باب لا تقوم الساعة الاعلی شرار الناس. الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1]......اس لئے کہ وہ چوری کا مال لا کر دیتے ہیں۔

راجع للتفصیل ''التقی فی احکام الرقیٰ'' ص ۲۹، فصل ششم، مطبوعہ اشرفیہ دھلی،

جنات کو جلانا

سوال:- جنات کو جلا سکتے ہیں یا نہیں، جبکہ وہ آگ سے پیدا ہوئے ہیں، پھر کیسے جل سکتے ہیں؟ اور شرعاً یہ فعل عاملین کا کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر کسی اور تدبیر سے وہ پیچھا نہ چھوڑیں بلکہ ستاتے ہی رہیں تو جلانا بھی درست ہے[1]، انسان مٹی سے پیدا ہوا ہے، مٹی کا ڈھیلا مارنے سے چوٹ لگتی ہے، سر پھٹ جاتا ہے، مٹی کی چھت یا دیوار اوپر گرنے سے دب کر مر بھی جاتا ہے، اسی طرح جنات کو آگ سے تکلیف پہنچ سکتی ہے، اور آگ سے جل سکتے ہیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند

جنات اور شیاطین انسان کو ستا سکتے ہیں؟

سوال:- زید کی بیوی بہت پریشان ہے وہ اکثر کہا کرتی ہے کہ میں جنات میں سے ہوں، کیا دراصل جنات اور شیاطین انسانوں کو لگتے ہیں؟ شریعت مطہرہ میں کہیں اس قسم کی کوئی چیز آئی ہے؟

---

[1]...... امداد الفتاوی ص ۴/۸۸، کتاب الحظر والاباحة، تعویذات واعمال، تعویذ کے ذریعہ جنات کو جلانا، مطبوعہ زکریا دیوبند،

[2]...... ودل القرآن والسنة علی ان اصل الجن النار وانما احرقتهم الشهب مع ذلک لان اضافتهم الی النار کإضافة الانسان الی التراب والطین والفخار الخ، الفتاوی الحدیثیة ص ۶۵، مطلب فی الکلام علی الجن، مطبوعه دارالمعرفة بیروت،

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

الجواب حامداً ومصلیاً!

انسان میں جن اور شیطان کا داخل ہو جانا ممکن ہے، ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم الحدیث بخاری شریف[1]، آکام المرجان فی احکام[2] الجان، میں اس کی تفصیل مروی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

مزارات پر جنات کا آنا

سوال:۔ ہمارے گاؤں میں غیر مسلم لوگوں کے دو تین منڈھ یعنی مزار ہیں، جن کے بارے میں عقیدہ ہے کہ یہ سب سنتے ہیں ہر سال میلہ بھی لگتا ہے، کافی دور دور سے لوگ آکر منت مانگتے ہیں، چڑھاوا چڑھاتے ہیں، اکھاڑہ ہوتا ہے، بھگتوں پر ان کی روح آجاتی ہے، با قاعدہ بیان ہوتے ہیں، فیصلے ہوتے ہیں، بیماریاں بھی دور کی جاتی ہیں، اور کئی دن تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، مگر افسوس اس بات کا ہے کہ وہ بھگت لوگ جو بے قابو ہو کر مدہوش شکل میں جبکہ آواز بھی بدل جاتی ہے اور طرح طرح کی باتیں غیبی بھی بتلاتے ہیں، کیا یہ شیطانی نصرت ہے یا کہ جنات کا فعل ہے یا کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ کہ ان کی روح سوار ہوتی ہے، جن

---

[1]...... بخاری شریف ص ۴۰۱/۱، کتاب الاعتکاف، باب زیارة المرأة زوجها فی اعتکافه، رقم الحدیث: ۲۰۳۸، مطبوعه دار السلام بیروت،

ترجمہ: – شیطان انسان کے جسم میں خون کے جاری ہونے کی جگہ جاری ہوتا ہے۔

[2]...... ذکر ابو الحسن الاشعری فی مقالات اهل السنة والجماعة انهم یقولون الجن تدخل فی بدن المصروع الخ، آکام المرجان فی احکام الجان ص۱۰۷، الباب الحادی والخمسون فی بیان دخول الجن فی بدن المصروع، مطبوعه مصر، فتاوی عزیزی ص ۱۱۲، ۱/۱۱۱، مطبوعه رحیمیه دیوبند، شرح فقه اکبر ص ۱۶۲، الشیاطین لهم تصرف فی بنی آدم، مطبوعه رحیمیه دیوبند،

کے اوپر یہ اثر ہوتا ہے، ہوش میں آنے کے بعد وہ پھر انسانیت پر آجاتا ہے، جب وہ اکھاڑہ ہوتا ہے، جب ہی ان پر یہ اثر ہوتا ہے، دیر ہوجانے پر وہ بھگت لوگ ان منڈھ میں جاتے ہیں ، وہیں سے اثر شروع ہوتا ہے، آخر یہ کیا بات ہے، شریعت مطہرہ میں اس کی اصل کیا ہے، کافی تعجب بھی ہوتا ہے، کافی لوگوں کے عقیدے بھی خراب ہوتے ہیں، یہاں تک کہ ان منڈھوں کی طرف منہ کرکے پائخانہ پیشاب بھی نہیں کرتے یہ بھی عقیدہ ہے کہ منت ماننے پر پوری ہوتی ہے، ان کے خاص عام بھگتوں پر ہی یہ روح سوار ہوتی ہے، براہِ کرم مطلع فرمائیں، کہ اس کی کیا اصل ہے؟ عنایت ہوگی، تاکہ یہ اشکال دور ہو۔ چند ساتھی کہتے ہیں کہ یہ شیطانی نصرت ہے، اگر شیطانی ہے تو پھر استغفار لاحول وغیرہ سے ایسا نہیں ہونا چاہئے، اگر جنات کا معاملہ ہے تو پھر دوسری بات ہے، اس لئے براہِ کرم مفصل مطلع فرمادیں عنایت ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

انسان کے جسم میں جنات گھس جاتے ہیں[1]، اور تماشے بناتے ہیں ان کا مقصد تفریح ہے اور عقائد واعمال کو خراب کرنا ہے۔

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص ان کے سامنے قرآن شریف پڑھتا ہے تو وہ بھی پڑھنے لگتے ہیں، ایسی جگہ سے دور رہنا چاہئے، غیر اللہ کی نذر ماننا معصیت بلکہ شرک ہے کبھی ان کے کاموں میں شرکت نہ کریں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۱/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفا اللہ عنہ // //

---

[1] ان الجن تدخل فی بدن المصروع کما قال اللہ تعالیٰ "الذین یأکلون الربا اولا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس، آکام المرجان ص۱۰۷، بیان دخول الجن فی بدن المصروع، مکتبه خیر کثیر، شرح مقاصد ص ۲/۴۹۹، الفصل الثانی، المبحث الثالث فی الملائکة والجن، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، شرح فقه اکبر ص ۱۶۲، الشیاطین تصرف لبنی آدم، مطبوعه دیوبند. (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جن کا مختلف صورتوں میں آنا

سوال:- جن عورت میں آ سکتا ہے یا نہیں اور بیل وغیرہ بن سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

آ سکتا ہے[1]، بیل وغیرہ بھی بن سکتا ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

جن اور پیر کا عورتوں پر آنا

سوال:- (۱) یہ جو سنا جاتا ہے کہ عورتوں کو جنات چمٹ جاتے ہیں، اور ان سے برا فعل کرتے ہیں، یہ سچ ہے کہ نہیں؟

(۲) نیز پیر صاحب بھی آ کر چمٹ جاتے ہیں، یہ بھی درست ہے یا نہیں؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[2] والنذر للمخلوق لایجوز لانه عبادة والعبادة لاتکون لمخلوق البحر الرائق کوئٹه ج ۲/ ص ۲۹۸/ قبیل باب الاعتکاف، الدرالمختار مع الشامی کراچی ج ۲/ص ۴۳۹/ کتاب الصوم، مطلب فی النذر الذی یقع للاموات، طحطاوی علی المراقی مصری ص ۵۷۱/ کتاب الصوم، باب مایلزم الوفاء به، فتاویٰ عزیزی ج ۱/ص ۹۳/

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1]...... تقدم تخریجه: تحت عنوان ”جنات اور شیاطین انسان کو ستا سکتے ھیں“

[2]...... لاشک ان الجن یتطورون ویتشکلون فی صدر الانس والبهائم فیتصورون ...... فی صورة الابل والبقر والغنم الخ، آکام المرجان فی غرائب الاخبار واحکام الجان ص ۱۸، الباب السادس فی بیان تطور الجن وتکلهم فی صدر شتی، مطبوعه مصر،

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) جنات عورتوں، مردوں اور بچوں کو چمٹ سکتے ہیں[۱]، اور برا فعل بھی کر سکتے ہیں[۲]۔

(۲) کوئی پیر صاحب یا بزرگ انتقال کے بعد کسی کو نہیں چمٹتے بلکہ جنات اور شیاطین آتے ہیں اور بزرگوں کے نام بتلاتے ہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دار العلوم دیوبند

دیو کا حضرت سلیمان علیہ السلام کی صورت بنانا

سوال:- مشہور ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام بوقت حاجت بیت الخلاء وغیرہ اپنی انگشتری خادم کو دے جایا کرتے تھے، ایک روز دیو ب حضرت سلیمان علیہ السلام کی شکل بنا کر انگشتری خادم سے لیکر تخت شاہی پر جا بیٹھا، جب سلیمان علیہ السلام نے خادم سے انگوٹھی طلب کی تو جواب ملا کہ آپ حضرت سلیمان علیہ السلام نہیں ہیں، وہ تو انگشتری لے گئے، اس سے آگے کچھ اور بھی مشہور ہے، یہ واقعہ کہاں تک صحیح ہے؟ نبی اللہ کی شکل وصورت کوئی جن وغیرہ بنا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر بنا سکتا ہے تو تبلیغ احکام کیسے ہوگی؟

۱...... اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِی مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرٰی الدَّمِ یحتمل الحقیقة بان جعل له قدرة علی الجری فی باطن الانسان، ترمذی شریف مع حاشیة ص ۲۲۲/۱، قبیل ابواب الطلاق، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند،

۲...... وقال تعالیٰ (لم یطمثهن انس قبلهم ولا جان) وهذا یدل علی انه یتاتی منهم الطمث وهو الجماع والافتضاض الی قوله وعن مجاهد انه اذا جامع الرجل اهله ولم یسم انطوی الجان علی احلیله فجامع معه فذالک قوله تعالیٰ لم یطمثهن الخ، الفتاوی الحدیثیه ص ۶۸، ج ۱، هل تجوز منکحة الجن ام لا، مطبوعه دار المعرفة بیروت، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند،

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ قصہ بعض مفسرین نے کتب یہود سے نقل کیا ہے، تفسیر کشاف[1]، تفسیر[2] مدارک، تفسیر معالم التنزیل[3]، قاضی عیاض[4] وغیرہ نے اس قصہ کی تردید کی ہے، امام رازی[5] نے بہت زورشور سے اس قصہ پر اشکالات کئے ہیں، اصولاً بھی یہ قصہ غلط ہے، کیوں کہ اس صورت میں تبلیغی احکام میں بہت کچھ خلط ہوگا، نیز کچھ وثوق نہ ہوگا کہ اب تک جو انبیاء علیہم السلام جن کی نبوت نصوص قطعیہ سے ثابت ہے، وہ واقعۃً نبی تھے، یا معاذ اللہ کوئی اور شیطان ان کی صورت بنا کر آ گیا، وغیرہ وغیرہ۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

۱...... ولقد ابی العلماء المتقنون قبوله وقالوا هذا من اباطيل اليهود والشيطان لا يتمكنون من مثل هذه الافاعيل وتسليط الله اياهم على عباده حتى يقعوا فى تغيير الاحكام وعلى نساء الانبياء حتى يفجر وبهن قبيح الخ، تفسير كشاف ص۳/۳۷۵، سورۂ ص، تحت آيت: ۳۴، مطبوعه دارالفكر بيروت،

۲...... تفسير مدارك على هامش الخازن ص۴/۴۲، سورۂ ص، تحت آيت: ۳۴، مطبوعه المطبعة الميمنة مصر،

۳...... معالم التنزيل ص۴/۶۳، سورۂ ص، تحت آيت: ۳۴، مطبوعه ادارۂ تاليفات اشرفيه ملتان،

۴...... كتاب الشفاء قاضى عياض ص۲/۱۰۷، فصل فى اجماع الامة على عصمة النبى صلى الله عليه وسلم من الشيطان، القسم الثالث، مطبوعه مؤسسة الكتب الثقافية بيروت،

۵...... واعلم ان اهل التحقيق استبعد واهذاالكلام من وجوه الاول ان الشيطان لوقدر على ان يتشبه بالصورة والخلقة بالانبياء فحينئذ لا يبقى اعتماد على شى من الشرائع فلعل هٰؤلاء الذين رأوهم الناس فى صورة محمد وعيسى وموسىٰ عليهم الصلوة والسلام ماكانوا اولئك بل كانوا شياطين تشبهوا بهم فى الصورة لاجل الاغواء والاضلال ومعلوم ان ذلك يبطل الدين بالكلية الخ، تفسير الكبير للامام الرازى ص۷/۱۹۵، سورۂ ص، تحت آيت: ۳۴، مطبوعه دارالفكر بيروت،

کیا آسیبی اثر سے زبان گنگ ہو سکتی ہے

سوال:- کیا جنات قوم میں یہ قدرت اور طاقت ہے کہ کسی انسان کی زبان بند کردیں یا بہتر گونگا اندھا وغیرہ تصرفات کردیں ہمارے یہاں ایک نوجوان تندرست اور صحیح سالم ہے لیکن اس کی یہ حالت ہے کہ دن رات میں کبھی ایک دو گھنٹہ اور کبھی تین چار گھنٹہ تک بولتا نہیں اس کا بہت ہی زیادہ علاج کہا گیا، لیکن فائدہ بلاکل نظر نہیں آتا یہاں پر بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ ایک جن عورت کا اثر ہے تو ان کی یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنات قوم میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ کسی انسان کی زبان بند کردے یا کسی کو نابینا یا بینا بنادے صحیح کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جنات تصرفات سے بھی اس قسم کے اثرات ہو سکتے ہیں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۰/۳/۹۶ھ

جماعِ جن سے استقرار حمل

سوال:- اگر جن لوگ کسی عورت سے صحبت کریں تو کیا اس سے حمل ٹھہر سکتا ہے یا نہیں؟

---

[1]...... ان الشیاطین لهم تصرف فی بنی آدم شرح فقه اکبر ص ۱۶۲، مطبوعه مجتبائی دهلی، ان المس الجزئی من الجن للانس یکون یمس الجن الجسد البشری جزئیا کان یمسک عضوا واحدا منه کذراع او الرجل او اللسان الخ، تحصین الانسان من السحر والجن والشیطان بالاذکار الخ، ص ۳۴، بعض انواع المس الشیطانی، المس الجزئی، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

الجواب حامداً ومصلیاً!

حمل ٹھہر سکتا ہے[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند

سٹہ کا نمبر بتانا

سوال:- ایک شخص عالم ہے اور بظاہر پرہیز گار بھی ہے امام مسجد بھی ہے، مگر وہ عالم سفلی عمل کے ذریعہ سے سٹے کا نمبر بتلاتا ہے، اس کے پاس اگر کوئی شخص اس کا خادم بن کر جاتا ہے، اور خوشامد کرتا ہے، تو عالم صاحب اس کو سٹہ کا عمل بتلا دیتے ہیں، اور عالم صاحب یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بالکل مجبور اور مفلس ہو تو سٹے کا عمل ایسے شخص کے لئے پڑھنا جائز ہے، اور جو روپیہ نمبر لگانے کا ملے وہ جائز بتلاتے ہیں، تو آپ شرعی رو سے بتلایئے کہ ایسے عالم کا عقیدہ کیسا ہے؟ اور سٹے کا عمل کرنا اور بتلانا جائز ہے یا نہیں؟ آپ جو شریعت کا مسئلہ ہو اس کو صاف صاف تحریر کیجئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس عالم کا یہ طریقہ غلط اور خلاف شرع ہے ایسی آمدنی بھی حرام ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیو بند

---

[۱]...... كما تستفاد من هذه العبارة كما يتفق للانس مع الجن وقد يتناكح الانس والجن ويولد بينهما وهذا اكثير معروف، دليل الانسان لعلاج السحر والحسد والجان ص۹۸، بيان صرع الجن للانس، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، التوالد دليل على استقرار الحمل، آكام المرجان فى غرائب الاخبار واحكام الجان ص۲۶، باب فى بيان مناكحة الجن، مطبوعه كراچی، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب چہاردہم : کسب اور پیشہ

کسب کی تفصیل

سوال:۔ انسان اپنے کو زندہ رکھنے کے لئے کن کن پیشوں سے مخصوص نسبت رکھ سکتا ہے ضروری پیشہ کو بالترتیب ان کے درجہ ومرتبہ کے مطابق بوضاحت بیان فرمائیں۔

الجواب: حامداًومصلیاً!

حقوق واجبہ ادا کرنے کے لئے حلال روزی حاصل کرنا لازم ہے جس جس پیشہ کی شریعت نے اجازت دی ہے حدود شرع کی رعایت رکھتے ہوئے اس کو اختیار کرنا درست ہے کسب کے طرق کے متعلق فتاویٰ عالمگیری ص۳۴۹[۱] ج۲ میں ہے **وأفضل أسباب الكسب الجهاد ثم التجارة ثم الزراعة ثم الصناعة كذافى الاختيار شرح المختار والتجارة افضل من الزراعة عند البعض والاكثر علىٰ ان الزراعة افضل كذا فى الوجيز للكردری**۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفی عنہ دارالعلوم دیوبند، ۸۹/۴/۳ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند

---

[۱] عالمگیری ص ۳۴۹ ج۵ (مطبوعه كوئٹه) كتاب الكراهة الباب الخامس عشرفی الكسب مجمع الانهر ص ۱۸۴ ج۴، كتاب الكراهية فصل فی الكسب، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، البحرالرائق ص ۲۶۲ ج۵، كتاب البيوع قبيل قوله البيع يلزم بايجاب و قبول، مطبوعه الماجديه كوئٹه، شامی زكريا ص ۴۶ ج ۱۰، كتاب الصيد.

کونسے پیشے افضل ہیں کیا کوئی پیشہ رذیل ہے؟

سوال:۔(۱) کون کون سے پیشے شریف ہیں اور کون کونسے رذیل ہیں انہیں نمبر وار ارشاد فرمائیں؟ (۲) کپڑا بننے کا پیشہ شریف ہے یا رذیل؟

الجواب حامداً ومصلیاً

روزی کمانے کے پیشے فتاویٰ عالمگیری[۱] میں، ج ۵/ص ۳۴۹/ میں یہ ترتیب درج ہے''افضل اسباب الکسب الجهاد ثم التجارة ثم الزراعة ثم الصناعة كذافى الاختيار، شرح المختار، والتجارة افضل من الزراعة عندالبعض والاكثر على ان الزراعة افضل كذافى الوجيز الكردرى''بعض حضرات نے مستقل کتابیں بھی پیشوں کے متعلق لکھی ہیں، حضرت داؤد علیہ السلام لوہے سے زرہ بنایا کرتے تھے[۲] بعض انبیاء علیہم السلام نے خیاطی سے گذارہ کیا ہے[۳]، ہر جائز پیشہ جو تقویٰ کے ساتھ ہو اختیار کیا جائے

[۱] عالمگیری کوئٹه، ج۵/ص ۳۴۹/ كتاب الكراهية، الباب الخامس عشر فى الكسب، مجمع الانهر ج۴/ص ۱۸۴، كتاب الكراهية فصل فى الكسب، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، البحرالرائق ج۵/ص ۲۶۲، اول كتاب البيوع مطبوعه الماجديه كوئٹه، شامى زكريا ج۱۰/ص ۴۶، كتاب الصيد..

[۲] فعلمه تعالىٰ صنعة الدروع فكان يعمل كل يوم درعاً الخ تفسير روح البيان، ج۷/ص ۲۶۸، الجزء الثانى والعشرون، مطبوعه دارالفكر بيروت، تفسير ابن كثير، ج۳/ص ۸۳۸/ مطبوعه مصطفى احمدالباز مكه مكرمه تحت سورة سبا آيت ۱۱/محيط برهانى ج۸/ص ۱۶، كتاب الكراهية والاستحسان، الفصل الرابع عشر فى الكسب مطبوعه ڈابھیل.

[۳] وهواى ادريس عليه السلام اول نبى خط بالقلم وقطع الثياب وخاطها الخ المنتظم فى تاريخ الملوك والامم، ج۱/ص ۲۳۴/ باب ذكر ادريس عليه السلام، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، محيط برهانى ج۸/ص ۱۶، كتاب الكراهية والاستحسان، الفصل الرابع عشر فى الكسب مطبوعه ڈابھیل.

درست ہے کسی کو ذلیل نہ سمجھا جائے، قرآن کریم میں ''اراذلنا'' کا لفظ آیا ہے، قوم نوح علیہ السلام نے کہا تھا ''مَانَرٰکَ اتَّبَعَکَ اِلَّاالَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ'' جلالین[1] میں ہے ''اسافلنا کالحاکة والاساکفه اھ بادی الراعی'' کی تفسیر میں ہے ''ای ابتدأ من غیر تفکر فیک''، مگر حالات بدلتے رہے ہیں یہ ضروری نہیں کہ ایک عرف بھی ہمیشہ باقی رہے۔(۲) پیشہ ذلیل نہیں جبکہ اعلیٰ اخلاق وصحیح حالات کے ساتھ ہو۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱/۱۴۰۱ھ

جوتی بنانے کا پیشہ

سوال:۔ جوتی بنانے کے کام کو شریعت منع تو نہیں کرتی اگر کرتی ہے تو کیوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شریعت اس کو منع نہیں کرتی[2] البتہ معاملات کی صفائی اور پاکی کا اہتمام ضروری ہے[3]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۱/۵/۵۷ھ

صحیح: عبداللطیف مظاہر علوم سہارنپور الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مظاہر العلوم

---

[1] جلالین شریف، ص ۱۸۲/ج ۱، سوره هود آیت ۲۷/ مطبوعه رشیدیه دهلی .

[2] وقد كان غالب اعمال الاخيار من السلف عشر صنائع الخرزوالتجارة والحمل والخياطة والحذوالخ. (احياء العلوم ص ۷۶ ج ۲ كتاب آداب الكسب الباب الخامس فی شفقة التاجر على دينه مطبع عثمانيه مصريه) ثم المذهب عندجمهور الفقهاءؒ ان جميع انواع الكسب فی الإباحة على السواء الخ المحيط البرهانی ص ۶۲/ ج۸، كتاب الكراهية والاستحسان، الفصل الرابع عشر فی الكسب، مطبوعه ڈابهيل. شامی زكريا ص ۴۶/ج ۱۰ كتاب الصيد.

[3] والغش حرام فی البيوع والصنائع جميعاً ولاينبغی أن يتهاون الصانع بعلمه على وجه لوعامله به غيره لما ارتضاه لنفسه بل ينبغی أن يحسن الصنعة ويحكمها (احياء العلوم ص ۷۰ ج ۲، كتاب آداب الكسب الباب الثالث، مطبع عثمانيه مصريه)

E:\F.M.Fainal\Jild-28\19-Kasab Aor Pesha

قصاب کا پیشہ

سوال:۔ایک مسلمان قصاب کا پیشہ کرسکتا ہے یا نہیں یعنی جس جگہ گائے کی اجازت ہے وہاں گائے کا گوشت بیچ سکتا ہے یا نہیں۔(۲) شرعی اعتبار سے اگر کوئی مسلمان متواتر چالیس دن گائے کا گوشت کھائے تو کیا اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے (۳) حضور ﷺ کو گوشت پسند تھا یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

اپنی عزت کی محافظت بھی لازم آتی ہے اگر چہ قصاب کا پیشہ فی نفسہ جائز ہے مگر قانون کی خلاف ورزی کرنا خطرہ مول لینا ہے۔[1] (۲) یہ بے اصل اور غلط ہے۔[2] (۳) حضور ﷺ کو گوشت مرغوب تھا۔[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

الجواب صحیح: محمد جمیل الرحمٰن

نائب مفتی دار العلوم دیوبند

بے پردہ عورت کی کمائی

سوال:۔عورت کی محنت کی کمائی جس میں بے پردگی ہو کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

---

[1] لا ینبغی للمومن ان یذل نفسه الحدیث ترمذی شریف ص ۵۰ ج ۲ کتاب اللفتن (مطبوعه رشیدیه دهلی)

[2] من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد (مشکوة شریف ص۲۷ باب الاعتصام بالکتاب والسنة (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

[3] عن ابی هریرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال اتی رسول الله ﷺ بلحم فدفع الیه الذراع وکان یعجبه فنهس منها. ترمذی شریف ص٦ ج ۲ ابواب الاطعمة باب ما جاء ای اللحم احب الی رسول اللّٰه ﷺ (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

E:\F.M.Fainal\Jild-28\19-Kasab Aor Pesha

الجواب: حامداً ومصلیاً

عورت کے ذمہ پردہ لازم ہے[۱] تاہم بے پردگی کی وجہ سے اس کی حلال کمائی کو ناجائز نہیں کہا جائیگا[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، مظاہر علوم سہارنپور

عورتوں کا مزدوری کے لئے باہر نکلنا

سوال:۔ ہم ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور سابقہ زمانہ سے ہمارے خاندان میں مچھلی پکڑنے اور اس کے فروخت کرنے کا پیشہ چلا آرہا ہے۔ گھر کے تمام مرد وعورت اپنی قوت بازو سے کما کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر وہ زمانہ شریف تھا، دوسروں کی عزت کو خود اپنی عزت سمجھا جاتا تھا۔ مگر آج زمانے کی فضانے ہر شخص کے دل میں فتنہ اور بے حیائی کے جذبات کو پیدا کردیا ہے۔ اور ہماری قوم اس قدر بے خبر ہے کہ وہ اپنے مذہب کے ایک ادنیٰ سے چیز پر بھی عامل نہیں ہے۔ ہماری عورتیں باہر لوگوں کی مزدوری کرتی ہیں، ہم ان کو منع کرتے ہیں مگر باز نہیں آتی ہیں۔ اور کچھ غنڈے قسم کے لوگ بھی گھر پر ٹھہرتے ہیں جس کی وجہ سے بعض وہ عورتیں جو باز رہتی ہیں ان کو بھی جانے کا موقع ملتا ہے۔

---

[۱] قال مشائخنا تمنع المرأة الشابة من كشف وجهها بين الرجال فى زماننا للفتنة البحرالرائق، ج ۱/ص ۲۷۰/باب شروط الصلوٰة، ایچ ایم سعید کمپنی ،کراچی پاکستان. الدرالمختار مع کراچی ص ۴۰۶/ج ۲، كتاب الصلوٰة، باب شروط الصلوٰة مطبوعه کراچی، الدرالمنتقى على المجمع ص ۱۲۱/ج ۱، كتاب الصلوٰة، باب شروط الصلوٰة.

[۲] ويكره له أن يستأجر امرأة مرة أو امة يستخدمها ويخلو بها لقوله صلّى الله عليه وسلّم لايخلوَنَّ رجل بامرأة ليس منها بسبيل فان ثالثها الشيطن ولأنه لايامن من الفتنة على نفسه أو عليها إذاخلابها ولكن هذا النهى لمعنى فى غير العقد فلايمنع صحة الإجارة ووجوب الأجر إذا عمل كالنهى عن البيع وقت النداء الخ، المبسوط ص ۲۵، باب اجارة الرقيق فى الخدمة وغيرها دارالفكر بيروت.

اس لئے پرزور عرض ہے کہ آپ ان عورتوں کی کمائی حرام قرار دے کر ایسا حکم صادر فرمائیں جس کے ذریعہ یہ عورتیں اپنے اس مزدوری کے پیشہ کو چھوڑ کر پردہ کی پابند ہو جائیں اور پردہ کا حکم ان کے لئے کیا جائے، تا کہ بے حیائی کا شکار نہ بنیں۔ نیز یہ بات بھی ہماری قوم میں رائج ہے۔ حق سلب کر لینا۔ ناپ تول میں کمی کرنا، جھوٹ بولنا، اس لئے اس پر بھی شرعی روشنی میں ان باتوں پر جواز یا ممانعت کا حکم لگائیں۔ آیا یہ باتیں صحیح ہیں یا باطل؟ اور باطل پر عمل کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

بے حیائی اور بدکاری کی برائی کو سب ہی جانتے ہیں۔ کوئی بے خبر نہیں۔ ایسی حالت میں صرف فتویٰ کافی نہیں بلکہ تعلیم کا انتظام کیا جائے، گھروں میں دینی کتابیں سنائی جائیں، بزرگوں سے اصلاحی تعلق قائم کیا جائے، علمائے حق کے وعظ کہلوائیں۔ سب برادری اس پر غور کر کے اصلاح کا پختہ ارادہ کرے۔ ہر شخص اپنی بیوی کا نان ونفقہ پورا پورا دے[1] اور اس کو مجبور کرے کہ اب تم کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں، تمہاری ہر ضرورت یہیں پوری کی جائے گی، مچھلی پکڑنے اور فروخت کرنے کے لئے بھی مت جانا۔ دوسرے کا حق غصب کر لینا کبیرہ گناہ ہے۔ جو شخص ایک بالشت زمین کسی کی غصب کرے گا ساتوں زمینوں کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا[2] اور چار پیسے کے عوض سات سو فرض مقبول نمازیں دلائی جائیں گی[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۸/۱۳۹۰ھ

---

[1] فتجب (النفقة) للزوجة بنكاح صحيح على زوجها لانها جزاء الاحتباس الخ درمختار على الشامى زكريا ص ۲۷۸ ج۵ بـاب النفقة، عالمگیری كوئٹه ص ۵۴۴ / ج ۱، الباب السابع عشر فى النفقات الفصل الاول فى نفقة الزوجة، زيلعى ص ۵۰ / ج۳، باب النفقة مطبوعه امداديه ملتان.

[2] عن سعيد ابن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ من أخذ شبراً من الأرض ظلماً فانه يطوقه يوم القيامة من سبع ارضين، مشکوٰۃ ص۲۵۴، باب الغصب والعارية الفصل الاول، (باقی اگلے صفحہ پر)

چوڑیاں پہنانے کا پیشہ

سوال:۔ زید کے یہاں چوڑی پہنانے کا رواج ہے عموماً عورتیں چوڑیاں پہنایا کرتی ہیں زید چونکہ تنہا امورِ خانہ داری پورا نہیں کرسکتا ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی اس پیشہ کے ذریعہ زید کا ہاتھ بٹائے کیا زید کی یہ خواہش از روئے شرع جائز ہے یا نہیں ویسے صورت مذکورہ میں جو عام طور پر ہندوستان کی ایک قوم کے ساتھ مخصوص ہے جو کہ اوروں کے لئے جائز بظاہر معلوم نہیں ہوتا ہے یہ کیسا ہے اور اس سے حاصل شدہ رقم مرد کے لئے اور بچوں کے لئے استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

عورت اگر پردہ میں رہے اور کسی نامحرم کے سامنے نہ آئے[۱] اور عورتوں کو چوڑیاں پہنا کر روپیہ حاصل کرے تو شرعاً وہ روپیہ درست ہے کسی ایک قوم کے ساتھ اس پیشہ کے خاص ہو جانے کی وجہ سے اس کو دوسروں کے لئے ناجائز نہیں کہا جائے گا[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸/۳/۸۹

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۹/۳/۸۹

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳] جاء فی بعض الکتب انه یؤخذ لدانق ثواب سبع مائة صلوٰة بالجماعة الأشباه والنظائر ص ۷۴ (مطبوعه دارالعلوم دیوبند) تحت القاعدة الثانیة

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] وتمنع المرأة الشابة من کشف الوجه بین رجال (درمختار مع الشامی کراچی ص ۴۰۶/۱ باب شروط الصلوٰة، مطلب فی سترالعورة، سکب الانهر ص ۲۰۲/ ج۴، کتاب الکراهیة فصل فی النظر والمس مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، البحرالرائق کوئٹه ص ۱۹۲/ج۸، کتاب الکراهیة فصل فی النظر والمس،

[۲] ثم المذهب عندجمهور العلماء والفقهاء أن جمیع انواع الکسب فی الإباحة علی السواء الخ، مجمع الانهر ص ۱۸۴/ج۴، کتاب الکراهیة فصل فی الکسب، دارالکتب العلمیه بیروت، المحیط البرهانیة ص ۶۲/ج۸، کتاب الکراهیة الخ الفصل الرابع عشر فی الکسب مطبوعه ڈابھیل، شامی زکریا ص ۴۶/ج۱۰، کتاب الصید.

چوڑی پہنانے کا پیشہ

سوال:۔ بہت سے مرد چوڑیاں پہنانے کا کام کرتے ہیں یہ کمائی حلال ہے یا حرام جائز ہے یا ناجائز ہے؟

(۲) بہت سی عورتیں بے پردہ ہوکر باہر دیہات میں چوڑیاں پہناتی ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے علاوہ ازیں ایک عورت جسکا خاوند مر گیا ہو اور لڑکے اس کے جوان باروزگار ہوں اور پھر بھی وہ عورت چوڑیاں بے پردگی سے پہناوے تو اسکی ذمہ داری کس کے ذمہ ہے بالفرض اگر وہ لڑکے اسکو نان ونفقہ نہ دیں تو کیا حکم ہے اور اگر اس کو کھانا کپڑا وغیرہ دیں اور بے پردگی سے منع کریں تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) چوڑیوں کی قیمت حلال ہے۔ نامحرم کے ہاتھ وغیرہ کو مس کرنا ناجائز ہے[۱]۔

(۲) یہ تجارت اور اجرت جائز ہے چاہے لڑکے نان نفقہ دیں چاہے نہ دیں بے پردگی منع ہے[۲] جس کی ذمہ داری خود اس بے پرد پر ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ ۱۳؍رجب ۶۷ھ

---

[۱] وما حل نظره حل لمسه إلا من أجنبية فلا يحل مس وجهها وكفها الخ الدرالمختار على الشامی زکریا ص ۲۲۸ ج ۹ فصل فی النظر والمس، المحيط البرهانی ص ۳۰ / ج ۸، کتاب الکراهية، الفصل التاسع فيمايحل للرجل اليه النظر والمس، مطبوعه ڈابھیل، مجمع الانهر ص ۲۰۳ / ج ۴، كتاب الكراهية فصل فی النظر مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت. البحر الرائق ص ۱۹۴ / ج ۸، كتاب الكراهية فصل فی النظر والمس مطبوعه الماجديه كوئٹه.

[۲] وتمنع المرأة الشابة من كشف الوجه بين رجال لخوف الفتنة (الدرالمختار على الشامی نعمانيه ص ۲۷۴ ج ۱، باب شروط الصلوٰة، مطلب فی سترالعورة، البحرالرائق ص ۱۹۲ / ج ۸، كتاب الكراهية فصل فی النظر والمس، مطبوعه الماجديه كوئٹه، سكب الانهر ص ۲۰۲ / ج ۴، كتاب الكراهية فصل فی النظر والمس، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

درزی کو ناجائز لباس سینا

سوال:۔ میں سلائی کا کام کرتا ہوں اور لوگ ہر قسم کا نقشہ یا ہر قسم کا لباس سلوا کر پہنتے ہیں تو مجھے سینا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

ناجائز لباس سینا مکروہ ہے۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۸۸/۵/۱۶ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ ۸۸/۵/۱۸ھ

کوٹ پتلون سینا

سوال:۔ زید کا کام کپڑے سینے کا ہے اور مختلف قسم کے کپڑے بنانے ہوتے ہیں جس میں کوٹ پتلون بھی تیار کرنا ہوتا ہے اور پتلون اس وقت اس قسم کی تیار کی جارہی ہے کہ رانوں میں پھنسی ہوتی ہے۔ جواب عنایت فرمائیں کہ کوٹ اور پتلون سینا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

اس طرح کا کپڑا سینے میں انکشافِ ستر کا تو احتمال نہیں ہے۔ یعنی اس سے مرد کا وہ حصہ

---

[1] خیاطاً امرہ ان یتخذ لہ ثوباً علی زی الفساق یکرہ لہ ان یفعل الخ شامی زکریا ص ۵۶۲ ج ۹ کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع، المحیط البرھانی ص ۶۳/ ج ۸، کتاب الکراھیۃ الفصل الرابع عشر فی الکسب، مطبوعہ ڈابھیل، مجمع الانھر ص ۱۸۸/ ج ۴، کتاب الکراھیۃ فصل فی الکسب، دار الکتب العلمیہ بیروت.

بدن نہیں کھلتا جس کا چھپانا فرض ہے۔ رانوں میں اگر پتلون اس طرح پھنسی ہو کہ ران کی ہیئت ادھر سے ظاہر نہ ہوتی ہو تو کچھ اشکال نہیں۔ البتہ خود ایسے کپڑے پہننا مکروہ ہے۔ تو اس وجہ سے ان کے سینے میں بھی ایک قسم کی کراہت[1] ہوگی۔ لیکن اگر یہ لباس عامۃً مسلمان پہنتے ہوں تو کراہت بھی نہیں ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

آمدنی کی تحصیل وتقسیم کا ذمہ دار والدہ کو قرار دینا

سوال:۔ زمین کی آمدنی وخرچ کا ذمہ دار والدہ کو قرار دینا جب کہ وہ اس سے متفق نہ ہو رہی ہوں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

جب انتظام ان کے قابو کا نہیں تو ان پر کیوں بار ڈالا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ ۴؍۱؍۸۸ھ

مال یتیم میں تجارت

سوال:۔ والد کے انتقال کے بعد والدہ دوسرا نکاح کر لیتی ہے تو اس صورت میں مال یتیم بچوں کو ملنا چاہئے یا ان بچوں کی والدہ کو مال یتیم سے کوئی دوسرا پیشہ مثلاً تجارت وغیرہ کی جا سکتی

[1] خیاطا امرہ أن یتخذ لہ ثوباً علی زی الفساق یکرہ لہ أن یفعل الخ شامی زکریا ص ۵۶۲ ج ۹ کتاب الحظر و الاباحۃ فصل فی البیع، المحیط البرہانی ص ۶۳ ؍ ج ۸، کتاب الکراھیۃ، الفصل الرابع عشر فی الکسب، مطبوعہ ڈابھیل، مجمع الانہر ص ۱۸۸ ؍ ج ۴، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الکسب، دارالکتب العلمیہ بیروت.

ہے یا نہیں۔اور مال یتیم کے منافع بچوں کو ملنا چاہئے یا تجارت کرنے والے کو۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

جو مال بچوں کے والد کا تھا انتقال والد کے بعد اٹھواں حصہ اس میں سے بچوں کی والدہ کا ہے[1]۔اس کو اختیار ہے اپنا حصہ جو چاہے کرے[2] بعد جو حصہ بچوں کا ہے نیز جو مال براہ راست یتیموں کی ملک ہے خواہ ان کو والد نے اپنی حیات میں دیا ہو یا کسی اور طرح ان کو ملا ہو اس میں والدہ کو مالکانہ تصرف کا حق نہیں اس کو محفوظ رکھا جائے اس میں تجارت بھی نہ کی جائے مباداً خسارہ ہو جائے[3]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند

تصویر کی طباعت اور اس کی آمدنی

سوال:۔آج کل بڑی بڑی تجارتی کمپنیوں کے اندر جاندار کی تصاویر ہوتی ہیں اور یہ پریس میں طبع ہوتی ہیں۔طباعت کے آنے والے کاموں میں دوثلث حصہ ایسا ہوتا ہے جس پر کسی نہ کسی جاندار کی تصویر ہوتی ہے۔ہر صفحہ طباعت کا ایک حصہ ایسا ہوتا ہے جس پر تصویر نہیں ہوتی۔اب مسلمانوں کے لئے ان تصاویر کا طبع کرنا کیا تصویر بنانے اور تصویر کشی کے حکم میں آتا ہے یا نہیں؟ اور اس سے حاصل شدہ آمدنی جائز ہے یا ناجائز؟

---

[1] اما للزوجات فحالتان الی قوله والثمن مع الولدولدالابن الخ سراجی ص ۱۲ فصل فی النساء

[2] المالک هو المتصرف فی الاعیان المملوكة كيف شاء الخ بيضاوى شريف ص۷ ج ۱ سورة الفاتحة.

[3] لايتجر فی مال اليتيم لان المفوض اليه الحفظ دون التجارة الخ، البحرالرائق ص۴۶۸/ ج۸، باب الوصی ومايملكه، مطبوعه الماجديه كوئٹه، مجمع الانهر ص۴۶۳/ ج۴، باب الوصی، دارالكتب العلميه بيروت، شامی زكريا ص۴۲۵/ ج۱۰، كتاب الوصايا، باب الوصی.

الجواب: حامداًمصلیاً!

جاندار کی تصویر بنانا ممنوع ہے[۱] خواہ ابتداء جاندار سے بنائی جائے یا تصویر سے نقل کی جائے، قلم سے ہو یا مشین سے یا کپڑے کی بناوٹ میں ہو یا پتھر لکڑی لوہے، وغیرہ پر کسی آلہ سے بنائی جائے اور جبکہ ٹریڈ مارکہ کے طور پر ہوتو وہ مقصود کے درجہ میں ہوگی، اس لئے اس کو جائز نہیں کہا جائے گا۔ اس پر جو وعیدیں حدیث پاک میں وارد ہیں وہ بہت سخت ہیں[۲]۔ یہ تو تصویر کی طباعت کے متعلق ہے۔ اس سے حاصل شدہ آمدنی کا حکم یہ ہے کہ اگر تصویر کی اجرت کے مقابلہ میں غیر تصویر کی (یعنی جائز) آمدنی زیادہ ہے تو سب آمدنی کو ناجائز نہیں کہا جائے گا بلکہ غلبہ کا اعتبار ہوگا[۳]۔ یہ تو کلی اور اصولی جواب ہے۔ خاص طور پر اجارہ فاسدہ کے متعلق فقہاء لکھتے ہیں کہ اجرت پر ملک متحقق ہوجاتی ہے۔ **والاجر یطیب وان کان السبب حراماً ھ شامی ص۲۸[۴] ج۵ اول باب الاجارۃ الفاسدۃ**۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

۱؎ قال اصحابنا وغیرهم من العلماء تصویر صورة الحیوان حرام شدید التحریم وهو من الکبائر لانه متوعد علیه بهذا الوعید الشدید المذکور فی الاحادیث سواء صنعه فی ثوب اوبساط اودرهم اودینار أوغیرذالک الخ مرقات ص۴۸۳ ج۴ (مطبوعه اصح المطابع بمبئی، کتاب اللباس باب التصاویر الفصل الاول. شامی کراچی ص۶۴۷ /ج ۱، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، نووی علی المسلم ص۱۹۹ /ج۲، کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورة الحیوان الخ مطبوعه سعد دیوبند.

۲؎ عن عبدالله بن مسعود قال سمعت رسول الله ﷺ یقول اشد الناس عذاباً عندالله المصورون متفق علیه. مشکوٰة شریف ص۳۸۵ (مطبوعه یاسرندیم دیوبند) باب التصاویر الفصل الاول.

۳؎ أهدى إلی رجل شیئا او أضافه إن کان غالب ماله من الحلال فلابأس إلا أن یعلم بأنه حرام فان کان الغالب هوالحرام ینبغی أن لایقبل الهدیة ولایأکل الطعام الخ، عالمگیری ص۳۴۲ /ج۵، کتاب الکراهیة الباب الثانی عشر فی الهدایا والضیافات، مطبوعه کوئٹه، مجمع الانهر ص۱۸۶ /ج۴، کتاب الکراهیة فصل فی الکسب، دارالکتب العلمیه بیروت. المحیط البرهانی ص۷۳ /ج۸، کتاب الکراهیة الفصل السابع عشر فی الهدایا والضیافات، مطبوعه ڈابهیل.

۴؎ شامی زکریا ص۶۲ ج۹ کتاب الاجارة اول باب الاجارة الفاسدة.

تہوار کے موقع پر جاندار کی تصویریں بنانا

سوال:۔ مسلمان حلوائی ہندوؤں کے تہواروں کے موقع پر مٹھائی کے کھلونے بناتے ہیں۔ جس میں گائے بھینس بیل انسان بندر وغیرہ کی شکل کے ہوتے ہیں پھر ان کو فروخت کرتے ہیں تو مسلمان حلوائی کے لئے مٹھائی سے جاندار کی تصویر بنانا اور ان کا فروخت کرنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

جاندار تصویروں کا پتھر، مٹی، مٹھائی، کھلونے سب منع ہیں، مسلمانوں کا اس سے بچنا لازم ہے[۱]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۶/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

مسلم حجام کا غیر مسلم کی داڑھی مونڈنا

سوال:۔ مسلم نائی غیر مسلم، مشرک بھنگی کی حجامت یعنی دارڑھی مونڈنا اور بال کترنا وغیرہ بلا کراہت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

حجام کے لئے مسلم یا غیر مسلم کی داڑھی مونڈنا درست نہیں[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱] قال اصحابنا وغيرهم من العلماء تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الكبائر الخ مرقات ص۴۸۳ ج۴ (مطبوعه بمبئی) باب التصاوير الفصل الاول، شامی کراچی ص۶۴۷/ ج۱، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، نووی على المسلم ص۹۹ ج۲، كتاب اللباس باب تحريم تصوير صورة الحيوان، مطبوعه سعد ديوبند.

[۲] لانه اعانة على المعصية وقد قال الله تعالیٰ وتعاونوا على البر والتقوى ولاتعاونوا على الإثم والعدوان الخ ص۲۹/ ج۶، كتاب الكراهية فصل فی البيع، مطبوعه امداديه ملتان، لمافيه من الاعانة علیٰ مايجوز، وكل ما ادى الیٰ مالايجوز لايجوز الخ درمختار على الشامی زكريا ص۵۱۸/ ج۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، جواهر الفقه ص۴۴۷ ج۲ رساله تفصيل الكلام فی مسئلة الاعانة على الحرام.

E:\F.M.Fainal\Jild-28\19-Kasab Aor Pesha

حلاق لحیہ اور خیاط لباس فساق

سوال:۔ داڑھی بنانے والا نائی بھی مواخذہ دار ہوگا یا نہیں کیونکہ اس کا پیشہ یہی ہے۔ جیسا عوام حکم دیتے ہیں ویسا ہی بناتا ہے۔ اسی طرح کپڑا سینے والا انگریزی کوٹ یا نیکر یا پتلون وغیرہ سیتے ہیں یہ کس حکم میں ہے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

ایسا نائی اور درزی بھی گنہگار ہے کذافی درالمختار مع ردالمحتار[۱] ص۲۵۱ ج۵ زیلعی ص۲۹ ج٦۔ فقط واللہ اعلم حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفرلہٗ

حجام کا داڑھی مونڈنا

سوال:۔ میں حجام ہوں۔ یہاں کے مسلمان مجھے اپنی داڑھی کے منڈا دینے پر مجبور کررہے ہیں اور پنچایت کرکے میری داڑھی کو زبردستی منڈا دینا چاہتے ہیں۔ کیا داڑھی منڈا دینے کی شریعت میں گنجائش ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

داڑھی مونڈنا ناجائز ہے[۲] پنچایت کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ ناجائز کام پر مجبور کرے اور

۱؎ وإن كان اسكافاً أمره انسان أن يتخذ له خفاً على زى المجوس او الفسقة او خياطا امره أن يتخذ له ثوباً على زى الفساق يكره له ان يفعل. شامى زكريا ص ۵٦۲ ج ۹ كتاب الحظر والاباحة فصل فى البيع. زيلعى ص ۲۹ / ج٦، كتاب الكراهية فصل فى البيع، مطبوعه امداديه ملتان، مجمع الانهر ص۱۸۸ / ج۴، كتاب الكراهية فصل فى الكسب، دارالكتب العلميه بيروت، المحيط البرهانى ص٦۳ / ج۸، كتاب الكراهية الفصل الرابع عشر فى الكسب، مطبوعه ڈابھيل.

۲؎ واما الأخذ منها دون ذلك اى دون القبضة كمايفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبيحه احد وأخذ كلها فعل يهود الهند، ومجوس الاعاجم، شامى زكريا ص۳۹۸ / ج۳، كتاب الصوم باب مايفسد الصوم، مطلب فى الأخذ من اللحية، فتح القدير ص۳۴۷ / ج ۲، كتاب الصوم باب مايوجب القضاء **والكفارة**، مطبوعه دارالفكر بيروت، مرقات ص ۳۰۲ / ج ۱، كتاب الطهارة باب السواك الفصل الاول، مطبوعه بمبئى.

آپ کے لئے بھی ناجائز کام میں پنچایت کی اطاعت جائز نہیں[۱]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفرلہٗ دارالعلوم دیوبند۱۶/۵/۸۷ھ

ڈاکٹری اور مدرسی کی کمائی

سوال:۔زیداور عمر دونوں ایک ایسی بستی میں رہتے ہیں جہاں کچھ دن قبل سود کا نام نہیں تھا،لیکن اب سود کا لین دین عام ہوگیا ہے،زید مدرسہ اسلامیہ میں مدرس ہیں کہ جس مدرسہ کی آمدنی ان ہی لوگوں سے اوران کے سودی کاروبار سے ہی ہوتی ہے،اس کے علاوہ اورذریعہ آمدنی مدرسہ کی نہیں ہے، اورعمر پوسٹ آفس میں نوکری کے ساتھ حکمت اور ڈاکٹری بھی کرتا ہے،مگردونوں دوسرے گاؤں کے رہنے والے ہیں، اب ان دونوں میں سے کس کی آمدنی حلال ہےاورکس کی حرام،کس کواس گاؤں میں رہنا چاہئے اورکس کونہیں؟

الجواب: حامداًومصلیاً

جوشخص حکیم ڈاکٹر ہےاوروہ اپنی دوا کی قیمت سے اپنا گزارہ کرتا ہے،اس کے متعلق کھوج کرید کرنے کی ضرورت نہیں،اس کی آمدنی کو بلاوجہ شرعی حرام کہنے کا حق نہیں[۲]،جوشخص مدرسہ سے تنخواہ لیتا ہےاورمدرسہ میں ہرقسم کا چندہ آتا ہے،کچھ جائز ہوتا،کچھ ناجائز تواس کی پوری تنخواہ کوبھی ناجائز کہنے کا حق نہیں،البتہ متعین طور پرجس کے پاس بھی ناجائز آمدنی آئے

---

[۱] لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق الحدیث مشکوٰة شریف ص ۳۲۱ (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) کتاب الامارة الفصل الثانی، شامی زکریا ص۵۸۳/ج۹، کتاب الحظر والإباحة فصل فی البیع.

[۲] وحمل فعل المسلم علی الصحة والحل واجب ماامکن الاان تقوم البینة، مبسوط سرخسی ص۶۲/ج۸، الجزء السابع عشر، کتاب الدعوی، باب اختلاف الاوقات فی الدعوی مطبوعه دارالفکر بیروت، قواعد الفقه ۱۲/ قاعده ۶/ الرسالة الاولی اصول الکرخی، مطبوعه دارالکتاب دیوبند.

،خواہ سود کی ہو، کسی اور طرح کی ہو اس کو نا جائز ہی کہا جائیگا۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱۰/۹۹ھ

دوسرے سے سارٹیفکٹ حاصل کرنا

سوال:۔ اگر ایک لڑکے نے ٹینکل کورس کیا مگر اس کے پاس سارٹیفکٹ نہیں ہے۔ تو کہیں سے سارٹیفکٹ لے کر نوکری حاصل کر سکتے ہیں یا نہیں جبکہ وہ لڑکا تجربہ کار بھی ہے۔

الجواب: حامداًومصلیاً

اگر قانوناً سارٹیفکٹ حاصل کرنا ضروری ہے بغیر اس کے ملازمت حاصل کرنا جرم ہے تو قانون کی پابندی لازمی ہے کہ اس میں جان و مال کی حفاظت بھی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] مستفاد: لایجب دعوة الفاسق المعلن لیعلم انه غیر راض بفسقه وکذا دعوة من کان مالهٗ من حرام مالم یخبر انه حلال وبالعکس یجیب مالم یتبین عنده انه حرام (عالمگیری کوئٹه، ج۵/ص ۳۴۳/ کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشر. مجمع الانهر ص ۱۸۶/ج۴، کتاب الکراهیة، فصل فی الکسب، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، المحیط البرهانی ص ۷۳/ج۸، کتاب الکراهیة، الفصل السابع عشر فی الهدایا والضیافات.

[۲] لاینبغی للمؤمن أن یذل نفسه ترجمه :- مومن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ الحدیث ترمذی شریف ص ۵۰/ج ۲، مطبوعه رشیدیه دهلی، ابواب الفتن.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب پانزدھم: مالِ حرام اور رشوت

فصل اول:- مالِ حرام کا حکم

حرام مال سے کوئی چیز خریدنا

سوال:۔ایک شخص کے پاس مال حرام ہے، جواس کو کسی حلال شے کے فروخت کرنے پر مشتری سے ملا ہے، اب اگر یہ شخص ایک گھوڑا خرید کرے اور ایک ہفتہ کا اُدھار کر کے گھوڑے کو اپنے گھر لے آئے اور مال حرام ایک ہفتہ بعد دے تو گھوڑا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

حلال شئی کو مال حرام کے عوض میں فروخت کرنا جائز نہیں، "**لقوله تعالیٰ ولا تتبدلوا الخبيث بالطيب**"[1] لیکن اگر کسی کے پاس اس طرح مال حرام آجائے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے، یا اسکے مثل کسی اور طرح آجائے تو اسکو اُدھار یا قرض میں کسی غیر مسلم کو دینا درست ہے،

[1] سورۂ نساء آیت: ۲.

لہٰذا اس گھوڑے کو حرام نہیں کہا جائیگا۔ کذا فی عالمگیریہ، ص۲۱۲[1] ر ج ۲ ر، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹ ر رجب ۵۳ھ

صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ، صحیح سعید احمد غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور ۱۰ ر رجب ۵۳ھ

مال حرام کی خرید وفروخت

سوال:۔ سود کا مال اگر کوئی شخص خرید ے تو وہ حلال ہو جاتا ہے یا باوجود خرید لینے کے بھی وہ حرام ہی رہتا ہے۔ مفصل لکھئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اگر وہ مال کسی شخص کے پاس خالص حرام طریقہ سے آیا ہوا ہو اس کا خریدنا جائز نہیں، کیونکہ اس کا اصل مالک کو واپس کرنا ضروری ہے، "**الحرام ينتقل فلو دخل بامان واخذ مال حربی بلارضاه واخرجه الينا ملكه وصح بيعه لكن لايطيب له ولاللمشترى منه درمختار قال الشامی قوله الحرام ينتقل ای تنتقل حرمته وان تداولته الايدی وتبدلت الاملاک ويأتی قريباً قوله ولاللمشترى منه فيكون بشرائه منه مسيئاً لانه ملكه بكسب خبيث وفی شرائه تقرير للخبث يؤمر بماكان يومر به البائع من رده علىٰ الحربی لان وجوب الرد علىٰ البائع انما كان لمراعاة ملک**

---

[1] الهنديه ص ۲۱۲ ر ج ۳ ر كتاب البيوع، الباب العشرون فی البياعات المكروهة والارباح الفاسدة، واصرح منه فی الدرالمختار، اكتسب حراما واشترى به اوبالدراهم المغصوبة شيئا قال الكرخی ان نقد قبل البيع تصدق بالربح والا لا وفی ردالمحتار الفتوىٰ اليوم علی قول الكرخی دفعاً للحرج لكثرة الحرام شامی كراچی ص ۲۳۵ ر ج ۵ ر كتاب البيوع، باب المتفرقات، مطلب اذا اكتسب حراماً ثم اشترى فهو علی خمسة اوجه. مجمع الانهر ص ۸۳/۴، كتاب الغصب، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت.

الحربی ولاجل غدر الأمان وهذ المعنی قائم فی ملک المشتری کمافی ملک البائع الذی اخرجه اھ (شامی[1] ص ۱۷۹ / ج۳/)فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲/۱۰/ ۵۵ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ　　صحیح عبداللطیف ۱۱/ ربیع الاول ۵۵ھ

مال حرام سے تجارت

سوال:۔اگر کسی شخص نے حرام مال کمایا، اس سے اس کی اولاد پرورش پائی، اس میں سے بعض عالم ہوئے، انہوں نے مال کی یا اسی طرح دوسرے بھائیوں نے تجارت کی، تو کیا ان کا کمانا بھی مال حرام کہلائے گا؟ اور نسلاً بعد نسلٍ اس کا شیوع ہوتا رہے گا؟

الجواب حامداًومصلیاً

جس قدر مال بطریق حرام کمایا اس کی واپسی لازم ہے، اگر وہ شخص موجود نہ ہو جس سے مثلاً مالِ حرام (مثلاً رشوت یا غصب) لیا ہو، مرگیا ہو تو اس کے ورثاء کو دیا جائے، ورثاء بھی موجود نہ ہوں یا کوشش کے باوجود ان کا علم نہ ہوسکے تو غریبوں محتاجوں کو صدقہ کردیا جائے[2]،

---

[1] درمختار مع الشامی کراچی، ص۹۸/ ج۵/باب البیع الفاسد، مطلب الحرمة تعدد. بحر کوئٹہ ص۶/۹۵، فصل فی احکام البیع الفاسد، الاشباہ والنظائر ص ۱۵۹، الفن الثانی، کتاب الحظر والاباحة، مطبوعه دارالاشاعة دهلی.

[2] اخذ مورثه رشوة اوظلما ان علم ذٰلک لایحل له اخذه والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده علیهم والا فان علم عین الحرام لایحل لهٗ ویتصدق بنیة صاحبه الخ شامی زکریا ج۷/ ص ۳۰۱/ باب البیع الفاسد، مطلب فیمن ورث مالاً حراماً. بذل المجهود ص۱/۳۷، کتاب الطهارة، فصل فی فرض الوضوء، مطبوعه یحیوی سهارنپور، عالمگیری ص ۵/۳۴۹، کتاب الکراهیة، الباب الخامس عشر فی الکسب، مطبوعه کوئٹه، المحیط البرهانی ص۸/۶۳، کتاب الکراهیة، الفصل الرابع عشر فی الکسب، مطبوعه ڈابھیل، شرح فقه اکبر ص ۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه مجتبائی دهلی.

لیکن اس مال کے ذریعہ دوسرا حلال مال کمایا گیا تو اسکو حرام نہ کہا جائیگا، کذافی ردالمحتار[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

مال مخلوط سے تجارت

سوال: ۔ایسی جائز تجارت جس میں مال حرام غالب لگا ہو اور مال حلال مغلوب ہو اس سے حلال پیشہ شروع کیا جائے تو ایسی تجارت کی آمدنی کا کیا حکم ہے، اس کو کارخیر میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

خلط کی وجہ سے ملک متحقق ہوکر تجارت درست ہوگی، اوراس کی آمدنی حلال ہوگی، جس کو کارخیر میں لگانا بھی درست ہوگا، اصل مال حرام کا ضمان لازم ہوگا[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

---

[1] "قال الکرخی فی الوجه الاول والثانی لایطیب وفی الثلاث الاخیرة یطیب لکن الفتویٰ الآن علی قول الکرخی دفعاً للحرج عن الناس، شامی زکریا، ج۷/ص ۴۹۰/ باب البیع الفاسد، باب المتفرقات، مطلب اذا اکتسب حراماً ثم اشتری الخ" بحر کوئٹه ص ۱۱۴/۸، کتاب الغصب، مجمع الانهر ص ۸۳-۸۲/۴، کتاب الغصب، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[2] ولوخلط السلطان المال المغصوب بماله فتجب الزکاة فیه ویورث عنه لان الخلط استهلاک اذا لم یمکن تمییزه عندابی حنیفة، وفی الشامیة تحت قوله لان الخلط استهلاک ای بمنزلته من حیث ان حق الغیر یتعلق بالذمة الخ الدرالمختار مع الشامی زکریا ج۳/ ص۲۱۷/ باب زکوٰة الغنم، قبیل مطلب فی التصدق من المال الحرام. النهر الفائق ص ۴۱۲/۱، کتاب الزکوة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، فتح القدیر ص ۱۵۴/۲، کتاب الزکوة، مطبوعه دارالفکر بیروت.

حرام مال کے ذریعہ تجارت

سوال:۔ مال حرام سے اگر کوئی حلال کاروبار شروع کیا جائے تو اس کی آمدنی حرام ہوگی، یا حلال اور اس کو کسی کار خیر میں لگانا جائز ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر مال حرام کو متعین کر کے اس کے بدلہ میں حلال مال خریدا ہے، اور پھر وہی حرام مال متعینہ قیمت میں ادا کردیا ہے، تب تو اس کی آمدنی ناجائز ہے، اس کو غرباء ومساکین پر صرف کردیا جائے، کسی اور کار خیر میں لگانا یا اپنے کام میں خرچ کرنا شرعاً درست نہیں، اگر بغیر تعین مال حرام کوئی مال حلال خریدا اور پھر وہ مال حلال قیمت میں ادا کردیا یا متعین تو کیا مال حرام کو مگر ادا کیا مال حلال یا متعین تو کیا مال حلال مگر ادا کیا مال حرام تو ان تینوں صورتوں میں کرخیؒ کے نزدیک آمدنی اس کی حلال ہوگی، (صرف اصلی مال حرام کا ضمان لازم ہوگا) ذخیرہ، قہستانی، غرر، مختصر وقایہ، اصلاح وغیرہ میں اس پر فتویٰ بھی نقل کیا گیا ہے[۱]، ہدایہ[۲]، مبسوط[۳] وغیرہ میں بہرصورت اس آمدنی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

---

[۱] رجل اکتسب مالا من حرام ثم اشتری فهذا علی خمسة اوجه اما ان دفع تلک الدراهم الی البائع اولا ثم اشتری منه بها او اشتری قبل الدفع بها ودفعها او اشتری قبل الدفع بها ودفع غیرها او اشتریٰ مطلقاً ودفع تلک الدراهم او اشتری بدراهم آخر ودفع تلک الدراهم قال الکرخی فی الوجه الاول والثانی لایطیب وفی الثلاث الاخیرة یطیب وقال ابوبکر لایطیب فی الکل لکن الفتویٰ الآن علی قول الکرخی دفعاً للحرج عن الناس، شامی زکریا ج۷/ ص ۴۹۰/ باب المتفرقات ،مطلب اذا اکتسب حراماً ثم اشتریٰ علی خمسة اوجه ،باب البیع الفاسد.

[۲] هدایه ج۳/ص ۶۲/ باب البیع الفاسد ،فصل فی احکامه،مطبوعه تهانوی دیوبند. وهدایه ص ۳/۳۷۶، کتاب الغصب، مطبوعه تهانوی دیوبند. (حاشیہ نمبر:۳/ اگلے صفحہ پر)

مال حرام قرض دینا

سوال:۔ زید نے عمر کو مال حرام سے قرض دیا، اوراس کے بعد عمر نے اپنے مال حلال سے زید کا قرضہ ادا کیا، تو یہ رقم جو عمر نے زید کو دی ہے، یہ حلال رہی یا حرام رہی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

عمر و نے مال حلال سے جو رقم زید کو قرضہ ادا کرنے کی صورت میں دی وہ حلال ہے، اور زید نے جو رقم عمر و کو بطور قرض دی ہے وہ حلال نہیں ہے[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

ناجائز مال سے قرض وصول کرنا

سوال:۔ کسی مسلمان قرض خواہ کو کسی قرضدار سے اپنا قرضہ وصول کرنا جائز ہے یا نہیں، خواہ وہ قرضدار مسلمان ہو یا غریب جب کہ اس کو معلوم ہو کہ یہ مال ناجائز طریقہ سے کمایا ہے، یا نا معلوم ہو ان دونوں صورتوں میں کیا حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

نا معلوم ہونے کی صورت میں اپنا قرض وصول کرنا درست ہے، اگر اس کا حرام ہونا معلوم ہو تو اس کا لینا غیر مسلم سے درست ہے اور مسلم سے مکروہ ہے، "**ولو کان لمسلم علیٰ نصرانی دین فباع النصرانی خمراً واخذ ثمنها وقضاه المسلم من دینه جاز له**

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳] مبسوط سرخسی ج۶/ص ۱۱۲/ الجزء الحادی عشر، کتاب الودیعة، الشراء بالمغصوب، مطبوعه دار الفكر بيروت.

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] الحرام ينتقل اى تنتقل حرمته وان تداولته الايدى وتبدلت الاملاك. شامی زکریا ج۷/ ص ۳۰۰/ باب البيع الفاسد، قبيل مطلب البيع الفاسد لايطيب لهٗ الخ، الدر المختار على الشامى زكريا ص ۹/۵۵۴، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع،

اخذه لان بیعه له مباح ولو کان الدین لمسلم علیٰ مسلم فباع المسلم خمراً واخذ ثمنها وقضاه صاحب الدین کره لهٗ ان یقبض ذٰلک من دینه ، کذا فی السراج الوهاج، (فتاویٰ عالمگیریؒ[1] ج ۴/ص ۳۴۸) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۹/۱۱/۵۳ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۹/۱۱/۵۳ھ

مال حرام سے قرض ادا کرنا

سوال:۔ زید شراب کی تجارت اوراس کا کاروبار کرتا ہے، جو کچھ روپیہ پیسہ ساز وسامان اس کے پاس ہے سب کچھ اسی تجارت کی آمدنی سے ہے، اب بتوفیق الٰہی اپنے اس فعل سے تائب ہوکراس سے الگ ہونا چاہتا ہے، لیکن اشکال یہ ہے کہ گذران کی صورت کیا ہوگی، لہٰذا معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اگر کسی سے بلاسودی قرض لےکر کوئی دوسرا کاروبار کرے، جس سے اس کے بال بچوں کا گذران ہواور قرض کواس شراب کی تجارت کے روپئے سے ادا کرے تو کیا یہ صحیح ہوگا، جیسا کہ فتاویٰ عبدالحیؒ میں اس مسئلہ میں استقراض کی شکل کو جائز لکھا ہے، لیکن اس صورت میں یہ اشکال ہے کہ قرض اس مال سے ادا بھی ہوگا یا نہیں، کیونکہ وہ مال تو مال غصب کے حکم میں ہے'' جیسا کہ امداد الفتاویٰ میں لکھا ہے کہ اصحاب مال معلوم ہوں تو ان کو لوٹا دیا جائے ورنہ خیرات کردیا جائے، لیکن نیت ثواب کی نہ رکھی جائے، اور اصحاب مال کی طرف سے خیرات کی نیت کی جائے کیونکہ اس مال کا مالک یہ نہیں ہے ایسی صورت میں استقراض کی صورت کیونکر ممکن ہوگی مال غیر سے قرض کیونکر ادا ہوگا، بینوا وتوجروا

---

[1] عالمگیری کوئٹہ ج۵/ص۳۶۷/ کتاب الکراهیة، الباب السابع والعشرون فی القرض والدین. درمختار علی الشامی زکریا ص۵۵۳/۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، زیلعی ص۲۷/۶، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، مطبوعه امدادیه ملتان.

الجواب حامداً ومصلیاً

جب کوئی شخص مختلف آدمیوں کا مال غصب کر کے خلط کرے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس خلط کیوجہ سے وہ مالک ہوجاتا ہے، اور ضمان لازم ہوگا، لہٰذا اس مال سے قرض ادا کرنے کی بھی گنجائش ہے[1]، البتہ اتنی مقدار کا ضمان حسب تحریر امداد الفتاویٰ ادا کرنا لازم ہے[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

مال حرام سے قرض کی ادائیگی

سوال:۔ زید نے عمر کے پاس مال حرام کے سو روپے بطور امانت رکھدیئے پھر زید نے عمر سے سو روپیہ قرض لئے، قرض لینے کے بعد زید نے عمرو سے کہا کہ ہماری رقم جو بطور امانت ہے وہ اپنے قرض میں وضع کرلو ایسی صورت میں یہ رقم جو زید کو عمرو نے بطور قرض دی ہے، اس کی حلت میں تو فرق نہیں آئیگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو رقم زید کو عمرو نے بطور قرض دی ہے وہ تو حلال ہے لیکن اس قرض کی ادائیگی کے لئے اس رقم کا وضع کرنا اور لینا درست نہیں جو زید نے عمر کے پاس مال حرام سے بطور امانت

---

[1] ولو خلط السلطان المال المغصوب بماله ملكه فتجب الزكاة فيه ويورث عنه لان الخلط استهلاک اذا لم يمكن تمييزه عند ابی حنيفة. الدر المختار علی الشامی زكريا ج۳/ ص۲۱۷/ باب زكوٰة الغنم، قبيل مطلب فی التصدق من المال الحرام. النهر الفائق ص۴۱۶/۱، اول كتاب الزكوة، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، فتح القدير ص۱۵۴/۲، اول كتاب الزكوة، مطبوعه دار الفكر بيروت.

[2] امداد الفتاویٰ ج۴/ص۱۴۴/ مطبوعه ادارۂ تاليفات اولياء ديوبند.

رکھی ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

حرام حلال مخلوط آمدنی کا حکم

سوال:۔ ایسی کمپنی کہ جس میں باجہ بھی ہو اور عورتیں بھی تماشہ کرتی ہوں، اور جانور بھی ہوں، اس کی آمدنی کا کچھ حصہ مدرسہ اسلامیہ میں صرف کر سکتے ہیں یا کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر آمدنی حلال بھی ہے اور غالب ہے تو اس کا خود استعمال کرنا اور مدارس وغیرہ میں دینا درست ہے اگر آمدنی حرام غالب ہو تو اس کو خود استعمال نہ کیا جائے، بلکہ غرباء ومساکین پر صرف کر دیا جائے، خواہ وہ غرباء مدارس اسلامیہ سے متعلق ہوں خواہ نہ ہوں[2] اور اس کمپنی کی

---

[1] الحرام ينتقل اى تنتقل حرمته وان تداولته الايدى وتبدلت الاملاک الخ، شامی زکریا ج۷/ ص ۳۰۰/ باب البیع الفاسد، قبیل مطلب البیع الفاسد لایطیب لهٗ الخ. درمختار علی الشامی زکریا ص ۹/۵۵۴، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

[2] أكل الربا وكاسب الحرام اهدى اليه اواضافه وغالب ماله حرام لايقبل ولاياكل وان كان غالب ماله حلالاً لابأس بقبول هديته والاكل منها ،عالمگیری کوئٹه ،ج۵/ ص ۳۴۳/ كتاب الكراهية، الباب الثانی عشر فی الهدايا والضيافات. المحيط البرهانی ص ۸/۷۳، كتاب الكراهية والاستحسان، الفصل السابع عشر فی الهدايا والضيافات.

"والحاصل ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه، شامی زکریا ج۷/ ص ۳۰۱/ باب البیع الفاسد، مطلب فيمن ورث مالاً حراماً" عالمگیری ص ۵/۳۴۹، كتاب الكراهية، الباب الخامس عشر فی الكسب، مطبوعه كوئٹه، بذل المجهود ص ۱/۳۷، كتاب الطهارة، فصل فی فرض الوضوء، مطبوعه رشيديه سهارنپور.

آمدنی جو طریقۂ مذکور سے حاصل ہوتی ہے وہ ناجائز ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

مال حرام کا مصرف

سوال:۔ زید نے تمام عمر گناہ کئے اور نماز بھی نہیں پڑھی اور سود پر روپیہ دے کر سود کا روپیہ اپنے خورد ونوش میں خرچ کیا اور اکٹھا بھی کیا مگر اپنی آخری عمر میں زید توبہ کر کے استغفار کر کے روزہ نماز کا بالکل پابند ہوگیا ہے، مگر وہ اپنے اس روپیہ کو مسجد میں استعمال کرنا چاہتا ہے، آیا اس کے اس روپیہ کو مسجد کے خرچ میں استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو کس صورت میں خرچ کیا جاوے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

جو مال روپیہ حرام طریقہ سے کمایا گیا ہے، اسکو مسجد میں صرف کرنا جائز نہیں[2] وہ روپیہ اصل مالک کو واپس کرنا چاہئے، وہ نہ ہو تو اس کے ورثہ کو دیدیں، وہ بھی نہ ہوں یا ان کا علم نہ ہوتو اصل مالک کی طرف سے غرباء کو صدقہ کر دیا جائے[3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

[1] ویحرم علی المغنی والنائحة والقوال اخذ مال المشروط وکذا صاحب الطبل والمزمار شامی زکریا ص۶۰۸/ ۹/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع. عالمگیری ص ۳۴۹/۵، کتاب الکراهیة، الباب الخامس عشر فی الکسب.

[2] لوانفق فی ذٰلک مالا خبیثا ومالا سببه الخبیث والطیب فیکره لان الله تعالیٰ لایقبل الا الطیب فیکره تلویث بیته بما لا یقبله. شامی زکریا ج۲/ص ۴۳۱/ باب مایفسد الصلوٰة ومایکره فیها.

[3] والحاصل ان علم ارباب الاموال وجب رده علیهم والا فان علم عین الحرام لا یحل له ویتصدق به بنیة صاحبه، شامی زکریا ص ۳۰۱/۷، باب البیع الفاسد، مطلب فیمن ورث مالا حراما، بذل المجهود ص۳۷/ ۱، کتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، مطبوعه سهارنپور، شرح فقه اکبر ص ۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه رحیمیه دیوبند.

مال مخلوط کو کارِ خیر میں صرف کرنا

سوال:۔ ایسی تجارت کی آمدنی کہ جس میں غلبہ مال حلال کا ہو اور مال حرام بھی مغلوب اور مخلوط ہو یعنی کسی جائز کاروبار میں جو روپئے لگائے گئے ہیں ان میں سے زیادہ کسب حلال کے روپئے تھے، اور کچھ روپئے کسب حرام کے بھی مخلوط ہو گئے ایسے کاروبار کی آمدنی میں سے کسی کارِ خیر پر صرف کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

کیا جا سکتا ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

حرام آمدنی دینی کاموں میں خرچ کرنا

سوال:۔ بعض حضرات حرام کمائی سے مکان بنوا کر نزول برکت کیلئے قرآن خوانی کراتے ہیں، اور وہ اس حرام کمائی سے قربانی عقیقہ اور بزرگان دین کے ایصال ثواب یا عوام میت کے ایصال ثواب پر خرچ کرتے ہیں، اس سے ثواب پہنچتا ہے یا نہیں؟

---

[1] ولو خلط السلطان المال المغصوب بماله ملكه فتجب الزكاة فيه ويورث لان الخلط استهلاک اذا لم يمكن تمييزه عند ابی حنيفة ،الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زكريا ج۳/ ص ۲۱۷/ باب زكاة الغنم، قبيل مطلب فی التصدق من المال الحرام، وان كان غالب ماله من حلال فلا بأس بان يقبل مالم يتبين له ان ذلک من الحرام، وهذا لان اموال الناس لا تخلو من قليل حرام وتخلو عن كثير حرام فيعتبر الغالب و يبنی عليه الحكم، المحيط البرهانی ص۸/۷۳، كتاب الكراهية، الفصل السابع عشر فی الهدايا، مطبوعه ڈابھیل، عالمگیری كوئٹه ص۵/۳۴۳، كتاب الكراهية، الباب الثانی عشر فی الهدايا، مجمع الانهر ص۴/۱۸۶، كتاب الكراهية، فصل فی الكسب.

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اگر حلال کمائی میں کچھ حرام کمائی ملائی گئی ہے تو اس سے بنا ہوا مکان استعمال کرنا درست ہے[1] اور ایسی کمائی کو دین کے کاموں میں خرچ کرنا بھی درست ہے، لیکن حرام کمائی کا گناہ مستقل ہے، اور جس قدر مال حرام کمائی سے کمایا ہے اس کا اصل مالک کو واپس کرنا لازم ہے، وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو دے دیا جائے، اور وہ باقی نہ ہو تو غرباء پر اس نیت سے صدقہ کر دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کے وبال سے بچائے، اور جو خالص حرام کمائی کا روپیہ ہو اس کو اپنے ذاتی یا دینی کاموں میں خرچ کرنا درست ہی نہیں[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

ناجائز آمدنی سے خریدے ہوئے مال کا حکم

سوال:۔(۱) زید کے قبیلہ میں شراب کی تجارت ہوتی ہے، زید دینی زندگی گذارنا چاہتا ہے، لیکن زید کے قریبی رشتہ دار اس تجارت میں مبتلا ہیں، لیکن بعض نے اس تجارت کے پیسہ سے دینی زندگی گذارنے کیلئے توبہ کر کے دوسری تجارت شروع کر دی ہے، مکان، کھیتی وغیرہ، تو کیا اسکی یہ تجارت اور زید کا ان رشتہ داروں کے یہاں آمد و رفت، خورد و نوش جائز ہوگا؟

---

[1] وان کان غالب ماله من حلال فلا بأس بان يقبل مالم يتبين له ان ذلک من الحرام الخ، المحيط البرهانی ص۸/۷۳، کتاب الکراهية الخ، الفصل السابع عشر فی الهدايا، مطبوعه ڈابھیل، عالمگیری کوئٹه ص۵/۳۴۳، کتاب الکراهية، الباب الثانی عشر فی الهدايا الخ،

[2] اخذ مورثه رشوة اوظلماً ان علم ذلک بعينه لايحل له اخذه والحاصل ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه، شامی زکریا، ج۷/ص۳۰۱/ باب البيع الفاسد ،مطلب فيمن ورث مالا حراماً. المحيط ص۶۳، ج۸، کتاب الکراهية الخ، الفصل الرابع عشر فی الکسب، مطبوعه ڈابھیل، عالمگیری کوئٹه ص۵/۳۴۹، کتاب الکراهية، الباب الخامس عشر فی الکسب.

(۲) ان لوگوں کے بچے زید کے یہاں زیر تعلیم ہیں تو کیا زید کا تعلیم کیلئے یہ پیسہ لینا جائز ہوگا جوکہ اس مال میں سے ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

(۱) محض توبہ کر لینے سے مال پاک نہیں ہوا بلکہ وہ کل مال یا اسکی مقدار صدقہ کرنا واجب ہے، البتہ اگر اسی مال سے زمین خریدی گئی ہے، یا اس سے کوئی جائز تجارت کی جارہی ہے تو اس زمین وتجارت کی آمدنی حلال ہوگی، اور انکے یہاں خورد ونوش، آمدورفت بھی جائز ہوگی، لیکن اس پر ضروری ہوگا کہ جتنے ناجائز روپے اس نے زمین یا تجارت میں لگائے ہیں، اس مقدار کو صدقہ کردے اگرچہ اسکی آمدنی سے ہی ہو ''**فی القنیة لو کان الخبیث نصاباً لایلزمه الزکوٰة لان الکل واجب التصدق علیه شامی ج ۲/ ص ۳۴/**''[۱]

(۲) اگر بعینہ پیشہ ناجائز کی آمدنی ہو تو زید کیلئے اس میں سے اخراجات لینا درست نہیں ہے، لیکن اگر پیشہ ناجائز کی آمدنی سے زمین خریدی گئی یا اس کو کسی جائز تجارت میں لگا دیا گیا، تو اس میں سے لینا درست ہے، ''**وجاز اخذ دین علیٰ کافر من ثمن خمر لصحة بیعه بخلاف دین علی المسلم لبطلانه الخ درمختار ج۵/ ص ۳۳۹/**''[۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ

---

[۱] شامی نعمانیه ج ۲/ص ۲۵/ مطبوعه زکریا ج۳/ص ۲۱۸/ کتاب الزکوٰة، قبیل مطلب فی التصدق من المال الحرام . مجمع الانهر ص۲۸۵/۱، کتاب الزکوة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[۲] الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا ج۹/ص۵۵۳/ مطبوعه نعمانیه ج۵/ ص۲۴۷/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع. زیلعی ص۲۷/۶، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، مطبوعه امدادیه ملتان، عالمگیری ص۳۶۷/۵، کتاب الکراهیة، الباب السابع والعشرون، فی القرض والدین، مطبوعه کوئٹه.

حرام اور مخلوط آمدنی سے امام کو تنخواہ اور کھانا دینا

سوال:۔بکر ایک مسجد میں امامت کرتا ہے اور اس کی تنخواہ مقرر ہے، جو تنخواہ مسجد کے متولی بکر کو دیتے ہیں، وہ چندہ وغیرہ جمع کر کے دی جاتی ہے، اور اس چندہ میں سود خور اور رشوت خور سے بھی چندہ لیا جاتا ہے، کیا ایسا چندہ لینا اور پھر امامت کی تنخواہ میں دینا کیسا ہے؟ جبکہ امامت کرنے میں تقویٰ کا زیادہ خیال رکھنا ضروری ہے، پھر کیا امام کو بھی تنخواہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس زمانہ میں اکثر و بیشتر ایسا ہی ہوتا ہے، اور اسی طرح مدرسہ کے مدرس کا بھی مسئلہ ہے وہ بھی تحریر فرمائیں ،بعض جگہ اماموں کا مستقل کھانے کا انتظام ہوتا ہے، اور جن گھروں سے کھانا آتا ہے ،ان میں سے بعض گھر والے سود لینے میں بھی مبتلا ہیں اور بعض سرکاری ملازم رشوت لیتے ہیں ایسے گھر سے بھی کھانا آتا ہے ،اب امام کو ایسا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ یہ امام اور یہ مدرس محنت سے کام کرتے ہیں، اور اگر کھانا بند کر کے تنخواہ بڑھا دینے کی بات کی جاتی ہے ،تو تنخواہ بہت ہی کم بڑھائی جاتی ہے، جو کھانے کی نسبت بہت ہی کم ہوتی ہے، اور جو تنخواہ بڑھائی جاتی ہے تو وہ بھی اسی آمدنی سے جو کہ سود خور اور رشوت خور سے چندہ لیکر جمع کیا گیا ہے ،ایسی صورت میں امام یا مدرس کیا کرے؟ ان دونوں صورتوں میں بہتر صورت کونسی ہے؟ آیا صرف پوری تنخواہ ہی لی جائے یا کھانے کو بھی جاری رکھا جائے؟

الجواب حامداًومصلیاً

متعین طور پر جو شخص رشوت یا سود کی آمدنی امام یا مدرس کو دے خواہ روپیہ کی صورت میں ہو یا کھانے کی صورت میں ہو، اس کا لینا جائز نہیں ،اگر کسی کی آمدنی حلال وحرام دونوں قسم کی ہو مگر حلال آمدنی زیادہ ہو حرام کم ہو، ایسی مخلوط آمدنی سے امام یا مدرس کو کھانا یا نقد دے تو اس کا لینا درست ہے ،اگر حرام زیادہ ہو حلال کم تو لینا درست نہیں، ایسا آدمی اگر حلال سے

دے مثلاً قرض لے کر دے یا اس کو وراثت میں حلال چیز ملی ہو اور اس میں سے دے تو لینا درست ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۶/۷/۹۴ھ

مال حرام سے خریدے ہوئے مکان سے انتفاع

سوال: ۔ایسی زمین جو مال حرام سے خریدی گئی ہے، کوئی شخص اس کو اپنی پاک کمائی کے روپیہ سے خرید سکتا ہے یا نہیں؟ یا ایسا مکان جو حرام سے بنایا یا خریدا گیا ہے، اس کو مال حلال کے عوض خرید کر اپنے صرف میں لایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ یا ایسی زمین اور ایسے مکان کو کرایہ پر لیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً: ۔

زمین یا مکان کے حرام مال سے خریدنے کی چار صورتیں ہیں جیسا کہ پیچھے مذکور ہوئی[2]، اگر مشتری نے اول صورت سے خریدا ہے تب تو اس سے کسی مشتری آخر کو حلال مال سے خریدنا

---

[1] أكل الربوا وكاسب الحرام اهدى اليه اواضافه وغالب ماله حرام لايقبل ولاياكل مالم يخبره ان ذٰلک المال اصله حلال ورثه اواستقرضه وان كان غالب ماله حلالا لابأس بقبول هديته والا كل منها، عالمگیری کوئٹه ج۵/ص ۳۴۳/ كتاب الكراهية، الباب الثانى عشر فى الهدايا والضيافات. فتاوى بزازيه كوئٹه ص ۶/۳۶۰، كتاب الكراهية، الفصل الرابع فى الهدية، المحيط البرهانى ص ۸/۷۳، كتاب الكراهية، الفصل السابع عشر فى الهدايا، مطبوعه ڈابھیل.

[2] ملاحظه هو عنوان ''حرام مال کے ذریعه تجارت''

درست نہیں، اگر بقیہ تین صورتوں سے خرید اہے تو مشتری آخر کو خریدنا درست ہے[۱]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۳/صفر ۶۸ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۵/صفر ۶۸ھ

ناجائز زمین کی پیداوار کا حکم

سوال:۔ایک شخص کا باپ چوری کرتا ہے اور اس کے وہاں کھیتی بھی ہوتی ہے، مگر کھیتی میں اور کھیتی کے بیلوں میں روپیہ چوری کا لگا ہوا ہے، اور دنیاوی کاروبار بہت اچھا چلا رکھا ہے، اور اس کے دادا بھی چوری کا کام کرتے تھے، اور زمین بھی دبا لیتے تھے، اب جو سرمایہ باپ دادا نے زمین وروپیہ جمع کر رکھا ہے، اس میں چوری اور رہن کا بھی ہے، اور گھر کا بھی، اس زمین میں کونسی حرام ہے کونسی حلال ہے، اس گھر میں ایک لڑکا ہے، وہ عاقل و بالغ ہو گیا ہے، اب اس نے حرام و حلال میں فرق دیکھا، اس نے اس کے کھانے میں کراہت سمجھی اور وہ اپنے والدین کا اکیلا ہے، گھر کا سب کاروبار کھیتی وغیرہ سب وہی کرتا ہے، اگر وہ کاروبار چھوڑ دے

---

[۱] رجل اکتسب مالاً حراماً ثم اشتری فهذا علی خمسة اوجه اماان دفع تلک الدراهم الی البائع اولا ثم اشتری منه بها او اشتری قبل الدفع بها ودفعها او اشتری قبل الدفع بها ودفع غيرها او اشتریٰ مطلقاً ودفع تلک الدراهم او اشتری بدراهم آخر ودفع تلک الدراهم قال الكرخي في الوجه الاول والثاني لايطيب وفي الثلاث الاخيرة يطيب قال ابوبكر لايطيب في الكل لكن الفتویٰ الآن علی قول الكرخي دفعا للحرج عن الناس .شامی زکریا ج۷/ ص۴۹۰/ کتاب البیوع، باب المتفرقات،مطلب اذا اکتسب حراماً ثم اشتری علی خمسة اوجه. البحر الرائق ص۱۱۴/۸، کتاب الغصب، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، مجمع الانهر ص۸۳-۴/۸۲، کتاب الغصب، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

تو تمام خراب ہوجائے ، باپ مانتا نہیں، اب اس زمین کی پیداوار میں کھانا پینا چھوڑ دے یا کیا کرے دوسرا کام بھی اس کو دشوار ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جس چیز وزمین کے متعلق معلوم ہو کہ یہ چوری کی ہے، اس کا استعمال کرنا کھانا پینا سب ناجائز ہے، اس کا اصل مالک کو واپس کرنا ضروری ہے، اگر مر گیا تو اس کے ورثہ کو واپس کردے، اگر مالک معلوم نہ ہو تو اس کو صدقہ کردے تاکہ عذاب قیامت سے چھٹکارہ ہو[1] اور جس چیز کے متعلق معلوم نہ ہو کہ یہ چوری کی ہے، یا حلال کی کمائی کی ہے، تو پھر دیکھنا چاہئے کہ اگر حلال غالب نہیں ہے، تب تو اس کا استعمال درست نہیں ہے، اگر حلال غالب ہے تو اس میں گنجائش ہے[2]۔

زمین جس کی زبردستی دبا رکھی ہے اسکا واپس کرنا بھی ضروری ہے اور اس کی پیداوار میں

---

[1] اخذ مورثه رشوة اوظلما ان علم ذٰلک بعینه لایحل له اخذه والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده علیهم والا فان علم عین الحرام لایحل له ویتصدق به بنیة صاحبه وان کان مختلطا مجتمعا من الحرام لایعلم اربابه ولا شیأمنه بعینه حل له حکما والا حسن دیانة التنزه عنه، شامی زکریا ج۷/ص ۳۰۱/ باب البیع الفاسد، مطلب فیمن ورث مالا حراماً. المحیط البرهانی ص۸/۶۳، کتاب الکراهیة الخ، الفصل الرابع عشر فی الکسب، مطبوعه ڈابهیل، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۴۹، کتاب الکراهیة، الباب الخامس عشر فی الکسب.

[2] أکل الربوا وکاسب الحرام اهدی الیه اواضافه وغالب ماله حرام لایقبل ولایاکل وان کان غالب ماله حلالا لابأس بقبول هدیة والا کل منها. عالمگیری کوئٹه ج۵/ ص۳۴۳/ کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشر فی الهدایا والضیافات. فتاوی بزازیه ص ۶/۳۶۰، کتاب الکراهیة، الفصل الرابع فی الهدیة، مطبوعه کوئٹه، المحیط البرهانی ص۸/۷۳، کتاب الکراهیة، الفصل السابع عشر فی الهدایا، مطبوعه ڈابهیل.

سے صرف بیج کی مقدار رکھنا درست ہے، اس سے زائد رکھنا درست نہیں[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۰/۶/۵۶ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح سعید احمد غفرلہٗ ۱۶/رمضان ۵۶ھ

صبی کی ملک میں مربی کا تصرف

سوال:۔ ایک شخص کی نگرانی میں ایک خاندان کا بچہ تعلیم کے واسطے سپرد کیا گیا، بچہ کے نام جاگیر ہے، اسکو ہبہ کیا جاتا ہے، اس کے نام روپیہ آتا ہے، تو وہ نگراں اپنی ضروریات میں بھی خرچ کرتا ہے، وہ بچہ غصب کرتا ہے کہ کوئی چیز چراتا ہے یا اس کو صدقہ کیا جاتا ہے، حالانکہ وہ سید ہے طالب علم مسافر بھی ہے نابالغ تو ہے ہی نگراں بھی دست نگر اور تنگدست ہے، ایسی صورت میں شریعت کے کیا احکام ہیں، اور ان کے ضبط کے لئے کیا قاعدہ کلیہ ہے مدلل ومشرح بیان فرمایئے۔؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اس بچہ کو صدقات واجبہ لینا ناجائز ہے، چوری غصب بھی ممنوع ہے، نگراں کو اس کی ملک میں اپنی ذات کے لئے تصرف درست نہیں اس کا ہدیہ بھی قبول نہیں کرنا چاہئے، بچہ کو ہدیہ قبول کرنا صحیح ہے "قبول الصبی العاقل الهبة صحیح اھ اشباہ[۲] ص ۱۹۵ / شرائط

[۱] غصب من آخر ارضا فزرعها ونبت حتى ادرك الذرع فالذرع للغاصب وهذا معروف والمختار انه يضمن قيمة بذره مبذوراً فی ارض غیره، عالمگیری کوئٹہ ج۵/ ص ۱۴۳/ کتاب الغصب، الباب العاشر فی زراعة الا رض المغصوبة. بحر کوئٹہ ص ۱۱۲/۸، کتاب الغصب، زیلعی ص ۲۲۵/۵، کتاب الغصب، مطبوعہ امدادیہ ملتان پاکستان.

[۲] الاشباه والنظائر ص ۱۴۳/ الفن الثانی، کتاب الهبة، مطبوعہ اشاعت الاسلام دهلی. عالمگیری کوئٹہ ص ۳۹۳/۴، کتاب الهبة، الباب السادس فی الهبة للصغير.

صحتها فی الواهب العقل والبلوغ اھ سکب الانہر[1] ج ۲/ ص ۳۵۲/. اور جو احکام دریافت طلب ہوں تفصیل سے تحریر کیجئے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱/۳/۶۱ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/ ربیع الاول ۶۱ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/۳/۶۱ھ

چوری کا کوئلہ واپس کرنا چاہئے

سوال:۔ زید ریلوے میں ملازم ہے، اور بکر کا دوست ہے زید ریلوے سے کوئلہ چرا کر لاتا اور جلاتا ہے، بکر کو اس کا علم ہے کہ زید ریل کا کوئلہ چرا کر لاتا ہے، اس کے علم کے باوجود بکر نے زید سے کوئلہ منگوایا تو زید نے کسی آدمی کے ہاتھ کوئلہ لا کر بھجوا دیا، کوئلہ منگانے کے بعد بکر کو خیال ہوا کہ کوئلہ واپس کر دیں، لیکن کوئلہ واپس نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ زید دور شہر میں ملازم اور بکر ایک دیہات میں رہتا ہے، اس لئے اس کوئلہ کی واپسی ناممکن ہے، ایسی صورت میں کوئلہ کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

چوری کا کوئلہ استعمال نہ کیا جائے، اگر اسکو واپس کرنا ممکن نہ ہو تو کسی غریب کو اس نیت سے دیدیا جائے کہ اللہ پاک اسکے وبال سے نجات دے[2]، جو شخص وہاں ملازم ہو اس سے

---

[1] سکب الانہر علی هامش مجمع الانہر ج ۲/ ص ۴۹۰/ اول کتاب الهبة، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت. الدار المختار علی الشامی زکریا ص ۸/۴۸۹، کتاب الهبة، عالمگیری کوئٹہ ص ۴/۳۷۴، کتاب الهبة، الباب الاول، زیلعی ص ۵/۹۱، کتاب الهبة، مطبوعه امدادیه ملتان. (حاشیہ نمبر:۲/ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

واپسی کی ترکیب دریافت کر لی جائے ،ممکن ہیکہ کوئی ترکیب نکل آئے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

کارخانہ کے ملازمین پر دباؤ ڈال کر روپیہ لینا

سوال:۔کارخانہ میں کچھ کاریگر ملازم ہیں جن کے ذمہ ہزار روپیہ قرض بھی ہے،اس کے باوجود ہر ہفتہ پیشگی کے طالب رہتے ہیں ،اس صورت میں کارخانہ کا مالک دباؤ ڈالنے کے لئے ۵/۵ روپیہ مٹھائی کے لئے خرچ کرالیتا ہے ، پھر پیشگی دیتا ہے ، یہ دینا کیسا ہے ؟ اور مالک کا خرچ کرانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ دباؤ ڈال کر خرچ کروانا درست نہیں[۱]،ہاں اپنے قرض میں محسوب کرلے تو درست ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

۲؎ اما اذا کان عند رجل مال خبیث الیٰ ماقال ولایمکنه ان یرده الیٰ مالکه ویریدان یدفع مظلمته عن نفسه فلیس لهٗ حیلة الا ان یدفعه الیٰ الفقراء الخ. بذل المجهود ج ۱/ ص ۳۷/ مطبوعه رشیدیه سهارنپور، کتاب الطهارة، باب فرض الوضو. المحیط البرهانی ص ۸/۶۳، کتاب الکراهیة الخ، الفصل الرابع فی الکسب، مطبوعه ڈابھیل، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۴۹، کتاب الکراهیة، الباب الخامس عشر فی الکسب.

(حاشیہ صفحہ ھذا)

۱؎ لایحل مال امراء الابطیب نفس منه الحدیث، مشکوٰة شریف ص ۲۵۵/ مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، کتاب الغصب والعاریة، الفصل الثانی،

ترجمہ:۔کسی کا مال اس کی اجازت کے بغیر حلال نہیں۔

E:\f.m.Fainal\Jild-28\20-Male Hram ka Hukm

ٹھیکہ میں بچا ہوا سامان استعمال کرنا

سوال:۔ کسی شخص نے سڑک کی مرمت کی ٹھیکے داری لی، گورنمنٹ نے اس سلسلہ میں کافی بجری سڑک کی مرمت کے لئے دی، ٹھیکے دار نے سڑک مرمت کرادی اور مرمت کے بعد بجری بچ گئی، اب اس بجری کو گورنمنٹ کی اجازت کے بغیر عوام کا استعمال کرنا اپنے ذاتی کام میں کیسا ہے؟

(نوٹ) بجری ٹھیکہ دار کی ہے اور سڑک ڈسٹرکٹ بورڈ کی ہے، عوام بغیر اجازت کے استعمال کرنا چاہتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

کسی کو مالک کی اجازت کے بغیر استعمال کرنے کا حق نہیں [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۱۱/۹۲ھ

چندہ کر کے خود کھالینا کیا خیرات ہے

سوال:۔ بیماری کے اندر بستی میں کچھ خیرات کے لئے اکٹھا کیا اور وہ پکا کر خود انہوں نے کھالیا یہ خیرات مشروع ہے یا غیر مشروع؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ خیرات نہیں بلکہ خیرات اور تصدق جس کا حدیث شریف میں حکم ہے، جس سے بلا

---

[۱] لایجوز التصرف فی مال غیره بلا اذنه ولا ولایته الخ درمختار علی الشامی زکریا ج۹/ ص ۲۹۱/ کتاب الغصب، مطلب فیما یجوز من التصرف بمال الغیر الخ. الاشباه والنظائر ص۱۵۷، الفن الثانی، کتاب الغصب، مطبوعه اشاعة الاسلام دهلی، قواعد الفقه ص ۱۱۰، مطبوعه اشرفی دیوبند.

دفع ہوتی ہے، یہ ہے کہ غرباء اور حاجت مندوں کو دیا جائے، مالدار کو صدقہ نہیں کھانا چاہئے [۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

بڑے بھائی کی دوکان سے پیسہ بچانا

سوال:۔ زید اپنے بڑے بھائی بکر کے ساتھ رہتا ہے، بڑے بھائی کی دوکان ہے، زید بھی دوکان کا کافی کام کراتا ہے، زید کو بڑے بھائی نے کھانے پینے کی اجازت دے رکھی ہے، مگر زید کھانے پینے میں بہت کم خرچ کرتا ہے اور کچھ پیسہ جمع کرتا ہے، تو یہ پیسہ اس کو خود خرچ کرنا یا مسجد میں صرف کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بڑے بھائی کو اس کی خبر کردے اور اس سے اجازت لیلے، پھر مسجد وغیرہ میں جہاں چاہے صرف کرے [۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲/۱/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲/۱/۸۸ھ

---

[۱] ولایصرف الیٰ غنی یملک قدر نصاب الخ ،درمختار علی الشامی زکریا ج۳/ص ۲۹۵/ کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف. سکب الانھر ص ۳۲۹/ ۱، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، زیلعی ص ۳۰۲/ ۱، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، مطبوعہ امدادیہ ملتان.

[۲] لایجوز التصرف فی مال غیرہ بلااذنہ ولاولایتہ الخ الدرالمختار علی الشامی زکریا ج۹/ ص ۲۹۱/ کتاب الغصب، مطلب فیما یجوز من التصرف بمال الغیر الخ. الاشباہ والنظائر ص۱۵۷، الفن الثانی، کتاب الغصب، مطبوعہ اشاعت الاسلام دھلی، قواعد الفقہ ص ۱۱۰، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

یتیموں کا مال مسجد اور مدرسہ میں دینا

سوال:۔ مسجد و مدرسہ کے نام پر یتیموں کی ملکیت مسجد و مدرسہ میں لینے کے لئے طرح طرح کی سازش کرنا اور اس میں عیب جوئی کرنا اور غیر انسانی حرکت کرنا کیسا فعل ہے، جو لوگ اس حرکت میں شامل ہوں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بلا وجہ شرعی نہ مسجد میں لینے کا حق ہے نہ مدرسہ میں[1] ظالم کی مدد کرنا بھی ظلم ہے[2]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند ۳/۷/۹۶ھ

درگاہ میں آیا ہوا پیسہ دینی یا دنیاوی تعلیم پر

سوال:۔ ہمارے اُلّال میں بہت بڑا درگاہ ہے جو بہت مشہور ہے، جس کی روزانہ آمدنی کے طور پر نیاز وغیرہ سے بہت جمع ہوتا ہے، کچھ فلوس فراہم کئے ہیں، جو نیاز کے طور پر آتے ہیں، اس فراہم کئے ہوئے پیسہ کو کیا کہتے ہیں؟ فراہم کئے ہوئے پیسے کس طور پر استعمال کر سکتے ہیں، کیا اس پیسے کو دین سکھانے والے اسکولوں کو یا دنیاوی سکھانے والے اسکولوں پر خرچ کر سکتے ہیں؟

---

[1] لایجوز التصرف فی مال غیرہ بلااذنہ ولاولایتہ الدرالمختار علی ھامش ردالمحتار زکریا ص ۲۹۱/۹، کتاب الغصب، مطلب فیما یجوز التصرف بمال الغیر. الاشباہ والنظائر ص۱۵۷، کتاب الغصب، مطبوعہ اشاعۃ الاسلام دھلی، قواعد الفقہ ص ۱۱۰، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

[2] قال اللّٰہ تعالیٰ ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان (سورۂ مائدہ الآیۃ ۲)

E:\f.m.Fainal\Jild-28\20-Male Hram ka Hukm

الجواب حامداً ومصلیاً

اللہ کے نام پر غرباء کو کچھ دیکر ایصال ثواب کردینا شرعاً درست ہے[۱]، اس قسم کا جو روپیہ درگاہ کے ذمہ دار صاحب کو دیا گیا ہو وہ غرباء کو بھی دے سکتے ہیں، اور دین کے دوسرے کاموں میں بھی صرف کر سکتے ہیں، اور جو چیز غیر اللہ کے نام پر دیجائے اسکا لینا اور خرچ کرنا درست نہیں، اس واسطے مناسب یہ ہے کہ دینے والوں کو پوری تفصیل کے ساتھ مسئلہ بتایا جائے کہ وہ اللہ کے نام پر دیں اور اسکا ثواب صاحب درگاہ مرحوم کو پہنچادیں، اور اس روپیہ کا اختیار درگاہ کے ذمہ دار کو دیدیں کہ وہ ثواب کیلئے دین کے جس کام میں چاہیں صرف کیا کریں[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۱۰/۹۹ھ

حکومت سے دوسرے کے نام زمین الاٹ کرائی اس کا مالک کون

سوال: ۔آج سے تقریباً ۱۵/سال پہلے راجستھان سرکار نے ایسے کسانوں کو جن

---

[۱] من صام أو صلى أوتصدق وجعل ثوابه لغيره من الاموات والا حياء جاز (شامی کراچی ج۲/ ص۲۴۳/ باب الجنائز، مطلب فی القراء ة للميت واهدا ء ثوابها لهٗ، شرح فقه اكبر ص۱۵۸، دعاء الاحياء للاموات وصدقتهم لهم نفع لهم، مطبوعه مجتبائی دهلی، هدايه ص۲۹۶/۱، باب الحج عن الغير، مطبوعه تهانوی ديوبند)

[۲] واعلم أن النذر الذی يقع للاموات من اكثر العوام ومايؤخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الی ضرائح الا ولياء الكرام تقربا اليهم فهو باطل وحرام مالم يقصدوا صرفها لفقراء الانام أی بان تكون صيغة النذر لله تعالیٰ للتقرب اليه (درمختار مع الشامی كراچی ج۲/ ص۴۳۹/ كتاب الصوم، مطلب فی النذر الذی يقع للاموات الخ، بحر ص۲/۲۹۸، كتاب الصوم، فصل فی النذر، قبيل باب الاعتكاف، مطبوعه الماجديه كوئٹه، سكب الانهر ص۱/۳۷۶، قبيل باب الاعتكاف، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت)

کے پاس کاشت کی زمین نہیں تھی، بلا قیمت زمین الاٹ کرنے کی اسکیم چلائی تھی، زید اس وقت اپنے گاؤں میں سرپنچ تھا، زید کے پاس کاشت کے لئے پہلے سے کافی زمین تھی، اس لئے اس اسکیم کے تحت زمین حاصل نہیں کرسکتا تھا، زید نے زمین حاصل کرنے کی غرض سے اپنے نام کی جگہ اپنے چھوٹے بھائی عمر کے نام سے درخواست دیکر جس کے پاس زمین کاشت پہلے سے نہیں تھی، اور عمر اس اسکیم میں قانوناً زمین لے سکتا تھا، عمر کے نام میں ۱۵/ بیگھہ زمین الاٹ کروالی اور اسمیں کاشت کرتا رہا، زید نے اس بات کو اپنے بھائی عمر کو نہیں بتلایا کہ میرے پاس ۱۵/ بیگہ زمین تمہارے نام سے ہے، پچھلے سال عمر کو اس بات کا علم ہوا کہ زید کے پاس جو ۱۵/ بیگہ کا الاٹ ہے وہ اسکے نام میں ہے، عمر نے زید سے درخواست کی کہ اس زمیں میں مجھے کاشت کرنے دو؟ کیونکہ حکومت نے میرے نام سے الاٹ مینٹ دیا ہے، زید زمین پر اپنی ملک بتاتا ہے، اور چھوڑنا نہیں چاہتا ہے، یہ زمین آج بھی سرکاری کاغذوں میں عمر کے نام ہے۔

(۱) زید کا عمر کے نام پر اس طرح زمین حاصل کرنا کیسا ہے؟

(۲) زمین کا شریعت کی رو سے مالک کون ہے؟

(۳) اگر زمین کا مالک عمر ہے تو اتنے سالوں سے زید اس کو کاشت کرتا رہا اور آمدنی لیتا رہا اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

(۴) اگر زید زمین کا مالک ہے تو عمر کو زید کے نام زمین ٹرانسفر کرنے کے لئے کوئی شرط لگانے کا حق ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

(۱) یہ طریقہ غلط ہے (۲) جو عمر کے نام سے الاٹ ہوئی ہے عمر ہی مالک ہے۔
(۳) وہ غلط طریقہ پر کاشت کرتا رہا اور آمدنی لیتا رہا۔ (۴) زید کو چاہئے کہ وہ زمین عمر کے

حوالہ کردے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱۰/۹۹ھ

پانی ملا کر دودھ گرم کرنا کہ اصل باقی رہے درست ہے

سوال:۔ دودھ میں پانی ملا کر گرم کرتے ہیں اوراس کے بعد اس دودھ کی چائے بنا کر دیتے ہیں، تو کیا ایسا عمل جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اگر آپ خالص دودھ خریدیں اوراس میں پانی ملائیں یہ عمل ایسا ہوگا کہ اگر دوسرا شخص یہ کرے تو آپ کو ناپسند ہے، خوداس عمل کو کریں گے، تو وہ کیوں ناپسند نہیں[2]، بہرحال اگر پانی اس لئے ملاتے ہیں تا کہ گرم کرنے سے پانی پانی جل جائے، اوردودھ اپنی اصلی حالت پر باقی رہےاوراس سے چائے بنا کر دیں تو درست ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۱/۹۹ھ

ناجائز پیسوں سے خریدشدہ سامان کا حکم

سوال:۔ زید نوکری پیشہ تھا، تنخواہ کے مقابلے میں بالائی آمدنی اس کی زیادہ تھی،

---

[1] لایجوز التصرف فی مال غیرہ بلااذنہ ولاولایتہ (درمختار مع الشامی کراچی ج۶/ ص۲۰۰/ کتاب الغصب ،مطلب فیما یجوز من التصرف بلااذن صریح، الاشباہ والنظائر ص۱۵۷، کتاب الغصب، مطبوعہ اشاعت الاسلام دھلی، قواعد الفقہ ص۱۱۰، مطبوعہ اشرفی دیوبند)

[2] تحب للناس ماتحب لنفسک وتکرہ لھم ماتکرہ لنفسک (الحدیث)مشکوٰۃ ص۱۶/ باب الکبائر، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند)

ترجمہ:۔ پسند کرے تو لوگوں کیلئے وہ جو اپنے لئے پسند کرے اورناپسند کرے لوگوں کیلئے جو اپنے لئے ناپسند کرے۔

دونوں بیویوں کو ساتھ رکھتا تھا، ان ایام میں زید نے گرم اور ٹھنڈے کپڑے مثلاً کوٹ اور گرم کرتے اور چادر وغیرہ دیگر سامانِ آرائش خریدے، طعام اور دوسرے لغویات پران بیویوں پرصرف کرتا تھا، لیکن تنخواہ کے پیسے ان اخراجات کے لئے کافی نہیں تھے، تقریباً تین سال سے اس نے نوکری چھوڑ دی ہے اور خدا نے توفیق دی، اس وقت عبادت اور ریاضت میں مشغول ہے، اب سوال یہ ہے کہ اسکے پاس وہی کپڑے اور سامان ہیں جس کو اس نے ان دنوں میں خریدا تھا، اور انہیں کپڑوں کیساتھ نماز اور دیگر ارکان ادا کرتا ہے، نوکری چھوڑنے کے بعد سے بیکار ہے، ذریعہ معاش بھی انہیں پیسوں کے ذریعہ اختیار کئے ہوئے ہے، ان پیسوں کو اپنے بھائیوں کو دے رکھا ہے، جس کے ذریعہ وہ تجارت کرتے ہیں، اور انہیں کے ساتھ شامل رہتا ہے، بیکاری کی وجہ سے اس سے دوسرے کپڑے اور سامان بنوانا مشکل ہے، اور اگر بنانا ہی ہے تو وہی مذکورہ پیسے استعمال ہوں گے، اس صورت میں کیا کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

جتنے پیسے اس نے ناجائز طریقے پر حاصل کئے آہستہ آہستہ مالک کو واپس کرے، مالک کا علم نہ ہو تو غرباء کو اس کی نیت سے صدقہ کرتا رہے[1] اور جب تک حلال پیسہ میسر آئے ان کپڑوں کو استعمال کرتا رہے اور استغفار بھی کرتا رہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] والسبيل في المعاصي ردها وذلك برد المأخوذ ان تمكن من رده بأن عرف صاحبه وبالتصدق به ان لم يعرفه ليصل اليه نفع مالهٗ ان كان لايصل اليه عين مالهٗ الخ عالمگیری ج۵/ ص ۳۴۹/ مطبوعه کوئٹه ، كتاب الكراهية، الباب الخامس عشر في الكسب، بذل المجهود ص۳۷/۱ ، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، مطبوعه سهارنپور، شرح فقه اكبر ص ۱۹۴ ، بحث التوبة، مطبوعه مجتبائی دهلی، شامی زکریا ص ۳۰۱/۷، باب البیع الفاسد، مطلب فيمن ورث مالا حراما.

ٹھیکہ دار کے لئے سامان بچا کر خود رکھنا

سوال:۔زید گورنمنٹ کا پل بنوانے کا ٹھیکہ دار ہے، مثلاً ایک پل کے لئے چالیس بوریاں ملتی ہیں، اور سیر کہتا ہے کہ دس بوریاں مجھ کو دیدو، وہ دیدیتا ہے، اور سیر کہتا ہے کہ اب میں تمہارا پل پاس کردوں گا، اور پانچ بوری خود بھی رکھ لیتا ہے، کیونکہ زید مطمئن ہے کہ اور سیر خود دس بوری لے چکا ہے، اگر اور سیر کو نہیں دیتا تو پل پاس نہیں ہوتا، ایسی صورت میں زید کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ خیانت ہے، رشوت ہے، معصیت ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ڈاک کے غیر مہر شدہ ٹکٹ دوبارہ استعمال کرنا

سوال:۔زید محکمۂ وقف میں ملازم ہے جہاں باہر سے بکثرت ڈاک آتی ہے، اور بعض اوقات ڈاک ٹکٹ جو خطوط پر چسپاں ہوتے ہیں، مہر کی زد سے بچ جاتے ہیں، کیا زید ان ٹکٹوں کو اپنے یا وقف کے مفاد میں دوبارہ استعمال کرسکتا ہے، اور شرع کی رو سے ایسے استعمال شدہ ٹکٹوں کا استعمال جائز ہے یا کہ ناجائز؟

---

[1] ’’الرشوة مايعطيه الشخص الحاكم وغيره ليحكم لهٗ اويحمله على مايريد الخ شامی زکریا ج۸/ ص ۳۴/ کتاب القضاء مطلب فی الکلام علی الرشوة الخ‘‘ قواعد الفقه ص۳۰۷، حرف الراء، مطبوعه اشرفی دیوبند، البحرالرائق ص ۶/۲۶۲، کتاب القضاء، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

الجواب حامداً ومصلیاً

دوبارہ استعمال کرنے کی اجازت نہیں [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۶/۱۳۹۵ھ

جس کا مال مشتبہ ہو اس کے یہاں خوراکی دے کر کھانا

سوال:۔ مجھے اپنی خوراک کے حلال یا حرام ہونے کے بارے میں بہت تشویش ہے، میرا کھانا پینا ایک ایسے شخص کے پاس ہے جس کا مال حرام اور مشتبہ ہے، ایسے شخص کے پاس خوراکی دے کر کھانا کھانا میرے لئے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اگر اس کا مال بالکل حرام ہے یا غالب مال حرام ہے تو اس کا کھانا آپ کیلئے جائز نہیں، اپنا انتظام کہیں اور کریں، اور اگر اس کا اکثر مال حلال ہے اور کم مقدار میں حرام ہے، اور وہ سب مخلوط ہے تو آپ کو اس کے کھانے کی گنجائش ہے، [۲] اگر محض مشتبہ ہے تو پھر پریشان ہو کر

---

[۱] اس لئے کہ اس میں حکومت کی چوری قانون شکنی اور دھوکہ دہی ہے، جس کی خلاف ورزی کر کے اپنے کو مصیبت میں ڈالنا خلاف دانشمندی ہے۔

"لاینبغی للمؤمن ان یذل نفسه قالوا وکیف یذل نفسه قال یتعرض من البلاء لمالا یطیق الحدیث، ترمذی شریف ج۲/ص ۵۰/ مطبوعه رشیدیه دهلی، ابواب الفتن.

[۲] أکل الربا وکاسب الحرام أهدیٰ الیه اواضافه وغالب ماله حرام لایقبل ولایأکل مالم یخبره أن ذٰلک المال اصله حلال ورثه اواستقرضه وان کان غالب ماله حلالا لابأس بقبول هدیته والأکل منها الخ عالمگیری ج۵/ص۳۴۳/ مطبوعه کوئٹه ، کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشر فی الهدایا الخ. المحیط البرهانی ص۸/۷۳، کتاب الکراهیة، الفصل السابع عشر فی الهدایا، مطبوعه ڈابهیل، فتاوی بزازیه علی الهندیة ص ۶/۳۶۰، کتاب الکراهیة، الفصل الرابع فی الهدیة، مطبوعه کوئٹه.

تشویش میں نہ پڑیں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۴/۱/۹۲ھ

درزی کو بچا ہوا کپڑا استعمال کرنا

سوال:۔ درزی کو جو کپڑا سلنے کے لئے دیتے ہیں اس کی اجرت تو پہلے طے ہو جاتی ہے، اور ناپ کے مطابق گاہک سے کپڑا لیا جاتا ہے، سلنے کے بعد اگر بچا ہوا کپڑا گاہک کو واپس کیا جائے تو اس کی تین صورتیں ہیں:۔

(۱) گاہک بچا ہوا کپڑا لیکر خوش ہوتا ہے اور دعائیں دیتا ہے، دوسرا گاہک بچا ہوا کپڑا لیکر گالیاں دیتا ہے، اور کہتا ہے کہ میرے کپڑے کا ستیاناس کر دیا، میرا کپڑا چھوٹا کر دیا اگر کپڑا پورا لگاتا تو میرے کپڑا صحیح بنتا، تیسرا گاہک کہتا ہے کہ اگر مجھے پہلے سے بتلا دیتے تو میں اتنا کپڑا کم لاتا یہ کپڑا بہت مہنگا ہے، اسے کون بھگتے گا، مندرجہ بالا صورتوں کے پیش نظر درزی کیا کرے؟

کیا بچے ہوئے کپڑے کو اپنے استعمال میں لاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

درزی کو چاہئے کہ جب کپڑا ناپے تو جتنا خرچ ہوگا، ناپ کر اتنا ہی بتائے، نہ اتنا کم بتائے کہ سل کر چھوٹا رہ جائے، نہ اتنا زیادہ بتائے کہ باقی بچے اور واپسی کی نوبت آئے، تاہم

---

[1] عن ابی ہریرۃؓ قال قال النبی ﷺ اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فلیأکل من طعامہ ولایسأل ویشرب من شرابہ ولایسأل، مشکوۃ شریف ص ۲۷۹، باب الولیمۃ، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

اگر باقی بچے گا تو اس کو خود نہ رکھے، بلکہ واپس کردے[۱]، اس پر اگر گاہک ناراض ہو کر سخت الفاظ کہے تو جواب نہ دے، خاموش رہے اور اس کو ذخیرہ آخرت تصور کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۲/۱۴۰۱ھ

درزی کا بچا ہوا کپڑا رکھ لینا

سوال:۔ زید خیاطی کا کام کرتا ہے، لوگوں کے کپڑے سیتا ہے اور معقول سلائی لیکر بال بچوں کی پرورش کرتا ہے، دوسرا کوئی روزگار نہیں ہے، لیکن زید نے اپنا یہ طور بنا رکھا ہے کہ اگر مسلم کا کپڑا کاٹتا ہے تو جو کچھ بچ جاتا ہے، واپس کر دیتا ہے، غیر مسلموں کا بچا ہوا کپڑا واپس نہیں کرتا، لہٰذا ایسا کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

چوری مسلم کی ہو یا غیر مسلم کی جائز نہیں حرام ہے[۲]، غیر مسلم کی چوری کا معاملہ زیادہ سخت ہے، "خصومة الذی اشد من خصومة المسلم اھ (درمختار[۳]) وغیرہ میں یہ مضمون وارد ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی اللہ عنہ

---

[۱] من اکتسب مالا بغیر حق فاما ان یکون کسبه بعقد فاسد اوبغیر عقد کالسرقة والغصب والخیانة والغلول ففی جمیع الاحوال المال الحاصل لهٗ حرام علیه ولکن ان اخذه من غیره عقد لم یملکه ویجب علیه ان یرده علیٰ مالکه الخ، بذل المجهود ص۳۷/ مطبوعه رشیدیه سهارنپور ، کتاب الطهارة،باب فرض الوضو. عالمگیری ص ۳۴۹/۵، کتاب الکراهیة، الباب الخامس عشر فی الکسب، مطبوعه کوئٹه، شامی زکریا ص ۳۰۱/۷، باب البیع الفاسد، مطلب فیمن ورث مالا حراما.

[۲] "والمراد بها (ای بالکبائر) نحو القتل والزنیٰ واللواطة والسرقة الخ، شرح فقه اکبر ص۶۸/ مطبوعه رحیمیه دیوبند، (حاشیہ۳/ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

جو کپڑا درزی بچالے اس کا حکم

سوال:۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک درزی میرا دوست ہے اس کا لڑکا بھی میرے پاس پڑھتا ہے وہ درزی یہ کہتا ہے کہ میں آپ کو ایک جوار کٹ دوں گا، میرے پاس دس سال کا ایک کپڑا کسی کی شیروانی میں کا بچا ہوا ہے، درزی مسلمان ہے، اور نماز بھی پڑھتا ہے، مگر چونکہ درزی کپڑا جو بچاتے ہیں، وہ چوری کا ہی بچاتے ہیں، مجھے یہی شبہ ہے کہ وہ شاید چوری کا ہے، درزی سے یہ معلوم کیا تو یہ بتایا کہ بہت دنوں کی بات ہے، معلوم نہیں کہ کس کا کپڑا تھا، اس سے کہہ کر رکھا تھا، یا چوری سے بچایا تھا، اب مسئلہ کے بارے میں فرمادیں کہ اس درزی سے میں وہ جوار کٹ انعام میں لے سکتا ہوں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب کہ عام طور پر درزیوں کی عادت معروف ومشہور ہے کہ وہ کپڑا چوری کر کے رکھ لیتے ہیں اور خود آپ کے درزی صاحب کو بھی یہ یاد نہیں کہ چوری سے رکھا ہے، یا اجازت سے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اس کا اپنا خریدا ہوا نہیں ہے، اور آپ کا ظن غالب ہے کہ یہ چوری کا ہے، تو اس کو آپ نہ لیں۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۸/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱/۹/۸۸ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳] درمختار علی الشامی زکریا ج۵/ص ۴۵۹/ شامی کراچی ج۳/ ص ۲۹۴/ کتاب العتق، مطلب خصومة الذی اشد من خصومة المسلم. شرح فقه اکبر ص ۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه مجتبائی دهلی، خانیة علی الهندیة ص ۲۵۸/۳، کتاب الغصب، فصل فی براء ة الغاصب والمدیون، مطبوعه کوئٹه. (مندرجہ ذیل حاشیہ اسی صفحہ کا ہے)

[۱] فکل عین قائمة یغلب علیٰ ظنه انهم اخذ وها من الغیر بالظلم وباعوها فی السوق فانه لاینبغی أن یشتری الخ، عالمگیری کوئٹه ج۵/ص ۳۶۴/ کتاب الکراهیة، الباب الخامس والعشرون.

چوری کا مال خریدنا

سوال:۔ مسروقہ شئی مثلاً جانور، کپڑا، جوتہ وغیرہ کو دانستہ یا غیر دانستہ خریدنا اور اس کو استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

معلوم ہونے پر کہ یہ چوری کی چیز ہے اس کا خریدنا درست نہیں[۱] اس سے اس کی ملک ثابت نہیں ہوگی[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حرام روزی یا حرام لقمہ کھانے سے عبادت قبول نہیں

سوال:۔ حرام روزی کا لقمہ اگر پیٹ میں اتر جائے تو اس کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوگی، اور اس کی اولاد بھی حرامی ہوگی، حرام روزی سے بنا ہوا بدن بھی دوزخ میں جائے گا، حوالہ حدیث سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں؟

---

[۱] فکل عین قائمة یغلب علی ظنه انهم اخذ وها من الغیر بالظلم وباعوها فی السوق فانه لاینبغی أن یشتری ذٰلک وان تداولته الا یدی (عالمگیری دارالکتاب دیوبند ج۵/ ص۳۶۴/ کتاب الکراهیة، الباب الخامس والعشرون فی البیع والا ستیام علی سوم الغیر)

[۲] ان کان السارق قد ملک المسروق رجلا ببیع أو هبة اوصدقة (الیٰ قوله)فلصاحبه أن یاخذه لانه ملکه اذ السرقة لاتوجب زوال الملک عن العین المسروقة فکان تملیک السارق باطلا (بدائع زکریا ج۶/ص۴۵/ کتاب السرقة، قبیل کتاب قطاع الطریق)

الجواب حامداً ومصلیاً

حرام روزی کھانے سے عبادت قبول نہیں ہوتی اتنی بات صحیح ہے[1] مگر قبول نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ عبادت مستحق انعام نہیں اور حق تعالیٰ اس سے راضی نہیں یہ مطلب نہیں کہ فرض ادانہیں ہوتا یہ بات کہ اس کی اولاد بھی حرامی ہوگی میرے علم میں نہیں، البتہ اتنی بات صحیح ہے کہ جو گوشت حرام[2] روزی سے بنے وہ جہنم کی آگ کا مستحق ہے یہ حدیث شریف مشکوٰۃ کی شرح مرقات[3] میں تفصیل سے مذکور ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۷/۱۴۰۰ھ

شیعہ عورت کا زیور چوری کیا، پھر وہ مرگئی کوئی وارث نہیں چھوڑا، اس کو کہاں صرف کیا جائے

سوال: ۔ ایک شیعہ مذہب عورت کا ایک شخص نے کچھ زیور چوری کرلیا، وہ عورت فوت ہوگئی، یہ زیور اس خیال سے رکھتا تھا کہ اس سے امام باڑہ بنوائے یا کسی مذہبی کام میں صرف کرے، مرحومہ نے کوئی وارث بھی نہیں چھوڑا، اس کے مرنے کے بعد چور کے دل میں خوف پیدا ہوا، اب وہ اس زیور کی رقم کو کسی ایسی جگہ خرچ کرنا چاہتا ہے جو مالکہ کے لئے باعث اجر بنے از روئے شریعت رہنمائی فرمائیں، کہ یہ رقم کس مصرف میں لگائی جائے؟ مسجد

---

[1] ”عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قلت یارسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلنى مستجاب الدعوة قال یاانس رضی اللہ عنہ اطب کسبک یستجاب دعوتک فان الرجل ليرفع اللقمة الى فيه من حرام فلا يستجاب له دعوة اربعين يوماً“ (ترغيب وترهيب، ج ۱/ص ۴۵۷/ رقم الحديث: ۱۰۸۳/

[2] قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايدخل الجنة لحم نبت من السحت وكل نبت من السحت كانت النار اولى به (مشكوٰة شريف ج ۱/ص ۲۴۲/ باب الكسب وطلب الحلال)

[3] مرقات ج۳/ص ۲۹۴/ باب الكسب وطلب الحلال، مطبوعه بمبئى.

یا مدرسہ یا طلباء کے مصارف وغیرہ میں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اس عورت کا کوئی نزدیک دور کسی قسم کا وارث نہیں تو وہ روپیہ غرباء پر صدقہ کر دیا جائے، نادار طلبہ بھی مستحق ہیں، بیواؤں، یتیموں اپاہجوں کو بھی دیا جا سکتا ہے[1]، مسجد، مدرسہ اور راستہ وغیرہ کی تعمیر یا کسی بھی تنخواہ میں صرف نہ کیا جائے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۴/۱۳۹۵ھ

مشتبہ مال سے بنے مکان میں رہائش

سوال: ۔کیا مشتبہ مال سے بنے مکان میں بالغ بچوں کے لئے رہنا جائز ہے اور اس طرح کے گھر میں کوئی چیز استعمال میں لانا کیسا ہے؟

---

[1] والحاصل ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والا فان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به نية صاحبه الخ، شامي زكريا ج:۷/ ص: ۳۰۱/ باب البيع الفاسد، مطلب فيمن وارث مالاً حراماً. شرح فقه اكبر ص: ۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه مجتبائى دهلى، بذل المجهود شرح ابى داؤد ص:۳۷، ج: ۱، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، مطبوعه سهارنپور.

[2] اما لوانفق فى ذٰلک مالاً خبيثاً ومالا سببه الخبيث والطيب فيكره لان الله تعالىٰ لايقبل الا الطيب فيكره تلويث بيته بمالايقبله. شامى زكريا ج۲/ص ۴۳۱/ باب مايفسد الصلوٰة ومايكره فيها، قبيل مطلب فى افضل المساجد. ويسترط ان يكون الصرف تمليكا لا يصرف الى بناء نحو مسجد كبناء القناطر والسقايات واصلاح الطرقات ولا الى كفن ميت الخ، درمختار مع الشامى زكريا ص ۲۹۱/۳، كتاب الزكوة، باب المصرف، بحر ص ۲/۳۴۳، باب المصرف، مطبوعه الماجديه كوئٹه، النهر الفائق ص ۱/۴۶۲، كتاب الزكوة، باب المصرف، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت.

الجواب حامداً ومصلیاً

جس مال کا حرام ہونا معلوم ہو اس سے کھانا درست نہیں نہ اس کو بحیثیت میراث لیا جائے، مالک اور اس کے ورثاء کا علم نہ ہو تو اس کو صدقہ کر دیا جائے[1]، اگر مال مخلوط ہو اور حلال غالب ہو تو اس کا لینا درست ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند

شادی کے بعد حرام کمائی والا سامان استعمال کرنا

سوال:- اگر اس طوائف کے پاس کچھ سامان وغیرہ جو اس کی ناجائز کمائی کا ہے، جیسے کپڑا وغیرہ تو زید کے نکاح میں آنے کے بعد کیا وہ اس کو اپنے استعمال میں لا سکتی ہے؟ اگر نہ استعمال کے قابل ہو تو اس سامان کا کیا کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حرام آمدنی کا سامان کپڑا وغیرہ اس وقت استعمال کرتی تھی، جب حلال آمدنی نہیں

---

[1] اكـل الـربـا وكاسب الحرام اهدىٰ اليه او اضافه وغالب ماله حرام اليقبل ولايأكل مالم يخبره ان ذالك المال اصله حلال ورثه او استقرضه وان كان غالب ماله حلالا لا بأس بقول هديته والاكل منها الخ، عالمگیری کوئٹه ص۵/۳۴۳، كتاب الكراهية، الباب الثانی عشر فی الهدايا الخ، المحيط البرهانی ص۸/۷۳، كتاب الكراهية، الفصل السابع عشر فی الهدايا، مطبوعه ڈابهیل، بزازيه على الهندية كوئٹه ص۶/۳۶۰، كتاب الكراهية، الفصل الرابع فی الهدية.

[2] والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب عليهم والا فان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه وان كان مالاً مختلطاً مجتمعا من الحرام ولايعلم اربابه ولاشيئا منه بعينه حل لهٗ حكما (شامی كراچی ج۵/ص۹۹/ كتاب البيوع، مطبوعه زكريا ص۷/۳۰۱، مطلب فيمن ورث مالا حراماً، بذل المجهود ص۱/۳۷، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، مطبوعه سهارنپور، شرح فقه اكبر ص۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه مجتبائی دهلی)

تھی نکاح کے بعد جب کھانا کپڑا شوہر کے ذمہ ہوجائیگا، تو پھر حرام آمدنی کا سامان کیوں استعمال کرے بلکہ وہ سامان غریبوں محتاجوں کو دیدے، اور خود حرام سے پکی توبہ کرکے عمر بھر توبہ واستغفار میں گذارے[1]۔ فقط واللہ مؤفق

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۳/۹/۱۳۹۹ھ

ڈاکٹر کو طوائف سے فیس لینا

سوال:۔ جن کی کمائی ناجائز ہے، جیسے طوائف، اس سے خرید وفروخت کرنا یا ڈاکٹر کو طوائف سے فیس لینا کیسا ہے؟ دریں صورت وہ کسی سے قرض لے کر ادا کرے تو کیسا ہے اسی طرح اس کو دعوت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اگر وہ حرام کی کمائی کا روپیہ دے تو ڈاکٹر یا دوکاندار کو فیس یا قیمت لینا درست نہیں، ایسے روپیہ سے دعوت قبول کرنا بھی درست نہیں، ہاں وہ قرض لے کر حلال روپیہ دے، تو لینا درست ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۱۱/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲/۱۱/۹۰ھ

---

[1] صرح الفقهاء بان من اكتسب مالا بغير حق فاما ان يكون كسبه بعقد فاسد كالبيوع الفاسدة والاستيجار على المعاصي او بغير عقد كالسرقة والغصب والخيانة والغلول ففي جميع الاحوال المال الحاصل له حرام عليه ولكن ان اخذه من غير عقد لم يملكه ويجب عليه ان يرده على مالكه ان وجد المالك، بذل المجهود ص۳۷/۱، تحت باب فرض الوضو، مطبوعه رشيديه سهارنپور. (حاشیہ نمبر:۲/ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

جھٹکے کے گوشت کی قیمت استعمال کرنا

سوال: -ہمارے یہاں دنبہ آتا ہے سرکاری طور سے جس کو جھٹکے کے ذریعہ کاٹ دیا جاتا ہےاوراس کا کچھ حصہ گوشت فروخت کردیا جاتا ہے۔ پھراس سے ایک فنڈ بنایا جس سے پکوان کی دوسری چیزیں خریدی جاتی ہیں اور وہ تمام پکوان میں استعمال ہوتی ہیں اب سوال یہ ہے کہ جو گوشت جھٹکے کا تھا اور اس پیسے سے جو چیزیں خریدیں اس حصہ میں کھانا کیسا ہے کیونکہ فنڈ حصہ میں میرا خود کا حصہ آتا ہے میں جھٹکے کا گوشت تو کھاتا نہیں البتہ بیچ کر جو پیسے آتے ہیں اس کے متعلق مطلع کریں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر جھٹکے کا گوشت غیر مسلم کے ہاتھ فروخت کرکے آپ کو پیسے دئے ہیں تو یہ آپ کے لئے درست ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲] اکل الربا وکاسب الحرام أهدی الیه اوأضافه وغالب ماله حرام لایقبل ولایأکل مالم یخبرأن ذالک المال اصله حلال ورثه اواستقرضه الخ، عالمگیری ج۵/ ص۳۴۳/ مطبوعه کوئٹه ، کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشرفی الهدایاوالضیافات. مجمع الانهر ص۱۸۶، ۴/۱۸۷، کتاب الکراهیة، فصل فی الکسب، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، المحیط البرهانی ص۸/۷۳، کتاب الکراهیة، الفصل السابع فی الهدایا والضیافات، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

(حاشیہ صفحہ هذا) [۱] وبطل بیع مال غیر متقوم کخمرو خنزیر ومیتة لم تمت حتف أنفها (قوله لم تمت حتف انفها) هذا فی حق المسلم أما الذمی ففی روایة بیعها صحیح (درمختار مع الشامی کراچی ص۵۵ ج۵ باب البیع الفاسد، مطلب فیما اذا اجتمعت الاشارة مع التسمیة، البحرالرائق ص ۶/۷۱، باب البیع الفاسد، مطبوعه الماجدیه کوئٹه)

فصل دوم:- رشوت کا بیان

رشوت کا حکم

سوال:۔شہر بمبئی میں چاہے کیسا ہی مکان ہو یا دوکان ہو مگر بغیر پگڑی کے نہیں ملتا اور کوئی سرکاری کام چاہے کتنا ہی چھوٹا ہو مثلاً کسی چیز کا لائیسنس نکالنا ہو یا میونسپلٹی سے مکان بنانے کا پلان منظور کرانا ہو بغیر افسروں کے رشوت دیئے کام نہیں ہوتا۔ میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ پگڑی لینا دینا رشوت دینا لینا حرام ہے اس وقت سے مجھے بہت فکر ہے کیونکہ مجھے ایک کارخانہ کا پلان منظور کرانا ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

رشوت کا دینا لینا حرام ہے[1] البتہ دفع ظلم اور اپنا حق وصول کرنے کیلئے بحالت مجبوری رشوت دینے کی گنجائش ہے۔اس صورت میں فقط رشوت لینے والا گنہگار ہوگا۔[2]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

---

[1] لعن رسول اللّٰه صلّى اللّٰه عليه وسلّم الراشي والمرتشي ترمذی شريف ص۲۴۸/ ج ا، ابواب الاحكام، باب ماجاء في الراشي والمرتشي في الحكم، اشرفی بکڈپو ديوبند.

[2] دفع المال للسلطان الجائر لدفع الظلم عن نفسه وماله ولاستخراج حق له ليس برشوة يعنى فی حق الدافع. شامی زكريا ص۶۰۷ ج۹ اخر كتاب الحظر والاباحة.شامی کراچی ص۴۲۳ج۶، الثالث اخذالمال ليسوى أمره عند السلطان دفعا للضرر أو حلبا للنفع وهو حرام على الأخذ فقط (إلى قوله) الرابع مايدفع لدفع الخوف من المدفوع إليه على نفسه أو ماله حلال للدافع حرام على الاخذ شامی كراچی ص۳۶۲/ج۵، كتاب القضاء، مطلب فی الكلام على الرشوة، فتح القدير ص۲۵۵/ج۷، كتاب ادب القاضی، دارالفكر، بحر كوئٹه ص۲۶۲/ج۶، كتاب القضاء.

رشوت دینا

سوال:۔ اس دور میں عام طور پر غذائی قلت اور بے روزگاری پھیلی ہوئی ہے لیکن مسلمانوں کے طبقے اس سے زیادہ دوچار ہیں۔کسی آفس میں بھی بغیر رشوت کے کوئی کام نہیں ہوتا ہے۔ چاہے وہ نوکری سے متعلق ہو یا دوسری وجہ سے ہو۔اب اگر رشوت سے بچتے ہیں تو پھر دوسری صورت بے روزگاری سامنے ہے۔اور اتنی پونجی بھی نہیں کہ کہیں تجارت کرسکیں۔اور مزدوری کرنی اتنی کافی نہیں ہوتی کہ بچوں کی پرورش کرسکیں۔ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے ؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اپنا حق (تجارت یا ملازمت وغیرہ) وصول کرنے کے لئے اگر مجبوراً رشوت دی جائے تو امید ہے کہ رشوت دینے والا گناہ سے بچ جائے گا۔رشوت لینے والے پر ہی وبال رہے گا[۱]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

رشوت واغلام

سوال:۔ رشوت کی کیا تعریف ہے رشوت کے خلاف قرآن شریف میں کون سی صریح آیت ہے اور کہاں ہے؟

(۲) اغلام کے خلاف قرآن شریف میں کونسی صریح آیت ہے اور کہاں ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) جو کام کسی کے ذمہ واجب ہو پھر اس کا معاوضہ لیں وہ رشوت ہے۔ جیسے عدالت اور

---

[۱] دفع المال للسلطان الجائر لدفع الظلم عن نفسه وماله ولاستخراج حق له ليس برشوة يعني في حق الدافع. شامی زکریا ص۶۰۷ ج۹ آخر کتاب الحظر والاباحة. شامی کراچی ص۴۲۳ ج۶.

E:\F.M.Fainal\Jild-28\21-Rishwat Ka Byan

پولیس کے ملازمین یا ڈاکخانہ کے ملازمین کے ذمہ جو کام متعین ہے اگر وہ پبلک سے اس پر معاوضہ لیں۔ بغیر معاوضہ نہ کریں تو رشوت ہے۔ اسی طرح جو شخص کسی چیز کا مستحق نہیں بلکہ وہ چیز اس کے لئے ممنوع ہے۔ اور وہ شخص کوئی معاوضہ حکام کو دے کر اس کو حاصل کرے یہ رشوت ہے مثلاً بلاٹکٹ سفر کرنے کی اجازت نہیں یا مقدار معینہ سے زائد سامان ریل میں لیجانے کی اجازت نہیں لیکن کوئی شخص یہ دونوں کام ملازمین ریلوے کو ذاتی طور پر کچھ پیش کش کر کے کر لیتا ہے تو یہ رشوت ہے اور بھی بہت صورتیں ہیں[۱]۔ رشوت کی ممانعت کے لئے آیت **ولاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بها الی الحکام لتأکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون** سے ثابت ہے۔ یہ آیت سورۂ بقرہ[۲] پارہ سیقول کے ربع ثانی میں ہے۔

(۲) کئی جگہ قوم لوط کا ذکر ہے اور ان پر عذاب کا تذکرہ ہے اس سے ممانعت ثابت ہے۔ آٹھویں،[۳] چودھویں،[۴] انیسویں،[۵] بیسویں،[۶] پارہ میں دیکھئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ

---

[۱] **الرشوة اربعة اقسام** ...... الثانی ارتشاء القاضی لیحکم وهو کذلک ولو القضاء بحق لانه واجب علیه (إلی قوله) وحرام منهما کالاهداء لیعینه علی الظلم شامی کراچی ص ۳۶۲/ج۵، کتاب القضاء، مطلب فی الکلام علی الرشوة والهدیة، فتح القدیر ص ۲۵۵/ج۷، کتاب ادب القاضی، دارالفکر، بحر کوئٹه ص ۲۶۲/ج۶، کتاب القضاء.

[۲] سورۂ بقرہ آیت ۱۸۸.

[۳] ولوطاً اذقال لقومه اتأتون الفاحشة ماسبقکم بها من احد من العٰلمین انکم لتأتون الرجال شهوة من دون النساء بل انتم قوم مسرفون الی قوله وامطرنا علیهم مطراً فانظر کیف کان عاقبة المجرمین. سورة اعراف آیت: ۸۴، ۸۱، ۸۰.

[۴] سورہ حجر : ۵۰تا۷۷

[۵] سورہ نمل آیت: ۵۴، ۵۸

[۶] سورہ عنکبوت آیت: ۲۸. ۲۹

رشوت کی چند صورتیں اور اس سے توبہ

سوال:۔ زید ملازم کمیٹی نے عمر درخواست دہندہ کمیٹی کا کچھ جائز کام دیر لگانے کے بجائے جلدی کر دیا اور زید نے کمیٹی کے دیگر کام انجام دینے میں وقت کی کوئی تاخیر نہیں کی بلکہ عمر کا کام کمیٹی کے مقررہ وقت کے علاوہ چھٹی کے وقت میں زید نے انجام دیا اور عمر کا کام کرنے میں زید نے کمیٹی کی آمدنی اور وقت کا کوئی نقصان نہیں کیا۔ بلکہ زید نے اس جائز کام کو صرف جلدی کرنے کے بدلے میں عمر سے مقررہ اجرت کے علاوہ کچھ زائد روپیہ بطور انعام یا ہدیہ لے لیا جو عمر کو بموجب قواعد دینا واجب نہ تھا کیا زید کو عمر سے ایسا زائد روپیہ لینا بطور رشوت حرام ہوا یا بطور ہدیہ حلال ہوا۔

(الف) زید ملازم کمیٹی نے عمر درخواست دہندہ کمیٹی کا قانوناً کچھ جائز کام کمیٹی کے مقررہ وقت کے اندر انجام دیا اگر چہ بموجب قواعد کمیٹی زید کو یہ کام بطور فرائض کمیٹی انجام دینا لازم تھا اور عمر کو اس کام کی کوئی اجرت دینا واجب نہ تھی لیکن زید نے عمر سے اس کام کے عوض بطور انعام یا ہدیہ کچھ روپیہ لے لیا کیا زید کو عمر سے ایسا روپیہ لینا بطور رشوت حرام ہوا یا بطور ہدیہ حلال ہوا۔

(ب) زید ملازم کمیٹی نے دوسرے ملازم کمیٹی مسمّٰی عمر سے کسی کام کی بابت اس کے حق کے متعلق درخواست دلوائی اور پھر زید نے قانوناً جائز کوشش کر کے عمر کو کمیٹی سے قانوناً جائز حق دلوایا اور اس کام کے بدلہ میں زید نے عمر سے کچھ روپیہ بطور انعام یا ہدیہ لے لیا عمر کو دینا واجب نہ تھا کیا زید کو عمر سے ایسا روپیہ لینا بطور رشوت حلال ہوا یا حرام؟

(۲) اگر مذکورہ بالا سوالات (۱) الف، ب، کے مطابق درخواست دہندہ عمر اور ملازم کمیٹی عمر سے زید کو ایسا روپیہ لینا بطور رشوت حرام تھا اور اب زید تائب ہو گیا تو کیا اب زید کے ذمہ ایسا روپیہ عمر کو واپس کرنا واجب ہے یا نہیں؟ اگر شرعی قانون کے مطابق زید کے ذمہ ایسا

روپیہ عمر کو واپس کرنا واجب ہے۔ اور زید یہ روپیہ عمر کو واپس ادا کر دے تو پھر زید عمر کے حق سے بری الذمہ اور رشوت کے گناہ سے دنیا میں پاک ہو جائے گا اور قیامت کے دن زید آخرت کے عذاب سے نجات پا سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) اگر مذکورہ بالا سولات (ا) اور الف کے مطابق زید کو بالکل یاد نہ آوے کہ درخواست دہندہ اشخاص کون کون آدمی تھے اور ان میں سے بعض کا نام اور پتہ بھی زید کو بالکل معلوم نہیں ہے۔ یا ان میں سے کسی کو زید تلاش کرے پھر بھی اس کا پتہ نہ چلے یا ان میں سے کسی کا انتقال ہو جائے۔

غرض زید اپنی جانب سے حتی الامکان کوشش کرے اور کوشش کے بعد زید کو عمر کا پتہ معلوم نہ ہو سکے تو پھر اس صورت میں اگر زید عمر کے حق کا روپیہ کسی دیگر مستحق اولیٰ کو اللہ نام دے کر خیرات کر دے اور اس کا ثواب عمر کو بخش دے تو کیا شرعی قانون کے مطابق زید کی توبہ مکمل ہو جائے گی اور زید قیامت کے دن عمر کے حق کے مواخذہ سے بری الذمہ ہو کر رشوت کے گناہ کے عذاب سے نجات پا سکے گا یا نہیں؟

(۴) مذکورہ بالا سوالات (ا) اور الف اور ب کے مطابق زید نے کمیٹی کی آمدنی یا روپے کا کچھ نقصان نہیں کیا اور کمیٹی کے مقررہ وقت کا بھی کچھ نقصان نہیں کیا اور کمیٹی کے دیگر کاموں کا بھی نقصان نہیں کیا۔ زید نے درخواست دہندہ عمر کے کام بموجب قواعد کمیٹی جائز کام انجام دیئے اور ملازم کمیٹی عمر کو بھی قانوناً جائز حق دلوایا ایسی صورت میں عمر سے مذکورہ بالا رشوت لینے کی وجہ سے کیا زید کے ذمہ شرعی قانون کے مطابق قیامت کے دن کمیٹی کی جانب سے کوئی مواخذہ ہوگا یا نہیں۔ اگر کمیٹی کا بھی زید سے مواخذہ ہوگا تو زید کو دنیا میں اپنی توبہ کی تکمیل کے لئے کمیٹی کے ساتھ کیا عمل چاہئے؟

(۵) زید ملازم کمیٹی اگر اپنے افسر کو خوش کرنے اور راضی کرنے کی نیت سے مٹھائی یا ترکاری وغیرہ کی کوئی چیز بطور نذرانہ پیش کرے یا تواضع کی غرض سے صرف پان کھلائے۔ یا

افسر کسی چیز کی فرمائش کرے اور زید اس کی فرمائش پوری کردے تا کہ افسر نرمی اور مہربانی سے پیش آئے تو کیا ایسے سب کام رشوت کے گناہ میں شمار ہوں گے اور زید بھی ایسی چیزیں دینے کی وجہ سے رشوت کا گنہگار ہوگا یا نہیں؟

الف مذکورہ بالا سوال (۵) کے مطابق اگر زید بھی رشوت کے گناہ کا مجرم ہوگیا تو زید کو ایسے فعل کی بابت معافی کے لئے کیا عمل کرنا چاہئے۔ تا کہ زید دنیا میں اپنی توبہ کی تکمیل کرسکے اور آخرت میں زید اس گناہ کے عذاب سے نجات پاسکے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) اگر زید کمیٹی کے مقررہ وقت میں یہ کام کرسکتا تھا مگر اس نے عمر سے روپیہ لینے کی وجہ سے اس وقت نہیں کیا بلکہ خارج وقت میں کیا ہے، اور کمیٹی کا وقت فضول ضائع کیا تو یہ کمیٹی کے ساتھ خیانت ہے اور رشوت لینے کا حیلہ ہے[۱] اگر کمیٹی کا وقت پورا اس کے کام میں صرف کیا اور جو کام باقی رہ گیا تھا جس کو قانوناً دوسرے روز کرنا چاہئے تھا اور اپنے ذاتی وقت میں عمر کی رعایت سے وہ کام کردیا ہے اور قانوناً اس کی ممانعت بھی نہیں، تو یہ روپیہ لینا درست ہے۔

(الف) یہ روپیہ لینا جائز نہیں[۲]

---

[۱] وليس للخاص ان يعمل لغيره وفى الشامية اذا استاجر رجلايوماً يعمل كذا فعليه ان يعمل ذالك العمل الى تمام المدة ولايشتغل بشئى آخرسوى المكتوبة. الدر المختار على الشامى زكريا ص ٩٦، ج٨، كتاب الاجارة، ليس للاجير الخاص ان يصلى النافلة. شامى كراچى ص ٧٠ ج٦، بحر كوئٹه ص ٢٩ ج٨، كتاب الاجارة، باب ضمان الاجير، زيلعى ص ١٣٧ ج٥، كتاب الاجارة، باب ضمان الاجير، امداديه ملتان.

[۲] والحاصل أن حد الرشوة هو مايؤخذ عماوجب على الشخص سواء كان واجبا على العين أو على الكفاية، اعلاء السنن ص ٦١ ج١٥، كتاب القضاء، باب الرشوة، تحقيق معنى الرشوة الخ، مطبوعه مكتبه امداديه ملتان، مكه مكرمه. الرشوة مايعطيه الشخص الحاكم وغيره ليحكم له اويحمله على مايريد. الدر المختار على هامش ردالمحتار زكريا ص ٣٤ ج٨ كتاب القضاء. مطلب فى الكلام على الرشوة شامى كراچى ص ٣٦٢ ج٥.

(ب) اگر یہ محض سفارش کا عوض لیا ہے تو ناجائز ہے اگر[۱] ملازم کرانے میں کوئی اور بھی ایسا عمل کیا ہے جس پر اجرت دی جاتی ہو تو جائز ہے۔

(۲) جو روپیہ بطور رشوت وغیرہ ناجائز طریق پر کسی سے لیا جائے اس کی واپسی واجب ہوتی ہے، واپسی کے بعد حق العبد سے آدمی بری الذمہ ہو جاتا ہے۔[۲] صاحب حق سے معذرت کرنا اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا بھی لازم ہے[۳]۔ پھر دنیا وآخرت میں اس پر انشاء اللہ کوئی مواخذہ نہیں۔

(۳) اوّلاً ناجائز روپیہ اصل مالک کو دیا جائے وہ مر چکا ہو تو اس کی طرف سے غرباء ومساکین پر صدقہ کر دیا جائے۔ اور خداوند تعالیٰ سے توبہ کی جائے، انشاء اللہ تعالیٰ اس سے نجات ہو جائے گی۔[۴]

---

۱. عن ابی امامة عن النبی صلّی اللّٰہ علیه وسلّم قال من شفع لاخیه شفاعة ماهدی له هدیة علیها فقبلها فقد أتی بابا عظیما من ابواب الربا ابوداؤد ص ۴۹۹، کتاب البیوع، تفریع ابواب الاجارة، باب فی الهدیة لقضاء الحاجة، سعد بکڈپو دیوبند.

۲. الرشوة یجب ردها ولاتملک شامی زکریا ص ۳۵ ج۸، کتاب القضاء، مطلب فی الکلام علی الرشوة، بحر کوئٹه ص ۲۶۲ ج۶، کتاب القضاء، مجمع الانهر ص ۲۱۴ ج۳، کتاب القضاء، دارالکتب العلمیه بیروت.

۳. اتفقوا علی أن التوبه من جمیع المعاصی واجبة علی الفور لایجوز تاخیرها نووی علی مسلم ص ۳۵۴ ج۲، اول کتاب التوبة، مکتبه بلال دیوبند، روح المعانی ص ۱۵۹ ج۲۸، سورۂ تحریم آیت۸، مطبوعه مصطفائی دیوبند.

۴. الحاصل ان علم ارباب الاموال وجب رده علیهم والافان علم عین الحرام لا یحل له ویتصدق به بنیة صاحبه. شامی زکریا ص ۳۰۱ ج۷ باب البیع الفاسد. مطلب فیمن ورث مالاً حراماً.شامی کراچی ص ۹۹ ج۵، هندیه کوئٹه ص ۳۴۹ ج۵، کتاب الکراهیة، الباب الخامس عشر فی الکسب، محیط برهانی ص۶۳ ج۸، کتاب الکراهیة، الفصل الرابع عشر فی الکسب، طبع مجلس علمی گجرات.

(۴) جب کمیٹی کا کوئی حق تلف نہیں کیا تو تکمیل توبہ کے لئے کمیٹی سے معاف کرانے کی ضرورت نہیں۔

(۵) اگر افسری ماتحتی کے علاوہ اور کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ ہدیہ وتواضع ودعوت محض اسلئے ہے کہ افسر نرمی سے پیش آئے اور قابل گرفت کاموں پر چشم پوشی کرے تو یہ رشوت ہے جو کہ ناجائز ہے۔[1]

البتہ دفع ظلم کے لئے سخت مجبوری کے وقت رشوت دینا جائز ہے۔ مگر رشوت لینا جائز نہیں۔[2]

(الف) گذشتہ فعل پر ندامت اور آئندہ کے لئے پختہ عہد کرے اللہ پاک معاف فرمادیں[3] گے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم

---

[1] الرشوة مايعطيه الشخص الحاكم وغيره ليحكم له اويحمله على مايريد. شامی زکریا ص۳۴ ج۸ كتاب القضاء، مطلب فی الكلام علی الرشوة. شامی کراچی ص۳۶۲ ج۵، بحر کوئٹہ ص۲۶۲ ج۶، كتاب القضاء، اعلاء السنن ص۶۱ ج۱۵، كتاب القضاء، باب الرشدة، تحقيق معنی الرشوة، مطبوعه مكتبه امدايه مكه مكرمه.

[2] الرابع مايدفع لدفع الخوف من المدفوع اليه على نفسه اوماله حلال للدافع حرام على الأخذ شامی زکریا ص۳۵ ج۸ كتاب القضاء. مطلب فی الكلام علی الرشوة الخ.شامی کراچی ص۳۶۲ ج۵، فتح القدير ص۲۵۵ ج۷، كتاب ادب القضاء، طبع دارالفكر بيروت، بحر کوئٹہ ص۲۶۲ ج۶، كتاب القضاء.

[3] قال الطيبی والتوبة فی الشرع ترک الذنب لقبحه والندم على مافرط منه والعزيمة على ترک المعاودة مرقاة شرح مشكوٰة ص۶۰ ج۳ اول باب الاستغفار والتوبة. مطبوعه اصح المطابع بمبئی، نووی علی مسلم ص۳۵۴ ج۲، اول كتاب التوبة، مكتبه بلال ديوبند، طيبی ص۷۹ ج۵، كتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الاول، مطبوعه زكريا ديوبند.

سرکاری ہسپتال سے رشوت دیکر دوائیاں لینا

سوال:۔سرکاری ہسپتال میں مفت دوائیں ملتی ہے لیکن رشوت نہ دی جائے تو ٹال دیتے ہیں اور غریب آدمی باہر کا علاج نہیں کرسکتا تو رشوت دینا ٹھیک ہے یا نہیں اور مالدار بھی ایسی دوائیں استعمال کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اپنا حق وصول کرنے کے لئے مجبوراً رشوت دی جائے تو گناہ نہیں[1] ہسپتال اگر غرباء کے لئے مخصوص نہ ہوتو مالدار بھی اس سے دوائیں لے سکتا ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

کسٹم پر قلی کو رشوت دینا

سوال:۔ایک شخص حج کرنے کے لئے جاتا ہے اور واپسی میں کچھ سامان لے کر آتا ہے جس پر کسٹم ڈیوٹی لگتی ہے وہ شخص اس سامان کو چھپا کر لاتا ہے، قلی کی مدد سے اور اس کو کچھ رقم دیتا ہے جو اس کی اجرت سے زیادہ ہے جس کو بقول قلی کے افسران تک میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ کیا اس رقم کو جو اجرت سے زیادہ دی گئی ہے قلی کو رشوت کہیں گے یا نہیں؟ اگر رشوت ہے تو

[1] دفع المال للسلطان الجائر لدفع الظلم عن نفسه وماله ولاستخراج حق له لیس برشوة یعنی فی حق الدافع ردالمحتار ص۷۰۲ ج۹ کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع. شامی کراچی ص۴۲۳ ج۶، فتح القدیر ص۲۵۵ ج۷، کتاب ادب القاضی، دارالفکر.

[2] ان الوقف المطلق یختص بالفقراء لایحل للغنی وان عمم الواقف وان خصصه بغنی معین اوبقوم محصورین اغنیاء حل لهم ویملکون منا فعه لا عینه ردالمحتار ص۴۰۶ ج۱۰ کتاب الوصایا فصل فی وصایا الذمی وغیره. شامی کراچی ص۶۹۸ ج۶، هندیه کوئٹه ص۳۷۰ ج۲، کتاب الوقف، الباب الثالث فی المصارف.

الراشی والمرتشی کلاہما فی النار،، والی حدیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں، کیا گورنمنٹ کی کسٹم ڈیوٹی کو جبریہ ٹیکس کہیں گے اوراس کو بچاسکتے ہیں؟ اوراس سامان کو بچانے کے لئے جو رقم دی گئی اس کو دینے والے کو جائز کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اس کے رشوت ہونے میں کیا تامل ہے[۱] رشوت کی وعید بھی برحق ہے۔[۲] اپنا حق وصول کرنے کے لئے یا ظلم سے بچنے کیلئے رشوت دینے والے کیلئے یہ وعید نہیں۔[۳] یہ ٹیکس تو سراسر ظلم ہے۔ بلاضرورت ایسا سامان لانا ہی کیا ضروری ہے جس سے بچنے کے لئے رشوت دینی پڑے۔ نہ دی تو سخت بے عزتی، سامان بچالیا تو چوری، یہ کوئی دانشمندی کی بات نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تم الجزء الثامن والعشرون بحمد اللہ تعالیٰ ویلیہ الجزء التاسع والعشرون اوله فصل فی احکام الزوجین انشاء اللہ تعالیٰ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد واٰله واصحابه اجمعین الی یوم الدین

محمد فاروق غفرله

---

[۱] الرشوة مایعطیه الشخص الحاکم وغیره لیحکم له أو یحمله علی مایرید شامی زکریا ص۳۴ ج۸، کتاب القضاء، باب مطلب فی الکلام علی الرشوة، بحر کوئٹه ص ۲۶۲ ج۶، کتاب القضاء، اعلاء السنن ص ۶۱ ج۱۵، کتاب القضاء باب الرشوة، تحقیق معنی الرشوة، طبع امدایه مکه مکرمه.

[۲] لعن رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم الراشی والمرتشی ترمذی شریف ص ۲۴۸ ج۱، ابواب الاحکام، باب ماجاء فی الراشی والمرتشی، طبع اشرفی بکڈپو دیوبند.

[۳] دفع المال للسلطان الجائر لدفع الظلم عن نفسه وماله ولا ستخراج حق له لیس رشوة یعنی فی حق الدافع. شامی زکریا ص۶۰۷ ج۹ اخر کتاب الحظر والاباحة، فتح القدیر ص ۲۵۵ ج۷، کتاب ادب القاضی، دار الفکر.